يضل من يشاء ويهدي من يشاء
سبل السوا ختم الهدی
در مطبع دون فرسی واقع بنگلور مطبوع گردید ۱۲۹۱

الحمد لولی الذین امنوا ہو واجب الوجود الصلوٰۃ والتحیات علی خاتم الانبیاء ولہ المقام المحمود

وعلی باطنہ وخاتم ولایتہ ہو المہدی الموعود وعلی الہما واصحابہما فمن اعرض عن اتباعہم

فلبئس الورد المورود **امابعد** خادم الفقراء الراجی الی رحمۃ الحنان سید شاہ محمد المعروف بہ شاہ حسن صاحب میاں ابن

جناب سید السالکین زبدۃ الواصلین میاں سید احمد عرف مبارک سید میاں صاحب وغلام جناب قدوۃ العارفین ہادی الکاملین عالم

ربانی واقف اسرار یزدانی میاں سید محمود عرف مبارک سید و میاں صاحب قدس اللہ اسرارہما وجعل مثویہما اعلیٰ علیین وخانہ زاد

پیر و مرشد زمان قطب المدار دوران جناب میاں سید شہاب الدین عرف مبارک صاحب میاں صاحب مد اللہ اظلالہ

علی رؤس المعتقدین کہتا ہی کہ حضرت میاں سید عیسیٰ المعروف بہ عالم میاں صاحب میاں صاحب زاد اللہ برکاتہ قبل چند

روز کے بعض رسالے ثبوت مہدویت سید الاولین والآخرین جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری خاتم الاولیا مہدی موعود

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہما وتسلیما کثیرا مین اور کچھ رد فتاوائے منکرین بھی کرکے چھپوا کر علماء منکرین ہمعصر سے درخواست

انصاف کے لئے بہ ہر شہر و دیار و بہ ہر کوچہ و بازار دوا دوی وجہد و سعی کرتے پھرتے پھرتے حیدرآباد مین بھی اسی

خیال محال سے شدہ شدہ قاضی البلد تک پہنچنے سے اونہوں نے آپکا حال پریشان وخیال بے سر و سامان دیکھ کر ابورجا محمد المعروف

بہ زمان خان ابن یوسف زئی رام پوری حال وارد حیدرآباد مذکور مولف ہدیہ مہدویہ پر حوالہ اسکے حل وکشف کا بتایا پس مولف کتاب

مردودہ نے بہ حیلہ و فریب و دغا طلب کتب مذہبیہ کرنے سے حضرت ممدوح کہ از بس سادہ سید ہین فریب کو اوسکے نہ سمجھکر

کتب مطلوبہ و غیر مطلوبہ حوالے کر دیا چنانچہ ابورجا اپنی کتاب کے باب دوم مین لکھا ہی وہ بزرگ اس سخن سے یعنے طلب کتب سے امیدوار

تصدیق کے ہوکر اسقدر خوش ہوئے کہ کتب مطلوبہ و غیر مطلوبہ بھی جس جا سے بہم پہنچین لاکر حاضر کر دین الخ یواقیت کے

فصل ثالث مین علی بن وفا رحمہ کے حوالے سے لکھا ہی سو اوس کا خلاصہ یہہ ہی کہ کتب اہل طریقت کو اوسکے منکرین کے حوالے

کرنا کیسا ہی جیسا کسی نے قرآن کو اوسکے منکرین کے حوالے کیا اور وہ اوسکی مسخری کرین پس وہ جہنم انگارین برسے

اور یہہ مستحق قتل ہی انتہی پھر اوسنے بے لحاظ اصطلاحات ودقایق وحقایق معارف کے وہ کتاب مردودہ تیار کرکے بہ

وسیلہ طبع تشہیر کیا سو خبر اس خادم الفقراء کو حضرت میرانجی میاں صاحب ساکن بنگلوری کی جانب سے کہ سخاوت مین حاتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الاولین والآخرین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین وصحابہ الہادین المہدیین۔

المثل اور شجاعت وشہامت مین بے بدل ہین پہنچی اور حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اگر تو اُسکے رد لکھنے کی ہمت کرے تو احسن ہی مین نے عرض کیا کہ اسکو اسباب چاہئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرا ذمہ ہی پھر اوسی وقت حسب درخواست اس ہیچمدان بہ نسبت فقراء مہدویہ اولی العلم والشان کے ایک رسالہ مردودہ اور چند کتب ضروریہ مثل بیضاوی مدارک وغیرہ منگادئے استنے مین علماء حیدرآباد نے بھی کہ درپی تحریر جواب رسالہ مردودہ مذکورہ تھے درپی خریدی کتب ضروریہ ہوکر جناب میرانجی میانصاحب موصوف کو بھی اسکی مدد کے لئے ایما کئے سو آپ نے ایک ہزار روپیہ سکہ انگریزی حیدرآباد کو روانہ کرکے مجھے فرمائے کہ تو بھی حیدرآباد کو جاکر حسب الاتفاق تنظیر کتب وتحریر جواب مین متساعی رہنا بہتر ہی تو مین نے اس امر کثیر الخیر کو کہ مفتاً مغتنم ماتمہ آیا اور جو محنت وتکلیف کہ اس مین ہو موجب ازدیاد خیرات ملکہ سبب نجات ہی غرضکہ قبول کرکہ قلیل مین حیدرآباد کو تو پہنچا مگر بنجواے من اراد الخیرات وقع فی البلیات کے تا قیام بلدۂ مذکور بہ ہزار پریشانی ونفس وشیطان کی کشاکشی کی حیرانی مین رہکر عند الفرصت درپی مطالعہ وتحریر بھی رہا آخر الامر شیطان بدکردار وگردش زمانہ ناہنجار نے تا اتمام رسالہ وہان رہنے نہ دیا سو پھر اوسی بنگلوری مین داخل ہوکر سنہ ۱۲۸۹ ہجری شہر ذیحجہ کی پچیسوین کو اس کتاب متبرکہ کے حسن اتمام سے فراغت پاکر اسکا نام **ختم الہدیٰ سبل السویٰ** رکھا کہ اسکی تاریخ بھی اسی سے نکلتی ہی ۱۲۸۹ امید ہی کہ بطفیل کتاب اللہ کہ جسکی شان ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ہی یہہ کتاب بھی موجب ہدایت عالمین ہووے آمین ثم آمین یا ہادی المضلین چونکہ بعد اتمام اسکے بعض مواقع دقیقہ کی تحقیق جناب پیر ومرشد سے کیا تھا پھر اسکی توفیق کے لئے حضور فیض معمور واقف اسرار الٰہی سالک مسالک فنا فی ذات الباری مین حاضر ہوکر بعد صحبت جناب میرانجی میانصاحب ممدوح سے اسکے طبع کے مدد چاہا تو آپکے خویش واقربا بلکہ ملازم جناب اور وہان کے فقرا بھی متقاضی ہوے کہ ہم کو بھی اس حسنات جاریہ مین داخل رکھیں کہ آپ تو ایسے کئی نقد ثواب کے خزانے جمع کئے ہو پھر حسب درخواست سبھون کے کچھ اون سے بھی لیکر آپ نے اوسکا حسن اتمام سرانجام کردیا کہ تخمینًا اسکے بھی ہزار روپیہ ہوے

مقدمہ

امور ضرورۃ البیان مین یہہ مشتمل ہی چند سبیل پر **سبیل اول** کل امت محمدیہ سے التماس ہی کہ اگر کوئی جناب سید الانبیا یا اہل بیت واصحاب علیہم الصلوۃ والسلام کی خدمات مین الفاظ شنیعہ اور القاب قبیحہ سے خطاب کرے تو مومنین کو اوسکے ساتھ کسلوک سے پیش آنا لازم ہی سو منظور چشم انصاف پسند رہے **سبیل دوم** جسوقت اس رسالے کے مطالعہ کا اتفاق ہو ضرور ہدایۃ المسلمین عماد الدین عیسوی بھی دیکھتے جاوین تا معلوم ہو کہ ہدیہ مہدویہ کا باب مین اوسکی پیروی ہی **سبیل سوم** اگر اس رسالے مین بسبب ضرورت محل مولف رسالہ مردودہ یا اوس کے اخوان ومعتقدان کے حق مین سخت وسست الفاظ ہون تو اپنے مولوی کے کلام پر بھی نظر کرین کہ اوس مین کس کو استقدام واستعلا ہی اور حرارت

طبعی کو کام نفرماوین کہ یہہ کیفیت امر حق کے حصول سے باز رکھتی ہی اور تعصب و تعسف مذہبی سے یکسو ہوکر تامل کرین تا فرق حق
و باطل و صدق و کذب ظاہر ہو **سبیل چہارم** معلوم رہے کہ اس رسالے مین جہان ابو رجا محمد زمان خان لکھنا ضرور ہو مسودہ پہ
اور جہان سے اوسکے سواد کی ابتدا ہو کلمہ رجا پر اور اس خادم الفقرا کی عبارت کا بنا فقط ہدایت پر اکتفا کیا جائیگا کیونکہ عقیدہ
چہارم مین اونہون نے لکھا ہی مسودہ اوراق نے ہرچند جادہ احتیاط الخ اور رجا و ہدایت لکھنے کا سبب ظاہر ہی کہ وہ اونکی کنیت
ہی اور یہہ اس کتاب کی اصل حقیقت **سبیل پنجم** مسودہ کے چند کذب و مفتریات کا بیان ہی کہ مشتی نمونہ خرواری ہو **پہلا جھوٹ**
کل قوم مہدویہ کے طرف شر و شورش کی نسبت کرنا۔ جاننا چاہئے کہ اگر شر و شورش سے مراد علی العموم اظہار مذہب ہی تو تمام جہان
سوا شیعہ کے اسمین مبتلا ہوے اگر مذہب باطلہ کا اظہار مراد ہو تو بھی وہی صورت درپیش ہی کیونکہ ہر فرقہ اپنے مخالف کے
بطلان کا خیال رکھتا ہی اگر مراد دشنام سے ہی تو مسودہ کو چاہئے کہ پہلے اپنے مقتدا یونکو اس خطاب سے مخاطب کرے
کہ ابتدا اس امر کا انہین سے ہوا کہ ناحق ہمارے بزرگون کو گالیان دینے کے قطع نظر گھرون اور شہرون سے نکال دئے قتل کے
فتوے دئے کہ کی جاے مانع صلوۃ و تسبیح ہوکر قتل کئے چنانچہ اسکا ذکر مسودہ خود اپنی کتاب کے باب دوم وغیرہ جایون مین
کیا اور آج یہہ طریقے پر اب بھی قایم ہی کہ اپنی کتاب کی ابتدا سے انتہی تک کیا کیا طرح کے گالیان دیا اور لوگون کے لئے
اغوا و فساد کی طرح ڈالا ہی پس اس صورت مین ہمارے بزرگون اور ہمکو انبیاؑ اور اون کے توابع کی پیروی ثابت ہی مسودہ
اور اوسکے مقتدایون اور برادرون کو منکرین انبیاؑ اور اولیا کی جیسا یواقیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی سواد سکا
خلاصہ یہہ ہی کہ جلال الدین سیوطی نے کتاب التحدث بالنعمہ وغیرہ مین لکھا ہی سب سے سخت تر بلا زدگان انبیاؑ ہین اور عیسیٰؑ پر
وحی اوتری کہ ہر نبی اپنے ملک مین بیحرمت ہوا ہی اور لکھا ہی ہر وقت مین جو بزرگ یعنے صاحب دعوت الی اللہ ہوا تو اوسکی
دشمن کمینی خلقت یعنی مغروران دنیا طلب بنے چنانچہ آدمؑ کو ابلیس اور نوحؑ کو حام اور داؤدؑ کو جالوت سلیمانؑ کو صخرہ عیسیٰؑ کی پہلی
حیات مین بخت نصر ہوا اور آگے دجال ہوگا اور ابراہیمؑ کو نمرود اور موسیٰؑ کو فرعون اور محمد مصطفیٰؐ کو ابوجہل اور صحابہ رض
و تابعین وغیرہ کے لئے بھی ویسا ہی چنانچہ عبداللہ بن زبیر کو ریاکار اور منافق مقرر کرکے عین نماز مین آپکے سر پر ایسا گرم پانی
ڈالے کہ آپکی پوست نکل گئی اور وہ اس سے بیخبر تھے اور ابن عباسؓ کو نافع بن الازرق نے بہت ایذا دیا اور کہا کہ یہہ تفسیر بالرای
کرتا ہی اور سعد بن ابی وقاص کو اہل کوفہ نے بہت رنج پہنچایا اور عمرؓ سے عرض کئے کہ اس کو نماز پڑھنا نہین آتا ہی ائمہ
اربعہ کو بھی لوگون نے ایذا دیا چنانچہ امام مالک رح پندرہ برس اکیلا چھپے رہے کہ نماز جمعہ بلکہ جماعت پنجگانہ کو بھی حاضر نہو سکے
اور امام احمد حنبل کو بھی مار مار کئے اور قید مین ڈالے اور بخاری کو بخارے سے اخراج کئے اور بہت سے اولیاء اللہ کو
ایذا دئے خصوص بایزید بسطامی رح کو سات بار علما نے بسطام سے اخراج کروایا اور ذوالنون مصری کو غل و زنجیر کرکے

زندقیت کا اطلاق کرتے بغداد کو لے گئے اور سمنون المحب پر ایک عورت کی جانب تہمت زنا کروائی اور سہل بن عبد اللہ
اور جنیدؒ پر علماء ظاہر نے تکفیر کا فتوی کیا اور ایسے بہت اولیاء اللہ کا نام لکھا ہی کہ اونکو اخراج و قید و قتل و تکفیر کئے انتہی
دوسرا جھوٹ لکھا ہی کہ کسی جا اونکو اور اونکے پیشواؤن کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد کیا نہ گیا الخ باوجود اس
دعوے کے قریب اوپر کل قوم عہد و یہ طرف نسبت شر و شورش کی کیا کہ معنی اوسکا بدکاری اور فتنہ اندازی ہی پس ہر دو
لفظ تمامی جہان کے گالیون کو جامع ہین اور بعد دعوی مذکور کے نخوت و تکبر کا خطاب کیا کہ یہہ بھی بڑے گالیون سے ہی اور عقیدہ
اول مین جناب ختم الاولیا کے بہ نسبت لکھا ہی کہ زمرہ اہل سنت سے ہونا مشکل ہی یہہ گالی کیا کم ہی اور باب سیوم دلیل پنجم
مین جناب امام کے بہ نسبت لفظ دجال کا اطلاق کیا اور دلیل سیزدہم مین لکھا ہی **سہ** تجھے کیا کام ہی مولی علی سے کہ تو
اپنے شیخ سدو کو منا لے کو یہہ نسبت جناب امام طرف کیا ہی اور اکیس بار بدخلقی سے خطاب کیا خصوص اپنی بدخلقی دہم مین
ادھے تیز آدھے بٹیر لکھا ہی بلکہ ساری کتاب بہ غور و انصاف ملاحظہ کیا جاوے تو ایک دفتر دشنام اور مسخری کا دھوم دھام
ہی گویا کہ بھانڈون کا سا کلام ہی **تیسرا جھوٹ** لکھا ہی کسی عالم سنی نے کچہ اونکو لکھا الخ ای منصفو از برائے خدا مسعود کی جھوٹ
اور مردم فریبی پر نظر کرو کہ یہان کسکو استقدام و استعلا ہی بلکہ مسعود آپ اپنے بزرگون کی طرف سے ابتدا کا قایل
ہی اب مسعود کے مقتدایون نے جو ہمارے امام اور قوم ذوالکرام کو گالیان دئے سو لکھے جاتے ہین مصنف شہب محرقہ
لکھا ہی قد لبس ابلیس علی جماعۃ فترکوا الصراط المستقیم وہو سنۃ محمد و کل من اخذ جادۃ من تلک الجواد المنتہۃ الی النار و تبعہ علیہا
فرق من عوام السفہاء الاحلام فضلوا و اضلوا خلاصہ اسکا یہہ ہی ایک جماعت کو ابلیس نے فریب دیا کہ سنت محمدیہ کو چھوڑ
ایسی راہ لئے کہ وہ دوزخ کو جاتی ہی اور اوس ابلیس کو اوس راہ پر یک فرقہ عوام بیوقوف نے تبعیت کیا سو آپ گمراہ ہوے
اور لوگون کو گمراہ کئے انتہی پس اس کلام مین صاف پیروی منکرین جناب ختم رسالت کی ہی مگر فرق اتنا کہ انہون نے
رسول اللہ کو شیطان کا تابع بنایا اور اس نے جناب ختم الاولیا کو ہی اس لفظ سے نسبت کیا چنانچہ صاحب عزیزیہ نے
والضحی کی ابتدا مین لکھا ہی اور انہون نے جناب ختم الانبیا کے مومنین کو کہا انؤمن کما آمن السفہاء اور کہا ہولاء لضالون
تو اسنے لکھا ہی عوام السفہاء الاحلام الخ اور ایک جا اوسی نے لکھا ہی ہکذا خبث الشیطان ما یوسوس من ان یعبد الخبیث
اسکا خلاصہ بھی ویسا ہی ہی ایسے سخت سخنات و بیجا کہ پھر آگے اسکے کوئی بری بات نہین جناب امام مین کرنے سے صاحب
کنز الدلایل قدس سرہ اوسکے جانب خطاب شقی و ناپاک سے کئے ایسا ہی شیخ علی نے بھی جناب امام الاولین والآخرین اور
اوس جناب کے مومنین مصدقین کے لئے لکھا ہی فما وجدت تمثیلا لہولاء الطایفۃ الا کتمثیل شخص اخذ بقۃ و ربط فی رجلہا
خیطا لطیفا و امسک فی یدہ و جاء الی رجل و قال من یشتری منی الفیل قال الرجل فما قیمتہ قال کذا و کذا فقال الرجل ہات

نشتری فنتح وقال ہذا تتعجب الرجل من حمقہ وقال کیف تقول ہذا فیلا قال اما تری لہ خرطوما فمثال ہذہ الطایفۃ مثل

ہذا الرجل بحجر وعلمہم انہ من اولاد رسول اللہ واسمہ محمد یعتقدون انہ ہو المہدی اعاذنا اللہ من جہلہم اسکا خلاصہ یہہ ہی
کہ کسینے ایک مچھر کے پاؤنین ڈوری لگائے متہمی مین داب کر کسی سے کہا کہ ہاتی خریدوگے اوسنے کہا کہان تو بتایا
اور کہا کہ دیکھو اسکو بہی سونڈ ہی پس بحجر داولاد رسول اللہ اور محمد نام ہونے کے مہدی اعتقاد کرنا ایسا ہی ہی کہ اللہ تعالی
انکی جہالت سے پناہ دیوے انتہی اسی لئے صاحب سراج الابصار شیخ مردود کو خاصتا ایسے ہی سخنات لکھے ہین اب
بدیدۂ انصاف نظر کرین کہ بنا فساد کا کسکے جانب ہی اور کون کسکو بر ملا گالیان دیا مثلا کوئی جناب ختم الانبیاء اور
اصحاب مین علیہم الصلوۃ افضلہا والتحیات اکملہا ایسے سخنات کرے اگر اسکو کچہ بولین تو برنا داکس کے جانب ہوا بلکہ
کسی کے باپ کو کسی نے بد کہا اور وہ اوسکو تو بیان کسکو غلبہ ہوا **سبیل ششم** اس رسالے کی بنا ہندی ہونے سے
تفہیم بالتعمیم کے نظر کرتے مین نے حتی الامکان طریق مناظرۂ کلامیہ سے اجتناب کیا بلکہ جہان ہندی کتاب سے دلیل ملی
فارسی سے اور جہان فارسی سے ملی عربی سے نہ لیا مگر عند الضرورت **سبیل ہفتم** کم علم والون کو بعضے عالم دہوکا دیتے
ہین کہ مہدی کا ذکر قرآن سے ثابت ہی نہ حدیث متواتر سے اس لئے آپ پر ایمان لانا فرض نہین اور منکر آپکا کافر نہین یہہ
سخن یا بسبب عدم دیانت ہی یا بہ سبب اسکی تحقیق مین کوشش نکرنے کے خود بیخبر ہین کیونکہ مہدی کی شان مین کم وبیش
تین سو حدیث بہ طرق متعددہ وارد ہین من حیث المجموع یہی ثابت ہی کہ اولاد فاطمہؓ سے ایک شخص امت کی مدد وہدایت
کے لئے مہدی ہونیوالا ہی اور خبر متواتر کی تعریف یہہ ہی کہ کسی امر کی روایت رسولؐ سے ایسی ایک جماعت کرے
کہ احتمال کذب باقی نرہے پس یہہ خبر بہی راویونکی کثرت کے سبب سے سچی ہونے مین کسی نمط کا شک وتردد باقی نرہا اور
انکار مہدی موعود کا انکار متواتر ہوا کفر ہی اور تصدیق فرض ہوئی وگرنہ منکرین رسول اللہ بہی یہی بول سکتے ہین بلکہ وہان سے
یہان مجی موعود واضح وابین ہی اور اکثر علما منکرین جو مجی کے قایل ہین کہتے ہین رسول اللہ سے تاریخ صریح مہدی کے آنکی
وارد ہونے سے مہدویہ جو دسوین صدی مقرر کرلئے ہین غلط ہی تو اوس کا جواب یہہ ہی کہ مہدی آخر کسی ایک تاریخ مین
آنا ہی تو ہمکو عدم ورود تقرر بہی مضر ہونیکے قطع نظر دسوین صدی کے تقرر کا بیان باب سیوم دلیل پنجم ودوازدہم مین بخوبی
ہوگا پس جنکو ورود تاریخ مین شک ہو دسوین کی مجی کا انکار کرنا محض جہالت ہی وگرنہ اگلے زمانے کی تاریخ کی سند کسیکو ہو تو
احادیث صحیحہ سے بتاوے اور باوجود صحت تاریخ کے اخلاق جناب امامؑ اور اس جناب کے توابع کے مانند اخلاق انبیا اور
اون کے توابع کے ہین اور معجزات وکرامات کا بیان اس واسطے ہوا کہ جو اخلاق پر ایمان نہ لایا۔ معجزے کو
سحر خیال کیا یہہ بحث ابتدا دلیل ہفدہم مین انشاء اللہ تعالی بخوبی بیان ہوگا۔ ط

٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسود کے پہلے باب کا رد کہ جس سے اسکی بےعلمی اور جہو تمہ اور تعصب ظاہر ہو۔

رجا عقیدۂ اول الخ ہدایتہ مسود اشمار عقیدے بطور اصول لکہا سو دلیل نادانستگی ہی کہ انمین بعض تفصیل و توابع وفروع و بعض اصول کے ہین اور بعض مفتریات مثلا عقیدۂ اول تو ابع سے عقیدۂ دوم کے ہی کہ مہدی ہی خلیفۃ اللہ سید الاولیا ہین اسکی تحقیق اور توضیح محل پر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مسود جہان کہ اقوال وافعال امام علیہ السلام کے بیان کیا ہی وہان ظاہر ہوگا کہ وہ مطابق کتاب وسنت ہین مگر ہمارے امام علیہ السلام کو برائی لگا نیکے لئے مسود اپنے معتقدین کو جاہل بنایا کہ اتنے بڑے امر مین بے تحقیق منہہ کہولے فاما یہہ مقولہ عماد الدین عیسوی مصنف ہدایۃ المسلمین کی صاف پیروی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین باب سے پہلی فصل مین جناب ختم الانبیا کے بہ نسبت لکہا ہی کیونکہ وہ جاہل آدمی تھے اور جاہل چلن انکا خراب تہا الخ نعوذ باللہ عما قال الظالمون رجا عقیدۂ دوم الخ عقیدہ سوم الخ ہدایتہ یہہ دونو عقیدے جدا بیان کرنے سے مسود کی نادانی بدیہی ہی کیونکہ عقیدۂ دوم مین عقیدۂ سوم ہی اگرچہ جواب اور ثبوت اسکا باب سوم آخر کتاب بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر یہان اتنا معلوم کرین کہ ولایت مین جناب امام علیہ السلام کے منکرین کو اختلاف ہی اسلئے کہ بعض معاندین جناب امام ع کے اقوال و افعال کو موافق کتاب وسنت کے نہین جانتے ہین جیسا یہہ مسود جب اقوال وافعال موافق کتاب وسنت وجماعت ثابت ہوین ولایت یقینی ہوئی مگر مہدویت کہ اسمین بہی دعوی من جانب اللہ ہونے مین منکرین کو خلاف ہی مگر بعضون نے بحالت سکر قرار دیا ہی اور بعضون نے بحالت صحو مگر یہہ فقط انکا قیاس وخیال ہی لیکن گواہی اہل معاینہ کی معتبر ہی سو اکثر علما کہ جنکا دم وقدم مانند علماء صحابۂ رسول اللہ ص کے تہا علیہم السلام گواہی دیتے ہین کہ انکا دعوی بصحت وصحو و ہشیاری

مین تھا کہ اسپر اخلاق اس جناب کے مانند اخلاق خاتم الانبیا کے تھے اور آج کچھ کم چار سو برس کا زمانہ ہوتا ہی اخلاق و

اعمال مین اس قوم متبرکہ کے فقرا اکثر اولیاء اللہ سے شباہت رکھتے ہین کہ پیروی باطن رسول اللہ ہی مگر احادیث ثابتہ

کی موافقت اسکے محل پر بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مہدی کے منکر کا کفر خود مسود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھا ہی تصدیق

ہمارے امام ع کی حرام اور انکار انکا واجب ہی بسبب لزوم تکذیب مہدی حقیقی کے پس معلوم ہوا کہ تصدیق مہدی حقیقی کی

فرض ہونا چاہئے اور انکار اسکا کفر کیونکہ حرام وہ شی ہی کہ نہی اسکی قطعی ہو تو ضد اسکا کہ امر ہی موجب فرض مامور بہ ہو یعنے

مہدی غیر حقیقی کی تصدیق جب حرام ٹھہری تصدیق مہدی حقیقی فرض ہوگئی پس منکر فرض بالاتفاق کافر ہی اور حقیقت

اگر کثرت پر ہو تو آج تیرہ سو برس مین اسلام بسبب توالد و تناسل وغیرہ بڑھتے بڑھتے کفار سے برابر تو کجا بلکہ نصف النصف یا ربع

الربع تک بھی نہین پہنچا ہی چہ جائیکہ زیادہ ہو اسی لئے اللہ تعالی فرماتا ہی لیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا و

البتہ زیادہ کریگی بہتون کو اونکے وہ جو اتری ہی تیرے رب سے سرکشی اور

کفرا والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اور فرمایا جل جلالہ قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان امنا باللہ

کفر کو اور ڈالدی ہمنے انمین عداوت اور دشمنی قیامت کے دن تک ۱۲ بولا اے محمد ای کتاب والو کیا سخن چینی کرتے ہو ہماری یہی کہ ہم لائے

وما انزل الینا وما انزل من قبلنا وان اکثرکم فاسقون اور حدیث صحیح مین آیا ہی عن ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ

یقین اللہ پر اور جو اترا ہمپر اور جو اترا اور پہلے اور یہ جو تم میں بہت سے بدکار ہین ۱۲

بدء الاسلام غریبا سیعود کما بدء فطوبی للغرباء رواہ مسلم فرماے رسول ع بنا ہوا اسلام غربت کی طور پر قریب ہی کہ ویسا ہی

ہو جائیگا پس بہتری ہی غریبون کے لئے پس آیت اور حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ آخری زمانہ مین مسلمان کم رہینگے یعنے لب اللباب

امت محمدیہ تھوڑے مسلمان رہینگے اور تاریخ خروج مہدی کی صحت باب سوم دلیل پنجم اور دوازدہم وغیرہ مین ہوگی

انشاء اللہ تعالی **تکملہ** کفر منکر مہدی کا عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام اور اس امر کی توضیح مسود کی بدخلقی پانزدہم مین

ہوگی انشاء اللہ تعالی اور جب اثبات ایمان کا مہدیون کے واسطے صحیح ہی کتاب و سنت کی پیروی بھی انہین کے واسطے ثابت ہی پس

یہی خاص اہل سنت ہین نہ انکا مخالف جیسا عبد الوہاب شعرانی نے یواقیت کے ابتدا مین لکھا ہی کہ سفیان ثوری اور امام

بیہقی رح فرماتے تھے اہل سنت وجماعت وہی ہی جو حق پر ہی اگر ایک بھی ہو ایسا ہی سواد اعظم بھی **رجا** عقیدۂ چہارم

وپنجم وششم الخ **ہدایۃ** چہارم و پنجم تو ابع و تفصیل سے عقیدۂ ششم کے ہین باب پنجم و ششم اور ہشتم مین اسکے دلایل بیان ہونگے

انشاء اللہ تعالی **رجا** عقیدۂ ہفتم الخ **ہدایۃ** مسود نے یہ افترا ہم پر بڑی چوری سے کیا ہی یعنے ہمارا اعتقاد یہ ہی اگر

کوئی حدیث مخالف کتاب اللہ یا احوال و اقوال امام ع ہو تو اس حدیث کے راوی کی خطا ہی کہ مہدی کے شان مین رسول اللہ

لا یخطی فرماے ہین اور سب اصحاب وغیرہ راویونکو خطا ہی ایسا ہی تغییر بھی اور یہی اعتقاد اہل سنت وجماعت کا ہی نہ یہ کہ

حدیث و تغییر غلط ہی نعوذ باللہ من شرور المفترین الکاذبین اور اسکا بیان مفصل باب سوم دلیل ہفدہم کے ثبوت کی ابتدا

مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** عقیدۂ ہشتم الخ **ہدایت** مسود عقیدۂ شانزدہم اور باب ہشتم کے مطلب دوم مین

لکھا ہی کہ ہمارے امام ؑ فرماتے ہین مجھے اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہی کہ بول مین بندہ اللہ تعالی کا ہون اور تابع محمد رسول ؐ
کا ہون اور آپنی بدخلقی ہیبت وکیم مین لکھا ہی کہ ہمارے امام ؑ کا دعوی رسول ؐ کی تبعیت تامہ کا تھا پس اس سے صاف ظاہر ہوا
کہ ہم پر یہہ افترا ہی اور انہون نے جو کیا اور کہا دوسرون پر فرض ہوگئی جو لکھا ہی اس سے غرض خلاف قرآن وحدیث ہی
تو یہہ بھی کذب وافترا ہی مگر موافق کتاب وسنت ہو تو سنت جماعت تو کیا بلکہ سب اہل اسلام کا یہی اعتقاد ہی اسکی تحقیق مع
جواب مفصل مطلب دوم مذکور مین جہان سید میرانجی رح کے رسالے کی مسود نے نقل کیا ہی لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالی۔
رجا عقیدہ نہم الخ ہدایت جن امور کو مسود نے اپنی عندیے مین مخالف نقل وعقل مقرر کیا ہی محل پر بیان ہونگے
انشاء اللہ تعالی بالفعل نمونہ اسکا لکھا جاتا ہی اسی پر باقی کو بھی قیاس کرلیوین یعنے فرمان سے بندگیمیان سید خوندمیر رض
کے ظاہر ہی کہ یہہ امر فرضیہ فقط عقاید کی دریافت کے لئے ہی نہ کہ فی الواقع ایسا ہی ہوا یا این جواب سے بھی نہ سمجھا کہ جہان جن نے
کہا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہی کیونکہ مومنین کو واجب ہی کہ خلیفہ اللہ سے جو امر بہ سند صحیح پہنچے اسپر ایمان لاوین اور
تابع اپنے نفس وہوا کے نہووین بلکہ یہہ اعتراض مسود کا ہم پر نہین رسول ؐ اور اصحاب رض پر ہی کہ رسول اللہ ؐ سے روایت
کرتے ہین کہ پتھر کو جوہر فرماتے ہین عن ابن عمر رض قال سمعت رسول اللہ یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ
[illegible]
طمس اللہ نورہما ولو لم یطمس نورہما لاضاءا بین المشرق والمغرب من مشکوۃ فی باب دخول مکہ اور یواقیت کے مبحث
[illegible]
مبحث مین ہی فان قیل ورد فی الخبر ان کتاب العہد والمیثاق مستودع فی الحجر الاسود وان للحجر عینین وفما ولسانا وہذا غیر معقول
فی العقل فالجواب ان کل ما عسر علینا تصورہ بعقولنا یکفینا فیہ الایمان والاستسلام ونرد معناہ الی اللہ تعالی انتہی خلاصہ
اسکا یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی حجر اسود کو آنکھین ہین منہہ ہی زبان ہی اور کتاب عہد ومیثاق اسمین ہی مگر یہہ بات عقل
مین آنیکی نہین ایسے باتونکو اللہ تعالی پر سونپنا اور ایمان لانا ہی معلوم ہوا کہ رسول ؐ کے فرمان کا بھی مسود منکر ہی ورنہ
رکن ومقام کا پتھر ہونا صاف نظر آتا ہی اور حجر اسود کہ ایک چھوٹا پتھر ہی اسمین وہ کتاب عہد کیسا رہ سکتی ہی اور اسکو
آنکھہ کہان ہین مگر جو کہ دیکھے اسپر گواہی بھی دینے ہین چنانچہ اسکے نیچے یواقیت مین لکھا ہی شیخ اکبر نے کہا ہی کہ مین دیکھا ہون
مسود کو نہ عقاید اسلامیہ سے خبر ہی نہ احادیث رسول ؐ پر نظر ایسے لوگون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی کلما جاءہم رسول بما
لا تہوی انفسہم فریقا کذبوا وفریقا یقتلون وحسبوا ان لا تکون فتنۃ اور رسول ؐ بدر مین مٹی پھینکنے کو اللہ تعالی طرف نسبت
کرنا اور معراج وبہشت ودوزخ کا حال بیان کرنا بھی ایسا ہی ہی کہ جسکے لئے سب عقلاے منکرین امر محال قرار دیتے ہین
چنانچہ آسمت عیسوی دین حق کے تحقیق کے ۱۷ وین صفحے پر لکھا ہی کہ بعضے سورۃ اور بعضے باتونکو محمد صاحب نے اپنے
ذہن سے نکالا ہی چنانچہ سورۃ تطفیف مین بہت سی باتین بہشت اور دوزخ کی بابت بن لکھین ہی ۳۲ وین صفحے پر لکھا ہی

کہ بالفرض اگر قرآن وحدیث کی باتین سچ ہون تو خدا کامل نہین الخ پس مراد عقل صحیح سے عقل مومنین ہو تو ثبوت
ہمارے مقصد کا ہی کہ اصحاب رسول سے لیکر آجتک اہل صدق بمجرد سُننے ایسے باتونکے ایمان لائے اور مشر اس بشارت
کے ہوے قولہ تعالی ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب اگر مطلق اہل عقول سے مراد ہو تو منکرین کا احوال تو سن لئے فاما
عجب تر ماجرا یہہ ہی کہ مسعود نے تاویل کو مطلقا حرام مقرر کردیا کہ سبکو دلیل قطعی مردود ہوتی ہی ہمارے امام عہ کے اصحاب
مہاجرین کا قول مانند سلف صالحین کے ہی یواقیت کے ۸ اوین مبحث مین لکھا ہی فمذہب السلف التسلیم ومذہب الخلف التاویل
اور صدیق ولایت بندگیمیان سید خوندمیر رضہ کے رسالے کی عبارت صاف دلالت کرتی ہی کہ وہ انہین احکام کے لئے
خاصہ ہی کہ اس رسالے مین مذکور مین رسالے کی عبارت یہہ ہی ای طالبان حق کہ مہدئی را گروید و اید معلوم باد این احکام
کہ مذکور ہست از اول تا آخر وقت رحلت آنذات مادام کہ این بندہ در صحبت وی بود ہیچ حکم از ان احکام تفاوت نیافتم
وبرالجملہ اعتقاد وایمان داریم ہر کہ در بیان وی چیزی تاویل ویا تحویل کند مخالف بیان آنذات باشد تمت اور بندگیمیان
سید قاسم جو مجتہد مشہر ہین قدس اللہ سرہ میزان العقاید مین فرماتے ہین چنانچہ در قرآن محکمات ومتشابہات است در نقل نیز
ہست ہر آئینہ وقتیکہ در کلام اللہ محکمات ومتشابہات باشد در نقل مہدئی چرا نباشد اور اسکے بعد یہہ احکام محکمات سے ہین
کرکے انہین احکام مبینہ بندگیمیان سید خوندمیر رضہ کو لکھے ہین اور رسالہ دلیل العدل والفضل ہین معہ تاویل چند
نقل کے جواسمین بعض نقل مورد اعتراض مسعود بہی ہین لاکر فرماتے ہین کہ ازینجا تحقیق شد کہ در مثل چنین نقول شرح و
تفسیر واجب است اس واجب سے غرض وجوب مصطلحہ شرعیہ نہین پس اب انصاف کی جاے ہی باوجود بندگیمیان کہ ہمارے
دین کا مدار آپ ہی کے فرمان پر ہی فرماتے ہین اسی احکام کے بیان مین جو تاویل یا تحویل کرے مخالف اُس ذات کے
بیان کا ہی اور بندگیمیان سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ محکم اور متشابہات نقلو نمین بہی ہین اور مسعود کہتا ہی مطلق
کلام امام عہ مین ہمارے بیان تاویل حرام ہی عذب اللہ للمفترین عذابا شدیدا رجا عقیدہ دہم الخ ہدایت اگر
مسعود کو اسلام کا معنی اور اسکی حقیقت معلوم ہوتی ور جبہ اسلام کمتر ہی درجہ نبوت ورسالت سے الخ لشمول عامہ
نہ لکھتا کیونکہ لغت مین معنی اسلام کا گردن نہادن اور اصطلاح شرع مین گردیدن بحکم خدا جل جلالہ ورسول وی ہی
اسکی تفصیل باب سوم دلیل پانزدہم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی مگر جن آیات مین کہ اسلام انبیا عہ مذکور ہی اوسکی مراد
سب مفسرین توحید اور اخلاص بیان کئے ہین الحاصل اگر مرتبہ اسلام مطلقا نبوت اور رسالت سے کم ہوتا انبیا عہ
مرسل کیون دعا مانگتے کہ یا اللہ ہمکو مسلمان مار اور اپنی اولاد کو کیون وصی کرتے اور اللہ تعالی اکثر جا قرآن مین
کیون اسکا ذکر کرتا اور باوجود اللہ تعالی ہمارے رسول کے شرف ومراتب کے کیون حکم کرتا کہ بول ای محمد مین البتہ

پہلا مسلمان ہون وہ آیات یہہ ہین قولہ تعالی ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک الآیۃ ترجمہ
ای پروردگار ہمارے بنا ہمکو مسلمان تیرے لئے اور ذریت سے ہمارے قولہ مسلمان تیرے لئے یہہ دعا ابراہیمؑ اور
اسمعیلؑ بعد اتمام بناے کعبہ مانگے ہین قولہ تعالی ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن
الا وانتم مسلمون ترجمہ وصیت کیا ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اور یعقوبؑ نے بھی ای لڑکو سچ ہی کہ اللہ تعالی پاک
کیا تمھارے لئے دین کو پس مت مرو تم ہرگز مگر کہ رہو تم مسلمان قولہ تعالی قل انی امرت ان اعبد اللہ مخلصا لہ الدین وامرت
ان اکون اول المسلمین ترجمہ بول ای محمدؐ حکم کیا گیا ہون مین تحقیق کہ عبادت کرون مین اللہ تعالی کی ایسے حال مین کہ مخلص
رہون اسکی بندگی مین اور حکم کیا گیا ہون مین اسبات کے لئے کہ رہون مین پہلا مسلمان جب روز میثاق مین پہلے مسلمان
حضرتؐ ہین جو پیرو حضرت کے ہین اُن سے زیادہ آپکا اسلام ہوا شاید مسود باب ہشتم کے مطلب دوم کی دلیل پنجم مین جو
حدیث من سن سنۃ کے تحت مین لکھا ہی اسوقت یہہ بات اسکو یاد نہ آئی بلکہ اسکے سب دلایل بھی جو وہان لکھا ہی
بسبب فراموشی کے ہین وگرنہ یہہ دو نو امر آپسمین ضد ہین عجب تر یہہ ہی کہ فرقۂ اسلامیہ مین کوئی اسبات کا منکر
نہین کہ مرتبہ ہمارے رسولؐ کا سب انبیا مین زیادہ تر ہی مگر شک ہی کہ بعضے علما و ہابیہ کو اسمین خلاف ہی مسود نے
صاف لکھدیا کہ اہل سنت کا اعتقاد یہہ ہی بلکہ سنت جماعت کا اعتقاد یہہ ہی کہ عالم مین کوئی موجود کسی امر مین ہمسر
ہمارے رسولؐ کا نہین شاید عقیدہ ششم مین مسود جو تقریر لکھا ہی بھول گیا یہان جناب رسالتمآبؐ کو سب انبیا کے
برابر بنا دیا یا وہان فقط ہمارے الزام کے لئے لکھا ہی اور یہان اپنا خاص اعتقاد بیان کیا بلکہ اہل سنت کے نزدیک
یون کہنا عین تنقیص شان جناب رسالتمآب ہی اور جو آنحضرتؐ کو سب انبیا کے برابر کہا زمرۂ اہل سنت سے خارج ہی کہ
نبیؐ فرماتے ہین کنت نبیا وآدم بین الماء والطین پس نبوت آپکی ذاتی ہی بخلاف دوسرے انبیا کے فاما حیرت ہی کہ مسود دوسرے
کتب معتبرہ عقاید کے قطع نظر کہا عقاید جامی بھی نہ دیکھا ہو اطفال مکتب نشین بھی اُسکے اعتقاد سے سمجھ لینگے کہ یہہ مخالف
سنت جماعت ہی کیونکہ جامی رحؒ فرماتے ہین **نظم** وز ہمہ افضل احمد عربیست * کہ ز حق سوی ما رسول و نبیست * خاتم
الانبیا والرسل است * دیگران ہمچون جزو او چون کل است * پس ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی لاکن اس تقریر سے یہہ ثابت
نہوگا کہ مہدیؑ بھی رتبے مین رسولؐ سے کم ہو جاوے اسکی تصریح ابواب اخیرہ مین علی الخصوص باب ہشتم مین بخوبی ہو گی
انشاء اللہ تعالی وہو النصیر اب ہم صوفیہ کا معنی بیان کرتے ہین انکے نزدیک اسلام ایک نور ہی کہ اسپر یہہ آیت دلیل
ہی قولہ تعالی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ الآیۃ ترجمہ پس جسکا کشادہ کیا اللہ نے سینہ اسلام
کے لئے وہ ایک نور پر ہی اپنے رب سے اور اللہ تعالی فرماتا ہی قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ترجمہ بیچ ہی کہ آیا تمکو

اللہ سے نور اور کتاب روشن یعنے محمدؐ کی ذات کو اللہ تعالی نور فرمایا اور تفسیر حسینی مین اس آیت کے نیچے لکھا ہی در

نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور است کہ اصل منشا و معاد جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق است و آن حقیقت

محمدی و نور احدیت است کہ صورت حضرت واحدی احدیت جامع جملہ کمالات الہی و کیانی و واضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات

ملکی و حیوانی و انسانی آنحضرت است و عالم و عالمیان صور و اجزای تفصیل او و آدم و آدمیان مسخر برای تکمیل او و والیہ الاشارۃ

بقولہ انا سید ولد آدم و بقولہ آدم و من دونہ تحت لوائی نظم آنچہ اول شد پدید از جیب غیب ؛ بود نور جان او بی ہیچ

ریب ؛ بعد از آن آن نور مطلق زد علم ؛ گشت عرش و کرسی و لوح و قلم ؛ یک علم از نور پاکش عالم است ؛ یک علم ذریت است

و آدم است ؛ نور او چون اصل موجودات بود ؛ ذات او چون معطی ہر ذات بود ؛ واجب آمد دعوت ہر دو جہانش ؛

دعوت ذرات پیدا و نہانش ؛ اور عین القضات ہمدانی تمہید مین فرماتے ہین انبیا را دیدم کہ بر من عرض کردند با امتان

ایشان ہر پیغامبری دو نور داشت و امت او یک نور امام محمدؐ را دیدم از سر تا پا ہمہ نور بود و اتبعوا النور الذی انزل معہ امتان

او را دیدم کہ دو نور داشتند اور یواقیت کے بتیسوین مبحث مین لکھا ہی فان قلت قد ورد فی الحدیث اول ما خلق اللہ

نوری و فی روایۃ اول ما خلق اللہ العقل فما الجمع بینہما فالجواب ان معناہما واحد لان حقیقۃ محمد تارۃ تعبر عنہا بالعقل

و تارۃ بالنور ترجمہ پس اگر کہے تو یہ ہی کہ حدیث مین آیا پہلے جو چیز کہ اللہ تعالی پیدا کیا میرا نور ہی اور ایک روایت مین

ہی پہلے جو چیز کہ پیدا کیا اللہ تعالی عقل ہی پس کس طور پر ہی جمع ان دونوں مین جواب یہہ ہی کہ معنی ان دونون کا

ایک ہی اسلئے کہ حقیقت محمدی کبھی تعبیر کئے جاتی ہی اُس سے عقل کرکے اور کبھی نور کرکے معلوم ہووے کہ نزدیک

اہل ظاہر کے توحید اور اخلاص رسولؐ کے لئے سب سے برتر ہونے سے آپکا اسلام کہ معنی اسکا وہی ہی سب سے زیادہ

ہی اور اہل باطن کے نزدیک بسبب کمالیت نوریت ذاتیہ کے رسولؐ پورے مسلمان ہین اور دوسرے انبیا بقدر

انکے نور کے مسلمانی رکھتے ہین جب مہدیؑ کہ خاتم الاولیا ہی بسبب باطن خاتم الانبیا ہونے کے پورا مسلمان ہونا

لازم ہی ورنہ ظاہر و باطن مین مخالفت لازم آتی ہی پس ہمارے امامؑ کے فرمان کا یہی معنا ہی کہ اصل اعتقاد اہل

سنت و جماعت ہی اور مسود کے لائے ہوے ہر دو حدیث اثبات پر دلالت کرتے ہین کہ رسولؐ فرماے ہین تم انبیا

کو اپنے طرف سے کم زیادہ مت کہو نہ یہہ کہ مجھے کسی نبی پر فضیلت نہ دینا پس مسود کو نہ تفسیر فہمی کا سلیقہ ہی نہ حدیث

کی سند بابن خلیفۃ اللہ کے ساتھ مقابلے کو موجود ہین اور قولہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم الآیہ جو انبیا کی برابری مین

دلیل لایا ہی سراسر خلاف عقل و نقل ہی بلکہ یہہ آیت ہمارے رسولؐ کی افضلیت کی دلیل ہی چنانچہ حسینی مین

لکھا ہی صاحب کشاف آوردہ کہ ظاہر است کہ آن بعض پیغمبر ماست کہ مفضل است بر انبیا بفضایل بسیار و خصایص

۱۰

بی پایان ہمچنانکہ از سطاوی آیات واحادیث مفہوم ومعلوم میگردد **مثنوی** ہمہ انبیا در پناہ تواند ای مقیم
در بارگاہ تواند ای تو جہر منیری ہمہ اختر اند ای تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند ای اور اندازہ اسلام کا جو نقل مین مذکور ہی
اس حدیث کے مانند ہی فرماے رسول رایت الناس فی المنام یعرضون منہم من قمیصہ الی کعبہ ومنہم من قمیصہ الی
الانصاف ساقیہ فجاء عمر بن الخطاب وہو یجر قمیصہ فقالوا یا رسول اللہ ما اولت ذلک قال الایمان یہہ حدیث
بائیسوین مبحث مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا خلاف اہل سنت ہی نہ فرمان ہمارے امام کا رجا
عقیدہ یازدہم الخ **ہدایت** افسوس ہی اس مسود کو عجب ظلمت گھیری ہی کہ کبھی نور ہدایت کی پرتو بھی اسکو نصیب
نہین ہوتی سعدی رح فرماتے ہین **قطعہ** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ای چشمہ آفتاب راچہ گناہ ای راست خواہی ہزار
چشم چنان ای کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ای کہین نور حقیقی چھپ سکتا ہی گو کہ اندہون کو نظر نہ آوے حقیقت یہہ ہی
کہ مسود منکر شرف ذات رسول اللہ ہی کہ عقیدہ دہم مین اسکا اعتقاد بد صاف ظاہر ہوا اور یہہ خادم الفقرا نے
نور محمدی سے کل عالم کی پیدایش کے ثبوت پر دلایل قاطع بیان کرچکا پہر اب علماے ظواہر سے بھی دلیل بیان کئے
جاتی ہی خزانۃ الروایت کی ابتداء کتاب الصلوۃ مین بعد ایک بیان طویل کے یہہ لکھا ہی قال موسی یارب فمن ای
شئی خلقت روح محمد قال یا موسی من نوری قال یارب فمن ای شئی خلقت روحی وروح الانبیاء قال اللہ عزوجل
خلقت روحک وروح الانبیاء من روح محمد اور وسیلۃ الصدیقین مین خواجہ شیخ سعد الدین حموی رحمہ اللہ جابر بن عبد اللہ
انصاری سے بھی یون ہی روایت کئے ہین پس خاتم الاولیا جو باطن خاتم الانبیا اور عین نور ذات رسول اللہ ہی
پیدایش سب ارواح کی انہیکی روح سے ہوا شیخ محی الدین ابن عربی کے قول سے جو فصوص کے فص شیثیہ مین لکھے ہین
ثابت ہی قولہ وہذا العلم کان علم شیث وروحہ ہو الممد لکل من یتکلم فی مثلہ ہذا من الارواح ما عدا روح الخاتم فانہ
لا یاتیہ المادۃ الا من اللہ لا من روح من الارواح بل من روحہ یکون المادۃ لجمیع الارواح چونکہ شیخ یہان مطلق خاتم
لکھنے سے مراد یہہ ہی کہ ہر دو خاتم کمین ایک دوسرے کے ہین ورنہ اسی فص مین اوپر لکھتے ہین فخاتم الرسل من حیث ولایتہ
نسبتہ مع خاتم الولایت لنسبۃ الانبیاء والرسل معہ اسکا بیان باب ہشتم مطلب دوم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اس سے
صاف فضیلت خاتم الولایت کی ظاہر ہوتی ہی مگر غرض شیخ رض کی تساوی فی الخاتمین ہی اوپر اسکی تصریح بھی کرچکے
ہین یہان فقط خاتم کرکے بیان کئے اگر تخصیص خاتم الانبیا کی مراد ہوتی باوجود یہ دونون خاتم کو بیان کرنیکے خاتم
الانبیا کیون نہ لکھتے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ سب انبیا کو خاتمین کے نور سے فیضان ہی کہ یہہ مسود اہل سنت کا
ہی تصحیح بھی ایسا ہی یواقیت کے بیسوین مبحث مین ہی فی الحدیث الصحیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما وفی یدہ

کتابان مطویان وہو قابض بیدہ علی کتاب فسالہ اصحابہ ماہذا الکتابان فقال ان فی کتاب الذی فی یدی الیمنی

اسماء اہل الجنۃ واسماء ابائہم وعشایرہم من اول ما خلقہم اللہ الی یوم القیمۃ والذی فی ید الآخر فیہ اسماء اہل النار واسماء

اباءہم وقبائلہم وعشایرہم من اول ما خلق اللہ الی یوم القیمۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ایک روز اصحاب نے رسولؐ کے ہاتھ مین
لیتے دو کاغذ دیکھکر عرض کئے کہ یہہ کیا ہی تو فرمائے سید بے ہا ھہ کے کاغذ مین بہشتیون اور انکے قرابت وارون کے
نام ہین ابتداے پیدائش سے قیامت تک اور داوین ہاتھہ مین ویسا ہی اہل دوزخ کے انتہی اور اسکے بعد شیخ اکبر
سے نقل کیا ہی کہ آپ نے اسکو حجر اسود مین دیکھا ہی اور کہا کہ اگر کوئی ان کتابون مین کے نام لکھنا چاہے زمین پر
نہ رہینگے اور اس حدیث کو امام محمد غزالی رحہ کیمیا کے چوتھے رکن سے تیسری اصل مین روایت کئے ہین پس معلوم ہوا
کہ یہہ تصحیح رسولؐ کے وقت مین بھی ہو چکی ہی مگر وہان نزول کتاب تھا یہان اظہار بیان وحساب ہی کیونکہ وہان
ابتداے احکام ہی اور یہان اسکا اتمام اسیلئے رسولؐ فرماے کہ مہدی سے دین کمال کو پہنچیگا اور مقبولیت و مردودیت
سے مراد گذشتگون کی نہین بلکہ موجودین وآیندگون کی ہی مگر مفتری کو منہہ مین لگام بھی دین منہہ زوری نہ چھوڑیگا
ای منصفو بغور دیکھو کہ مسود خود عقیدۂ مخالفۂ اہل سنت بیان کر رہا ہی نہ ہم **رجا** عقیدۂ دوازدہم الخ **ہدایت**
مسود کو ابھی معنے سے اعتقاد کے خبر نہین کیونکہ عقیدہ ایسے امر منسوبہ شرعیہ کو کہتے ہین کہ فقط یقین کے ساتھہ متعلق
ہو اور جو امور منسوبہ شرعیہ مباشرت عمل یا اسکے ترک سے متعلق ہون اسکو فرعیات وعملیات کہتے ہین ایسا ہی سب
کتب اصول وغیرہ مین ہی اور رویت عمل ہی نہ عقیدہ چنانچہ عبارت عقیدۂ شریفہ کی جو حضرت بندگیمیان سید خوندمیر
سید الشہداؓ لکھے ہین یہہ ہی ونیز حکم کردہ است از ہریکی بر مرد وزن طلب دیدار خدا فرض است تا آنکہ بچشم سر یا بچشم دل
یا در خواب نبیند مومن نباشد مگر طالب صادق یہہ حکم اس مانند ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین جو کہ عمداً نماز چھوڑا
کافر ہوا اور فرماے ریاکار شرک ہی جیسا کہ شداد بن اوس رضہ نے روایت کیا ہی فرماتے ڈرتا ہون مین اپنی امت کے
شرک اور چھپی شہوت کو تب مین نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ کی امت کیا آپ کے بعد شرک کریگی فرماتے وہ
آفتاب و مہتاب پتھر بت کی پرستش نکرینگے مگر ریا کرینگے اپنے عمل و شہوت مین اور فرماے ریا شرک ہی پس اگر کوئی
یہودی یا نصرانی کہے وای بر حال محمدیان کہ کوئی مسلمان نظر نہین آتا ان کے محمد صاحبؐ کے نزدیک بھی سب محمدی کافر
یا مشرک ہین اگر وہ ہمارے دین مین آجاتے تو بہتر تھا کہ یہان فقط ایمان بس ہی عمل کرین یا نکرین ریا کرین یا نکرین
افسوس ہی کہ ازینجا رانده وازانجا مانده اسکو جواب تم سے جو ملے وہی جواب ہمارے طرف سے تم کو بھی ہی اسکی تفصیل اور
توضیح مسود کی بدخلقی شانزدہم مین بھی آویگی انشاء اللہ تعالی اور سر کے آنکھون سے خدایتعالی کا دیدار دیکھنے مین عموماً اکثر

اکابرین مشایخ قایل ہین یواقیت کے بائیسوین مبحث مین ہی واما ما رایتہ فی کتب الصوفیۃ فمن افصحہم عبارۃ فیہ الشیخ

محی الدین رض فقال فی الباب الرابع والستین من الفتوحات اعلم انہ لا ینبغی لمسلم ان یتوقف فی رویۃ اللہ تعالی فی المنام

لانہ لاشی فی الاکوان اوسع من عالم الخیال وذلک انہ یحکم بحقیقتہ علی کل شئ وعلی ما لیس بشئ یصور لک العدم المحض

والمحال والواجب فضلا عن الممکن ویجعل الوجود عدما والعدم وجودا ویریک العلم لبنا والاسلام قبتا والثبات فی الدین

قیدا وقال ودلیلنا فیما قلنا قولہ تعالی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ووجہ الشی حقیقتہ وعینہ فقد صور الخیال من یستحیل علیہ

بالدلیل العقلی الصورۃ والتصویر فعلم ان کلما جاز وقوعہ فی المنام والدار الاخرۃ جاز وقوعہ وتعجیلہ لمن شاء

فی الیقظۃ والحیاۃ الدنیا انتہی وقال ایضا فی علوم الباب التاسع والستین وثلثمایۃ لا یصح لانسان قط ان

یعبر عن حقیقۃ ما طریقۃ الذوق من غیر تکییف کرویۃ اللہ عز وجل ابدا واطال فی ذلک ثم قال واذا صح ان العقل

یدرک الحق تعالی جاز ان یدرکہ بالبصر من غیر احاطۃ لانہ لا فضل لمحدث علی محدث من حیث الحدوث وانما الفضل

من حیث الصفات الجمیلۃ ومن قال ان الحق تعالی یدرک عقلا ولا یدرک بصرا فمتلاعب لا علم لہ بحکم العقل ولا

بحکم البصر ولا بالحقایق علی ما ہی علیہ وذلک کالمعتزلۃ فان ہذہ رتبتہم خلاصہ اس تمام عبارت کا یہہ ہی مصنف یواقیت نے کہا کہ سب کتب صوفیہ مین جو مین نے دیدار سر کے آنکھون سے اور خواب مین ہونے مین دیکھاہون فصیح تر عبارت شیخ محی الدین رض کی دیکھا کہ انہون نے لکھا ہی ہر شئ جو اسکا دیکھنا نیند مین اور آخرت مین جواز ہی ہوشیاری مین اور دنیا مین بھی جواز ہی کہ خواب مین کبھی اُلٹا بھی نظر آتا ہی اور جسنے کہا عقل سے اللہ تعالی پایا جاتا ہی حس بصر سے یعنے سر کے آنکھون سے نہین نظر آتا ہی پس وہ بازی گر ہی اسکو پہچانت نہین کر کے عقل حکم کرتی ہی اور صاف نظر آتا ہی کہ اُسکو علم حقایق سے پہچانت نہین کہ وہ حقیقت کیسی ہی اور وہ مانند معتزلہ کے ہی پس سچ ہی کہ یہی انکا مرتبہ اگر کوئی کہے کہ رسول فرماتے ہین ہرگز نہ دیکھیگا کوئی اپنے رب کو مرے تک تو

اسکا جواب یواقیت کے اسی مبحث مین شیخ اکبر سے یہہ لکھا ہی قال ایضا فی الباب الثامن والتسعین ومایۃ اذا اراد

اللہ عز وجل ان یری عبدا من عبیدہ نفسہ تعالی فلا بد من فناء العبد عن شہود نفسہ عند التجلی وتجرد الروح وحینئذ

یری ربہ کما تراہ الملایکۃ ثم اذا اراد الحق تعالی ان ینعم عبدہ ویلذذہ برویتہ ومشاہدتہ فلا بد من ارسال الحجاب

فیقع التلذذ للمشاہد یعنے جب اللہ تعالی کسی بندیکو اپنی ذات کے دکھانے کا ارادہ کرتا ہی پس ضرور ہی بندیکو اپنی ذات کے دیکھنے سے فنا کہ تجلی کے وقت روح مجرد ہوجاوے اور ایسے وقت اپنے رب کو دیکھتا ہی جیسا کہ دیکھتے ہین اسکو فرشتے اس دیکھنے کے بعد جب اللہ تعالی اپنی نعمت دیدار کا لذت بندے کو دکھانا چاہے تو

پردہ چھوڑ تا ہی پس لذت دیکھنے والے کو ہوتا ہی۔ اگر کوئی کہے کہ حدیث مین آیا ہی خلق مین ور اللہ
تعالی مین ستر ہزار پردے ہین اگر اُٹھاوے اُسکو توجل جاوے پس شیخ رضہ سے یواقیت کے اسی مبحث
مین یہہ جواب لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب الثامن والسبعین وماتہ ان صورت نظر الحق تعالی الی العالم انہ ینظر
الیہ بعین الرحمۃ لا بعین العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لہذا اثبت العالم معہ تعالی عند الرویۃ ولو انہ تعالی نظر الی العالم بعین
العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لاحترق العالم کلہ بسبحات وجہہ کما مر انفا فی الحدیث قال وہذہ الرحمۃ ہی عین الحجاب
الذی بین العالم وبین السبحات المحرقۃ فہی کالعماء الذی اخبر الشارع ان الحق تعالی کان فیہ قبل ان یخلق الخلق
واکثر من ذلک لا یقال خلاصہ اسکا یہہ ہی اللہ تعالی عالم کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہی کہ یہی رحمت مراد
پردے سے ہے یعنے ستر ہزار طرح سے رحمت کرتا ہی اگر اپنی جلالیت کی نظر سے دیکھے یقین ہی کہ جل جاوے یہی مراد
حدیث کی ہی اور یواقیت کے اسی مبحث مین لکھا ہی فان قیل فہل تکون الرویۃ للمومنین بباصر العین کما فی الدنیا ام
تکون بجمیع البصر عیونہم فالجواب کما قالہ الشیخ تقی الدین ابی المنصور ان رویۃ المومنین لربہم فی الآخرۃ تکون بجمیع اجسادہم
وذلک لکمال النعیم الابدی فلا تتقید رویتہم لہ تعالی بباصر العین بل کلہم ابصار خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کوئی پوچھے
مومن جیسا دنیا مین اللہ تعالی کو انکھون کی بینائی سے دیکھتے ہین آخرت مین بھی ایسا ہی دیکھینگے یا سراپا انکھہ
ہوجائینگے تو شیخ تقی الدین کا جواب لکھا ہی کہ کہا سراپا انکھہ ہوجائیگی کیونکہ یہہ کمال نعمت ہی اور لکھا ہی فان قلت
فکیف ثبت موسیٰ لسمع کلام اللہ تعالی ولم یثبت لرویتہ فالجواب کما قال الشیخ رضہ فی الباب الخمسین واربع ماتہ انہ
انما ثبت لسماع کلام اللہ تعالی لان الحق تعالی کان سمعہ عند النجوی یعنی مویدا ومقویا لسمع موسی ع لانہ محبوب للہ
تعالی بلا شک وقد اخبر الحق تعالی انہ اذا احب عبدا کان سمعہ وبصرہ الحدیث لکن قد یجمع اللہ تعالی لمن شاء فی ہذا
المقام الصفات کلہا وقد یعطیہ بعض الصفات علی التدریج شئی بعد شئی فلذلک صعق موسیٰ عند التجلی اذ لم یکن الحق
تعالی بصرہ ذاک فلو انہ تعالی ایدہ بالقوۃ فی بصرہ کما ایدہ بہا فی سمعہ لثبت للرویۃ کما ثبت لسماع الکلام اذ لا طاقت
للمحدث علی رویۃ الحق تعالی الا بتائید الہی انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کہا جاوے کہ موسی ع کلام الہی سننے اور
ثابت رہے اور دیدار دیکھہ کر کیون بیہوش ہوے تو شیخ رضہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین
بندے کو جب دوست بناتا ہون اسکی سماعت اور بصارت ہوجاتا ہون لاکن صفات کبھی ایک کے بعد ایک
حاصل ہوتے ہین اور کبھی سب ایک وقت حاصل ہوتے ہین اسوقت موسی ع کو صفت بصارت حاصل نتھی
اسلئے ثابت نرہے کیونکہ بجز تائید الہی کے حادث کو طاقت اللہ تعالی کے دیکھنے کی نہین انتہی یواقیت مین ہی اگر

کہا جاوے کسی نبی نے سوال رویت کا نہیں کیا مگر موسیٰؑ نے بسبب زیادتی شوق کے اور ہمارے محمد کو سب سے زیادہ

شوق تھا تو شیخ کا یہہ جواب ہی جو تین سو اکتیس وین باب مین فرمایا فلما سلک مقام الادب لقوۃ تمکینہ حفظ اللہ

تعالی علیہ المقام حتی دعاہ تعالی الی رویتہ بلسان جبرئیلؑ وارسل لہ براقا یرکب علیہ تشریفا لہ علی موسی فعلم ان موسی

ما منع من الرویۃ الا لکونہ سالہا عن غیر وحی الہی ومقام الانبیاء یقتضی المواخذت بالذرات فلذلک کان الجواب لہ

لن ترانی من سوالہ الرویۃ ثم انہ تعالی استدرک استدراکا لطیفا لما علم ان التادیب بلغ حدہ فی موسی من حیث

سوالہ الرویۃ بغیر امر من اللہ تعالی قال لہ تعالی ولکن انظر الی الجبل فاحالہ علی الجبل فی استقرارہ عند التجلی حیث کان

الجبل من جملۃ الممکنات فلما تجلی سبحانہ تعالی للجبل وہو محدث تدکدک الجبل لتجلیہ علم کل عارف ان الجبل راٰ ربہ وان الرویۃ

ہی التی اوجبت لہ التدکدک ومن قال بعض المحققین اذا جاز ان یکون الجبل راٰ ربہ فما المانع لموسیؑ ان یری ربہ فی

حال تدکدک الجبل ویکون وقوع النفی علی الاستقبال والآیۃ محتملۃ فکان الصعق لموسیؑ قایم مقام التدکدک للجبل ثم

لما وقع التجلی للجبل واندک علم موسیؑ انہ وقع فیما لم یکن ینبغی لہ سوالہ وان الحامل لہ علی ذلک کثرت الشوق فقال تبت

الیک وانا اول المومنین یعنی بوقوع ہذا الجایز خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہمارے رسولؐ نہایت ادب سے سوال نہین کئے

اگرچہ قرب آپکا موسیؑ سے زیادہ تھا اسلئے اللہ تعالی جبرئیلؑ کے ہمراہ براق بھیجکر بلایا اور دیدار دیا موسیؑ بغیر وحی

سوال کرنے سے انکو جب اپنے حد تک مواخذہ پہنچ گیا کہ بحکم انہون نے دیدار کا سوال کیا تھا تب اللہ تعالی لطریق حوالہ

فرمایا کہ پہاڑ طرف نظر کر اور بعض محققون نے کہا ہی کہ پہاڑ کو دیدار ہوا موسیؑ کو کیا ممانعت ہوئی کیونکہ نفی زمانہ استقبال

مین واقع ہی بیہوش ہونا موسیؑ کا پہاڑ کے رگڑیے جانے اور نرم ہونیکی جگہہ پر ہی اور علم موسیٰؑ کا جو نرم ہوگیا یعنے

انکی بیہوشی کو یہی سبب تھا کہ اسوقت انکو طلب دیدار کا حکم نہوا تھا پس موسیؑ بسبب واقع ہونے اس امر جواز

کے کہے کہ مین اسپر اول ایمان لانیوالا ہون اور علی خواص سے اسکے نیچے لکھا ہی فما سأل موسیؑ الا ما یجوز لہ السوال

فیہ ذوقا ونقلا لا عقلا لان ذلک من محالات العقول یعنی موسیؑ دیدار کا سوال دنیا مین بچشم سر ذوق اور نقل سے

یعنے خدا کے حکم سے جواز ہونے کے سبب کئے ہین کیونکہ یہہ از روے عقل محال نظر آتا ہی اور یہہ بھی علی بن وفا سے

لکھا ہی کہ کہتا ہی من اعجب الامور قولہ تعالی لموسیؑ لن ترانی ای مع قوتک کونک ترانی علی الدوام ولا تشعر بان

الذی تراہ ہو انا انتہی اسکا خلاصہ یہہ کہ موسیؑ کو لن ترانی کا حکم یون ہوا کہ اللہ تعالی فرمایا مین جیسا ہون ویسا

نہ دیکھیگا تو مگر اپنی قوت کے موافق ہمیشہ دیکھیگا اور لکھا ہی فان قلت ما ہی وجہ جامع بین قول من اثبت رویۃ

الباری وبین قول من نفیہا فالجواب نعم کما قالہ الشیخ فی الباب الثامن والخمسین وخمس مایۃ فاحفظ ان الجامع بین [اعلم]

١٥

من اثبت رویة الله عز وجل وبین من انکرها ونفاها ان من اثبت ها انها علی قدر وسع العبد ومن نفاها اراد ان
حجاب العظمة مانع من رویة حقیقة الذات وکل من لا یحیط لشئی کانہ ما راہ مع انہ راہ انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی اگر کوئی
کہے کہ بعضون نے دیدار دنیا مین دیکھنا منع کیا ہی بعضون نے ثابت کیا تو شیخ رض فرماتے ہین دیدار دنیا مین دیکھنا
ثابت کئے ہین سو بقدر قدرت بندہ ہی اور جو نفی کئے ہین انکار اوہ یہہ ہی جیسی حقیقت ذات باری کی ہی ویسا جب
نظر نہ آوے تو دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے پر ہی اور لکھا ہی فان قلت فہل یتفاوتون فی الآخرة کما تفاوتوا فی الدنیا
فالجواب نعم فان تفاوتہم فی الآخرة فرع عن تفاوتہم فی الدنیا وقد قال الشیخ فی الباب الحادی والثلاثین وثلث ماۃ
اعلم ان رویة المومنین ربہم فی الآخرة تابعة لاعتقادہم الذی کانوا علیہ فی دار الدنیا یتجلی بکل احد ثمرة ما یعتقدہ فرویتہم
علی قدر علمہم بالله تعالی وعلی قدر ما فہموہ ممن قلدوہ من العلماء وکذا انہم متفاضلون فی النعیم واللذة فمنہم من حظہ من
النظر الی ربہ لذة عقلیة ومنہم من حظہ من ذلک لذة نفسیة ومنہم من حظہ من ذلک لذة حسیة خلاصہ اسکا یہہ کہ جیسا دنیا
مین مومنونکو دیدار الہی دیکھنے مین اعتقاد متفاوت ہی ویسا ہی آخرت مین تفاوت ہی کہ شیخ کہے ہین بعضے
فقط عقل کی سمجھ سے ربکا دیدار کا لذت دیکھینگے اور بعضے ذاتی لذت اور بعضے بطور حس کے یعنے آنکھون کی دید سے پس
اوپر کی تقریر سے ثابت ہوا کہ اخص المومنین اہل سنت جو اولیاء الله ہین سب الله تعالی کا دیدار دنیا مین سر کے
آنکھون سے دیکھنے کے قایل ہین اور مسود اعمی کا قول اتفاق اہل سنت کا باطل اور غلط محض ہی عذب من کذب
اور حقیقت مہدویون کی قیامت کے روز موافق قولہ تعالی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم الآیة کے اور قولہ تعالی ان
الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا الآیة کے ہوگی اور مسود کے ساتھی و توابع موافق قولہ تعالی ربنا ارنا الذین
اضلانا من الجن والانس نجعلہما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین کے مسود کی تلاش کرینگے رجا عقیدہ سیزدہم الخ
ہدایت مسود اسکو بھی عقیدہ بسبب نادانستگی مقرر کیا وگرنہ ذکر بھی فرض عملی ہی بہرکیف بعضون کے
نزدیک یہہ حکم موقت ہی کہ امام ع اپنے حضوری مومنونکو خاصة فرماتے ہین چنانچہ اصحاب کو رسول بھی عمل مین
ایسا ہی تشدد فرماتے تھے من مشکوة باب الاعتصام بالکتاب والسنة عن ابی ہریرة رضی الله عنہ قال قال رسول
انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ کہے فرمائے رسول ص سچ ہی کہ تم ایسے زمانے مین ہو جو چھوڑا تم سے حکم کے دسوین حصے کو ہلاک ہوا پیچھے آئیگا
ایک زمانہ جو عمل کرے اُن سے حکم کے دسوین حصے کو تو چھوٹا روایت کیا اسکو ترمذی نے - اسی لئے بندگیمیان
سید محمود خاتم مرشد آپنے وقت مین فرمائے ہین کہ تمکو سلطان اللیل سلطان النہر کی حفاظت کرنا بس ہی اور بعضونکے

نزدیک یہہ حکم تہدیدی ہی اور ایسے شرک ونفاق کے حکم آیات وحدیث مین بہت وارد ہین اُس شرک ونفاق سے

نفاق متعارفہ شرعیہ مقصود نہین چنانچہ قولہ تعالی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون ترجمہ اور جوکہ فرمانبردار

نہون اسکے جواتارا اللہ تعالی پس وہ گروہ کافر ہین اور فرمایا جل جلالہ افمن کان مومن کمن کان فاسقا ترجمہ کیا پس

وہ مومن ہی مانند اُسکے جوگناہ گار ہی۔ اور رسولؐ فرمائے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ترجمہ جوکہ چھوڑا نماز کو عمدا

پس سچ ہی کہ کافر ہوا۔ اور فرمائے رسولؐ لایزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ترجمہ نہین زنا کرتا ہی زانی جبکہ

وہ زنا کرتا ہی اور وہ مومن رہے اور رسولؐ فرمائے ہین عن عمر بن الخطاب رضہ عن النبی صم قال انما اخاف علی ہذہ

(ڈرتا ہون مین اوپر اس امت)

الامۃ کل منافق یتکلم بالحکمۃ ویعمل بالجور روی البیہقی فی شعب الایمان پس مسود اعتقاد اہل سنت کا یہہ ہی الخ جو لکھا

(کے ہر منافق کو جو کلام کرے بطور حکمت اور عمل کرے بطور ظلم ہوا)

غلط ہی کہ مسود کو حقیقت واقسام سے کفر وشرک ونفاق کے خبر نہین ہی وگرنہ خود رسولؐ مشرک ومنافق اور کافر

فرمارہے ہین جیسا عقیدۂ دوازدہم مین بھی گذرا کہ وہ بھی اسی کے مانند ہی اور بعضون کے نزدیک یہہ شرک ونفاق

وکفر مراتبی وخفی ہی شاہ شرف الدین یحی منیری مکتوب نہم مین فرماتے ہین بدانکہ شرک نزدیک این طایفہ بردونوع

است اسکے نیچے اسکی تفصیل بیان کئے ہین اندیشہ طوالت سے اتنے پر ہی اقتصار ہوا اور اسکا بیان مسود کی بدخلقی

دہم وشانزدہم مین بھی بوضوح ہوگا انشاء اللہ تعالی اور ہمارے یہان آج حفاظت سلطان اللیل وسلطان

النہر جاری ہی بلکہ اکثر فقیرون کو ذکر دوام حاصل ہی اور بعض عوام مومنین کو بھی لاکن ضرور ہی کہ ذکر کو اخفی

لازم رکھے کہ ذکر خفی سے بعجلت تمام وصول مقام ہی پس ثابت ہوا کہ نزدیک خداے لم یزل تعالی شانہ

اور محمد نبی اور محمد مہدی علیہما السلام کے مہدوی مسلمان باایمان ہین اور مخالفین انکے تابع نفس وشیطان

رجا عقیدۂ چہاردہم الخ **ہدایت** اللہم احفظنا عن لسان الجہلت معلوم ہووے ترک شغل وارادۂ دنیا

ومافیہا داخل عملیات ہی نہ اعتقادیات جیسا مسود کے عقیدۂ دوازدہم کی ثبوت مین معلوم ہوا اگر کوی کہے کہ مہدی

دنیاکے دخل دوزخ کا اعتقاد تمہارے یہان فرض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ جیسا حرام کو حلال جاننے والے

کے لئے اعتقاد دخل دوزخ فرض ہی ویسا ہی یہہ بھی ہی رسولؐ فرمائے ہین کہ دنیا اہل آخرت پر حرام ہی اور

آخرت اہل دنیا پر حرام الحدیث اور مشکات کے باب الامر بالمعروف مین مسلم سے روایت ہی کہ یکروز رسول صم

مرکر مترے ہوے بکرے پر گذرے اور فرمائے کیا تم مین کوی دوست رکھتا ہی کہ اسے ایکدرہم کو خریدے تو

صحابون نے عرض کئے ہم اسے کسی صورت دوست نہین رکھینگے فرمائے قسم اللہ تعالی کی ہی کہ دنیا اللہ تعالی

کے پاس تمہارے لئے اس سے کمتر ہی اور کیمیاء سعادت کے رکن سوم کی اصل ہشتم مین امام محمد غزالی رح فرماتے

17

نفاق کا ... کہ اگر یہ لوگ ... [illegible]

ہین گفت یعنے رسول گروہی بیایند روز قیامت کہ کردار ہای ایشان چون کوہ ہای تہامہ بود ہمہ را بدوزخ فرستند

گفتند یا رسول اللہ ایشان اہل نماز باشند گفت نماز کنند و روزہ دارند و شب نیز بیخواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی

پیدا آید دران جہند اور اسکے بعد فرماتے ہین گفت دل ہیچ گونہ بیاد دنیا مشغول مدارید از ذکر دنیا ہی کرتا بدوستی

وطلب آن چہ رسد اسی لئے مولانا روم فرماتے بیت اہل دنیا کافران مطلق اند روز و شب در جق جق و در

بق بق اند انتہی اور مسود کی بدخلقی دہم و شانزدہم مین اسکا بیان مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی کیونکہ مسود ترک

دنیا پر جو یہان اعتراض کیا ہی اسکو اپنی بدخلقی شانزدہم مین تفصیلا لکھا ہی اور بدخلقی دہم کا حوالہ یہان بتایا

مثل ہی دروغ گورا حافظہ نباشد اور مسود کا یہہ مقولہ کہ اپنی طرف سے تمام کتاب مین انکی تکفیر الخ کذب صریح

ہی کہ ابتدائے کتاب سے انتہا تک اسکی تکفیر و تضلیل کی ہی دلیل فضیح ہی ہر منصف اسی سے اسکا جھوٹ سمجھ سکتا

ہی اگر بکید و معام ہون بیان کیا جاتا علی الخصوص اسی بحث مین نظر کرین کہ ہمارے امام ع کے مصدقین کو کہ موافق فرمان

امام ع کے جو عین بیان کلام اللہ و حدیث رسول اللہ ہی مشغول و مرید دنیا نہین ہین کفر و شرک و نفاق سے منسوب

کر دیا مگر ضرورت کے موافق کسب حلال کرنا اور اسباب دنیا رکھنا دلیل شغل و ارادہ دنیا نہین کیونکہ مرید و مشغول دنیا

وہ ہی کہ دین پر دنیا کو فضیلت دے یہہ تو دینداری کے لئے اپنا جان دنیا بہت بہتر سمجھتے ہین چہ جا کہ مال

واسباب وغیرہ اور مسود کا یہہ مقولہ بخلاف اہل سنت کے الخ سراسر خلاف آیات و احادیث صحیحہ کے ہی اللہ تعالی

فرماتا ہی فما اوتیتم من شیٔ فمتاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ خیر وابقی اور فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور فرمایا ہی
یعنے تمہارے لئے تمہارے الا فتنہ ہین

من کان یرید الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب اور کیمیائے سعادت کے تیسرے رکن کی چھٹی اصل مین ہی
جو دنیا کا ارادہ کرتا ہی اسکو ہم دیتے ہین اور نہین اسکو آخرت مین حصہ

عبدالرحمن بن عوف کے انتقال کے بعد بعض اصحابؓ کہنے لگے کہ انکی مالداری پر ہمکو ان کے خاتمے کا ڈر ہی کعب الاحبارؓ

نے کہا کہ سبحان اللہ تعالی کیا کہتے ہو اسنے مال حلال کمایا اور نیک کامون مین صرف کیا اور جو چھوڑا وہ مال بھی حلال ہی

اسکے حسن خاتمے مین کیا شک ابو ذرؓ یہہ سنتے ہی اونٹ کی ہڈی لئے کعبؓ کو مارنے دوڑے اور کعبؓ بھاگ کر

عثمانؓ کی پناہ لئے ابو ذرؓ کہنے لگے رسولؐ سے سنا ہون مالدار سب کے آخر جنت مین جائینگے مگر وہ جو اپنے قدم

سیدھے طرف سے مال کو پھینک دیوے اور فرمائے اگر مجھے کوہ احد برابر سونا دیوین ایسا صرف کرون کہ میرے پیچھے

دو قیراط باقی نرہے جب رسولؐ ایسا فرماوین تو یون کہا سو جھوٹا ہی پھر دوسرا کوئی صحابیون سے اسکا جواب ندیا

انتہی ملخصاً عبدالرحمنؓ کہ عشرہ مبشرہ مین داخل ہین انکو مال موجب نقصان ہو چہ جائیکہ دوسرا اور رسولؐ فرمائے کہ ایک

شخص مال حلال سے کمایا اور نیک کام مین صرف کیا اسکو بھی بہشت مین جانے ندینگے کہینگے کہ شاید کہ طہارت مین تقصیر

کیا ہو یا رکوع یا سجود یا کسی شرط مین اور جب وہ سب برابر کیا ہو کہینگے کہ گھوڑے پوشاک وغیرہ پر نخوت کیا ہو یا
کسی یتیم و بیوہ وسی کا حق ادا نہ کیا ہو پھر حقدار اسکو پکڑینگے اور حساب حقدارون کا اور مال کے شکر کا شروع ہوگا
انتہی خلاصتاً اور قولہ تعالی خذ منہم الآیۃ کا معنی یہہ ہی لے مالون سے اُن کے صدقہ کہ پاک کرے انکو وہ صدقہ اور
رحمت کر اُن پر سچ ہی کہ انکو تیری رحمت موجب آرام ہی اس آیۃ سے مال کی پاکی کہان ثابت ہی بلکہ صاحب مال
کی پاکی ہی کہ اسکے سبب حاصل ہوئی اسی لئے حکم ہوا کہ رحمت کرنا موجب آرام ہو ورنہ مال کے سبب کی ایذا موجود ہی۔
ان سب آیات و احادیث سے مال کا برا پنا ثابت ہی گو کہ حلال بھی ہو اور تکالیف مشروعہ مسلمانون کے لئے ہین نہ
کفار کے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور فرماتا ہی ولیبلی المؤمنین بلاء حسنا اسی لئے رسول
نہین تکلیف دیتا ہی اللہ تعالی کسی کو مگر اوسکی طاقت کے موافق اور البتہ بلا دیتا ہی مومنون کو بلاء درست
فرمائے ہین کہ تمھارے پر مین فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اس سے ڈرتا ہون کہ تم پر دنیا کو بچھین جیسا تم سے اگلو
پر اور ہلاک ہو تم جیسا تم سے اگلے ہوئے اس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ جسقدر دنیا کا مال زیادہ ہوگا اتنی عاقبت
کی کمی اور برائی ہی اور دوری اللہ تعالی سے اسی لئے رسول عبدالرحمن بن عوف رض سے فرمائے کہ تو میرے سب
اصحابون کے پانسو برس بعد جنت مین بمشکل جائیگا بلکہ حدیث صحیح مین آیا ہی سلیمان بطفیل اس دولت دنیوی کے
سب انبیا سے پانسو برس بعد جنت مین داخل ہونگے باین فرمان ہمارے امام کا یہہ ہی کہ مرید و شاغل دنیا
یعنے دنیا کی دوستی رکھنے والا ایسا کہ اسکو دین پر غلبہ دیوے کافر ہی اور حب دنیا کفر کہ یہہ بات آیات و احادیث
سے ثابت ہی اور مسعود کہتا ہی کہ مال پاک اور حلال ہی این کجا و آن کجا جسکو کسی کے کلام کا معنی معلوم نہو پھر کیا خاک
اعتراض کرے اور بیان دنیا اور حکم متاع دنیا و اہل دنیا بدلایل کتاب و سنت دلیل یازدہم اور مسعود کی بدخلقی
دہم مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی رجا عقیدۂ پانزدہم الخ ہدایت ترک وطن اور اختیار صحبت عین ہی
یا عقیدہ ہر عاقل سمجھ سکتا ہی اور ہم نے عقیدے اور عمل کا معنی عقیدۂ دوازدہم کے جواب مین لکھ چکے پس جسکو عمل اور
عقیدے کا فرق معلوم نہو دقایق علم و حقایق سلوک کیا خاک سمجھیگا کہ مہدی کا کام فقط بیان معارف اور حقایق علم
سلوک ہی اگر کہے اعتقاد اسکی فرضیت کا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ فرع اور جز اس اصل اور کلیہ کا ہی کہ ہر امر قطعی
الثبوت کو فرض جاننا نہ یہہ کہ اسکی ہر فرع کے ساتھ یک عقیدہ ماننا مگر تارک ہجرت کا اثبات نفاق اس آیہ سے
یون ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون
خبیرا لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم فضل اللہ المجاہدین باموالہم

وانفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما درجت منه ومغفرة و

رحمة وکان الله غفورا رحیما ان الذین توفهم الملائکة ظالمی انفسهم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا

الم تکن ارض الله واسعة فتهاجروا فیها فاولئک ماوٰهم جهنم وساءت مصیرا اسکے نیچے بیضاوی اور مدارک مین لکھے

ہین المجاهدون الاولون من جاهد الکفار والآخرون من جاهد نفسه وعلیه قوله رجعنا عن الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر

جب جہاد دو مقرر ہوئے ہجرت بھی دو ثابت ہوئے کہ مدارک مین لکھے ہین وفی الآیة دلیل علی وجوب الهجرة

من موضع لا یتمکن الرجل فیه من اقامة دینه وعن النبی من فر بدینه من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض

استوجب له الجنة وکان رفیق ابیه ابراهیم ونبیه محمد یعنی جنکو کفار کے ساتھ مجاہدہ ہی دار حرب سے دار اسلام

کی طرف ہجرت واجب ہی اور جنکو نفس کے ساتھ مجاہدہ ہی جہان کہ اپنے دین کے خلل کی صورت نظر آوے

وہان سے ہجرت کرکے جس زمین پر کہ اپنے کو امن ہو اور اپنا دین بچے جانا واجب ہی کہ جسکے سبب سے دخول جنت

یون واجب ہی کہ ابراہیمؑ اور محمدؐ کا رفیق ہوتا ہی پس اللہ تعالی جب ہجرت کا ذکر کیا اور رسولؐ اسکے عامل کیلئے

جنت مین اپنا اور ابراہیمؑ کا رفیق فرمائے اور اکابرین مفسرین اسکے وجوب پر اس آیت کو دلیل گردانے رہبانیت

ہو جاوے اور ایک شخص واہی کا کلام جو ان سب کا مخالف ہی عقیدہ سنیہ ہونا سراسر غلط ہی اور رسولؐ کو

ہمیشہ مراتب ادنی سے درجات اعلی طرف انتقال تھا نہ اعلی سے ادنی طرف پس جو ہجرت کہ جہاد اکبر سے متعلق ہی

بطریق اولے فرض ہوئی بلکہ رسولؐ فرمائے ہین گناہونکو چھوڑا سو مہاجر ہی اور خالصا للہ اللہ تعالی کی اطاعت

کے لئے نفس سے جہاد کیا سو مجاہد ہی پس سب مہدوی عورت مرد امیر فقیر بوڑہا جوان مہاجر و مجاہد مرتے ہین اور بہشت

مین ابراہیمؑ اور محمدؐ کی خدمتمین رہتے ہین کہ یہی خاص سنت و جماعت ہین افسوس ہی مسود کو کہ نہ حدیث سے خبر ہی

نہ تفسیر بینی سے اثر کیونکہ رہبانیت وہ ہی کہ حلال کو ترک کرے چنانچہ ایک وقت رسولؐ احوال قیامت بیان کرنے سے

چند اصحاب کہ انمین صدیق مرتضی ابن مسعود مقداد ابوذر سلمان رضی اللہ عنہم اجمعین بھی تھے اتفاق کئے کہ آج سے

گوشت اور چکنا اور اچھا لباس اور عورتون کی صحبت اور سونا چھوڑ کر ہر رات خدا کی عبادت اور ہر دن روزے مین

رہین اور خلوت اختیار کرین رسولؐ یہہ سنکر فرمائے یہہ سب کام مین کرتا ہون تمکو میری اتباع ضرور ہی اور تمہارا

تقرر رہبانیت ہی چنانچہ اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی یا ایها الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم ولا تعتدوا

ان الله لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم الله الآیة نہ یہہ کہ اللہ تعالی فرمایا اور رسولؐ اسکے عامل کو جنت کی بشارت

دیوے رہبانیت ہو جاوے اور صحبت کی فرضیت اس آیت سے ثابت ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایها الذین امنوا

اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ترجمہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالی سے اور رہو ہمراہی مین
صادقون کی پس اللہ تعالی مومنونکو حکم کرتا ہی اور امر عبادت مین مکلف کے لئے فایدہ وجوب کا دیتا ہی
مسلم الثبوت مین حکم کے باب مین ہی وہو عندنا خطاب اللہ المتعلق بفعل المکلف اقتضاء او تحریا ترجمہ وہ ہمارے
نزدیک اللہ تعالی کا خطاب ہی جو متعلق ہو فعل مکلف کو طلب یا منع کرکے اور صحبت ایسی عبادت ہی کہ جسکے
لئے اللہ تعالی فرماتا ہی قل یا عباد الذین امنوا اتقوا اللہ ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ
انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ترجمہ بولوای محمدؐ ای بندو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالی کو کہ تمہارا
پروردگار ہی انکو جو نیکیان کئے اس دنیا مین بھلائی ہی اور زمین اللہ کی کھلی ہی اور نہ وفا ہوگا مگر صابرونکو
انکا بدلہ بیحساب اسکے نیچے مدارک مین لکھے ہین قیل لہم فان ارض اللہ واسعۃ وبلادہ کثیرۃ فتحولوا الی بلاد
آخر واقتدوا بالانبیاء والصالحین فی مہاجرتہم الی غیر بلادہم لیزدادوا احسانا الی احسانہم وطاعۃ الی طاعتہم
ترجمہ کہا گیا انکو یعنے مومنون کو سچ ہی کہ اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہی اور ملک بہت ہین پھرو دوسرے
ملک طرف اور اقتدا کرو انبیا اور صالحون کو اُن کی مہاجرت مین جو اُن کے ملکون کے سوائے ہو تاکہ زیادہ
تر ہون نیکیان تمہاری نیکیون پر اور بندگی تمہاری بندگیون پر ابن عباس رضہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمائے
لا یہتدی الیہ حساب الحساب یعنے رستہ نہین اسکی طرف گنتی کو اور حسینی مین معالم سے نقل کیا ہی انکا اجر ایسا
بیحساب ہی کہ قیامت مین دیکھنے والے آرزو کرینگے اگر اس صحبت مین ہمارا گوشت قینچیون سے کترے جاتا بہتر تھا
فا ما عجوبہ یہہ ہی کہ امام اپنی صحبت سے باز رہنے والون کو حکم نفاق کئے ہین اور مسود اسکو عام مقرر کرلیا پھر اس کج
فہمی پر قرآن کی معنی مین دم مار رہا ہی اور ہمارے یہان احتیاطا یہہ دستور ہی جو شخص تارک دنیا نہین مرتے
وقت بہوشیاری تمام ترک دنیا کر سب عبادتون کا ہی کرکے اپنے مکان سے مسجد کو ہجرت کرتا ہی تا دم حیات
اپنے مرشد کی صحبت مین رہتا ہی لاکن مسود انکو اپنے پر قیاس کیا المرء یقیس علی نفسہ رجا عقیدۂ شانزدہم الخ
ہدایت نعوذ باللہ من شر الکاذبین والمفترین عقیدۂ شریفہ کی عربی عبارت کو مسود جو وحی فرض کیا ہی اسی سے
ظاہر ہی کہ ہمارے امام فرمائے ہین مین بندہ اللہ تعالی کا اور تابع محمدؐ کا ہون اور عبارت مذکورہ کے مابعد متصل
المقصود بندہ سید خوندمیر الخ جو عقیدہ شریفہ مین ہی اسمین چوری کرکے جس عبارت سے خلاصۂ کلام حاصل تھا
اترا کر عند اللہ ماخوذ گردد تک لکھا ہی وہ عبارت متروکہ مسود یہہ ہی وا و ذات خویش را بامر خدا مہدویت
اظہار کرد و بر ثبوت مہدویت حجت از خدا و کلام خدا وبموافقت رسولؐ بیاورد اور اسکے بعد اسی عقیدے مین

٢١

سیہ عبارت بھی ہی و نیز فرمودہ است ہر حکمی و بیانیکہ در تفاسیر و جز آن مخالف بیان این بندہ است آن صحیح نیست
و ہر اعمال و بیان کہ از این بندہ است از تعلیم خدا است تعالی شانہ و از اتباع مصطفی است و فرمودہ کہ ما بر این مذہب
عقیدہ ایم و اگر کسی خواہد کہ صدق ما را معلوم کند باید کہ از کلام خدا تعالی و از اتباع رسول اللہ و از احوال و اعمال ما بجوید
و فہم کند کما قال سبحانہ تعالی قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و فرمودہ است حق تعالی کہ ما را
فرستادہ است مخصوص برای اینست کہ آن احکام و بیان کہ تعلق بولایت محمدی دارد بواسطہ مہدی ظاہر شود فرمود کہ
ثم ان علینا بیانہ این بیان بزبان مہدی شود اب ہر انصاف پسند کو غور و تامل لازم ہی کہ ہمارا عقیدہ موافق
فرمان امام و بیان صدیق ولایت کے کہ عقیدہ شریفہ مین مکتوب ہی یہہ ہی کہ ہمارے امام مہدی موعود ہین اور
تابع تام محمد مصطفی کے ہین کہ کوئی فعل یا قول آپ کا خلاف قرآن و حدیث نہین ہی اور بیان آیات متشابہات
جو مراد اللہ ہی آپ کا کام ہی اور جو احکام کہ متعلق خاص ولایت محمدیہ کو ہین اُن کا بیان آپ کے واسطے ہی
پس جو مفسر یا محدث یا مجتہد آپ کے خلاف بیان کرے مخطی ہی نہ یہہ کہ ایک شریعت تازہ ہمارے امام لائے ہین
جیسا مسعود ہمپیر افترا کیا ہی ایسا اعتقاد کوئی رکھا تو بیشک منکر قرآن اور منکر ختم نبوت محمدی ہی اور کتاب کے لئے
خود مسعود لکھا ہی اسکو اختیار نہ کیا اور معنی نسخ کا لغت مین رفع کرنا کسی شی کا ہی اور اصطلاح مین رفع کرنا حکم شارع
کا ہی نہ قیاس مستدل کا یعنے مجتہد وغیرہ کا جیسا شیخ ابو الحسن نصر بن عبد العزیز بن احمد الفارسی المقری نے شیخ
ابو القاسم ہبۃ اللہ بن سلامہ بن نصر بن علی البغوی سے اپنے ناسخ منسوخ کے رسالے مین لکھا ہی اعلم ان
النسخ فی کلام العرب ہو الرفع للشی وجاء الشرع بما تعرف العرب اذا کان الناسخ یرفع حکم المنسوخ اور لکھا ہی قال
الشیخ ابی مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ بن عطاء لا یدخل النسخ الا علی الاوامر والنواہی لیفعلوا الا تفعلوا احتجوا علی ذلک
باشیاء منہا ان خبر اللہ بما ہو پس اب ای اہل انصاف ہمارے امام فرماتے ہین کہ مین تابع محمد کا ہون اور جو
بیان کرتا ہون قرآن یا حدیث کا معنی بامر اللہ ہی پھر بیان حکم تازہ کہان اور نسخ کونسی آیت اور کونسی حدیث
کا ہی بلکہ مہدی کے شان مین رسول یقفو اثری و لا یخطی اور یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان
اور یختم اللہ بہ الدین کما فتح بنا فرمائے اور امام محمد باقر یہدم ما قبلہ کما صنع رسول فرمائے اور یواقیت کے ۶۵ وین
مبحث مین شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہی یظہر من الدین ما ہو علیہ الدین فی نفسہ حتی لو کان رسول حیا لحکم بہ فلا یبقی
فی زمانہ الا الدین الخالص عن الرای یخالف فی غالب احکامہ مذاہب العلماء فینقبضون منہ لذلک ترجمہ ظاہر ہوگا
مہدی کے وقت جیسا کہ حقیقۃ دین اپنی ذات مین ہی یہان تک اگر ہوتے رسول زندہ البتہ حکم کرتے اسی پر

پس نہ باقی رہیگا اسکے وقت مگر خالص دین رائے سے یعنے خدا و رسول کا حکم صاف صاف بیان کریگا جسمین شک نہین اور حکم مہدیؑ کا بہت حکمون مین علما کے مذہب کے مخالف رہیگا اسلئے مہدیؑ سے علما کشیدہ رہینگے

اور لکھا ہی فعرفنا انہ متبع لا مبتدع وانہ معصوم فی حکمہ اذ لا معنی للمعصوم فی الحکم الا انہ لا یخطی وحکم رسولؐ لا یخطی فانہ لا ینطق عن الہوی الا وحی یوحی وقد اخبر عن المہدی انہ لا یخطی وجعلہ ملحقا بالانبیاء فی ذلک الحکم اور لکھا ہی سکوفی حدیث اوحکم رجعوا الیہ فی ذلک فیخبرہم بالامر الحق بعینہ ومسابقتہ اور لکھا ہی ثم قال واعلم انہم یبلغنا النبی نص علی احد من الائمۃ بعدہ ان یقفوا اثرہ ولا یخطی الا المہدی خاصۃ فقد شہد لہ بعصمتہ فی خلافتہ واحکامہ کما شہد الدلیل العقلی بعصمت رسولؐ اور مصنف نے ایک سوال کے جواب کے طور پر اسی مبحث مین لکھا ہی فانہ معصوم من الرای والقیاس فی الدین اذ القیاس ممن لیس نبی اب احادیث و اقوال متقدمین سے ثابت ہو کہ مہدیؑ سے دین کمال کو پہنچیگا اور مہدیؑ قایم مقام رسولؐ کے ہین اور جو حکم کہ مہدی کرے اگر آپؐ ہوتے وہی حکم کرتے اور ضرور ہی کہ علما مہدیؑ سے پنجہ کشی کرین اور مہدیؑ خطا سے معصوم ہین اور ہی متبع ہین اور بحکم خدا کے کچھ کہنے والے نہین کیونکہ قیاس اور رائے اسکے واسطے ہی جو نبی نہو اور مہدیؑ کا کام ہی کہ اپنے آگے کے اختلافات کو جو مجتہدون اور علما وغیرہ مین ہوا ہی اٹھا دیکر خاص رسولؐ کی پیروی پر دین خالص بنا دے یہہ خلاصہ اوپر کے حدیثون اور عبارتون کا ہی ویسا ہی جن احکام کو کہ مفسرین محدثین مجتہدین کتاب وسنت سے ناسمجھکر چھوڑ دیئے یا اختلاف کئے ہمارے امامؑ مراد اللہ و مراد رسول اللہ تعالی جل شانہ کی اور رسولؐ کی تعلیم اور تحقیق سے بیان فرمائے نہ یہہ کہ اصل کتاب وسنت کو ہی منسوخ کئے کہ جسکو شرع تازہ کہا جاوے ہم مسعود سے پوچھتے ہین کہ مہدیؑ پر ائمہ اربعہ سے کسی کی اتباع کرنا ضرور ہی یا آپ ایک مذہب خاص رسولؐ کی اتباع سے ایجاد کرنا اگر کہے کہ کسی امام کی اتباع ضرور ہی تو سراسر مہمل ہی کہ جسکی عصمت رسولؐ کے فرمان سے ثابت ہو وہ اتباع مخطی کی کرے اگر کہے کہ وہ ایک امام کے مذہب کو صحیح رکھیگا یہہ مہمل تر ہی کیونکہ دوسرے ائمہ جو امام مقبول کے مخالف ہین انکو بالکلیہ مخطی ٹھہرانا لازم آتا ہی کہ مجتہد کسی امر مین مخطی اور کسی مین مصیب نرہا اگر کہے کہ ایک تازہ مذہب رسولؐ کی اتباع سے ایجاد کریگا جیسا اوپر احادیث اور اقوال سے ثابت ہوا تو وا جب ہی کہ مخالف مہدیؑ مخطی ہو ورنہ حدیث صحیح مسلمۃ الطرفین کا خلاف ہوتا ہی کہ نسبت خطا کی مہدیؑ کے طرف لازم آتی ہی رجا شیخ موصوف نے دعوی کیا کہ مجہ پر احکام خدا کی طرف سے تازہ بتازہ نو بنو اترا کرتے ہین الخ

ہدایت ہذا بہتان عظیم کذب اس امر کا ہر مرد عاقل پر ظاہر ہی کیونکہ مسعود ہمارے کتب کی عبارات

۲۳

جو اِس امر پر دلیل لایا ہی اس سے یہہ بات بالکل مستفہم نہین ہوتی چنانچہ توجیہ اسکی اوپر گذری اور بھی لکھی جاتی ہی یعنے فرض وہی چند حکم ہین جو عقیدہ شریفہ سے ثابت ہین نہ یہہ کہ منہہ سے جو نکلا فرض ہوا فرض ایسے امر محکم کو کہتے ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اُسمین تاویل بالاتفاق ممنوع ہی اس مسود کو اتنی بھی سمجھ نصیب نہوئی کہ صدیق ولایت بندگیمیان سید خوندمیر عقیدہ شریفہ مین کیا فرمائے اور سید میرانجی اپنے رسالۂ فرائض مین اسکی تحقیق کس طور بیان کئے ہین مسود کے لکھی ہوئی عبارتِ اول مین ہی ہر کہ از این احکام الخ اور عبارت ثانی مین ہی معلوم باد کہ این احکام کہ مذکور ست از اول تا آخر الخ اور سید میرانجی نے بھی لکھے ہین حاصل احکام محکمات مہدی کہ در عقیدۂ بندگیمیان سید خوندمیر مذکور اند الخ اسی سے ظاہر ہی جو احکام انکے سوائے ہین محکم نہین ہین کہ جن مین تاویل درست ہی اور وہ فرض بھی نہین اُسمین جتنے قسم احادیث کے ہین سب موجود ہین اور عبارت عربی عقیدۂ شریفہ کہ مسود کی وحی فرضیہ ہی اسمین علمت من اللہ سے صاف تعلیم من عند اللہ بلاواسطہ ثابت ہی نہ تنزیل اسی لئے سید میرانجی اپنے رسالے کے فرض چہارم اور سیزدہم مین اسکی توضیح کئے ہین کہ جسکو مسود نے اسی عقیدہ سے کے مقدمۂ دوم مین لکھا ہی اور یہہ تعلیم مانند تعلیم آدم ع اور خضر وغیرہما کے ہی کہ اللہ تعالیٰ اُنکے لئے فرمایا قولہ تعالیٰ علم آدم الاسماء کلہا الآیۃ قولہ تعالیٰ علمناہ من لدنا علما الآیۃ قولہ تعالیٰ خلق الانسان وعلمہ البیان الآیۃ بلکہ ہر قطب وقت کو تعلیم ہوا کرتی ہی یواقیت کے ۴۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ فی باب الحادی والخمسون وثلثمایۃ من شان القطب الوقوف دایما خلف الحجاب الذی بینہ وبین اللہ تعالیٰ فلا یرتفع حجابہ حتی یموت فاذا مات لقی اللہ تعالیٰ فہو کالحاجب الذی بعد اوامر الملک اسلئے بعض اولیاء اللہ بھی ایسی تعلیم کا دعوی کئے ہین یواقیت کی تیسری فصل مین ہی خواجہ بایزید بسطامی رح نے فرمایا ہم اپنا علم حی لا یموت سے لئے ہین اور علمائے ظاہر میت سے میت اور مہدی ع خلیفۃ اللہ اور مبعوث من اللہ ہدایت خلق کے لئے ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ایسا ثابت ہی کہ متواتر المعنے کہا جاوے چنانچہ بعض اُن احادیث سے باب سوم مین موجود ہین ثبوت معصومیت تو گذر چکی اسی لئے اولیاء کبار سابق ولاحق مہدی ع کو نبی متبع قرار دئے ہین جیسا اوپر گذرا اور بھی لکھا جاتا ہی کہ ہمارے محمد صلعم تا خاتم نبوت تشریعی ہین فقط کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ماکان محمد ابا احد الآیہ اور معنی اسکا مہر کرنا ہی یعنے جناب ختمیت انتساب کے وجود پر جود نے دروازہ نبوتِ تشریعی کا ایسا بند ہوا کہ پھر کوئی نبی صاحب نبوتِ سابقہ مانند عیسیٰ ع کے بھی یہہ طاقت نہین رکھتا ہی کہ ایجاد شرع تازہ کا دعوی کرلے چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحب شرع تازہ پیدا ہو نہ یہہ کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہوگیا کہ اُس صفت سے کوئی موصوف ہنو سکے اسپر خود مسود جواب تسعیہ

۲۴

مین وجہ تخصیص لا نبی بعدی کے بیان مین المشرب الوردی سے ملا علی قاری کی تحقیق کا خلاصہ ۲۸۹ صفحے مین یہہ

لکھا ہی اور حدیث لا وحی بعدی کی باطل و بے اصل ہی ہان لا نبی بعدی صحیح ہی لاکن معنی اسکا علما کے نزدیک یہہ

ہین کہ کوئی نبی صاحب شرع کہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد حضرت کے حادث نہوگا اور اسی باب مذکور کے اسی بحث

مسطور مین لکھا ہی کہ شیخ رض نے کہا ہی نبوت بشریہ دو قسم پر ہی ایک قسم وہ کہ اسکے موصوف کو بیواسطہ ملک اخبار

و تجلیات الٰہی وارد ہوتے ہین دوسری قسم یہہ کہ بواسطہ ملک اسکو شرایع پہنچتے ہین الخ اس سے ثابت ہوا کہ مقسوم

نبوت مصطلحہ شرعیہ ہی اسی کے یہہ دو قسم ہین نہ یہہ نبوت کسی کی اصطلاحی ہی کہ اصل معنی اسکا کچہہ اور ہو فاما مسودا سکی

تعریف مین جو شیخ اکبر رح کا حوالہ بتایا طرح طرح کی تحریفات کرکے ملخصا لکھہ دیا مگر خلاصہ وہی کہ اس سے مدعا متکلم کا فوت

نہوا اور تحریف وہ ہی کہ غرض متکلم فوت ہوجاوے یہان نمونے کے طور پر لکھا جاتا ہی کہ شیخ اکبر رح موصوف بقسم

اول کی تعریف یون لکھے ہین کہ اسکو اللہ تعالی کی طرف سے کتاب و سنت کی معنیان اور حکم مشروع کی سچائی اور بعض

اس حکم کا فساد کہ بصحت تمام علماء ظاہر کو اسکی نقل پہنچی ہو یقینی معلوم ہووے یعنے علماء ظاہری کی صحت اگر اسکے

خلاف ہو باطل ہی انتہی خلاصا اس مطلب کو مسود صاف اڑا دیا اسی کو تحریف کہتے ہین اور ہمارا مقصود یہی ہی کہ

ہمارے امام مہدی موعود خاتم الولی نبی ہین پر مطیع مبین قرآن و حدیث ہین حسب تعلیم الٰہی اور تحقیق خاتم النبی

نہ مشرع اور آپ نے جو بیان فرمائے احکام ولایت محمدیہ ہین نہ شرع منزلہ جدیدہ کیونکہ نبوت مذکورہ کا دروازہ

بند نہین ہوا ہی یواقیت کے ۳۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ فی الجواب الخامس والعشرین من الباب الثالث

والسبعین اعلم ان النبوة لم ترتفع مطلقا بعد محمد وانما ارتفع نبوة التشریع فقط فقوله لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم

من یشرع شریعة خاصة فهو مثل قوله اذا هلک کسری فلا کسری بعده فاذا هلک قیصر فلا قیصر بعده ولم یکن کسری وقیصرا

الا ملک الروم والفرس وما زال الملک فی الروم ولکن ارتفع هذا الاسم فقط مع وجود الملک فیهم یسمی ملکهم باسم آخر

غیر ذلک وقد کان شیخ عبد القادر جیلی یقول اوتی الانبیاء اسم النبوة واوتینا اللقب اور ۳۴ وین مبحث مین لکھا ہی

فان مطلق النبوة لم یرتفع وانما ارتفع نبوة التشریع فقط کما یؤید حدیث من حفظ القرآن فقط ادرجت النبوة بین

جنبیه فقد قامت بہ النبوة بلا شک وقوله فلا نبی بعدی ولا رسول المراد به لا مشرع بعدی اور حدیث العالم نبی لا اشتریم

اسی پر دلیل ہی با این نبوت اور ولایت خاتمین ذاتیات سے ہی نہ عوارض سے کہ وجود عنصری کو متعلق ہو اسکی

تحقیق باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور اختلاف علمائے ربانی اور علمائے رسوم کو انہین ان مسایل مین

جو زبان شارع سے صاف بیان نہوے قدیمی ہی بلکہ ہر فرقے مین کیا صوفیہ کیا متکلمین وغیرہ وگرنہ اتنا خلاف کس لئے

ہوتا کہ ایک نے کسی امر کو فرض کہا تو دوسرے نے مکروہ بیان کیا بلکہ حرام جیسا نواقضات وضو مین امام شافعی اور
امام اعظم رضہ کو اختلاف ہی یعنے جس فعل سے کہ امام شافعی رضہ کے یہان وضو ٹوٹتا ہی امام اعظم رضہ کے یہان نہین
ٹوٹتا ایسا ہی برعکس اسکا مثلا شرمگاہ اور غیر محرم کو چہیا اور فصد یاقی کرنا ایسے بحیاب اختلافات ہین اسلئے یواقیت
کے فصل ثالث مین لکھا ہی فان عدت یا اخی استنباط العارفین لزمک ان ترد استنباط المجتہدین ولا قایل
بذلک فکما لایجوز لک الاعتراض علی الائمۃ المجتہدین لکونہم لم یخرجوا عن شعاع نور الشریعۃ فکذلک لایجوز لک الاعتراض
علی العارفین المتقین آثار رسول فی الآداب الظاہرۃ والباطنۃ فکما اوجب المجتہدون وحرموا وکرہوا واستحبوا امورا
لم تصرح بہا الشریعۃ فی دولۃ الظاہرۃ فکذلک العارفون اوجبوا امورا وحرموا وکرہوا واستحبوا امورا فی دولۃ الاعمال
الباطنۃ فالاجتہاد واقع فی الدولتین ولاغنی باحدہما عن الآخر اس تقریر سے ظاہر ہی کہ یہہ خلاف کا امام نسخ نہین ہی اور
مسود کا یہہ افترا ہی اور ہمارا اعتقاد عین اتباع سنت وجماعت ہی اور تحقیق اس عربی عبارت وغیرہ کی جو مسود
اُسکو وحی فرض کرلیا یہہ ہی قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ فرمائے امام مہدیؑ درود اللہ تعالی
انپر کا اور سلام یہان تک مقولہ مولف رضہ کا ہی اور یہان سے فرمان امامؑ کا یہہ ہی علمت من اللہ بلاواسطہ جدید
الیوم قل انی عبداللہ تابع محمد رسول اللہ ترجمہ تعلیم پایا مین اللہ تعالی سے بیواسطہ نئی تعلیم ہر روز کہ بول سچ ہی
مین بندہ اللہ تعالی کا ہون اور تابع محمد رسول اللہ کا ہون یہان کلام امامؑ کا تمام ہوچکا یہان سے عبارت
مولف عقیدہ شریفہ کی ہی کہ فرمائے محمد مہدی الزمان وارث نبی الرحمن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ
والشریعۃ والرضوان المقصود بندہ سید خوندمیر بن موسی عرف چہجو الخ یہان مسود کو شاید جنون ہوگیا کہ اس عبارت
کو من حیث المجموع وحی فرض کرلیا اُسکی فہم کی سقامت کو طفل شرح عوامل خوان بھی سمجھ جائیگا اور فرمان امامؑ کا
اس حدیث کے مانند ہی عن ثوبان رضہ قال قال رسول اللہ ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا
ان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لایرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ وان لا اسلط
علیہم عدوا من سوا انفسہم بلکہ بعضے اولیاء اللہ ایسے عبارات بیان کئے ہین خواجہ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ مجھے اللہ تعالی فرماتا ہی یا غوث الاعظم من حرم عن سفری فی الباطن ابتلی بسفر الظاہر ولم یزد منی
الابعدا فی السفر الظاہر یہہ عبارت کیمیاء سعادت مترجم ہندی مطبوع مطبع مسلمانی واقع بنگلور کے حاشیہ پر بھی ہی
اور ہندی عبارت بھی اسی پر قیاس کرین مگر مسود اسمین عجب چوری کیا خدائے علام الغیوب سے بھی شرم
نہ آئی اصل عبارت یون ہی کہلاتا تو کہلا نہین تو ظالمون مین کا کرون کا ایسا ہی ہمارے سب کتب مین ہی

اور ایسے خطابات رسول ؐ کو بھی ہوئے ہین قولہ تعالی لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن
من الذین کذبوا بآیات اللہ فتکون من الخاسرین یہہ کچھ عیب کی بات ہنین بہرکیف یہہ خبر تعلیمی ہی نہ تنزیلی اور
عبارت شواہد الولایت کی یہہ ہی رکن اصلی در ثبوت مہدویت دعوی است چنانچہ نبوت دو رکن دارد یکی دعوی
دوم اظہار معجزہ نزدیک اہل استدلال و نزدیک اہل بصایر نیز نبوت دو رکن دارد یکی دعوی دوم قابلیت یعنے
اتصاف بصفات انبیا و رسل ہمچنان مہدویت دو رکن دارد زیرا چہ در مہدویت و نبوت فرق نام است و کار
مقصود یکی است چنانچہ فرق در معجزہ و خارق دیگر انتہی یہہ انہون نے اسلئے لکھے ہین جیسا امر خارق کی نسبت
رسول ؐ نبی کی طرف معجزہ ہی اگر ولی کی طرف ہو کرامت ہی اگرچہ مقصود دونون سے ایک ہی اور مہدی کی ماموریت مقصود
اور خلافت نصی ہی اور کام خلیفۃ اللہ کا خلق کی ہدایت ہی کہ وہ انقطاع دنیا سے اور رجوع اللہ کی طرف ہی
بیضاوی مین انی جاعل فی الارض خلیفہ کی تفسیر مین لکھے ہین الخلیفۃ من یخلف غیرہ وینوب منابہ والہاء فیہ
للمبالغۃ والمراد بہ آدم علیہ السلام لانہ کان خلیفۃ اللہ تعالی فی ارضہ وکذلک کل نبی استخلفہم فی عمارۃ الارض
وسیاسۃ الناس وتکمیل نفوسہم وتنفیذ امرہ منہم رجا قرآن ورسول کا بیان واضح اور کھلا ہی ہدایت
اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ مسود کو حقیقت قرآنی اور حدیث نبوی سے مطلقا بہرہ ہنین ہی عبد الرحمن بن
عوف ؓ رسول ؐ سے روایت کرتے ہین کہ فرمائے قرآن کو ظاہر ہی اور باطن اور زبدۃ الحقایق مین عین القضاۃ ہمدانی
فرماتے ہین مگر طالبان قرآن را در کتاب ابن نمود کہ ان للقرآن ظہرا وبطنا ولبطنہ بطن الی سبعۃ ابطن گفت ہر آیتی را
از قرآن ظاہریست وباطنی و پس از ظاہر باطنست تا بہ نہ بطن بشود گیرم کہ تفسیر ظاہر مدرک شود تفسیر باطن را کہ دانست
اور فرماتے ہین ای دوست پنداری کہ قرآن مجید خطاب است با یک گروہ یا بصد طایفہ یا بصد ہزار طایفہ بلکہ ہر آیتی
وہر حرفی خطابیست باشخصی و مقصود شخصی دیگر بلکہ عالمی دیگر اور فرماتے ہین اگر باور نمیکنی از عمر خطاب بشنو کہ گفت
مصطفی ؐ با ابوبکر سخن گفتی گاہ بودی شنیدمی و دانستمی و گاہ بودی کہ شنیدمی و ندانستمی و وقت بودی کہ نشنیدمی
و ندانستمی اور فرماتے ہین عبد اللہ بن عباس ؓ میگوید کہ اگر این آیت را تفسیر کنم ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض
فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش لرجمتمونی بالحجارۃ فی الشریعۃ صحابہ مرا سنگسار کنند ابوہریرہ ؓ گوید اگر این آیہ را
شرح کنم اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر بینہن لکفرتمونی یعنے خلق مرا کافر خواند عبد اللہ
بن عباس ؓ میگوید شبی با علی ابن ابی طالب ؓ بودم تا روز شرح بائے بسم اللہ میکرد ورایتہ نفسی عندہ کالجرۃ الصغیرۃ
عند البحر العظیم شیخ ابراہیم کردی شرح تحفۃ المرسلہ مین لکھے ہین من المعلوم ان النبی ؐ قد اوتی جوامع الکلم وانہ لاینطق

کے فایدہ جمیت منہم مین ذکر کئے ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ فرمائے رسول جان لیا ہون مین علم اولین و
آخرین کو حسینی مین وعلمک مالم تکن تعلم کی تفسیر مین اور ابن حجر مکی شرح ہمزیہ مین اسکی تحقیق کئے ہین اور اسی شرح ہمزیہ
مین اس حدیث کے نیچے ابن حجر نے لکھا ہی فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من
الخمس التی قال فیہن رسول فی خمس لا یعلمہن الا اللہ لانہا جزئیات معدودات لا غیر وانکار المعتزلۃ لذلک مکابرۃ اور
علامہ قیصری شرح فصوص کے مقدمے سے نوین فصل مین لکھے ہین الحقیقۃ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالہیۃ والعبودیۃ
لا تصح لہا ذلک اصالۃ بل تبعیۃ وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات لتتصرف
فی العالم وفی نفسہا وبشریتہا ایضا لانہا منہ وبکاؤہ علیہ السلام وضجرہ وضیق صدرہ لا ینافی ما ذکر فانہ بعض حقیقتہ
ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث البشریۃ
انتہی ترجمہ حقیقت انسانی عبودیت اور الٰہیت کو شامل رہنے سے بطور تبعیت اور خلافت کے جلانا مارنا مہربانی
اور قہر اور رضا وغضب کیا تمامی صفات سے عالم اور اپنے مین تصرف کرتی ہی کیونکہ آپ بھی عالم مین ہی اور
رونا اور تنگدل ہونا رسول کا اسکو منافی نہین کہ یہہ بھی آپکی حقیقت کا بعض ہی اور آپ پر زمین وآسمان مین یک
ذرہ برابر چھپا نہین ہی اگرچہ فرمائے تمہارے دنیا کے کام تم خوب جانتے ہو یہ آپکی بشریت کا سبب تھا انتہی خلاصہ
اتنا ہی لکھنا مسود کے لئے جواب باصواب تھا مگر یہہ امر لایق کشف ہونے سے اپنے اخوان مومنین کے لئے تھوڑا
اور لکھنا ضرور ہوا یعنے جو بلندی پر جاتا ہی اسکو پستی کے اجزا بہت چھوٹے نظر آتے ہین اسلئے صوفی جب مقام فنا
فی اللہ کو پہنچتا ہی بنسبت اتباع ذات باری عز اسمہ کے عرش سے فرش تک اسکی نظر مین ذرے سے بھی کمتر نظر آتا ہی
یواقیت کے ۳۴وین مبحث مین لکھا ہی وانما کان تعالی لا یحویہ مکان لان المکان المعقول ہو من سقف العرش الی تخوم
الارضین وذلک کالذرۃ بالنسبۃ لما فوق العرش ولما تحت التخوم اور اسکے بعد لکھا ہی واما العارفون من الانبیاء و
من اتباعہم فیرون [illegible] العرش بالنسبۃ لاتساع الوجود کالذرۃ الطائرۃ فی الہواء لیس لہا سقف ترسی علیہ ولا ارض
تنزل علیہا فسبحان اللہ من لا یعرف قدرہ خلاصہ ان دونون عبارتون سے یہہ ہی انبیا اور ان کے توابع کو
بسبب سیر ما فوق العرش اور فنا فی ذات الباری کے عرش سے تحت الثری تک ایک ذرے کے سر کا نظر آتا ہی
اسی لئے خواجہ محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اس قصیدے مین جو اسکے مطلع کا مصرعہ اول یہہ ہے
سقانی الحب کاسات الوصال فرماتے ہین شعر نظرت الی بلاد اللہ جمعا ۞ کخردلۃ علی حکم اتصال اس تقریر سے
ہوا کہ مسود عقیدۂ معتزلہ بیان کرکے ناحق سنت وجماعت کو بدنام کیا [illegible]

اللهم نعوذ بک من شر الحاسدین المفترین یہہ بھی مسود کا افترا ہی کیونکہ یہہ کاتب الحروف کم وبیش دو سال سے جواہر نامے کی تلاش کرکے ہدست کیا تو وہ کسی مفتری کی تراش تصنیف ہی مگر بندگیمیان سید قاسم رحمۃ اللہ جو اپنی تصانیف مین فرماتے ہین اسکے خلاف پر ہی کہین اس جناب کے تصانیف مین مذکور ہین کہ خدائے پاک تنزہ ذاتہ وتقدس صفاتہ کی ذات وصفات کے سوائے بھی کوئی چیز غیر مخلوق ہی بلکہ اپنے کتب کے متعدد جگہون مین یون فرمائے ہین میزان العقاید مین فرماتے ہین پس مقصود پر سود ازین مرقوم آنست کہ قدر یکصد ویازدہ سال بوصال حضرت امام رسیدہ پیروی دین وآئین امام واتباع صحابہ کرام رضہ در عقاید دوام بعضے مردمان زمانہ ترک دادہ رسم وعادت پدران خویش پیش گرفتہ بود راہ راست می پندارند وجمعی بر زعم غایت محبت خود مہدی رابعینہ خدا میگویند وبرپیغمبر بعبارتیکہ نباید ونشاید افزونی میجویند الخ اور تسویۃ الخاتمین مین فرماتے ہین حضرت میران عم زیر آیت وسبحان اللہ وما انا من المشرکین فرمودند خدای پاکست وما ہردو از مشرکان نیم اور اسکے بعد فرماتے ہین وفی مقصد الاقصی در بیان حدیث نبویہ اول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق اللہ روحی گفتہ جوہر اول کہ روح محمدیست دو وجہ دارد وآن وجہ کہ فیض از حق تعالے میگیرد نامش ولایت است وآن وجہ کہ فیض بخلق میرساند نامش نبوت است واز سعد الدین حموی نقل کردہ جوہر اول را کہ حقیقت ذات مصطفی است او را ہر دو طرف مظہر باید تا مظہر یکہ ختم نبوتش بدو شود ومظہر یکہ ختم ولایتش بر و شود واین مظہر است کہ او را مہدی عم گویند وصاحب فرمان وصاحب زمان نامند وسلطان سلاطین اولیا واصفیا است وفیض ہمہ اولیا جزوی فیض اوست وازینجا روشن شدہ کہ این ہر دو مقام یکذات اند الخ اور دلیل العدل والفضل مین فرماتے ہین عیسی عم را بواسطہ امور عجیب یہود ونصارا بخدائی گرفتند بظہور قدرت خدایتعالی کہ در عزیر یافتند ہم او را قادر داشتند اما تمیز نکردند کہ مقدور مقید چگونہ ذات مطلق وقادر قدیم باشد ودر باب عیسی عم نیز اگرچہ در انجیل بلفظ اب وابن بجانب حق تعالی وعیسی عم آمدہ است ازان ہم مہر وپرورش حق تعالی بعیسی ومبدا و مرجع او بسوی حق تعالی دانستن لایق بود نہ ایشان را فرزند او خواندن کہ اصلا او را فرزند ومثل وجنس وشریک نیست یعنے اول فکر کردندی کہ او را این صفت روا نیست پس بران دلیل کردندی زیرا کہ چون صفتی بذات او روا نباشد بران صفت ہمچون گمراہان قولہ تعالی وانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین الآیۃ اعتقاد نکردندی اور اسکے بعد چند نقل اور حدیث اور آیات کہ آخر سب کے آیہ ید اللہ فوق ایدیہم ہی لکھکر فرماتے ہین اما درین کلمات حکم باہر از لفظ است نہ باظہار این زیرا کہ اتفاق اجماع بر آنست کہ حق تعالی از زمان ومکان وآمد ورفت وتشبیہ وتقدیر وامثال آن منزہ است ومانند این احکام محکمات اند وعکس این متشابہات والذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ

پس نا چار حقیقت آن الفاظ چنین باید گفت کہ جملہ مخلوقات نتیجہ صنعت اوست بدین جہت آنہمہ اضافات مضاف الیہ
می باشند للآیہ واللہ خلقکم وما تعملون وباحکام شرع میگویند کہ العبد وما لہ للمولی ودر تمثیل مجاز نوکر ومملوک خود را
کہ بر کاری گماشتہ اند میگویند کہ وران محل او بجای من ہست وچیزیکہ بغیر موده کسی میشود آن کار را میگویند کہ من کرده ام
ووکیل را بجای موکل دارند ہمچنان خلیفہ شخصی را نیز باید شناخت بناء علیہ واجب شد کہ چنانچہ متشابہات را موافق
محکمات تعبیر نمایند ہرگاه دلیل قوی راہم موافق اجماع تاویل فرمایند وبرعکس آن خلاف روا نیست بلکہ واسطہ خطا و
خلل ہمین ہست انتہی اس تحریر سے صاف ظاہر ہو چکا کہ حضرت بندگیمیان سید قاسم فرماتے ہین سوائے ذات اور صفات
باری عز اسمہ کے کوئی چیز عالم مین غیر مخلوق اور قدیم نہین ہی اور آپکی طرف اس اعتقاد کی نسبت محض افترا ہی لاکن
ہمارے یہان بعضے ولایت مصطفیٰ کو غیر مخلوق جو کہتے ہین انکی مراد ولایت مطلقہ کی ہی کہ صفت ذات باری
عز اسمہ ہی یہہ اس مانند ہی کہ اللہ تعالی تورات کو کتاب موسی فرمایا اور یہان تخصیص کا فایده یہہ ہی کہ کل عالم کو
کہ جسمین ملائکہ اور انبیاء اولوالعزم بھی داخل ہین بغیر باطنیت مصطفیٰ کے فیضان ولایت مطلقہ بھی نہین اسلئے
اضافت اسکی جناب رسالتمآب طرف کئی جاتی ہی فافہم جیسا کتاب موسی وگرنہ تنزیل کتاب سب مومنین کے لئے
ہی یہہ اضافت مجازی ہی کہ اضافت تکریمی بھی کہتے ہین وگرنہ یہہ بات صادق ہو گی کہ عالم مین چند چیز ایسے
بھی ہین کہ اپنے وجود کے لئے اللہ تعالی کے محتاج نہین ہین کیونکہ معنے غیر مخلوق وقدیم کے یہی ہین کہ اپنی ذات سے
آپ قایم رہنا اور خدائے قدیم کو بھی اس سے سبقت فی الوجود نہ ہونا نعوذ باللہ من شرور الفسنا

مسودہ تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کارد

رجا گمر ایک عقیدۂ دیگر کہ اس سے بھی بدتر ہی الخ ہدایت یہہ بات سراسر بہتان اور افترا ہی اب حدیث
اور شواہد کی عبارت وغیره لکھی جاتی ہی حدیث قال رسول انی لاعرف اقواما ہم بمنزلتی فقال الاصحاب
کیف یکون یا رسول انت خاتم النبیین ولا نبی بعدک فقال لیسوا من الانبیاء ولا الشہداء ولکن یغبطہم الانبیاء
والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ وہم المتحابون فی اللہ کذا فی شرح السایرین ومفتاح الجنۃ فاعلم ایہا المصدق
اول مقام ومنزلت ایشان علیہم الرضوان معلوم شود تا مقام امام دانند ودر خصایص قوم خصوصیت امام قوم ہست چون
قوم اینچنین باشد مطبوع شان چہ نوع باشد بطریق انصاف فہم باید کرد فظہر انہ افضل من الکل اور اس حدیث کو
عین القضات ہمدانی نے زبدة الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لاکر لکھتے ہین گفت جماعتی از امت من مرا معلوم
کردند کہ منزلت ایشان نزد خدا تعالی ہمچون منزلت من باشد پیغمبران وشہیدان را غبطہ از روی مقام و

منزلت ایشان باشد از بہر خدا با یکدیگر دوستی کنند ای دوست اگر منزلت و مقام مصطفیٰ تو انی دانستن آنگاہ باشد کہ منزلت این طایفہ دریابی انتہی یعنی کسی امیر کے مکان کے نزدیک کوئی غریب کا مکان ہو تو معرفت اسکی موقوف امیر کے مکان کی معرفت پر ہوتی ہی اور ایسی ایک حدیث صاحب یواقیت نے ۴۷ وین مبحث مین لاکر لکھا ہی کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین کہ بسبب اپنے نبی کی ہدایت کے ایسے بلند مرتبے پر ہین کہ اُن کو اتباع کی حاجت نہین یعنے اللہ تعالیٰ سے اسکے اور نبی کے کلام کا معنی معلوم کر لیتے ہین اور قیامت مین بھی انکو فزع اکبر نہین اور شیخ اکبر نے بھی اس حدیث کو باب مذکورہ مین ذکر کیا ہی تمام ہوا خلاصہ یواقیت کا اور ایسی ایک حدیث کا ترجمہ علی بن الحسین رشحات مین مولانا نظام الدین خاموش کے انفاس قدسیہ سے چودہوین رشحے مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ خدمتگار بادشاہی وزیر وغیرہ ارکان سے زیادہ قربت رکھنے کے سبب موجب رشک ارکان و امرا ہوتے ہین کیونکہ وہ پادشاہ کی خدمت مین ہمیشہ رہتے ہین اور اس حدیث کو شواہد مین ایک حدیث عقیدۂ پانزدہم مین گذری کہ رسول مہاجر کو بہشت مین آپکا اور ابراہیم کا رفیق فرمائے اور مشکات کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین ہی کہ ترمذی نے انسؓ سے روایت کیا فرمائے جو کہ میری سنت کو دوست رکھا پس تحقیق کہ دوست رکھا مجھے اور جو کہ مجھے دوست رکھا ہی وہ جنت مین میرا ساتھی ہی اور امام محمد غزالی کیمیا رکن منجیات سے اصل چہارم مین روایت کرتے ہین کہ فرمائے میری امت کے فقیرون کا مرتبہ انبیا اور شہدا امم سابقہ فقرا کے برابر ہی اور فرمائے انکی مرتبے کو جنتی لوگ ایسا دیکھینگے جیسا دنیا مین زمین پر سے ستارون کو دیکھتے ہین بلکہ فرمائے فقرا ہمنشینان خدا ہین اور فرمائے فقیری میرا فخر ہی انتہی خلاصۃً اسی لئے صاحب شواہد ابتدا یہہ لکھے ہین کہ واضح باد حضرت رسولؐ اصحاب امام را بشرف بشارت منزلت خود مبشر ساختہ مشرف فرمودہ اند پھر اسکے بعد ایک حدیث کہ مورد اعتراض مسود نہین ہی لاکر حدیث مذکور لکھے ہین اب انصاف شرط ہی کہ مفاد عبارت صاحب شواہد کیا ہی اور مسود اسمین کیسی چوری کیا ہی دیکھیں یعنے صاحب شواہد موافق احادیث کے لکھے ہین کہ رسول اللہ بشارت فرمائے کہ وہ نہ انبیا ہین نہ شہدا بلکہ اُن کے قرب کے سبب سے انبیا رشک کرینگے جیسا بادشاہی خدمتگار دوام قرب کے سبب وزیر کے ساتھ بھی حضور بادشاہی مین رہنے سے موجب رشک ارکان دولت ہوتے ہین وہ بھی میرے ہمراہ رہینگے کہ جسکے باعث انبیا اور شہدا کو رشک ہوگا نہ یہہ کہ نبی یا مرسل ہوجاوین پس اس سے برابری کہان ثابت ہی مثلاً رسولؐ کو حق تعالے فرمایا بول ای محمدؐ مین تم سریکا بشر ہون اس سے یہہ ثابت نہین کہ رسولؐ کو ہم سے برابری ہوجاوے بلکہ یہہ جواب تو کفار کو تھا اور بعض وقت رسولؐ بھی اپنے اصحاب کو ایسی بشارت فرمائے ہین جیسا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمائے

ان علیا منی وانا منہ اور فرمائے انت اخی فی الدنیا والآخرہ اور فرمائے انت مثل عیسی کیا اس سے برابری
ثابت ہوگی اور افضل من الکل سے رسول کی ذات خارج ہی کہ بارہا ہمارے امام فرمائے مین تابع محمد رسول اللہ
کا ہون جیسا اوپر گذرا یہہ اُس مانند ہی کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو فرمایا انی فضلتکم علی العالمین ایسی اخبارات حدیث
مین بہت وارد ہین اور پنج فضایل کی عبارت مین بھی مسود تحریف کیا ہی چنانچہ نقل یہہ ہی روزی بندگیمیان شاہ
دلاور میان یوسف را نمودند کہ بہ بینید اینہمہ برادران کہ نشستہ اندہم اخوانی وہم بمنزلتی مقام دارند اما بجز چہار کس پرسیدند
آن چہار کدام اند فرمودند شاولیسر بھائی عبدالمجید ومیان عبدالملک وقاضی عبداللہ ایشان ازین بیشتر مقام دارند اس
نقل سے بھی وہی مطلب ہی جو اوپر گذرا اگر مقام بیشتر سے مراد یہہ کہ عوام اصحاب بسبب ریاضت اور صبر کہ ہجرت اور
صحبت کے سختیونین اٹھائے اور عبادت بدنی مانند صوم صلوۃ اور عبادت قلبی مانند یقین وتوحید اور عبادت
روحی مانند ذکر وفکر وغیرہ کے جو خالصا للہ کرکے فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہوگئے ہین حضور خاتمین مین دوام ہین اور
جو تربکر ہین وہ قدم اور قلب مرسلین پر ہین کہ ارکان بھی ہین فاما مسود بعد ہم بمنزلتی کے لیعنے برابر جو لکھا ہی صاف
تحریف لفظی ہی یواقیت کے ۲۷ ہم ین مبحث مین لکھا ہی وقال فی الباب التاسع والاربعین وثلثمایہ کنت اظن
قبل ان یطلعنی اللہ تعالی علی مقامات الانبیاء من حیث کونی وارثا لہم ان من الادب ان یقال فلان علی قدم الانبیا
ولا یقال انہ علی قلبہم لان الاولیاء علی آثار الانبیاء یعتقدون لو انہم کانوا علی قلوب الانبیاء لنالوا ما نالہ الانبیاء اصحاب
الشرایع فلما اطلعنی اللہ تعالی علی مقامات الانبیاء علمت ان للاولیاء معراجین احدہما یکونون فیہ علی قلوب الانبیاء
ما عدا محمد کما سیاتی لکن من حیث ہم اولیاء ملہمون فیما لا تشریع فیہ والمعراج الثانی یکونون فیہ علی اقدام الانبیاء
اصحاب التشریع فیاخذون معانی شرعہم بالتعریف من اللہ اس عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ شیخ اکبر رح فرماتے
ہین اولیاء اللہ انبیا اور رسولون کے قدم اور قلب پر ہوکر اُن کے شریعتون کو یعنے اللہ تعالی اور انبیا کے کلام کے
معانیون کو اللہ تعالی سے معلوم کرلیتے ہین اور ۵۰ ہم وین مبحث مین لکھا ہی قال فی الباب الثالث والثمانین
وثلثمایہ اعلم ان بالقطب یحفظ دایرۃ الوجود کلہ من العالم الکون والفساد وبالامین یحفظ اللہ تعالی عالم الغیب والشہادۃ
وہو ما ادرکہ الحس وبالاوتاد یحفظ اللہ تعالی الجنوب والشمال والمشرق والمغرب وبالابدال یحفظ اللہ تعالی الاقالیم
السبعۃ وبالقطب یحفظ اللہ تعالی جمیع ہولاء لانہ الذی یدور علیہ امر عالم الکون کلہ فمن علم ہذا الامر علم کیف یحفظ
اللہ تعالی الوجود علی عالم الدنیا ونظیرہ من الطب علم تقویم الصحت اس عبارت سے خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی اماموں سے
چھپے اور ظاہر کام اور اوتادون سے جنوب وشمال اور مشرق ومغرب اور ابدالون سے ساتون اقلیم اور قطب سے سب عالم

کی حفاظت کرواتا ہی یعنے دور عالم قطب کے وجود پر موقوف ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کو اصطلاحات صوفیہ سے بالکل
بہرہ نہین اور یہہ امر داب مناظرے سے بالکل بعید ہی کہ کسی کے اصطلاحات نہ سمجھتے ہوئے اعتراض کر بیٹھین بلکہ
اپنے ہم چشمون مین موجب ذلت و رسوائی ہی رجا بھر بھی برخورداری الخ **ہدایت** دین کے برخوردار نکو
جو پیروان رسول ہین اس برخورداری کی حقیقت معلوم ہوتی ہی اور اسکا جواب کچہ عقیدۂ دہم و یازدہم وغیرہ مین
گذرا اور باقی باب ہشتم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہان کچہ لکھا جاتا ہی یعنے مسود کو اپنے کلام ما تقدم و
ما تاخر سے خبر نہین کہ لکھا ہی علیہ السلام دو صدیق ہین اور آپ خلافت نبوت مین دو صدیق بیان کرتا ہی ایک صدیق ابوبکر
دوسرے صدیق علی کرم اللہ وجہہ جیسا دلیل ہشتم کے آخری مین لکھا ہی اور اتمام دور خلافت اگر وہان تیس برس
مین ہوا یہان پچاس مین اور وہان چار خلیفے تھے یہان پانچ ہوئے یہہ امور کیا فضیلت پر دلیل ہین اگر ایسا ہو تو
عیسیٰ کے بارہ خلیفے تھے جیسا اللہ تعالی مصلحت جانتا ہی ویسا اپنے خلیفے کو تقرر خلافت اور خلیفون کے نصب کے لئے
ایما فرماتا ہی مبشر بالجنۃ اس نے جو وہان دس ہی مقرر کرلیا سو شاید شہداء بدر اور اہل بیعت رضوان اور اہل بیت
رسول اللہ وغیرہ کے لئے اسکو کچہ اعتقاد بد ہی فاما ایک وقت وہان دس مبشر ہوئے یہان بارہ یہہ کچہ دلیل
فضیلت نہین اور چوہتر فرقے یونکہ تہتر وہ جو بشیر امام سے مقرر ہوچکے چوہتروان فرقہ مہدویہ کہ وہ ہم مین
بہتر کی ہلاکت آگے ہی معلوم ہی تہتروان فرقہ وہ سنت وجماعت کا جو بسبب انکار مہدی موعود حقیقی کے انہین
ہالکون مین داخل ہوا کہ رسول فرماتے ہین لیسوا منی ولا انا منہم یعنے وہ میرے نہین اور انکا مین نہین چنانچہ مشکوۃ
کے باب ثواب ہذہ الامۃ مین حدیث جعفر سے ثابت ہی اور وہ حدیث یہہ خادم الفقرا مسود کے باب سیوم
کی دلیل نہم کے جواب مین لکھے گا انشاء اللہ تعالی اور یہہ اس مانند ہی موسیٰ کی امت عیسیٰ کے انکار سے اور
عیسیٰ کی امت ہمارے رسول کی انکار سے سب کی سب ہالک ہوگئی ایسا ہی منکر مہدی بھی اور بدلہ ہونا صدیق
ولایت کا اور شہادت آپکی مانند امام حسین کے ہی کیونکہ وہان خلافت کبری کے وقت شہادت کبری ہونا
محال تھا بسبب حکومت ظاہری کے یہان کچہ ایسی ممانعت نہتی اور مراد بشارت سے بندگیمیان شاہ دلاور کے
جو امام ع نے فرمائے مبشر بالجنۃ نہین بلکہ وہی بشارت تہی جو بندگیمیان شاہ دلاور سے اوپر مذکور ہوئی نعوذ باللہ
عما قال الظالمون اور جواب خدا کے کھیلنے کا یہہ ہی کہ اکثر جوان امرد لڑکے کھیلا کرتے ہین جیسا رسول فرماتے
ہین کہ مین نے اپنے خدا کو دیکھا جوان لڑکا بے ریش و بروت سر کے بال چھوٹے پاؤن مین سونے کے جوتیان تھے
یہہ حدیث یواقیت کے ۲۲ وین مبحث مین طبرانی کی روایت اور جلال الدین سیوطی اور شیخ اکبر کی

۳۵

صحت سے مذکور ہی اسکا جواب مسود جو دیوے ہمارے طرف سے بھی وہی خیال کرے انشاء اللہ تعالی باب ہفتم مین اسکا بھی کشف شافی ہوگا اور ازواج مطہرات ہر خلیفۃ اللہ کے اسکے مومنین کے لئے امہات ہین اور ایک نظر امام کی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہوںیگا خلاصہ بجز صحبت پیر کامل کے معلوم ہوںیگا نہین مگر یہان اتنا اشارہ کیا جاتا ہی کہ مسود اس رسالہ مردودہ کے باب پنجم مین اصحاب رسولؐ کی فضیلت کے اسباب مین یہہ لکھتا ہی مشایخ طریقت فرماتے ہین ایک نگاہ جمال مصطفوی پر پڑے وہ کام کرتی ہی کہ چلہان اور خلوتون سے وہ بات حاصل نہین ہوتی اور خزانۃ الروایت کے باب الحج مین زاد المعاد سے نقل کیا ہی ابوبکر وراق جو اکابرین مشایخ سے تھے فرماتے ہین مومن فقیر کے دلکی خوشی کرنا میرے نزدیک ہزار حج مقبول سے بہتر ہی اور حسینی مین وترٰہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون کے نیچے لکھا ہی سلطان محمود غازی از شیخ ابوالحسن خرخانی قدس سرہ پرسید کہ سر این سخن چیست کہ سلطان العارفین قدس سرہ فرمود کہ ہر کہ بایزید را دید آتش دوزخ بروی حرام شد و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم این سخن نگفت و اور اکفار یہود و منافقان می دیدند حضرت شیخ فرمودند کہ این دیدن را حمل بر رویت ظاہر مکن معلوم ست کہ حضرت پیغمبرؐ را در زمان ایشان چندکس دیدہ باشند و در وقت بایزید نیز چندکس بجال او بینا شدہ باشند ؎ برای دیدن رویت چشم دیگرم باید ٭ کہ این چشمی کہ من دارم جمالت رانمی شاید ٭ فاما جنکے دل اندہے ہین انکو اس بینائی اور صحبت سے کیا خبر جب ایسکی نظر یہہ کام کرے خاتم الاولیا کی نظر کیا کچہ کام کریگی اسی لئے رسولؐ خیر القرون قرنی الخ فرمائے اور باقی کے واہیات کا جواب یہہ ہی علماء موسویہ بھی جناب ختم الانبیا کے معراج کو کہتے ہین کہ موسیٰؑ پر فضیلت بتانے گھر مین سوتے ہوئے یہہ تماشہ بنا ہی تم جو اسکا جواب سمجھو گے وہی ہمارے طرف سے قیاس کرین یریدون ان یطفئوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ای انصاف پسند و اپنے دل مین سوچھو تو سمجھو گے کہ مسود کی غرض یہہ کتاب مردودہ کے بنانے سے فقط ہماری قوم کی بدنامی کی ہی وگرنہ مناظرۂ مذہبیہ مین اعتراض ایسے اصول پر ہوا کرتا ہی کہ اہل مذہب کو اسمین اتفاق ہو نہ فروع پر بیان تو اس لئے کہ فقط واہیات ہین اور آگے بھی ایسے بہت مزخرفات مسود کی تحریر مین دیکھینگے اللہم اہدنا الصراط المستقیم الذی سلک علیہ اہل الحق اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

مسود کے باب دوم کا جواب ور درجا

منقول مطلع الولایت الخ **ہدایت** یہہ مقولہ بعینہ عماد الدین عیسوی مولف ہدایت المسلمین کی پیروی ہی کہ اسنے بھی لکھا ہی باب ہفتم محمدؐ صاحب کے رد مین فصل اول محمد صاحب کے احوال مین محمد صاحب کا احوال جو کئی ایک تواریخین اور قرآن و حدیث کے کتابین دیکھنے سے دانا آدمی کو معلوم ہوتا ہی اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ملک

باب دوم

عرب مین شہر مکے کے اندر ایک مندر یعنے بتخانہ تھا کہ جسکا نام کعبہ ہی اگرچہ محدثین نے صدہا قسم کی جھوٹی حدیثین
پیدا کر کے اسکے نسبت بڑی بڑی شرافتین بیان کی ہین الخ پھر اسکے بعد جو جو بلے او بیان کہ جناب خاتم الانبیاء
کے واسیطے اُس نے بنا کیا ہی مسود نے جناب خاتم الاولیا کے لئے ادا کیا ہی یہان تک کہ اُسنے اپنی کتاب کا نام
ہدایۃ المسلمین رکھا ہی تو مسود ہدیۂ مہدویہ مقرر کیا شاید ادباً یا خوفاً للالتباس یک الف کم کیا مگر حقیقت مین قصد بڑی
کا ہی کہ دروغ گوئی اور بدزبانی مین اُس سے بھی سبقت لے گیا چنانچہ یہہ خادم الفقرا جنید جھوٹھہ مسود کے یہان تک
لکھہ چکا بھی ہی اور آگے اس سے برتری نظر آویگی انشاء اللہ تعالی رجا مگر کشف و کرامات کہ مہدویہ دمبدم الخ
ہدایت مسود اس مقولے کی سند اپنے بڑے بھائی اسمت عیسوی کی کتاب سے جو نام اسکا دین حق کی
تحقیق ہی لیا ہی اسنے اپنی کتاب کے چوتھے باب مین ۵۶ صفحے سے ۶۶ صفحے تک لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی
قرآن بسبب اسمین پیشین گوی ہونے اور اُسکی فصاحت بمثل نرہنے کے معجزہ نہین اور دوسرے معجزے مانند شق
القمر وغیرہ کے یہہ کیسی معجزے ہین اور کسوقت قلم بند ہوے معلوم نہین مگر حدیث کے کتابون سے پایا جاتا ہی کہ
محمد صاحب کے دو سو برس بعد ابن بخاری وغیرہ قرآن اور محمدؐ صاحب کی سند کے لئے بنالئے ہین وگرنہ محمد صاحب
تو صاف کہتے ہین کہ مین معجزہ بنا نہین سکتا ہون جیسا قرآن مین ہی قل انما الآیات عند اللہ انما انا نذیر مبین اور
ایسے بہت آیات لکھا ہی اور لکھا ہی کہ لوح محفوظ مین ہی کہ محمدؐ صاحب معجزے نہ بتاوینگے حدیث مین ہی کہ بتایے
انتہی اب مسود کے نزدیک خاتم الانبیا کے معجزون کے ثبوت کے لئے جواب جو کچھ موجود ہو ویسا ہی ہم سے بھی
فرض کر لیوے الحاصل ہر خلیفۃ اللہ کے منکرین کا یہی پیشہ ہی پس ہمارے امام کی حقیت پر یہی دلیل واضح ہی
اور یہہ بھی دلیل ہی کہ سب مخالفین مسود سریکے متعصب سمیت ترک دنیا اور تجرد اور تاثیر بیان اور وعظ قرآن
کے قایل ہین کہ سب اللہ تعالی کے خلیفے اور اُن کے توابع یہی حکم کئے ہین اور انکا احوال بھی ایسا ہی تھا یواقیت
کے چوتھے فصل مین شیخ اکبر کی فتوحات کے ۳۰۸ وین باب کے حوالے سے لکھا ہی من اراد فہم المعنی الغامضہ
من کلام اللہ تعالی وکلام رسولہ واولیاء ہ فلیزہد فی الدنیا حتی یصیر ینقبض خاطرہ من دخولہا علیہ ویفرح لزوالہا من
یدہ واما مع میلہ الی الدنیا فلا سبیل لہ فہم الغوامض ابدا ترجمہ جو ارادہ کیا باریک معنیون کو سمجھنے اللہ تعالی
اور اسکے رسولؐ اور اولیاؑ کے کلام سے پس چھوڑ دیوے دنیا کو یہان تک کہ دنیا کے آنے سے دل اُسکا تنگ ہو
اور دنیا کے جانے سے خوش ہو لاکن دنیا کی خواہش کے ساتھہ اسکے باریکیون کو سمجھنے رستہ نہین انتہی لیکن
علمائے دنیا پرست کو بسبب حجاب حب دنیا کے اس باریکیون کی سمجھ نصیب نہونے سے اسکو خلاف شرع

سمجھتے ہین فی الحقیقت آپ اُس کے مخالف ہین یواقیت کے فصل مذکور مین فتوحات کے ۲۷ وین باب کے حوالے سے لکھا ہی اعلم ان موازین الاولیاء الکملین لا یخطی الشریعۃ ابدا فہم محفوظون عن مخالفۃ الشریعۃ وان کانت العامۃ تشبہہم المخالفۃ فما ہی مخالفۃ فی نفس الامر وانما ہی مخالفۃ بالنظر الی موازین غیرہم من ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لا یقدح فی علم اہل اللہ تعالی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ کامل اولیاء اللہ کا علم کبھی مخالفِ شریعت نہین اگرچہ عام علما انکو خلاف شریعت کی نسبت کرتے ہین سو انکی سمجھ کا قصور ہی اور فصل ثالث مین لکھا ہی اما علم الاسرار فہو علم الذی فوق طور العقل لذلک یتسارع صاحبہ الانکار یعنے علم اسرار عقل کے درجے سے تر بکر ہونے سے علماء ظاہر اُس علم والے کا کلام سننے کے معاً انکار کرتے ہین انتہی ایسا ہی ہمارے امامؑ کے لئے کہ امام الاولیاء ہین علماء منکرین معترض ہین چنانچہ عقیدۂ شانزدہم مین شیخ اکبرؒ کے مقولے سے آثار مہدیؑ موعود مین معلوم ہوا مگر اظہار حق اللہ تعالی منکرون اور مدعیون سے ہی کرواتا ہی گو کہ حق پوشی مین سعی بلیغ بھی کرین چنانچہ حدیث ابی سفیان سے ظاہر ہی کہ کہتے ہین مین ہرقل کے استفسار کے وقت جناب رسالتمآب کے احوال کو بدلنے مین متساعی تھا لاکن بجز حق کے بول نہ سکا یہان بھی ایسا ہی ہی کہ مسود اگرچہ ہمارا امامؑ اور قوم کو بدی لگانے مین متساعی ہی لاکن بے ساختہ اللہ تعالی کہ ناصر دین حق ہی ترک و تجرد اور تاثیر بیان و وعظِ قرآن امامؑ اور انکے توابع کے لئے اسی سے ظاہر الکھوایا کہ یہی پیشہ اور حال آپکے توابع کا تھا ایسے معترضون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی لما جاءہم رسول من عند اللہ مصدقاً لما معہم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم کانہم لا یعلمون پس انہونے کتاب کو پیچھے ڈالا گویا کہ اوسکے بیان و بیان کرنے والے کو نہین جانتے ہین اور فرمایا تعالی شانہ ان الذین یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین والذین یامرون بالقسط من الناس فبشرہم بعذاب الیم اولئک الذین حبطت اعمالہم اور جو لوگ کہ ترک و تجرد اور زہد و توکل اختیار کئے اُن کے لئے حق تعالی فرماتا ہی مخلصین لہ الدین اور معجزہ ہمارے امامؑ کا خصوصاً مطابق وقت بیان معارف و حقایق تھا جیسے سعد الدین حمویؒ فرماتے ہین لن یخرج المہدی حتی یسمع من شرک فعلیہ اسرار التوحید جیسا موسیؑ کو جادو کے مقابلے مین اور عیسیؑ کو طب کے مقابلے مین اور محمدؐ کو فصاحت و بلاغت کے مقابلے مین عطا ہوا اور منکرین حضوری اسکو سحر اور امداد شیطانی تصور کئے کہ جس سے غرض اُن کی بطلان کی تھی اور مابعد کے منکرین اسکو اپنے بزرگ قید قلم نکرنے سے ساخت و پرداخت مومنین سمجھے چنانچہ مسود بھی یونہی لکھا ہی اور یہہ بھی ہماری حقیت پر داثق اور ہی کہ ہم لوگونکو ہر جاے مخالفین بسبب ادائے نماز اور قرأت تسبیح کے قتل کرتے ہین ایسون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اور یہہ بھی حقیت کی دلیل ہی کہ قبل دعوت سب لوگ باتفاق امامؑ کے معتقد ہوتے تھے اور بعد دعوت کمتر تصدیق کئے اور اکثر انکار ایسا ہی سب انبیا کا حال ہی خصوصاً

ہمارے نبی کا رجا خلاف عقل اور عادت بشری الخ ہدایت مسود عجب کم عقل اور کوتاہ فہم آدمی ہی کہ احوال عیسیٰؑ اور خضرؑ اور الیاسؑ اور یونسؑ اور عزیرؑ اور اصحاب کہف کا کب موافق عقل ہی بلکہ ایسے بہت مقدمے قطعی الثبوت ہین کہ جہان عقل منکرین حیران ہی یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ ابو طاہر وقد شاہدنا رجلا اسمہ خلیفۃ الخراط کان مقیما بابہر من بلاد المشرق مکث ولا یطعم طعاما مندثلاث وعشرین سنۃ وکان یعبد اللہ لیلا ونہارا من غیر ضعف

شیخ ابو طاہر نے کہا کہ ہم نے دیکھا ایک شخص کو نام اوسکا خلیفہ خراط تہا کہ رہتا تہا ابہر مین جو مشرقی ملکون مین ہی قایم تہا کہ کہانا نہین کہاتا تیس برس تک اور عبادت کرتا رات دن بغیر ناتوانی کے

اور عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل نہم مین لکھتے ہین شیخ بو عمر حلوان سیزدہ سال ہیچ طعام نخورد وآنکس را کہ طعام بہشت دہند قالب او را بدین طعام چہ حاجت باشد اگر خورند برای موافقت خلق خورند انتہی یہہ مسود بے تحقیق جو چاہتا ہی اور اسکی عقل اوسکو مستحیل سمجھے کہہ دیتا ہی جیسا عادۃ کفار عرب کی تہی قولہ تعالی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا الیسون کے واسطے ہی آب یہان سے مسود کا کذب وغلط گویون کا بیان ہی پہلا جہوٹھ اور تحریف رجا مطلع الولایت ہدایت مسود لکہا ہی احوال امامؑ اور اصحاب وتوابع کا انہین کے کتب سے لکہا ہون فی الحقیقت اکثر مقامون مین مانند عماد الدین عیسوی کے ازبس مخالف بیان کیا بعض اس سے لکھے جاتے ہین مشتے نمونہ خرواری پہلی جہوٹھ جناب امامؑ کے مان کے نام مین تبدیل کیا اس تحریف کا بیان باب سیوم کی دلیل دوم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی دوسری جہوٹھ جناب امامؑ کے لئے لکہا ہی کہ نکلتے وقت بولے کہ اگر مین حق پر تہا کیون اتباع نکی الخ اور یہہ سراسر ہمارے کتب کے خلاف ہی چنانچہ مسود کی اس عبارت کے اوپر لکھی ہوی تقریر سے ظاہر ہی بعد دعوے کے ایک مدت اسمقام مین اقامت فرماے ہین حقیقت حال یہہ ہی جبوقت امامؑ کو اس دعوے کا حکم حق تعالی کی جانب سے ہوا ایک حکم نامہ وہان کے بادشاہ کو اس مضمون کا روانہ فرمائے کہ مین سید محمد اللہ تعالی کے فرمان سے مہدویت کا دعوی کرتا ہون ایسی حالت مین کہ عقل برجا اور سبطرح سے ہوشیاری ہی نہ سکر وسہو کی حالت مین اور سب صورتون سے صحت ہی اور کسیطرح کی حاجت نہین اور اس دعوے پر اتباع کلام اللہ اور پیروی رسول اللہؐ ہر دو شاہد ہین پس ہر ایک کہ بادشاہ ہو یا امیر قاضی ہو یا وزیر تونگر ہو یا فقیر لازم ہی کہ تحقیق کرکے تصدیق کرین اگر بندے کو جہوٹا اور مفتری علی اللہ جانین قتل کرین وگرنہ ہم جہان جاوین خلق کو اپنے مدعا پر بلاوین ان دونون صورتون مین وبال تمہاری گردن پر ہوگا کہ دونون جہان کی سیہ روی تمہارے لئے ہی انتہی ملخصا اس فرمان کے روانہ کئے بعد چار مہینے اسی جگہہ آپؑ اقامت فرمائے لاکن حین اقامت تک بجز تصدیق کرنے ازلی مومنین کے نہ وہان کا بادشاہ متعرض ہوا نہ کوئی دوسرا اور سب یہی کہتے تھے کہ یہہ ولی کامل ہین اپنے مقابلہ مناسب نہین تیسری جہوٹھ لکہا ہی کہ اب ہندوستان مین معدن مہدویہ کا وہی دیہات ہین فقط الخ اس جہوٹھ کی تحقیق آج بھی ہوسکتی ہی کیونکہ یہ مانند دوسرے جہوٹون کے زمانہ گذشتہ سے متعلق

۳۹

ہنین آج ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے شہرون اور قریون مین ہزارون بلکہ لاکھون آدمی مہدویہ آشکارا رہتے
ہین مثلاً جیپور جوت پور ممبی سورت بھروچ بڑودہ ڈبوئی احمدآباد دہولکا حیسالا دلوانا برکاؤن کھمبایت
کھانبیل اورنگاباد دولت اباد بیجاپور پالینور کہ وہان کا حاکم بھی مہدوی ہی چوتھی جھوٹ چنانچہ سرینگ پٹن مین الخ
یہہ بھی بعینہ عمادالدین کی پیروی ہی کہ اسنے بھی باب ششم کے فصل دوم مین لکھاہی مثلاً تھوڑے دن گذرے
ہین کہ دہلی مین ایک سخت مصیبت آئی بھلے مانس نیک بندے دوراندیش یکسو ہوگئے شریر لوگ جہاد جہاد کر
کود پڑے اسلئے تمام شریر مارے گئے اور کچھ عرب کو بھاگ گئے الخ فاما عمادالدین کی جانب اس واقعہ کے بیان مین حقیقت
ہی اور مسود کا بیان خلاف واقعہ ہی کہ وہان کسی کی تلوار نکلی نہ بندوق چلی چہ جا کہ توپ اُڑین اور لوگ مارے جاوین
حقیقت حال یہہ ہی کہ مہدویہ مانند عادت مسلمانان دیندار کے نماز و تسبیح ادا کرنا چاہے اور اُن کے مخالف کفار دنکی
عادت پر مانع صلوۃ و تسبیح ہوئے آخرالامر صورت جنگ کی نمود ہوئی حاکم نے مہدویہ کو کہلا بھیجا کہ تم کو یہان کھانا
پانی حرام ہی اور نماز پڑہنا منع ہی اسیوقت مومنین مہدویہ نے کہلا بھیجے نماز کو مانع ہونا کام کفار کا ہی وقت نماز
قریبی رات ہی ہم بعد نماز یہان سے ہجرت کرتے ہین حاکم اسبات سے خاموش رہا اور یہہ لوگ بعد نماز وہان سے
کوچ کئے اسمین کسی کو شک ہو تو تاریخ حیدری دیکھہ لیوے مسود یہہ ایک ہی واقع لکھا ہی ہماری قوم پر ایسے سیکڑے
واقعے ہوے ہین کہ جب یہہ نماز اور تسبیح طرف متوجہ ہوئے حسب القدرت اِن کے مخالف انکو ایذا دئے اور قتل بھی
کئے۔ اے انصاف پسند و مقام نظر ہی کہ انبیا اور اُن کے توابع کے پیرو کون ہین اور مشرکین و کفار کی عادت کس مین
ہی یہہ واقعہ بیان کرنا مسود کے لئے ایسا ہوا کہ کسی نے رسید کی جائے تمسک لکھہ دیا اللہ تعالی دشمنون کی طرف سے
حق کو ثابت کروا تا ہی پانچوین جھوٹ ایسے سردارخان غرے زنی الخ اِس امر کا کذب اکثر حیدرابادی پرانے لوگ جانتے
ہین کہ سردارخان مین ہردو فوج کے مقابلے کے وقت حسب العادت گھوڑے چلاے اور داد جوانمردی کی دیئے نہ بھیر
پرجا گرے ہر عقلمند سمجہ سکیگا کہ پندرہ بیس آدمی بھیر پر کس معنے کے پڑینگے کیونکہ بھیر پر گرنا زبردست لُیٹرونکا کام ہی نہ اہل
بیعقلی سے مرنے مین سپاہیون کا نام ہی اور دولت کا بگڑنا ت مسود سریکھے فتوریون سے ہوتا ہی چنانچہ سرینگ پٹن کے
فتوریون نے مہدویہ کے سردار اپنے ساتھہ نہ ملنے سے حیلہ انگیزی کرکے اخراج کروائے چھٹی جھوٹ جب سب ریاستیں
دکھن کی بگڑ گئین الخ افسوس ہی مسود کی جھوٹ لکھتے لکھتے ننگ آتا ہی حیدراباد کی تاریخ دانون کو نیک روشن ہی
کہ مہدویہ ابتداے حکومت آصفیہ سے عمدہ عمدہ خدمات پر معمور رہے ہین چنانچہ راجہ چندولعل کے کئی مدت اگلے بڑے بڑے
امیر جیسا نواب دلدارخان بہادر نواب میران یار جنگ بہادر نواب رسول یاور جنگ بہادر نواب سلطان الملک بہادر

اور بہت سے جمعدار نامور بھی تھے بلکہ چند ولعل کے وقت ان اگلون کی عزت کسی نے نہین پایا اور حیدرآباد جنگ

مین جو سنہ ۱۲۳ مین واقع ہوا بہت سے امور جھوٹے لکھدیا یعنے جمعدار نسین خان عبد الکریم نامی عالم سے مذہب کی تکرار

مین غالب آنے سے عالم مذکور اپنی جہالت باطنی کو کام فرماکر بدزبانی کیا خان موصوف نے بھی جواب ترکی بترکی

دینے سے اسکے معتقدون نے جمعدار کو مجروح کردیا جب یہہ کیفیت عنایت خان جمعدار کو جو اپنے دس پندرہ ہمراہیون کے ساتھ

بازار کو گئے تھے پہنچی تو انہون اپنے ہمراہیون سے وہان آپہنچے اور اہل مسجد عرب پٹھان وغیرہ شمار پانسو آدمی

باہتھیار مسجد کا دروازہ بند کئے ہوے موجود تھے تب رحمت خان نامی سپر کے چھیٹے سے دروازہ توڑا اور عنایت خان

بعنایت ناصر المؤمنین بسم اللہ بولکر سترہیون پر چڑہنے لگا تو دایم خان قابو سے خان موصوف کی گردن پر تلوار لیا وار

کیا اگرگردن ڈہلنے لگی پر اُس جوانمرد نے سر اپنا ہاتھ سے تھا مکر اُس مخالف کو ایک ہی ہاتھ مین واصل جہنم کیا اور

آپ اُسی وار سے شہید ہوا پھر جب جوانمردون کے تلوارین بجنے لگے تب کئی نامرد پاؤن مین گرگر کر جان دینے اور

کتنے اوپر سے کود ہاتھ پیر توڑ ہلاک ہوے اور کتنے لوگ ایسا بھاگے کہ اپنے مکانون تک دم نہ لئے آخرالامر بعد فساد

عظیم حسب درخواست حاکم حلیم مہدویون نے رجوع بفتوی ہوے مگر نیاز بہادر تونی خان فخاللہ وہان سے مقولۂ قاضی و حاکم

تا ل مچ چند توپ و جزال بابندوق ہا بیشمار تخمیناً اسّی ہزار آدمی عرب روہلے کابلی سندی ہندی وغیرہ پیادہ و سوار ان

بیچارے مہدویون کے مکانون پر ہر سے طمطراق سے اوسطرف آئے کہ جہان مہدویہ تخمیناً دیڑھ سو اسم حاضر تھے مگر باوجود

قلت موافق آیہ کریمہ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة کے مہدویہ اپنے مخالفونکو مارکر توپ و جزال چھین لئے اور حیدرآباد

گریز کرکے شہر پناہ کی پناہ لیکر دروازے بند کرلئے - چنانچہ اُن کے چھینے گئے توپ حال تک چنچل گوڑے مین تھے اب انصاف

کیجیے کہ پہلے کون کسپر ظلم کیا اور جلاکر آیا اور مرد و نامرد اپنے اپنے کام کا کیا بدلہ پایا مثل ہی کہ جھوٹ کہون تو تیرے

منہہ پر کہون - مہتاب خان جمعدار کہ بعد شہادت مذکور کے چالیس برس کر انتقال کئے مسود لکھا ہی اوسی وقت شہید

ہوے مگر اوسوقت مہدوی تخمیناً چالیس آدمی شہید ہوے اور اونکے مخالف تخمیناً پندرا سو لیس دروغ گو را حافظہ نباشد

اور مہدویہ کے اخراج کے لئے لکھا ہی انگریز کے خوف سے نکلے غور کا محل ہی یہ بیچارے تھوڑے آدمی اور مخالف انکے

ایک کو سو کے برابر ہوتے پر انگریز سے کمک لیا گیا منے یہ تو مذہب کا مقدمہ تھا کہ مرنیکو اسمین شہادت جانتے ہوے

کیون اپنے برادرون سے کمک چاہے اور مہدویہ انگریز تو کیا اگر آتش ہو سے مذہب کے لئے یک قدم نہین ہٹتے ہین

اونکو خوب معلوم ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجة عند اللہ

واولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمة منه ورضوان وجنت لہم فیہا نعیم مقیم فاما حق یہ ہی کہ حاکم نے کہلا بھیجا کہ تکو

یہان کہنا نابینا نماز حرام ہی اس لئے موافق عادت انبیا اور اونکے توابع کے خصوص ہمارے نبی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا پس حیدرآباد سے نکلے مہدویہ آیہ کریمہ لایخافون لومۃ لائم کے مبشر انکے روبرو دشمن مذہبی
پیٹھ سے کم ہی اور اونکو حب اللہ تعالی کی رحمت ورضوان اور نعیم جنان کی بشارت ہی ایسے مرینگا کہان غم ہی بلکہ
ہمارے یہان دستور ہی کہ اپنے اقربا کی شہادت کی خبر پاتے ہین مبارکبادیان اور خوشیان مناتے ہین اور شیرنی
بٹواتے ہین بلکہ سیدآباد کا جنگ کہ اب حال مین ہوا ہی اور اسوقت کے ہزارون آدمی موجود ہین جانتے ہین کہ بیس پچیس
آدمی تنخواہ اپنی جو پانچ چار برس سے نہ ملی تھی بہوکے نذرہ مک کہ مانگنے سے چندنا دیون نے انکے ہتھیار چھین کے عزت
ریزی کا قصد کرنے سے آبرو کے لئے اپنا جان دےئے اور ایسی جوانمردی کئے کہ اُن کے ہاتھ سے کم وبیش دو سو آدمی
مارے گئے اور باقی عرب روہلے پانچ چار ہزار آدمی ایسا بھاگ گئے دیوان کی سواری فقط کہارون کے حوالے رہی
بلکہ کئی عرب وغیرہ انکی شمشیر برق نظر کی تاب نہ لاکر باؤلیون مین گرگر مرگئے افسوس اس امر سے ہی کہ یہ واقعات بیان کرنے
مسعود کو شرم نہ آئی القصہ معلوم ہووے کہ موجب تحریر اس امور کا یہہ ہی کہ مسعود ان امور کو بہت کذب وافترے کے ساتھ
بیان کیا لہذا ہمکو بھی حق بات ظاہر کردینا لازم آیا اور ان امور مین مسعود جیسا کاذب ومتعصب ہی ویسا ہی تحریف
دلایل وغیرہ مین جری ہی چنانچہ حدیث لاتتمنوا لقاء العدو کے معنے مین تحریف کیا ہی ارشاد الساری فی شرح صحیح بخاری
کے باب کراہت التمنا لقاء العدو مین اس حدیث کے نیچے لکھا ہی ولاینافی ذلک تمنی الشہادۃ یعنے یہہ حکم شہادت
کی تمنا کو مانع نہین مسعود جبین نے اپنی جان کی خوف سے شاید تمنائے شہادت کو مکروہ جانتا ہی اور بندگی میان
شیخ علائی رح کا قصہ خود اسکی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ غلط لکھا ہی یعنے جناب شیخ موصوف رح بادشاہ کے روبرو اگر
علمائے مخالفین سے بحث مین عاجز ہوتے باوجود اغوائے علمائے نصوص الدین کے اسیوقت شیخ رح کو قتل کیون
نہ کرواتا اور شیخ رح مخالفات شرعیہ وعظ قرآن مین بیان کرتے تھے وہ سنکر بادشاہ متاثر کیونکر ہوتا بلکہ یہہ مسعود کا بیان
خلاف واقع ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مذہب کے مناظرے کے وقت وعظ قرآن کیا معنی رکھتا ہی علما مناظرے مین عاجز
ہونے سے شیخ رح کو قتل نہین کیا اور علما سے کہا کہ مین خون ناحق کے لئے رخصت نہ دونگا ۔ اب مسعود کے تعصب و
عناد کے دلایل کا بیان ہی ہر شخص جانتا ہی جب کسیکو کسی کے ساتھ دشمنی ہو ہر ہمزا اپنے مخالف کا عیب نظر آتا ہی اور
اپنے مخالف کی بدنامی ونقصان کے درپی رہتا ہی یہان تک کہ بعضون نے اپنے مخالف کے قصد نقصان سے
اپنے جان تک بھی دریغ نہین کئے ہین جہ جائے کہ برا بولین پہلی دلیل مسعود کا ہمیر بہتان کرنا اور اکثر امور مین اُسکا
جھوٹ بولنا ہی چنانچہ تھوڑا اوپر نمونے کے طور پر ذکر ہوا دوسری دلیل یہہ کہ کتاب مذہب کے مناظرے مین ہی جا بجا

کہ اسمین دلایلِ عقلیہ و نقلیہ ہمارے مذہب کے اصول متفقہ کے بطلان پر بیان ہون نہ یہہ کہ خلق کو اغواے عداوت
ہمارے اس قول پر منصف کے نزدیک مسود کی تمام کتاب دلیل ہی اگر کوی بادی النظر سے دیکہو تو باب دوم فقط
اسی بیان مین ہی آخر کار مسود یہہ لکہا ہی جب اسلام ضعیف ہوا اور سلاطین اسلام مین طریقہ احتساب و اجراے احکام کا
مفقود ہوگیا جو عداوتِ مذہبی کہ اس قوم کے ساتہہ تہی حکام کے دلون مین باقی نرہی الخ پس یہہ صاف اغواے فساد
ہی نہ انصاف دینی کی داد - تیسری دلیل یہہ کہ حاکمونکو فقط ہمارے مذہب کے لئے فساد کا اغوا دیا و گرنہ اور مذاہب
بہی ہین کہ انکو مذکور نہ کیا اگر اسکو عداوت دینی تہی یون لکہتا حکام کے دل سے محبت دینی اور عداوت مذہبی کہ اہل ہوا
سے تہی جاتی رہی تاکہ شمولِ عامہ ہو چوتہی دلیل یہہ کہ لکہا ہی پہر بہی بمقتضاے شرارت کے کہ مقتضا اس مذہب کا ہی الخ
جانئے کہ شرارت کو مقتضاے مذہب مقرر کرنا عین عداوت و محض شرارت ہی یعنے شرارت ایک صفت رذیلہ ہی کہ
صاف گالی ہی مقتضاے مذہب کیونکر ہوسکتی ہی با این مسود لکہتا ہی کہ انکو حکومت نہین غریب فقیر مفلوک ہین
اور انکو ہر جا سے بسبب اشاعت مذہب کے اپنے لوگ یعنے مسود کے مار مار نکال نکال کرتے رہے ای انصاف پسندو
پہر شرارت کا معنی کیا ہی معلوم نہوا اگر مذہب کو ظاہر کرنا ہی تو سب زمانہ شریر ہوا اگر اپنے مخالف سے عند الضرورت
جہاد کرنا ہی تب بہی کوی فرد بشر اس سے خالی نہین اگر گنہگاری ہی تو خود مسود اسمین مبتلا ہی کہ جہوٹ اور افترا
کہ گناہ عظیم ہی اس سے صادر ہی اور دوسرے گناہان کہ منشا انکا دنیاداری ہی جہان کہ دنیاداری زیادہ ہی وہان
گناہان بہی زیادہ ہین جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی انما اموالکم و اولادکم فتنۃ اور رسول فرماتے ہین ڈرتا ہون مین کہ تم پر
دنیا کہ بیشین جیسا تم سے اگلون پر بیچہے ہین اور ہلاک ہو تم اسکے سبب جیسا اگلے ہلاک ہوے یعنے گناہون کے سبب سے
اور فرماتے کہ حب دنیا سر سب گناہونکا ہی سو وہ تو ہمارے مذہب مین مطابق کتاب و سنت کے کفر ہے۔

مسود کے باب سوم کا رد - رجا حقیقت حال یہہ ہی کہ قاعدہ مستمر الخ ہدایت

سلمنا ما قال المسود ہمارے امام مین سب علامت بطور ماہیت شرعیہ مرکبہ ممیزہ جمع ہے کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی
قریب بیان ہوگی **رجا** مہدویہ اس طریق اثبات مسلم الثبوت کو ترک کرکے الخ **ہدایت** پہلے یہہ بات معلوم کرین
کہ دعوی بے دلیل کذب محض ہی خلاصہ اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ حدیث کی صحت و سند خاص مجتہد کے لئے سزاوار
ہی نہ دوسرے کو اور ائمہ مجتہدین سے اس امر مین کوی سند مخصص پائی نہین جاتی اسی لئے اکابرین علماے متقدمین کو
اس امر مین توقف رہا بسبب اختلافات روایات اور عدم سند و تحقیق مجتہدین کے چنانچہ * امام سعد الدین
تفتازانی شرح مقاصد کے آخر ذکر مہدی مین لکہتے ہین فذہب العلماء الی انہ امام عادل من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنہا یخلقہ اللہ

مستی شاہ وبیعتہ نصرۃ لدینہ ترجمہ علما اسبات کی طرف گئے کہ مہدی امام عادل اولاد سے فاطمہ عنہا کے ہی پیدا کرے
اسکو اللہ تعالی جب چاہے اور بھیجے اسکو ایسے حال مین کہ مددگار رہے دین کو اپنے انتہی اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ فقط علما کا اتفاق اسپر ہوا کہ وہ اولاد فاطمہ عنہا سے ہووے اور دین کی نصرت کے لئے قایم رہے اور امام
بیہقی بھی ایسا ہی لکھے ہین اور کہتے ہین کہ اسمین علما کو توقف ہی چنانچہ تحقیق اسکی قریب آویگی انشاء اللہ تعالی
اب معلوم کرین کہ مسودہ بے تحقیق لگا دیا کہ مہدویہ نے طریقہ اثبات مسلم الثبوت کو چھوڑ دیا ہم پوچھتے ہین وہ طریق
اثبات مسلم الثبوت کس کی نکالی ہی اگر اپنے معتقدایون یا بھائیون سے بتا دے کذب صریح ودلیل فضیح ہی اور
سند منکرین مہدی کی مانند سند منکرین خاتم الانبیا کے ہوئی اگر کسی مجتہد کی سند ہو تو کیون نہ لکھا کہ امر مہدی
مین طریقہ اثبات مسلم الثبوت فلان مجتہد نے یہہ مقرر کیا ہی کیونکہ حدیث مین اتباع مجتہد کی واجب ہی نہ روایت
محدث کی اگرچہ عمل مین بھی ہو چہ جاے کہ ایسے بڑے امر اعتقادی مین ہر شخص دم مارے چنانچہ محمد وجیہ الدین نے
نظام الاسلام مین کہ جسکی صحت پر ۲۵ عالم کہ انمین بڑے بڑے قاضی مفتی مدرس واعظ وغیرہ ہین اور ۳۴ طالب
العلم قریب التحصیل کہ اپنے اپنے دستخط کئے ہین اور غلام قادر صاحب عالم مدراسی بھی اسکی صحت کی اتباع کرکے
اور کچہ اپنی طرف سے دلایل زیادہ کیا ہی ۲۳ وین سوال کے جواب مین شاہ عبد العزیز دہلوی کی تحقیق اور چند
علما کے قرارداد کا حوالہ کرکے لکھتا ہی کہ چارون مجتہدون نے جو فرمایا ہی کہ جو کوئی ہمارے قول کو برخلاف حدیث
صحیح کے پاوے تو چاہیے کہ اُس حدیث پر عمل کرے کہ فی الحقیقت ہمارا مذہب یہی ہی مگر کہنا انکا اُن کے زمانے سے
علاقہ رکھتا ہی کیونکہ اُن کے بعد اجتہاد جاتا رہا تقلید لازم ہوئی اسلئے کہ بعد اُن کے جتنے علما گذرے باوجودیکہ انکو
مسایل کے نکالنے کی قوت اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پہچانت اور فقیہون کے اختلافات کی شناسائی
حاصل تھی پھر بھی وے اجتہاد کی راہ نہ چلے اور لکھا ہی کہ اجتہاد اُن کے سوا دوسرے کو حرام اور تقلید واجب
ہونے پر سبھون نے حکم کیا ہی اور ۲۴ وین سوال کے جواب مین لکھا ہی شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح سفر السعادات
کے ۱۸ وین صفحے مین لکھا ہی گفتہ است محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ہمام کہ این ترتیب کہ محدثین در صحت احادیث
وتقدیم صحیح بخاری ومسلم قرار دادہ اند تحکم است وجایز نیست در وی تقلید زیرا کہ صحت نیست مگر از جہت اشتمال
روات بر شروطیکہ اعتبار کردہ اند از البخاری ومسلم وشک نیست اجتماع شرایط راوی از حکم کردن بخاری ومسلم
بآن جزم نمی توان کرد چہ جایز است کہ در واقع خلاف آن باشد زیرا چہ بتحقیق اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود
از بسیاری روات کہ سالم نیستند از جرح وہمچنین در کتاب بخاری جماعت اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان

پس مدار کار در حق روات بر اجتہاد علما و صواب دید ایشان باشد ہمچنین در شروط صحت وضعف انتہی اور ہر دو قول

مذکور کی تحقیق پر مسلم الثبوت اشباہ والنظایر تحریر نہایۃ المراد ابن مناوی کی شرح جامع الصغیر تفسیر احمدی فتوی علماء حرمین

شریفین کفایہ شرح ہدایہ تقریر شرح تحریر اور تیسیر شرح تحریر وغیرہ سے سند مین لایا ہی پس ہمارے مخالف کو چاہیئے کہ کسی امام سے

آثار مین سند بتاوے وگرنہ حدیث کی اتباع کا نام نہ لیوے جاننا چاہیئے کہ ائمہ مجتہدین بسبب اختلافات کثیرہ کے اس امر کے

حل وکشف مین جب جرأت نہین کیئے انکے توابع کے اتباع کہلاتے کہ بنسبت اُن کے از بس مرتبہ تنزل مین ہین احادیث سے

سند و معارضہ کرنا عین جہالت ہی اور ہمکو اس امر کی تحقیق اور تصدیق کے لئے گئے دلیل قطعی ہین اول اخلاق کہ یہہ امر مسلم

الفریقین ہی چنانچہ مسودہ بھی اسکی صحت مین ایک حدیث باب ہشتم سے مطلب دوم کے ۲۷۴ وین صفحے مین لکھا ہی اور شیخ اکبر

کے حوالے سے خاتم الولایت کے لئے ۳۰۵ وین صفحے پر لکھا ہی فاما مہدی خاتم الاولیا ہونیکا ثبوت باب ہشتم مین آئیگا

انشاء اللہ تعالی دوسری دلیل چلنے کی مناسبت یعنے برابری شکل و شباہت کی سو وہ بھی مسودہ باب سوم دلیل ہشتم مین شیخ اکبر

کے حوالے سے ۸۹ وین صفحے پر اپنی تحریف دوم مقرر کرکے لکھا ہی اور کچہ ۲۷۴ وین صفحے پر بھی بیان کیا ہی تیسری دلیل

موافقت نام چوتھی دلیل موافقت باپ کے نام کی پانچوین دلیل اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا چھٹی دلیل دعوی ساتوین

دلیل معجزات مانند سوکھی لکڑی تر و تازہ ہوکر ایک آن مین شاخ و برگ نکلنا اور جھاڑ پتھر وغیرہ گواہی دینا اور ابر کا سایہ

ہمیشہ رہنا اور بول و غایط کبھو نظر نہ آنا اور کبھو بدن پر مکھی نہ بیٹھنا اور جسم مبارک کو سایہ نہونا اور پشت مبارک پر مہر ولایت

رہنا اور مردہ زندہ ہونا اور سخت بیمار شفا پانا ایسے اور کئی کہ جنکو انتہا نہین اور حمل اور ولادت کے وقت بھی مانند آثار

رسول کے آثار ظاہر ہونا یعنے جناب امام کی والدہ کا خواب دیکھنا اور تولد کے ساتھ بتون کا گر پڑنا اگر کہین یہہ تراش

مریدین معتقدین کی ہی ہم کہتے ہین منکرین جناب رسالتمآب بھی یہی بول رہے ہین چنانچہ ذکر اسکا باب دوم مین گذرا

بلکہ یہہ موافقت بھی دلیل حقیت ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین عن ابی سعید رض قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن من قبلکم شبرا بشبر او ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری

قال فمن متفق علیہ ترجمہ ابی سعید سے مروی ہی کہ کہا انہونے فرماے رسول البتہ اتباع کرینگے تم اپنے اگلے لوگونکی بالشت

سے بالشت ہاتھ سے ہاتھ یہانتک کہ اگر وہ گھس جاوین گھوہ پھوڑ کی بل مین تو تم انکی اتباع کروگے پوچھے گئے رسول اللہ

کیا یہود و نصاری کو تو آپ نے فرمایا پھر کون ہی کہ اسپر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا ہی مشکات کے باب تغیر الناس مین

یہہ حدیث ہی آٹھوین دلیل یہہ ہی کہ اس جناب کی صحبت سے یک دو روز جو مشرف ہوا اصحاب صفہ کا مانند ہوا اگرچہ

کیسا ہی فاسق و فاجر ہو اور اس امر کے گواہ اکثر علماے ربانی ہین کہ آپ دیکھ کر ان امور کو تحقیق کرکے تصدیق کیے

۴۵

اب جگہ یہہ عرض ہوا ہی کہ ابی بکر دعوی مہدویت کہلاتا ہو تو کہلا نہین تو فلان مین کا کرونگا اسواسطے مین بصحت عقل و حواس دعوی کرتا ہون کہ انا مہدی مبین مراد خدا اور اپنا جز دو دو انگلیون سے پکڑ کر کہا کہ جو کہ مہدویت اس ذات سے منکر ہو وہ کافر ہی اور مین حکم اسے بواسطہ احکام وغیرہ بیان کرتا ہون اور فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی

ہین اور گواہی ہر امر مین اہل معاینہ اور شاہدہ کی معتبر ہی نہ اعتراض سامعین یا دور والونکا مثلاً کسی نے کسیکو قتل کیا تو
اسکے قریب کے لوگ جو دیکھے ہین انکی گواہی پر فتوی ہوگا گو کہ دور دراز والے یا سامعین بکثرت اسکے عدم قتل پر گواہی
دیوین اگرچہ دیکھنے والے تھوڑے ہون ایسا ہی رویت قمر مین بھی اگر کہین کہ گواہی موافقین اور تابعین کی شرع مین معتبر
نہین ہم کہتے ہین یہہ شبہہ سب انبیا مین واقع ہی اسی لئے اکثر لوگ انبیاء کے منکر ہوئے خصوصاً ہمارے نبی کے لئے یہی معاملہ
درپیش ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لقد حق القول علی اکثرہم فہم لا یومنون رجا البتہ اِن علامات متفق الخ ہدایت
جسقدر انتفا علامت مسلمۃ الفریقین کا علتِ ابطال ہو اثبات اسکا بھی اسی قدر سبب تحقیق ہونا واجب ٹھرا مثلاً کسی
مخبر صادق نے کسی کے آنے کی خبر دیا ہو اور دو فریق اُسکے آثار مین مختلف الاقوال ہین مگر چند علامات مین متفق ہین پس
ایک شخص آوے اور دعوی کرے کہ مین ہی مبشر مخبر صادق ہون اور آثار مسلمۃ الفریقین اُسمین سب موجود ہین بلکہ بعض امور
مختلفہ بھی آپ انصاف سے کہین کہ وجہ انکار اقوی ہوگا یا اقبال رجا جو علامات ظنیہ ہین انکا انتفا الخ ہدایت
جس موافق ظنیات کا انتفا دلیل ابطال ہی اسیموافق اثبات اُسکا بھی حجت تحقیق ہی جب بعض ظنیات کے سامنے
دلایل قطعیہ مسلمۃ الفریقین بھی پائی جاوین اور بعض ظنیہ اُسکے معارض و مقابل ہون وہ ظنیہ بالکل ساقط الاعتبار ہین بلکہ
احاد ظنی کے موافق جب واقعہ ظہور مین آوے اُسکا حکم مانند متواتر کے قطعی ہوجاتا ہی رجا پس جبکہ بکثرت علامات
مہدویت الخ ہدایت ثبوت اُس امر کا کہ احادیث سے کسی مسئلہ کا مقرر و مخصص کرنا سواے مجتہد کے دوسرے کو درست
نہین اگرچہ فرعی بھی ہو اوپر گذرا پس ایسے امر اعتقادی مین تمہارا تقرر سراسر مہمل و باطل ہی باین خود مسود اپنے دلایل کے
ظنی ہونیکا قایل ہی اور ظن مقابل مین یقین کے جب عمل مین ہی بے اعتبار ہی تو امر اعتقادی مین بیکار محض ہی مثلاً
اگر بفرض محال مطابق خیال منکرین کے کوئی دعوی کرے کہ مین مہدی موعود ہون جتنے احادیث کہ مہدی کی شان مین
وارد ہین سب اسکے موافق ہونگے یا بعض اگر کہین کہ سب موافق ہونا واجب ہی تو بطلان اسکا ظاہر ہی کہ احادیث آثار
از بس مخالف ہین چنانچہ مسود اسی عبارت مردودہ کے نیچے آپ ہی لکھا ہی اگر کہین کہ بعض احادیث جو صحیح ہین موافق ہونگے
تب بھی بدیہ البطلان ہی کہ احادیث صحیحہ اور غیر صحیحہ مقرر کرنا کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر گذرا پس یہی صورت موجود ہی کہ ہم
تحقیق کئے ہین اور ایسا ہی سب انبیا کی مومنین کی تحقیق ہی جب آثار متفقۃ الفریقین سے کہ جسکو قطعی کہا جاوے
ثابت ہوکر یہی مہدی موعود ہی پس جو حدیث آپکے موافق ہوئی صحیح ہی اور جو مخالف ہوئی ساقط الاعتبار ہی کیونکہ
مہدی کا خلیفۃ اللہ ہونا اور مبعوث من اللہ ہونا اور خطا سے معصوم ہونا نقلی ہی جیسا کہ عقیدۂ شانزدہم مین گذرا
اور باب ہشتم مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالی اس سے معلوم ہوا کہ مہدی کا علم قطعی ہونا چاہئے اور دلیل ظنی دلیل قطعی کے

ردبرو ساقط الاعتبار ہی رجاب دلایل اثبات کہ حقیقت مین الخ ہدایت یہان بھی مسود کا کذب و تعصب

انصاف پسندون پر ظاہر ہوگا کہ معانی اور تحقیق مین دلایل کی کیسی کیسی جو بیان کیا ہی اور سب دلایل سے جو آگے مذکور

ہونگے ثابت ہی کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ کہ اولاد مین امام موسی کاظم کے ہین مہدی موعود حقیقی ہین علیہ و علی

آبائہ الصلوۃ والسلام اور وہ دلایل بسبب موافقت حال مہدی موعود حقیقی کے حکم قطعیت کا رکھتے ہین ابطال دلیل اول کا

رجا مگر مہدی کا اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا الخ ہدایت متواتر کی تعریف مسود نے دلیل ہفدہم کے اپنے

دوسرے جواب مین ۱۵۵ صفحے پر یون لکھا ہی کہ چنانچہ متواتر کی حقیقت یہی ہی کہ بہت سے اخبار احاد جب ایک بات پر متفق

ہون وہ بات مرتبہ یقین کو پہنچ گئی اگرچہ ہر واحد جدا گانہ ظنی تھی مثال اُسکی محسوسات مین یہہ ہی کہ رسی بالونکی کسقدر قوی

و مضبوط ہو جاتی ہی حالانکہ بخبر بالون کے اسمین اور کچھ نہین اور ہر ہر بال علیحدہ نہایت ضعیف تھا الخ اور ایسا ہی سب اہل

اصول و کلام کا قرار داد ہی کہ امام الہمام عمر النسفی رحمۃ اللہ اپنے عقیدے مین لکھتے ہین والخبر الصادق علی نوعین احدہما

الخبر المتواتر وہو الخبر الثابت علی السنۃ قوم لا یتصور تواطؤہم علی الکذب وہو موجب للعلم الضروری کالعلم بالملوک الخالیۃ فی

الازمنۃ الماضیۃ والبلدان النائیۃ والثانی خبر الرسول المؤید بالمعجزۃ ویوجب العلم الاستدلالی یعنے سچی خبر دو طور کی ہی ایک متواتر

وہ ایسی خبر ہی کہ ایک قوم کی زبان پر جاری ہو کہ اُن کا اتفاق جھوٹ نہ سمجھا جاوے اور وہ واجب کرتی ہی علم ضروری

کو یعنے دیکھے سنے کی بات ہوتی ہی جیسا علم اُن بادشاہونکا جو اگلے دنون مین گذرے اور دور کے ملکون کا دوسری

خبر رسول کی جو معجزے کے ساتھ مدد کی گئی ہو واجب کرتی ہی علم استدلالی کو ای انصاف والو غور سے نظر کرو کہ فاطمیت

مہدی کی خبر جب متواتر ہی ثبوت فاطمیت مدعی مہدویت بھی واجب ہی کہ متواتر ہو ایسا ہی ہمارے امام کی سیادت

متواتر ہی جیسا رسول کی ابراہیمیت ہی اور آج بھی اُسکا تواتر ثابت ہی چنانچہ مسود لکھا ہی کہ تمام کتابین مہدویونکے

بھی اس اقرار سے مالامال ہین الخ اگر ہمارے امام اور قوم کو سیادت کا یقین نہوتا مانند دوسرے علامات کے اِسکو

بھی بتاویل و تعرض رد کیون نکرتے الغرض حضور مین ہمارے امام کے اکثر علما و فضلا مانند بندگیمیان ملک الہداد خلیفہ

ملا علی فیاض وغیرہم کے چنانچہ اونکا ذکر مسود باب دوم اور باب سوم کی دلیل شانزدہم مین کیا ہی کہ ہر ایک انمین مثل

ابن سلام کا تھا بدریافت تمام تصدیق مہدویت جناب سید الاولیا امام الانبیا سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری کر کے

اپنا وسیلہ نجات مقرر کئے کہ جنکی صفت قرآن شریف مین یون مذکور ہی قولہ تعالی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم

الصادقون والشہداء عند ربہم لہم اجرہم ونورہم اور منکر کو اُس جناب کے جو موصوف بصفات خاتم الانبیا ہی خالد فی النار

سمجھے اور قرار دئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک ہم اصحاب الجحیم اور دوسرے بلے علم

بسبب تصدیق اور صحبت کے وہ علم و مرتبہ حاصل کئے کہ ما فوق اصحاب صفہ بلکہ ہم قدم خلفاے راشدین امرا و مومنین رض
رضی اللہ عنہم اجمعین کے بنگئے مانند بندگی میان شاہ دلاور کے کہ جن سے اکثر علما مانند میان عبد الملک سجاوندی صاحب
سراج الابصار کے اخذ علم ظاہری جیسا بیان قرآن اور حصول علم باطنی یعنے علم سلوک کئے ہین خبر سیادت بتوثیق
تمام دئے اور آن کے بعد ان کے تو بع کہ ہر فرد انکا مثل خواجہ حسن بصری رض کے تھا اسی طور سے خبر دئے اور ان کے بعد بھی
طبقہ بعد طبقہ ہزارون آدمی کہ عبادت و ریاضت اور اخلاق سے ان کے ہر چند احتمال کذب متصور نہین اسی کی توثیق
و تصدیق کئے اور ان کے مخالفین مذہب جو امام کے ہم نسب ہین ان کے شجرات بلکہ بعض غیر نسب و غیر مذہب کے شجرات بھی
موافق ہین پس خبر متواتر کا یہی معنی ہی جیسا خبر وجود خضر اور سخاوت حاتم اور عدالت کسری متواترات سے ہے اگر کوئی کہے
تمہارے مہدی کی سیادت کی جو خبر دئے ان کے معتقد و مرید ہونے کے سبب سے کالمدعی ہین ان کا قول بدون دوسری
شہادت کے معتبر نہین تو جواب اسکا وہی ہی جو شیعہ کو بشارات شیخین کی اثبات مین تم دوگے بلکہ کل نصاری و یہود اور
مشرکین جناب رسالتمآب مین ان کے مومنین کے لئے یہی کہتے ہین پس انکو تم جو جواب دوگے وہی جواب ہمارا ہی با این
شجرات غیر مذہب کہ بعضے اونمے ہم نسب اور بعضے غیر نسب بھی گواہ ہین اور اگر کہینگے کہ اہل شجرات غیر نسب جیسا کہ سنے
ویسا لکھ لئے ہون اور ہم نسب بھی جعلی نسب تیار کر لئے ہون تو ہم کہتے ہین کہ اکثر اہل تاریخ کو امور مختلفہ ظنیہ و شکیہ وغیرہ
اپنے کتب مین لکھنے کی عادت ہی نہ شجرات مین کیونکہ جو امر کہ صحیح ہوا اسی کو داخل شجرات کرتے ہین تاکہ اپنے نسب وغیرہ
کے خاص اخبار مورد اعتراض نہ ہین اور ہم نسب اگر جعلی نسب بنالین تو اسما بطون متعددہ کیونکر برابر ہوسکتے ہین اور اب
ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ عمدۃ المطالب لطائف اشرفی کے مولف جو جو اپنی کتاب مین لکھے ہین ان کا مشاہدہ ہی یا الہامات
ہین یا سمع اول کے دو امر کہنا سراسر کذب ہی کہ وہ اپنے اگلے زمانون کے کیفیات اور مخالفات واقعات کئی لکھے ہین مثلاً
خواجہ محبوب سبحانی قدس سرہ کی سیادت کو عمدۃ المطالب مین صاف اڑا دیا ہی جیسا مسود بیان کیا اگر سمع کو قبول
کرلیوے اپنے دلایل کو آپہی بے اعتبار کہنا لازم آیا الزم بما الزام اور شجرات کہ جنمین ہمارے امام کا نسب مذکور ہی سید دستگیر صاحب
ساکن میسور برہان شاہ صاحب وغیرہ ساکن مدراس کا شجرہ ہی یہہ ہم نسب ہین اور غیر نسب اولاد خواجہ سید محمد گیسو دراز
قدس سرہ اور سید امیر اللہ شاہ حسینی رضوی سجادہ مکان ہم کنڈہ جاگیردار میلوارم متعلقہ کہم مٹ یہہ سب اکابرین مشائخین
ہین اور شجرہ والی کرنول وغیرہ اگر کوئی کہے ہم نسب بھی اپنا نسب نامہ بنالئے ہون تو ہم کہتے ہین انکا نسب نامہ بھی جعلی ہو تو
اسماء آبا علوی از عبد اللہ تا امام موسی کاظم رض برابر کیسا ہوسکتے ہین نکتہ رسول اسم اسم ابی جو فرماے ہین اس سے
یہہ اشارہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ جیسا رسول کی نسب مین عدنان سے اوپر علما نسب تفرقہ ڈالے ہین ایسا ہی مہدی کے آبا مین

بھی ہوا چاہئے اور لفظ اب کل لطون اعلی کو شامل ہی چنانچہ حدیث شریف ہی من فر بدینہ من ارض الی ارض فی ان کان شبرا

من الارض استوجب لہ الجنۃ وکان رفیق ابیہ ابراہیم ونبیہ محمد مگر وہان بسبب بُعدت زمان اور کثرت لطون سکے زیادہ تفرقہ

ہوا یہان کم چنانچہ رسول فرماتے ہین کذب النسابون فیما فوق العدنان اور فرمان مہدیؑ بھی امر قطعی ہی جب ثابت ہوا کہ ہی

مہدی موعود ہی اور مہدویت کے لئے اخلاق کو دلیل کرینگا ثبوت دلیل ہفدہم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی **رجا** حالانکہ

اِن میان کی نقل پر ہرگز اعتبار و اعتماد نہین ہوسکتا ہی الخ **ہدایت** ہر نبی کے منکرین انکے اصحاب و توابع کے لئے

اسی گفتگو مین ہین بلکہ شیعہ کے نزدیک اکثر اصحاب رسول مع خلفاء ثلاثہ راشدینؓ کے جو اہل سنت وجماعت کے پاس ہین انہین

پر دین کا مدار ہی کب اعتبار ہی بجز کذب اور دوسرے سب کے انکو یاد بھی نہین کرتے ہین الحاصل مسود کی غرض یہہ ہیؔ کہ

ہمارے سلف صالحین رضؓ سے لیکر آجتک کسی نے شعب الایمان نہین دیکھا مگر بندگیمیان سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے جو لکھے

ہین انکا اعتبار نہین اس زعم باطل کو دلیل بنانا فقط جہالت اور تعصب و ضلالت ہی بااین آپ بھی لکھتا ہی کہ مین نے پوری

کتاب نہین پایا یہی دلیل جہل مرکب ہی کہ خود نہ دیکھنے پر اپنے قایل رہنا پھر دوسرکو کہنا کہ اس کتاب کے عبارات مین غلطی

کرتے ہین **رجا** اپنی طرف سے اضافہ کرنا عادت مصنف کی نہین الخ **ہدایت** یہہ دعوی بھی محض تعصب اور

عین جہالت ہی کیونکہ مصنف شعب الایمان کی عادت ہی کہ جہان کہین حدیث کے معنے مین الفاظ کے بہ نسبت شبہ واقع

ہو تو اپنی طرف سے اسکو تفسیر کردیتے ہین چنانچہ مشکات المصابیح کے باب ولیمہ مین لکھتے ہین الفصل الثالث عن ابی ہریرۃ

قال قال رسول المتباریان لایجابان لایوکل طعامہما قال الامام احمد یعنی المتعارضین بالضیافت فخرا وریاء وعن عمران بن

حصین قال نہی رسول عن اجابۃ طعام الفاسقین وعن ابی ہریرۃ رضؓ قال قال رسول اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیاکل من

طعامہ ولایسئل ویشرب من شرابہ ولایسئل روی احادیث الثلاثۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال ہذا ان صح فلان الظاہر ان

المسلم لایطعمہ ولایسقیہ الا ما ہو حلال عندہ اب دیکھئے کہ حدیث اول مین صاحب مشکات نے بعد حدیث کے امام کا قول

بھی بیان کیا اگرچہ عادت صاحب مشکات کی اکثر جگہہ مین فقط حدیث بیان کرنا ہی اور تیسری حدیث مین امام بیہقی رح

نے حدیث کے سوائے اپنا قیاس جو شعب الایمان مین بیان کیا ہی اسکو بھی لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ صاحب شعب الایمان

کی عادت ہی جہان احادیث مین شبہ واقع ہو آپ صاف کرکے بیان کیا ہی ایسا ہی ذکر مہدیؑ مین بھی بسبب اختلافات

روایات کے اپنی طرف سے اتفاق ائمہ حدیث کو بیان کردیا اسپر اگر کوی کہے کہ صاحب مشکات و صاحب شعب الایمان

کی عادت ہی کہ سوائے حدیث کے اور کچہ اپنی طرف سے بیان نہین کرتے ہین جھوٹا اور فریبی ہی اب ہم شعب الایمان

کی عبارت کا ترجمہ لکھتے ہین اختلاف کیا لوگون نے امر مہدیؑ مین پس ٹہر گئی ایک جماعت اور حوالہ کیا انہون نے اسکی نہایۃ کو

اسکے عالم طرف یعنے اللہ تعالی شانہ کی طرف اور یہہ اعتقاد کئے کہ وہ ایک شخص ہی فاطمہ کی اولاد سے نکلیگا آخر
زمانے مین انتہی ای منصفو دیکھیے کہ اسمین کونسی بات خلاف عقاید سنیہ ہی یعنے اس قول مین چھے امر ہین پہلا گو کو
اختلاف امر مہدی مین کہ کس نشانیون سے آویگا اسلئے کہ احادیث جو آثار مہدی مین وارد ہین مختلف ہین دوسرا توقف
کہ لوازم اختلاف سے ہی تیسرا علما کا حوالہ اللہ تعالی پر چوتھا مہدی کو ایک شخص جاننا پانچوان اولاد فاطمہ سے ہونا
چھٹا وقت خروج بعض آخر زمان قرار دینا چنانچہ مسود خود دلیل نہم کے اعتراضات مین روایات مختلفہ بیان کیا ہی کہ
ان چھے امر مین کونسا امر ہی کہ اسکے خلاف مجتہدون کے قطع نظر دوسرے علما سلف یا خلف قرار دئے ہین لاکن منکرون
کے کہنے کا اعتبار نہین رجا اسمین کوئی کلمہ حصر کا موجود نہین ہدایت یہہ عجب جہل بسیط ہی کہ وہ تو علم کو اللہ تعالی
پر حوالہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کو معلوم نہین کہ کب آویگا اور کسطور پر پہر حصر کس چیز کا لازم آویگا رجا بالفرض والتقدیر
الخ ہدایت مسود اس زعم پر اسکو معتبر کہا کہ عمدۃ المطالب وغیرہ مین سید نعمت اللہ نہین پایا ہم پوچھتے ہین جو جو امر
اسمین ہین قطعی ہین یا نہین مگر قطعی کہنا سراسر کذب وجہالت ہی کہ بجز نص صریح یا حدیث متواتر یا اجماع صحابہ علی العموم کے
کوئی امر قطعی نہین اور ظنی کہنا بھی غلط محض ہی کہ خبر مختلف فیہ کے جہت غالب کو ظن کہتے ہین اور مغلوب کو وہم اگر ہر دو
جہت مساوی القوت ہون شک ہی پس یہہ کتب کسی جہت قوت استدلال نہین رکھتے کیونکہ امر مشکوک وموہوم کو
اعتقادیات مین بالکل اعتبار نہین بلکہ عملیات کے لئے بھی یہہ کتب معتبر نہین ہوسکتے ہین چہ جائیکہ ایسا تر امر اعتقادی قطعی
الثبوت جیساکہ گذرا ایسی مہمل دلیل سے منتفی ہو کہ اکثر کتب انساب آپسمین مختلف ہین چنانچہ حبیب السیر کی دوسری جلد کی
پہلی جز مین چہالیس وین صفحے پر لکھا ہی بقول اکثر علماے کرام وفضلاے عظام کاظم را بیست پسر وہژدہ دختر داشت اور
ے ہم وین صفحے پر لکھا ہی در تاریخ صحیح آمدہ است کہ کاظم را سی ویک پسر بیست وہشت دختر داشت وآسامی بیست وپنج
پسر وشانزدہ وختر را تفصیل نمودہ ودر کشف الغمہ از شیخ مفید منقول است کہ کاظم را سی وہفت فرزند بودہ از انپسر ودختر
جنات الخلود مین لکھا ہی کہ عدد اولاد آنحضرت یعنی امام موسی کاظم ہجدہ پسر ونوزدہ دختر الخ اور لکھتا ہی کہ جمعے کہ اولاد
سی وہشت دانند عقیل نام ذکر کردہ اند وبقول ابن الخشاب بیست پسر وبیست دختر انتہی اور سید مرتضی علم الہدی نے
اپنے نسب نامے کی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سے لیکر حضرت امام عسکری تک جو نسب نامہ سادات کا
جمع کئے تھے بسبب عربی رہنے کے مین فارسی کیا ہون اسمین لکھا ہی اما اسمعیل بن حضرت موسی کاظم را ہشت فرزند
بودند مبیت وعابد وثابت ونعمت واسد ومحب واحمد وساجد اور اسکے بعد لکھا ہی اسد عابد ثابت نعمت محب
اور چند سادات ملکر بغداد سے ایک ہجرت کئے ہین تقریر بالا مذکورہ سے ثابت ہوا کہ علما نسب کو امام موسی کاظم کی

اولاد مین بڑا اختلاف ہی یہان تک کہ ایک دوسرے کو بالمناصفہ فرق ہی پس ایسی بات پر بطور قطعیت کے یقین
کرنا عین تعصب و محض جہالت ہی با این سید مرتضی اپنی تاریخ مین نعمت بن اسمعیل بن امام موسی کاظم رض لکھا بھی ہی
فاما ترک اسمعیل در میان نعمت اور کاظم علیہما الرضوان کے کسی سبب سے اتفاق ہوا ہو یا تقدم و تاخر مین جیسا عدنان سے
اور پر رسول ؐ کی نسب مین علماے انساب کو اختلاف ہوا اس لئے منکرین خاتم النبیین بھی ایسے ہی اعتراضات وا ہیہ
کئے ہین چنانچہ عماد الدین عیسوی ہدایت المسلمین کے باب ششم کی فصل سوم مین لکھا ہی آپ لوگ محمد صاحب کو ابراہیم
کی اولاد جانتے ہو مہربانی کرکے انکا نسب نامہ ابراہیم تک ثابت تو کرو کتب تواریخ اور روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ
مین دیکھو کیا حال لکھا ہی کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب
بن لوی بن مالک بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان
ان ۲۱ نامون مین سب علماے محمدی متفق ہین مگر عدنان سے آگے اسمعیل تک کچہ پتا نہین بعضے ۱۴ نام بتلاتے
ہین بعضے ۴۰ نام اور بعضے اور کچہ انتہی اب ہم ہمارے معترض سے پوچھتے ہین عماد الدین نے تمہاری تاریخون سے
تم پر اعتراض کیا بخلاف اسکے کہ ہمارے یہان سب کو امام کے نسب مین اتفاق ہی اب تم کو منہہ کہان ہی کہ کتب انساب
کو اس مقدمے مین پیش کرین اور سب علما متفق ہین کہ خبر محتمل ہی صدق و کذب کو جب کسی خبر مین اختلافات کثیرہ واقع
ہون تو احتمال صدق باقی نرہا پس ایسی خبر کو خبر متواتر سے معارضہ کرنا جہل مرکب ہی اور کتب انساب آگے اولاد
کے از بس بے اعتبار اور جھوٹے ہین جبکہ وہ اولاد سے بعض مقام انبیا اور اکثر مراتب اولیاء کبار رکھتے ہون اور
بعضی مخالف المذہب بعض کے انہین اسطور پر ہون کہ بسبب صحت و عدم صحت نسب کے تکذیب مذہب احد الطائفین متصور
ہوا ور باوجود بطون اسفل متفرق بفرق کثیرہ ہونے کے ابا و اعالی کے اسماء سب کے شجرات مین ایکہی طور پر ہون تو احتمال
جعل کیونکر ہو سکتا ہی با این بعضون کی مشیخت محتاج بسیادت نہین پھر کیا ضرور ہی کہ اپنی مشیخت کو سیادت جعلی سے
قوت دیوین رجاء غرض کہ معلوم ہوا کہ بارہ پشت مہدی مذکور مین الخ **ہدایت** بقول مسود فرضا اگر ۵۰۰
برس مین کسی کے دس پشت ثابت ہون تو لازم ہوا کہ ہر شخص ۵۰ برس کا ہو کر بیٹا جنے اگر ۵۰۰ برس مین کسی کے
بیس پشت ثابت ہون ہر شخص ۲۵ برس کا ہو کر بیٹا جنے جاننے کہ یہہ تقریر از بس جہل ہی موافق تعدد بطون تقریر
سنیہ بھی ہو دستور زمانے کا ہی کہ کوئی پیری مین صاحب اولاد ہوتا ہی کوی شباب مین مثلا کسی کو نیند رہ
سال مین اولاد ہوئی پھر ستر یا اسی سال مین اولاد ہو تو پسر اول کی اولاد کی اولاد و اولاد پدر سے ہم سن ہو سکے
بلکہ اولاد اولاد اولاد چنانچہ ہمارے یہان آج ۳۷۱ سال حضرت بندگیمیان سید محمود ثانی مہدی کی وفات سے

ہوتے ہین ایسے بعضون کے بارہ بطن ہین بعضون کے سات کیا جس کے سات بطن ہین انکا ہر فرد ۳۰۵ برس مین صاحب

اولاد ہوا ہوا اور جن کے بارہ ہین انکا ہر فرد ۱۳ مین یہہ غلط ہی مگر ایسی عادت ہی کہ دو تین بطن مین کسیکو پیری مین

اولاد ہوا اور ایسے چند بطن گذرین اور ہر ہر کی جوانی کی اولاد کے چند بطن گذرین تو اولاد پیری کو اولاد جوانی سے

تعدد کم ہوگا پس ایسے جہلات سے انتفای قطعیات سمجھنا عین جہالت ہی رجا نافہمی کیا کیا شگوفے کھلاتی

ہی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ حسب حال مسود ہی کہ بسبب نافہمی کیا کیا طرح کی پوچ کلامی اور سب وشتم سے

پیش آیا مثل ہی من غم عمی رجا اگر کہین اثبات فاطمیت مین ہمکو قول مہدی کا بس کرتا ہی **ہدایت**

ثبوت مہدویت دعوی اور اخلاق اور معجزون پر موقوف ہی پس ثبوت فاطمیت قول مہدئ پر ہو تو دور لازم

نہین آتا جیسا ثبوت نبوت خاتم الانبیا دعوی اور معجزون اور اخلاق پر موقوف ہی اور قرآن کا کلام اللہ ہونا قول

رسولؐ پر موقوف وگرنہ وہان بھی یہی دور محال کی صورت موجود ہی چنانچہ کفار عرب رسولؐ سے عرض کئے کہ

یہود اور نصاری کے علما سے ہم نے پوچھا کہ اس مرد کی صفت تمہارے کتابون مین دیکھی ہو تو وہ انکار کرتے ہین

اسیلئے ہی کہ ایمان بھی نہین لاتے ہین دوسرا کوئی گواہ لاکر اپنی رسالت ثابت کرو تب اللہ تعالی فرمایا قل ای شئی

اکبر شہادۃ قل اللہ شہید بینی وبینکم اور قرآن کے کلام اللہ ہونے سے انکار کرکر کفار گواہی طلب کرنے مین اللہ تعالی

فرمایا لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن

سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین

فیہا ابدا اب دیکھئے رسولؐ کا گواہ اللہ تعالی اور فرشتے اور رسولؐ قرآن کے کلام اللہ ہونیکے گواہ ہوے پس ثبوت

رسالت موقوف ہوا اللہ تعالی کی گواہی پر کہ وہ قرآن ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونے پر فقط رسولؐ کی گواہی

ہی یہان اور قباحت لازم آئی کہ آنحضرتؐ کی صحت رسالت قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونیکی صحت

حضرت پر اور یہہ دونو کی صحت حضرتؐ نے اللہ تعالی کی گواہی پر بتاے کہ وہ بھی داخل قرآن ہی پس قرآن کی صحت قرآن پر

موقوف ہوئی یا صحت رسالت قرآن پر اور صحت قرآن رسالت پر پس اسکا جواب عین تمہارا جواب ہی ایسے معترضون کے

حق مین حق تعالی فرماتا ہی وہم ینہون عنہ وینئون عنہ یعنے وہ معترض منع کرتے ہین لوگون کو اسکی تصدیق سے اور آپ

بھی اس سے باز رہتے ہین وان یہلکون الا انفسہم اور نہین ہلاک کرتے ہین مگر اپنی ذاتون کو **تنبیہ** علماء نسب کو

دوسرون کے نسب کے قطع نظر خاص امام موسی کاظمؑ کی اولاد مین بہت اختلاف ہی پھر اکثر شجرات اور کسی نسب کی کتاب

اور اولاد کثیر سے صراحتا اولاد مین امام کے نعمتؑ کا ہونا ثابت ہوتے پر بعضے کتب نسب مین نپانے سے قطعا انکار کرنا

محض تعصب وبددیانتی ہی کیونکہ کل امور مین اثبات کی گواہی معتبر ہی نہ نفی کی چونکہ دونو معارض ہون اگرچہ واقع قریب بھی ہو جیسا رویت قمر یعنے باوجود مطلع صاف رہنے کے ایک شہر مین تھوڑے معتبرین رویت کی گواہی دین اور اکثر معتبر وغیرہ نفی رویت پر تو دیکھنے والونکی شہادت معتبر ہی یہہ تو امر عادی اور ممکن الوقوع ہی بلکہ امر بعید الامکان اور خارق العادت مین بھی دیکھنے والونکی گواہی کو اعتبار ہی جیسا معجزے وکرامات جب کوئی خبر زمانۂ بعید کے واقعہ کی ہو بطریق اولی اہل اثبات کا ہی اعتبار ہی اسی لئے حدیث کی روایت مین اثبات ثقہ کو اعتبار ہی نہ نفی کو جیسا رسولؐ کی شب معراج کی رویت وغیرہ مین آی انصاف والو دیکھو ثبوت نسب مین ہم نے کیسے کیسے دلایل قاطعہ اور حجت لامعہ اور براہین واثقہ لکھے ہین اور مسود نے کس جہلات سے انتفاء فاطمیت امام جو قطعی ہی کرنا چاہتا ہی **فائدہ** سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری نے اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمۂ چہاردہم مین ابن حجر مکی کی صواعق کے حوالے سے لکھا ہی کہ فرماے رسولؐ جو کہ نہ پہچانے حق میری عترت کا پس تین مین کا ایک ہی یا منافق ہی یا ولد زنا یا اسکی مان کو ناپاکی مین اسکا حمل ہوا ہو اور ملا علی قاری کے حوالے سے لکھا ہی کہ کہا جو کوئی علوی کو اسکی حقارت کی طور پر علیوی کہا پس سچ ہی کہ کافر ہوا انتہی واللہ مین بیقین تمام بولتا ہون کہ مسود ہر یہ مہدویہ ہر چند منافق نہین ہی **دوسری دلیل کا ثبوت رجا** غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدیؑ کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ **ہدایت** یہی تسلیم ثبوت اسم مبارک پدر امام عبداللہ ہونے پر بس ہی کیونکہ جب تک موافقت نامونکی نہو اس حدیث کی تصحیح وتسلیم کیسی ہوگی اسپر یہہ بھی دلیل ہی کہ مسود لکھا ہی مہدوی یہان پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبراے یعنے اگلے فقرے کو مہدی موعودؑ سے لیکر یہان تک بلا تاویل قبول کرلئے چنانچہ لکھا ہی **رجا** اسمین یعنے پچھلے فقرے مین طرح طرح کی تاویلین الخ **ہدایت** اگر اس سے غرض مسود کی تاویل صحیح سے ہو فہو المقصود اگر تاویل بیجا سے ہو دعوی بیدلیل کذب محض ہی ہمارے علما کے تاویلات یہہ ہین امتلاء جور وظلم سے مراد ظہور کلی ہی نہ تمام زمین بھر جانا کس لئے کہ آیات واحادیث کثیرہ اسبات پر دال ہین کہ قیامت تک کفر واسلام حق وباطل باقی رہیگا چنانچہ آگے اسی بحث مین سراج الابصار کی عبارت سے ظاہر ہوگا **رجا** سب متاخرین اپنی کتابون مین لکھتے ہین **ہدایت** یہہ مقولۂ مسود کا دشکے بناء رد کی دلیل ہی کہ جس صفحے مین یہہ عبارت لکھا ہی اسکے اوپر کی آٹھوین سطر کے آخر سے لکھتا ہی کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدیؑ کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ اور اس سے چوتھی سطر کی ابتداسے لکھتا ہی کہ پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبراے اسواسطے کہ اُن کے مہدیؑ کو حکومت نصیب نہوئی کہ زمین کو عدل سے بھر دیا ان پر صادق آوے اسواسطے اُن کے خرد وبزرگ مہدیؑ سے لیکر یہان تک اسمین طرح طرح کی تاویلین اور تحریفین کرتے ہین کہ تفصیل اُنکی اُن کے کتابون مین مذکور ہی مگر فقرۂ اول کو

سب نے بلا تحریف تسلیم کیا الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امام سے لیکر آجتک سب اثبات کی تسلیم کرتے ہین کہ
مہدیؑ کا نام مانند نبیؐ کے محمدؐ اور مہدیؑ کے باپ کا نام مانند نبیؐ کے باپکے نام کے عبد اللہ ہونا ضرور ہی پھر بلا دۂ مسعود
کی یہہ ہی کہ اس عبارت کے اتمام کے آدہی سطر بعد لکھتا ہی کہ سب متاخرین اپنی کتابون مین الخ اگر ہمارے امامؑ کے باپکا
نام عبد اللہ ہوتا فقرۂ اول کو بلا تاویل کیون تسلیم کرتے جیسا فقرۂ ثانی کو بتاویل تسلیم کئے ویسا ہی اسمین بھی کرتے رجا
چنانچہ تواریخ کے کتابین الخ **ہدایت** کذب اثبات کا بدیہی ہی کہ پہلے ہمارے یہان تاریخ کے کتابون مین مطلع
الولایت بنی ہی اسکی حقیقت مسود دلیل اول مین لکھہ چکا ہی کہ اسمین سید عبد اللہ موجود ہی اور سراج الابصار ایجاز الدلایل
حجت اثبات مہدویت کی کتابین ہین چنانچہ آگے ذکر ہوگا **رجا** جس جگہہ کہ احادیث موافقہ الخ **ہدایت** یہہ بھی جھوٹ
اور افترا ہی کہ مسود اوپر لکھتا ہی مہدیؑ سے لیکر یہان تک اسمین یعنے حدیث مذکور کے پچھلے فقرے مین طرح طرح کے تاویلین
اور تحریفین کرتے ہین الخ پھر لکھتا ہی کہ بالکل نام نہ لیا واہ جب اپنے کلام کی خبر اتنے قریب کی نہو اور ایک ہی صفحے مین
کہین کچہہ کہین کچہہ لکھہ دیوے تو اس مثل کے موافق ہی کہ دروغ گویم بر روی تو بلکہ بغور دیکھو تو ساری کتاب ایک دفتر طوفان
اور مجمع کذب و بہتان ہی الحاصل صاحب سراج الابصار مطابق قول مسود کے پچھلے فقرے کی تاویل یہہ لکھے ہین -
ثم اعلم ان مقصود الشیخ من ایراد الحدیث ان المہدیؑ یملاء الارض کلہا قسطا و عدلا کما ملیت جورا و ظلما یعنی لا یوجد الجور
والظلم فی الارض اصلا و ہذا المعنی لم یوجد فی زمان من ادعی انہ المہدی فلا یکون مہدیا قلت علی ہذا المعنی للحدیث معارضات
من الکتاب والسنۃ الصحیحۃ منہا قولہؐ عن ثوبان رضؓ انہ قال قال رسول اللہؐ اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ
فای زمان یخلص لملاء القسط والعدل فی کل الارض لان السیف لا یکون الا بین اہل العدل و اہل الظلم والجور و لا یزال
المقاتلۃ بین اہل الحق و غیرہ فتبین ان الظلم والجور لا یفنیان ابدا عن کل الارض و منہا قولہؐ لا یزال طایفۃ من امتی یقاتلون
علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ ہذا الحدیث مذکور فی المسلم عن جابر بن عبد اللہ فاعلم ان مقاتلۃ الطایفۃ علی الحق دلیل
علی ان الطایفۃ الاخری علی الباطل والظلم والجور فای ظلم و جور اعظم من المقاتلۃ مع اہل الحق و ہو ثابتۃ الی یوم القیامۃ
بلفظ الحدیث فتبین ان ملاء القسط والعدل فی الارض کلہا بنفی الجور والظلم غیر ممکن فمن حمل الحدیث علی ہذا المعنی فقد
جہل و منہا ما قال الامام الزاہد تحت قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک و رافعک الآیہ قد اخبر النبی صلعم انہؑ ینزل من السماء
حین یخرج الدجال اللعین و یدور فی العالم و وقع القحط واشتد الامر واجتمع المومنون بمکۃ والمدینۃ و بلغ اللعین افق الارض
غیر مکۃ والمدینۃ فاذا قصد مکۃ ینزل عیسی من السماء بمکۃ و صلی صلوۃ الصبح بالجماعۃ مع قلیل من المومنین ثم یخرج الی قتال
الدجال مع من معہ من المومنین الی ہنا کلامہ فانظر ایہا المنصف لو کان المہدی ملکا حین خروج الدجال لما یملک

۵۵

الدجال افق الارض وان ملک وافسد فی جمیع الارض فی حیوة المهدی فاین ملاء القسط والعدل فی الارض کلها بنفی الجور
والظلم وای ظلم اعظم من ظلم الدجال لقوله فی حقه فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد الله فاثبتوا انصف رحمک الله کیف یستقیم
معنی الحدیث علی ما فهمت ومنها قوله تعالی والقینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیامة اعلم ان وجود العداوة بینهم یدل
علی وجودهم الی یوم القیمة ظالمین جابرین ثم اعلم ان الظلم باعتبار مدلوله وهو وضع الشی فی غیر موضعه یشتمل الظلم علی الغیر کالقتل والغصب
بغیر الحق والضرب والشتم والایذاء کذلک الظلم علی نفسه وهو الکفر والعصیان بجمیع انواعه فکیف یمکن رفع مادة الظلم عن
اہل الارض جمیعا ولا دلیل فی الحدیث علی تخصیص الظلم بنوع من انواعه ذکر فی المدارک تحت هذه الآیت فکلهم ابدا مختلفون
وقلوبهم شتی لا یقع بینهم توافق ولا تعاضد ومنها قوله تعالی ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین الا من
رحم ربک ولذلک خلقهم فهذه الآیة تدل علی ان الله لم یشا جعل الناس امة واحدة فلم یجعلهم امة واحدة وقوله تعالی ولا یزالون
مختلفین تصریح فی عدم خلو زمان من الاختلافات بین اہل الحق والظلم والباطل فکیف یتصور ارتفاع الظلم بجمیع انواعه عن جمیع
اہل الارض فمن خصص الظلم بنوع من انواعه من غیر مخصص فمن عند نفسه ثم اعلم ایها المنصف ان ملاء القسط والعدل مذکور فی
الحدیث علی وجه التشبیه بالجور والظلم فلا یخلو اما ان یکون التشبیه فی الکیفیة او الکمیة اما الاول فمسلم ای کیفما تمکن الجور والظلم فی
اہل الارض یمکن المهدی العدل والقسط فی البعض ولا دلالة فی الحدیث علی الجمیع او الاکثر اما الثانی ای التشبیه فی الکمیة ای
کمیة الافراد والملوث فیهم الجور فغیر مسلم لما ذکرت من المعارضات والحدیث حسن لا یحکم بصحته الا بعد وجدانه فیمن ورد فی حقه
ولا یفسر معناه بما یعارض الکتاب والصحاح فالتاویل الصحیح ان یقال یملاء الارض قسطا وعدلا ای یملاء القسط والعدل فی
بعض اہل الارض والبعض مطلق فی القلة والکثرة فلو ملا جزءا من الاجزاء الارض یصح ان یقال ملاء الارض بالقسط
والعدل لان بین اجزائها ملابسة من حیث انها قطع متجاورات مدحورات ویؤیده هذا التاویل ما ذکر فی المدارک تحت
قوله تعالی وجعل القمر فیهن نورا ای فی السموات وهو فی السماء الدنیا لان بین السموات ملابسة من حیث انها طباق فجاز ان یقال
فیهن کذا وان لم یکن فی جمیعهن کما یقال فی المدینة کذا وهو فی بعض نواحیها الی ههنا کلامه ویؤیده ایضا ما ذکر فی شرح العقاید
فی وصف النبی والکمل کثیرا من الناس فی الفضایل العلمیة والعملیة ونور العالم بالایمان والعمل الصالح فانظر ایها المنصف الی
قوله نور العالم فهذا القول مثل قوله یملاء الارض لیس المراد تنویر العالم کله او اکثره بل البعض المطلق ولو عددا ما بلغوا معشار العشر
الف من فی الارض لان النبی صلی الله علیه وسلم مات وترک مایة الف واربعة وعشرین الفا فی روایة فما اقلهم بمقابلة
من فی العالم من الناس فمثل هذا الکلام لا یراد بها حقایقها بل المراد المجاز المتعارف وهو فی هذا المقام ظهور ما لم یظهر ووجود ما لم
یوجد ویؤیده ما ذکر الکرمانی تحت قوله یمحو الله به الکفر ای من بلاد العرب او بمعنی الغلبة بالحجة وظهور دلیل مثاله ما یقال طلاء

السوق برای البر فی السوق موجود ظاہر غیر مختسف ولیس المراد منہ ان البر مملوٌ فی السوق بحیث لا یوجد موضع منہ الا والبر فیہ جعو
وکذلک لا یفہم منہ ان البر اکثر الاطعمۃ اللتی فی السوق فکذا ہہنا لان الحقیقۃ متعذرۃ بما ذکرہ من المعارضات المتقدمۃ والمجاز مستعمل
متعارف فلا بد من المصیر الیہ وہو وجود القسط والعدل وظہورہ فی جنس اہل الارض وما ذکرت معشار ما عندی من المباحث
فی ہذا الحدیث خلاصہ یہہ ہی کہ صاحب سراج الابصار فرماتے ہین رسالہ مردودہ کے مصنف شیخ علی کی غرض اس حدیث
کے لانے سے یہہ ہی کہ ہمارے امامؑ سب روئے زمین عدل وانصاف سے نہین بھر دینے تو مین کہتا ہون آیات صریحہ اور
احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ قیامت تک زمین پر ظلم وعدل حق وباطل کفر واسلام اور امت مین جنگ اور
لوگون مین خلاف باقی رہیگا چنانچہ دجال کا ظلم مشہور ہی رسولؐ فرماے کہ سب زمانے کو خراب کردیگا مگر مکے اور مدینے کو
جب مکے کا قصد کریگا عیسیٰؑ اتر کر قتل کرینگے اگر دجال کے وقت مہدیؑ رہے تو عدل سے بھرنا کہان ثابت ہی کہ دجال
کے ظلم سے کوئی ظلم بڑا نہین پس اس حدیث کا یہہ معنی کرنا قرآن وحدیث کا خلاف ہوا اور ایسے ہی معنے اور کلام بڑے بڑے
ائمہ مفسرین اور محدثین اور متکلمین بھی کئے ہین جو ہم کرتے ہین یعنے زمین کے رہنے والو مین کہین بھی ہو تھوڑے لوگ عدل
وانصاف سے بھر جاوین اور کمال ایمانی حاصل کرین جیسا رسولؐ فرماے ہین کہ اللہ تعالی میری سے ذات کفر کو
مٹا دیتا ہی یعنے عرب سے یا دلیل کا غالب ہونا یا ظاہر ہونا کفر کا مٹنا ہی مثلاً کہتے ہین کہ بازار گیہون سے بھرا ہی تو
اس سے یہہ مراد نہین کہ بازار مین کوئی جاے گیہون سے خالی نہین یا سب اناج کے مقابلے مین نظر کرین تو گیہون
سب اناج سے زیادہ ہین بلکہ یہہ بات ہی کہ گیہون آشکارا بکتے اور بخلش میسر آتے ہین اور اس حدیث کے معنے مین
اب یہہ خادم الفقرا کہتا ہی کہ آج عرب کے ملک مین بہت کفار ہین اور سب زمانے مین بیشمار پس حدیث کا صحیح معنی یہہ ہی
کہ اللہ تعالی بسبب ذات بابرکات خاتم الانبیا کے دین کو ایسا قوی دلیل اور ظاہر کیا کہ گویا کفر مٹ گیا ایسا ہی مہدیؑ سے
بھی ہوا ہی کہ آپکی دلیل غالب اور مذہب حقہ کا غلغلہ اطراف واکناف مین مشہور ومعروف ہی چنانچہ تین سو تیس برس کے
آگے اہل مکہ مہدویہ کے قتل پر فتوی دئے تھے اور حیدرآباد کی شہادت کا واقعہ بطریق اخبارات انگریز وفرانس وغیرہ
کے ولایتون مین پہنچ گیا ہی اور اب بطفیل مسود کے انشاء اللہ تعالی بہت دور دراز تک پھیل جاویگا اور یہی معنی زمین
بھرنیکا ہی چنانچہ اللہ تعالی شعیبؑ کے امت کو فرمایا لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا یعنے زمین درست ہو چکی بعد تم
فساد مت کرو پس شعیبؑ پر تو اُن کے دو بیٹیون کے سواے کوئی ایمان نہین لایا تھا پھر اللہ تعالی مطلق زمین کی درستگی
بیان کرنیکا کیا معنی اس سے معلوم ہوا کہ مراد اصلاح زمین سے اظہار دعوی شعیبؑ تھا اور مصنف سراج الابصار معترض
کے جرح کے موافق فقط فقرۂ ثانی بیان فرماے اور کلام معترض سے ظاہر ہی کہ فقرۂ اول کی صدقیت ہمارے امامؑ کے لئے

مسلم سمجھا چنانچہ اُسی رسالہ مردودہ کے متعدد جاؤن مین سیادت اور نام وغیرہ کا اقرار بھی کیا ہی اور قاضی منتجب کہ مشاہیر تابعین
سے ہین اپنی کتاب مخزن الدلایل مین اس حدیث کو بتفصیل تمام بیان کئے ہین کہ اول کتاب ہمارے امامؑ کے ثبوت مین تابعین سے
وہی بنی ہی **رجا** بلکہ صاحب شواہد الولایت نے مان کا نام بھی الخ **ہدایت** یہہ کذب افحش از ماتقدم ہی صاحب
مطلع الولایت یہہ لکھے ہین والدہ آنحضرت نیز عفیفہ صالحہ مدام شبخیز بودند شبی در ثلث اخیر معاملہ دیدند کہ آفتاب از
آسمان در گریبان خود فرود آمدہ بالا سوی آسمان رفت و بروایتی ماہ از آسمان در گریبان خود فرود آمدہ بالا سوی
آسمان رفت نام بی بی آمینہ بود و نام بی بی آغا ملک میان سید عثمان بعد معاملہ مذکور داشتند انتہی پس دیکھئے کہ صاحب
شواہد نے ہی لکھا ہی کہنا کتنا بڑا جھوٹ ہی اسپر یہہ بھی آپ لگا دئے کہ صاحب مطلع الولایت فقط آغا ملک لکھا ہی
دروغ بر دروغ آپکی تحریر سب ایسی ہی ہی ہداہ اللہ الخ **رجا** اُن کے مہدی نے کبھی یہہ دعوی نہ کیا **ہدایت**
جواب اسکا خود مسود کا اقرار ہی کہ اسی بحث مین اوپر گذرا یعنے لکھا ہی کہ غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُنکے
مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس غور کرین کہ باوجود مخالفت صریحہ کا ہیکو تسلیم کرتے خصوصاً فقرہ اول کو کہ
جسمین اسم ابیہ اسم ابی داخل ہی اسی سے معلوم ہوا کہ ہمارے امامؑ کا دعوی اپنے باپ کا نام بھی عبداللہ ہونے پر تھا
کہ اس حدیث کو تسلیم کئے اور سید خان آپ کا عرف چنانچہ خود مسود کا عرف زمان خان اور نام ابو رجا محمد اور اس
خادم الفقرا کا عرف شاہ صاحب میان اور نام سید شاہ محمد اور عرف والد امجد قدس سرہ کا حضرت سید نمیان صاحب
اسم مبارک سید احمد بلکہ ہمارے یہان آج سبھونکے نام ایسے ہی ہین اور یہ مسود بن اولاد کے خود بخود رجا کا باپ کیونکر
بنگیا لاکن انصاف نامے کے حوالے سے مسود نے جو لکھا ہی اُسمین تبدیل و تحریف کیا ہی یعنے لکھا ہی کہ اُنہون نے جواب دیا
کہ رسولؐ خدا کے باپ مرد کافر تھے انکا نام عبداللہ کیون ہو سکتا ہی الخ یہہ سراسر تبدیل و تحریف ہی انصاف نامے کی
عبارت یہہ ہی پدر رسولؐ مرد کافر بود عبداللہ چون باشد محمد عبداللہ است مہدیؑ نیز عبداللہ باشد امامؑ کے کلام
مین عبداللہ چون باشد سے مراد نام کی یعنے علمیت کی نہین بلکہ عبداللہ حقیقی سے غرض ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا
ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ای فی حزبی کما صرح فی الصراح یہہ فرمان اس مانند ہی کہ زنگی کا نام قمر ہو تو کسی
نے کہا کہ زنگی سیاہ است قمر چون باشد یوسف قمر است پس یہان تبادر ذہنی یہہ ہوگا کہ اُسکی علمیت کا انکار ہی کیونکہ
یوسف قمر باشد سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ غرض متکلم کی وصف حاصلہ سے ہی نہ علمیت فاصلہ سے اسی لئے ہمارے
امامؑ فرمائے کہ محمد عبداللہ است و مہدیؑ نیز عبداللہ باشد علیہما السلام ایسا ہی اشارہ سہو کاتب سے بھی ہی کہ جناب
رسالتمآب آپ فرمائے ہین اکتب ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددنا

عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فقال النبی واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ

یہہ حدیث مشکوۃ کے باب الصلح مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن الحکم کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی اور باب الکتاب

الی الکفار مین ابن عباسؓ کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی کہ رسولؐ ہرقل کو عنایت نامہ یون لکہواے بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل الخ اور ہمارے امامؑ یون فرمانے کا موجب یہہ ہی کہ آپکو معلوم تھا کہ وہ سوال کرنیوالے کبہی

ایمان لانیوالے نہین فقط ارادہ انکا اعتراض والزام کا ہی اگر صاف فرماتے کہ میرے باپ کا نام بہی عبد اللہ ہی تو وہ اعتراض

کرتے کہ تم کو بادشاہت کہان ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سائلین اس امر کے تصدیق سے باز رہے ہین جیسا پیغمبرؐ سے ان

معجزون کے سائلین جو آگے قریب انکا ذکر آئیگا باز رہے اور اب بہی ویسا ہی مسود اور دوسرے منکرین کا مقولہ ہی اسلئے

ہمارے امامؑ نے کلام کو اسی پر قطع کئے چنانچہ اللہ تعالی ازلی کافر رسولؐ سے معجزہ طلب کرنے سے حکم کیا قولہ تعالی

واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءتہم آیۃ لیؤمنن بہا قل انما الآیات عند اللہ ومایشعرکم انہا اذا جاءت لا یؤمنون وقولہ تعالی

ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل ان اللہ یضل من یشاء ویہدی الیہ من اناب قولہ تعالی قالوا لن نؤمن لک

حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا

کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا

کتابا نقرؤہ قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا قولہ تعالی وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ

وانما انا نذیر مبین ایسے آیتونکو دیکہکر ازلی مومنین سمجہے یہ کفار ازلی کے لئے جواب ہی کہ معجزے دیکہکر بہی سحر اور

قوت شیطانی کا خیال کرتے اور اپنے کفر کو اور بڑہاتے ہین اور کفار کہے اور کہتے ہین کہ رسولؐ معجزے ہرگز نہ بتاسے

کیونکہ آدمؑ کی پیدایش کے آگے لوح محفوظ مین لکہے ہوے یہہ آیات میرے پر نازل ہوتے ہین کرکے محمد صاحب کہتے

ہین پہر لوح محفوظ پر ان کے کہے موافق لکہا ہی کہ آپ فقط ڈرانے والے ہین معجزے طلب کئے تب بہی نہ بتاسکینگے یہی

جواب دینگے کہ معجزے بتانا اللہ تعالی کا کام ہی مین فقط ڈرانیوالا ہون جیسا کہ باب دوم کے جواب مین امت عیسوی

کی کتاب سے حوالہ دیا گیا پس یہی حال منکران مہدیؑ موعود کا ہوا اور ہوتا ہی اور آیۃ وجادلہم بالتی ہی احسن پر عمل کرنا

اسی کو کہتے ہین کہ جیسے کو ویسا جواب پہنچے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور ہمارے ہم نسب اور

تمہارے ہم مذہب ہسور مین سید دستگیر صاحب وغیرہ کہ ان کے شجرات انساب مین بہی یہان عبد اللہ اور وہان

سید نعمت اللہ موجود ہی انکی شیخت کو جد کا نام سید عبد اللہ یا سید نعمت اللہ بلکہ سید ہی ہونا ضرور تہا کہ اکثر مشائخین گیان

سالفین وموجودین شیخ اور ان کے خلفا ومریدین بہت سے سادات ہین اگر کہین کہ وہ بہی جعلی نسب بنالئے ہون

ہم کہتے ہین یہ از بس پوچ کلامی ہی کہ اہل شجرات انساب متعددہ متفرق خاندان اور متوطن بلاد بعیدہ باین طور ہون کہ ایک کی خبر دوسرے کو بے تلاش و تردد و بلیغ محال رہے اور بعض مخالف مذہب بعض کے اُن مین ایسے بھی ہین کہ اسی کے سبب سے ایک دوسرے پر حکم تکفیر کر سکتے ہین بطن اسفل سے اعلی تک اسما برابر علی الترتیب کیونکر بنا سکتے ہین پس ایسے امر قطعی الثبوت کو وہمیات و خیالیات سے معارضہ کرنا جہالت ہی رجا حالانکہ محققین حضرتؐ کے والدین کے ایمان کے بھی قایل ہین الخ

ہدایت کلام مسود سے صاف ظاہر ہی کہ محققین کا اتفاق اسپر ثابت نہین کیونکہ لفظ محققین کے ساتھ جمہور یا سب وغیرہ لکھتا البتہ لوگ گمان کرتے کہ شاید محققین کا اسپر اتفاق ہوگا مگر فقط لفظ محققین لکھنے سے معلوم ہوا کہ بعضی قایل ہین اور حقیقت ایسی ہی ہی کہ نادر کسی نے اپنے حسن ظن سے لکھ دیا ہی یہہ بھی مسود کے لکھے سے ظاہر ہی کہ سب متکلمین کا اتفاق ہی کہ والدین جناب رسالتمآبؐ کے کافر ہین مشکات کے باب الزیارت مین ابی ہریرہؓ کی روایت سے ہی قال زار النبیؐ قبر امہ فبکی و ابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی و استاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکرۃ الموت رواہ مسلم اگر مرے بعد بھی ایمان درست ہو سکتا ہی تو ہر کافر کو مرتے ہی خبر ہوتی کہ اپنا مذہب باطل ہی اور قیامت کے دن تو سب کہینگے ہم ایمان لاتے ہین پس سب کے سب مسلمان اور مومن ہی ہونگے اور اگر کہین کہ عیسیٰ ہزارون برس کے مردے اٹھاے حضرت رسالت مآبؐ بھی ایسا ہی کئے ہون سلمنا یہہ قدرت بعد رسول اللہ کے کئی اولیا کو اللہ تعالی نے دیا ہی کہ جنکے نقلان مشہور ہین پس ایمان لانا ابو طالب اور آبا و امہات جناب رسالتمآب اور اصحاب وغیرہ کے لئے بھی یہہ گمان ہو سکتا ہی یہہ محال ہی کہ سب پر ظاہر ہو سکتا ہی فاما ایک نکتہ اسمین اور ہی کہ محققین جانتے ہین ہمارے امامؑ فرماے کہ محمد عبد اللہ ہی اور مہدی بھی عبد اللہ رہنا عبد اللہ محققین کی اصطلاح مین فرد وقت کا نام ہی کہ قطب المدار اسیکو کہتے ہین اور اسکو قطب الواحد بھی بولتے ہین لاکن ابتداء نشاء انسانی سے انتہا تک ممد جمیع اقطاب روح محمدؐ ہی چنانچہ یواقیت کے ۵۴ مبحث مین لکھتا ہی اما القطب الواحد الممد لجمیع الانبیاء والرسل والاقطاب من حین نشاء الانسانی الی یوم القیامۃ فہو روح محمدؐ فافہم اور ۴۳ مبحث مین لکھا ہی قال فی الفتوحات فی باب السبعین و مائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبد اللہ الخ ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر وقت قطب المدار کا نام عبد اللہ ہی اور آدمؑ سے لیکر آخر زمانے تک قطب ممد جمیع الاقطاب روح محمدؐ ہی کہ جسکے لئے آپ نے فرماے اول ما خلق اللہ روحی کہ وہی باطنیت ذات مصطفیؐ اور ذات مہدی موعودؑ ہی کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین ہوگی باب اول عقیدہ یازدہم و بجدہم مین بھی گذری ہی **تیسری دلیل کا ثبوت رجا** یہہ حدیث اگرچہ مہدی اپنے مہدئی کے واسطے شاہد اور دلیل ٹھہراتے ہین الخ **ہدایت** مسود کا اعتراض اس دلیل مین بچند وجہ ہی

اول لفظ سود کو جو مانند نیزا اور طول کے اور معنے مین سرداری کے ایسا مشہور ہی کہ اکثر مقام مین یہی معنی مستفیم ہوتا ہی صاحب
صراح عود مین لکھا ہی عود الیضا راہ دیرینہ و مہتر قدیم یقال سود و عود چنانچہ سودت بالضم بھی سرداری ہی جیسا منتخب
وغیرہ مین ہی اور سیاق و سباق حدیث سے معنی سیادت کا بہت مناسبت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفے کے
ساتھہ سرداری یعنے سیادت کے نشان چاہئے نہ کالے پیلے چنانچہ اللہ تعالی کے بہت خلیفون کے ہمراہ مومنین بھی زیادہ
تھے چہ جائیکہ نشان ہون اور کالے نشان اللہ تعالی کے خلیفے کی علامت ہونا کچہ امر عجیب و بزرگ نہین بلکہ امر بزرگ
و عجیب سیادت کے نشان ہونا ہی پس معنی یہہ ہوا نشان ایسے کہ سید ہون یعنے سیادت کے نشان جو خلق حسنہ مرضیہ
وغیرہ ہی جنمین ظاہر ہون اور دوسرا یہہ ہی کہ قد جاءت من قبل الخراسان یعنے آوین ابتدا کی طرف سے خراسان کے رسول
جو فرماے اس آنے کو ہند کی طرف آنا مقرر کر لیا فحواے حدیث سے صاف پایا جاتا ہی کہ مراد فرمان رسول کی خراسان
کی ابتدا کی طرف سے عرب طرف آینگی ہی کہ جہان جناب رسالت مآب تشریف رکھتے تھے چنانچہ حدیث ابو نعیم سے صاف
ظاہر ہی کہ من قبل المشرق فرماے ہین یعنے ہند کہ من قبل الخراسان اور عرب سے مشرق کی جہت مین ہی پس آنا ہند سے مکہ
معظمہ طرف ثابت ہوا چنانچہ دستور ہی کہ متکلم کسی کو کہے فلان فلان طرف سے آوے تو اس سے ملنا پس آینگی جاے متکلم
ہی نہ جہت مخالف مثلا کسی مبئی والے نے کہا کہ قبل مشرق سے فلان آتا ہی اس سے ہلو پس کوی بندری کہہ سکتا ہی کہ مراد
اس سے بندر طرف آنا ہی بلکہ یہہ آنا مبئی مین ہی جسکو تمیز تعین جہت مبیّنہ نہو کہ اتنا صاف بیان ہی پھر غوامض حدیث
کیا خاک سمجھے اسپر روایت ثانی مین جو ابو نعیم سے ہی کان وجوہہم زبر الحدید کہ صفت الرایات السود کی واقع ہی اگر کالے
نشان اسکا معنی کرین وجوہہم کی ضمیر جمع مذکر کا مرجع کون ہی پس صحیح معنی اسکا یہہ ہی جب آوین نشان ایسے کہ وہ
سید ہین قبل مشرق سے کہ ہین ذاتین انکی لوہے کے ٹکڑے جیسا اللہ تعالی فرمایا لا یخافون لومۃ لائم اور روایت
اول مین بھی یہی معنی ہی جب دیکھو تم نشان ایسے کہ وہ سید ہین آوین قبل خراسان سے پس آؤ تم انہین یعنے اتباع کرو
اور یہہ خبر اسیوقت صادق ہوی کہ ہمارے امام بیت اللہ مین دعوت کئے نہ یہہ کہ خراسان سے ہند کو آنے رسول فرماے
ہین جیسا مسود سمجھا ہی ایسے ایسے دلایل واضح مین تحریفات و تبدیلات کرنے جسکو اندیشہ نہو دوسرے مواضع مین کیا کیا
نکریگا پھر کہتا ہی کہ مہدویہ معنی حدیث مین غلطی کرتے ہین ای انصاف والو نظر کرو کون غلط گو ہی اور حدیث ابن ماجہ
کی صحت کے لئے مسود لکھا ہی کہ بہت حدیثون مین آیا ہی قبل خروج امام مہدی فرات کی ندی مین سونیکا پہاڑ نکلیگا اور
اسپر ابو نعیم امام احمد طبرانی بخاری مسلم کی تحقیق بیان کیا کہ اسپر جنگ ہوگا اور امام مہدی کے سبب سے اسکی صلاح ہوگی یہہ بات
سراسر کذب فاحش ہی بلکہ بخاری و مسلم وغیرہ سے یہی ثابت ہی کہ سونے یا چاندیکا پہاڑ فرات مین نکلا اسکے لئے جنگ

ہو کر ایک مرد کہ عترت رسول سے ہوگا اُس سے اسکی صلح ہوگی مگر یہہ روایت جو لسودیہ مسود مین ہی از روے سند کے ضعیف
و بے اعتبار ہی اس تقریر سے کہ ابتدا مین اسی باب کے حدیث کی سند کے بیان مین گذری کیونکہ بہت احادیث اسکو
معارض ہین چنانچہ آگے مذکور ہونگے **چوتھی دلیل کا ثبوت رجا** یہہ روایات مسلمہ اُن کی الخ **ہدایت**
اُلٹی سمجھ والے ایسا ہی کہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج
الا نکدا یعنے اچھی زمین سے مو ر اچھا اگتا ہی اور بُری زمین سے بُرا الغرض مسود کے اس کلام کا مطلب کچھ معلوم ہوا
کہ لکھا ہی مہدی موعود جوان عالم شباب مین ہونگے اگر مراد مہدویت مانند نبوت کے حاصل ہونے سے ہی تو خود اسکے
کلام کا خلاف ہوا کہ بعد چالیس برس کے سن کہولت مقرر کیا ہی اگر مراد مہدویت شباب مین حاصل ہونے سے ہی تو رسول
کے فرمان کا خلاف ہوا کہ غلاما شابا احد ثنا فرماتے ہین پس ضرور ہی کہ مہدویت لڑکپن سے ثابت ہو جیسا ہمارے امام کی
مہدویت کے ثبوت کا مسود سرکا متعصب مقر ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور اس بحث مین بھی شواہد الولایت وغیرہ
کے حوالے سے ذکر کیا ہی پھر اپنی تیری سمجھ سے لکھا ہی کہ اُن کے مہدی نے جسوقت اُنتھوان سال شروع ہوا دعوی
مہدویت کا کامل کیا الخ بلکہ اسی مقولے سے ظاہر ہی کہ ہمارے امام اسکے آگے ہی دعوی کئے ہین مگر مسود اپنے
فہم سقیم سے اسکو ناقص سمجھا ہی **رجا** مہدی جوان کا انکار بری بلا ہی الخ **ہدایت** اگرچہ عقلمندون کو
اتنا ہی بس ہی جو گذرا مگر مسود سرکیے لوگون کو سمجھانے کے لئے لکھا جاتا ہی کہ مسود باب دوم کی ابتدا مین لکھا ہی
بارہ سال کی سن مین حضرت اور شیخ دانیال امام کو مہدی موعود جانکر تلقین ہوئے اور دانا پور کے جنگل مین دو آدمی
تصدیق کئے کر کے اسی بحث مین لکھا ہی ہمارے یہان اُسوقت تین آدمی کی تصدیق کی روایت ہی کہ سن شریف
اُسوقت کچھ اوپر بیس کا ہی بہرکیف ہمارے امام کو اس نے جو شیخ کبیر لکھا ہی اسکا کذب و تعصب سمجھنے بس ہی کیونکہ عرب کی
لغت مین شیخ کبیر اُسے کہتے ہین کہ جسکی فارسی پیر کہنہ اور ہندی کھکر یا بہت بوڑہا ہی کہ فقہا کی اصطلاح مین اسکو شیخ فانی
کہہ سکتے ہین جیسا اللہ تعالی شعیبؑ کے بیٹیون اور یوسفؑ کے بھائیون اور زکریاءؑ کے مقولے سے خبر دیتا ہی کہ کہے
ابونا شیخ کبیر اور فرمایا فقالوا یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا اور فرمایا وقد بلغت من الکبر عتیا یعنے موسیٰؑ شعیبؑ کے
بیٹیون سے پوچھے کہ تم اپنی بکریونکو پانی کیون نہین پلاتے تو جواب دینے کہ ہمارا باپ بہت بوڑہا از کار رفتہ ہی اور
یوسفؑ اپنے بھائیون سے مکر کر کے اپنے سگے بھائی کو لے لئے تو بھائیون نے کہے کہ ای عزیز اسکا ایک باپ ہی
بوڑہا بڑی عمر والا اور زکریاءؑ کو جب بشارت بیٹے کی ہوئی عرض کئے کہ مین بہت بوڑہا ہوگیا ہون کیا مجھے اولاد اسی حالت
مین ہوگی یا پھر جوان ہونگا لاکن امر عجیب یہہ ہی کہ مسود خود لکھتا ہی وفات کے وقت جناب امام دو سو یہ سے تھے الخ

جیسا رسول کو بھی حین وفات سفید بال پیدا ہوے تھے پس حدیث مین یہہ ذکر تو نہین کہ مہدی جوان ہی جہان سے

انتقال کرے طرفہ تر یہہ ماجرا ہی فرمان رسول کا دلالت کرتا ہی سن وجود و ظہور مہدویت کو اور مسود کی تقریر مین

وفات مین ایسی سمجھ پر آپکو منصف بھی جان لئے ہین یہہ سبب مسودے کے سب حال ہی سے ثنائے خود بخود کرون نہی زیبا

ای صاحب کو چو زن پستان خود مالد حظیظ نفس کی پابد کو ای منصفو احادیث مذکورہ سے یہہ ثابت ہی کہ سن علامت

سے مہدی موعود کی مہدویت ظاہر ہوا اور ہمارے امام کی مہدویت بھی ویسی ثابت ہی کہ مسود سرکا متعصب لکھا ہی

ایسے دعوے تو اُن کی کتابون مین وقت پیدائش سے منقول چلے آتے ہین الخ پس معنی خبر متواتر کا یہی ہی اب مسلمانو

چاہئے کہ مسود کو کسی حدث کے انتظار پر چھوڑ کر باتباع احادیث ہمارے امام کی تصدیق کرین اور اس الٹی سمجھ کے

تابع نہووین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی السماء کذلک یجعل اللہ الرجس

علی الذین لا یومنون **دلیل پنجم کا ثبوت رجا تصحیح نقل کی الخ ہدایت** دلایل کے صحت کی

حقیقت یہہ ہی کہ اکثر کتب ہاتون سے متعصبین محرفین کے بگڑ گئے ہین مگر صحیح نسخے سے کوی دلیل لیا ہو تو معترضونکو

بنانے کتاب لیکر کہان کہان پھر یگا کتابون کے بگڑنے کی دلیل یواقیت کے فصل اول مین لکھا ہی وقد دس الزنادقة

تحت وسادة الامام احمد بن حنبل فی مرض موتہ عقاید از اغیة ولولا ان اصحابہ یعلمون منہ صحة الاعتقاد لافتتنوا بما وجدوہ

تحت وسادتہ وکذلک دسوا علی الشیخ الاسلام مجد الدین الفیروزابادی صاحب القاموس کتابا فی الرد علی ابی حنیفة

وتکفیرہ ودفعوہ الی ابی بکر بن الخیاط الیمنی البغوی فارسل یلوم الشیخ مجد الدین علی ذلک فکتب الیہ الشیخ مجد الدین ان کان

بلغک ہذا الکتاب فاحرقہ فانہ افتراء من الاعداء وانا من اعظم المعتقدین فی الامام ابی حنیفة وذکرت مناقبہ فی مجلد

کذلک دسوا علی الامام الغزالی عدة مسایل فی کتاب الاحیاء وظفر القاضی عیاض بنسخة من تلک النسخ فامر باحراقہا

وکذلک دسوا علی انا فی کتابی المسمی بالبحر المورود جملة فی العقاید الزایغة واشاعوا تلک العقاید فی مصر ومکة نحو ثلاثین سنة

وانا بری منہا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ زندیقون نے امام احمد کے مرتے دم بد اعتقادیان انکے سرانے لکھ رکھے اور صاحب

قاموس کے نام سے ایک کتاب امام اعظم رح کی تکفیر مین لکھ کر ابی بکر رح کے نزدیک روانہ کئے انہون نے اونکو ملامت

کیا تو انہون نے کہا کہ مین امام کا معتقد ہون تم اوسکو جلا دیا احیاء العلوم مین بھی چند مسئلہ درج کرنے سے قاضی عیاض نے

ویسے کتب کو جلوایا اور میری کتاب بحر مورود مین بھی بد اعتقادیان لکا کر مصر و مکے مین شہرہ دیئے انہی لوگون نے اعتقادیات

مین باوجود مصنف رہنے کے جو چاہے بنالئے یہہ کتب تو سیکڑے برسون سے مدعیون کی تحریر و تنظیر و تصرف مین ہین

کیا عجب کہ بنا دین آپ پر یہہ بھی دلیل ہی کہ خود ہمیر تحریف کا الزام دیتے ہوے بعض احادیث مین مثل حدیث ابطال النسخ

۶۲

صدیق ولایت کہ دلیل ہشتم مین ۹۸ صفحے پر لکھا ہی کیا کچہ قطعہ و برید معنوی کیا اور اسکا ذکر دلیل ہشتم مین بھی ہوگا

انشاء اللہ تعالی رجا اگر کوی صلحت کو بھی پہنچے اس منقول عنہ کی تجویز و تخمین ہو ویگی ہدایت مسودہ باب چہارم

کی تقریر جو لکھا ہی شاید اسوقت اسکو یہہ بات یاد نہ رہی کہ تخمین اولیاء اللہ بکار آمدنی نہین پس یا یہہ کہنا غلط ہوا

کہ تخمین اولیاء اللہ غلط ہی یا وہ کہنا کہ حضرت خواجہ محبوب سبحانی کے لئے لوگون نے تخمین کیا اب ہم کہتے ہین کہ اولیاء اللہ

کے اخبار مین بھی اللہ تعالی کی تعلیم سے ہین اسی لئے صادق ہوتے ہین بخلاف قیاس علماء ظاہر کے یواقیت کے سینتالیسوین

مبحث مین ابو تراب نخشبی کے حوالے سے لکھا ہی قال ولو ان ہؤلاء المنکرین منصفون لا عتبروا فی نفوسہم اذا نظروا

فی الآیۃ بالعین الظاہرۃ التی یسلمونہا فیما بینہم فیرون انہم یتفاضلون فی ذلک ویعلو بعضہم علی بعض فی الکلام فی معنی

تلک الآیۃ مثلا ویقر الفاضل منہم بفضل الافضل والقاصر بفضل غیر القاصر فیہا وکلہم فی مجری واحد ومع ہذا الفضل المشہود

لہم فیما بینہم ینکرون علی اہل اللہ اذا جاؤا بالشئ مما یغمض عن ادراکہم وذلک لانہم یعتقدون فیہم انہم لیسوا العلماء وان العلم

لا یحصل الا علی ید المعلم المعتاد فی عرفہم وصدقوا فان اصحابنا ما حصل لہم العلم الا بالاعلام الروحانی الربانی فہم عاکفون

علی حضرتہ ینتظرون ما یفتح اللہ بہ علی قلوبہم قال تعالی خلق الانسان وعلمہ البیان وقال تعالی علم الانسان ما لم یعلم وقال

فی حق الخضر وعلمناہ من لدنا علما فصدق المنکرون فیما قالوا ان العلم لا یکون الا بالتعلیم واخطاؤا فی اعتقادہم ان اللہ تعالی

لا یعلم من لیس بنبی ولا رسول وقال اللہ تعالی یؤتی الحکمۃ من یشاء والحکمۃ ہی العلم وجاء بمن وہی نکرۃ لکن لما اثر ہؤلاء المنکرون

الدنیا علی الآخرۃ واثروا ما یتعلق بجناب الخلق علی ما یتعلق بجناب الخالق وتعودوا اخذ العلم من الکتب وافواہ الرجال الذین

من جنسہم وراؤا فی زعمہم انہم من اہل اللہ تعالی وامتازوا عن العامۃ حجبہم ذلک عن ان یعلموا ان للہ عبادا تولی تعلیمہم فی

سرایرہم علی ید ملک الالہام فعلمہم معانی کلامہ وکلام رسلہ اس عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ علماء ظاہر اولیاء اللہ کے کلام

کو نا سمجھکر انکے علم کے منکر ہوتے ہین اور کہتے ہین آیات و احادیث کا معنی کسی ظاہری عالم سے سیکھے بغیر حاصل نہین ہوتا

یہہ غلط ہی اولیاء اللہ کو اللہ تعالی آپ تعلیم کرتا ہی جیسا انبیا اور رسولون کو تعلیم کرتا ہی کسلئے کہ اللہ تعالی قرآن مین

فرماتا ہی کہ دیتا ہی اللہ تعالی علم جسکو کہ چاہتا ہی اور علماء ظاہر آخرت کو چھوڑ دنیا مین گرفتار ہوکر کتابون سے اور اپنے

سریکھے آدمیون سے علم حاصل کرکر عام لوگون مین اپنی بڑائی کرتے ہین اور اپنے کو اللہ والے یعنے حق پر ہین سمجھتے ہین کہ یہی

سمجھنا انکو اسبات کے جاننے کے لئے پردہ ہوا ہی کہ اللہ تعالی کے ایسے بندے بھی ہین کہ وہ اللہ تعالی سے جیسی تعلیم

پاتے ہین ویسے جانتا پایا انکا اللہ تعالی اور رسول اللہ کے کلام کا معنی ہی اور کہنا عین انکا کلام اللہ اور کلام رسول اللہ

ہی انتہی الغرض جو علماء کہ ظاہر حدیث کے موافق معنے کئے انکا قیاس غلط ہوا اور جو اللہ تعالی سے تعلیم پاکر معنی بیان کئے

انکا معنی سچا نکلا اور اسپر عجوبہ یہہ ہی کہ مسود قولہ تعالی یسئلک الناس عن الساعۃ الایہ کے معنی مین لکھہ دیا ہی کہ انما کلمہ حصر ہی
یعنے اس کلمے کی اس آیت مین آنے سے یہہ بات واجب ہی کہ قیامت کے علامات کا علم سواے خدا کے دوسرا نہ جانے
چنانچہ تفصیلا علامت قیامت امام مہدی کا ظاہر ہونا دجال کا نکلنا الخ لکھہ کر لکھا ہی کہ اسمین سے کسی کی تاریخ
سواے خدا تعالی کے کسیکو معلوم نہین ہی پھر ایک ورق کے بعد اسی بحث مین لکھتا ہی کہ مگر انبیا و رسولونکو اسکی تعلیم
و وحی سے جو کچہ معلوم ہوتا ہی وہ بلا شبہ صحیح ہی پس یہہ دونون کلام اسکے آپسمین نقیض ہین کیونکہ جب قید توٹ گیا
پھر معنی اول مسود کا باقی نہ رہا غرض یہہ وہی حجاب دنیا پرستی ہی کہ جسکو صاحب یواقیت بیان کیا کہ مسود کے
دلپر اللہ تعالی نے نازل کیا کہ کہدیا اللہ تعالی کی تعلیم سواے انبیا اور رسولون کے دوسرے کو نہین ہوتی اور محققین
سنت و جماعت کہتے ہین کہ اولیا اللہ کو بھی تعلیم اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی کہ وہ بھی صحیح ہی اسی لئے جلال الدین
وغیرہ کہ تابع اپنی عقل کے تھے انکا قیاس غلط نکلا اور انکی اتباع درست نہین اور جو دسوین صدی کا قید کئے ہین سو
اہل باطن ہین اونکی اتباع عین اتباع رسول اللہ کی ہی چنانچہ یواقیت کے فصل ثالث مین شیخ وغیرہ کے حوالے سے
لکھا ہی فعلم ان من کان معلمہ اللہ تعالی کان احق بالاتباع ممن کان معلمہ فکرہ ولکن این الانصاف اور باقی دلایل اسکے کہ
پس معلوم ہوئی یہہ بات کہ جسکا معلم اللہ تعالی ہو بڑے حق والا ہی اتباع کو اس کے جسکا معلم اسکا اسکی فکر ہو لاکن انصاف کہان ہے
غیبی اخبارات مین پیروی اولیا کی صحیح اور پیروی علماء ظاہر کی ممنوع ہی مسود کی بدخلقی مقتم مین لکھے جاینگے انشاء اللہ تعالی
حاصل کلام مسود کی غرض یہہ ہی جو کہ تاریخ خروج امام بیان کیا مخطی اور جو کہ بیان نہین کیا اور کہا کہ معلوم نہین کب
خروج ہی مصیب ہی اب ہم کہتے ہین جب کسی امر کے ظہور کے وقت مین علما کو سکوت ہو اگر کوئی قیاسا یا کشفا یا مشاہدۃ
من اللہ تعالی تاریخ بیان کیا پس اسکی غلطی و صحت موقوف رہی ظہور یا عدم ظہور پر اس امر کے تاریخ متعینہ مین مثلا کسی
ولی نے کوئی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تاویل کے طور پر کہا کہ فلان واقعہ فلان تاریخ مین ہوگا بعد چند آدمی اُسی تاریخ
مین اُس واقعے کے ظہور کی گواہی بھی دین تب بھی وہ اُس منقول عنہ کی تجویز بے اعتبار کہنا فقط تعصب و جہالت
ہی الغرض تعقید تاریخ خروج مہدی عم مین خلاف ہی چنانچہ مسود بھی نقلا و اصالتا بیان کیا لاکن اسپر قطعیت نہین کہ
سب اقوال کلیتا غلط ہو جاوین جیسا جناب ولایت مآب کا فرمان کہ مسود جسکو دلیل دوازدہم مقرر کیا اور اسکا
ثبوت معہ دلایل دیگر اسی جاے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور عددا ۱۱ ...

قولہ تعالی ان ربکم الذی خلق ... ۱۱

۱۰

۶۴

ہو زمان ختم النبوۃ وظہور الولایۃ کما قال ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ تعالی فیہ السموات والارض لان ابتداء

الخفاء بالخلق انتہاء الظہور فاذا انتہی الخفاء الی الظہور عاد الی اول الخلق کما مر وتتم الظہور بخروج المہدی فی تتمۃ سبعۃ

ایام ولہذا قالوا مدت الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ اسکا خلاصہ یہہ ہی اللہ تعالی چھے دن مین دنیا کو پیدا کیا سو ظہور تمام

دنیا چھے ہزار برس مین ہوکر ساتوین ہزار کے ابتدا مین خاتم نبوت اور ساتوین ہزار کے آخر مین خاتم ولایت کا کہ

وہی مہدی موعود ہی ظہور ہونا ہی اور ایسی ہی تحقیق شیخ اکبر کی تفسیر مین بھی ہی پس معلوم ہوا کہ ابتدا و انتہاء دایرہ

وجود انسانی ظہور خاتم ولایت محمدیہ ہوا کہ باطن خاتم النبی ہی یعنی مہدی موعود اسکی توضیح و تفصیل معہ دلایل دیگر

باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور حدیث النبیؐ لا یمکث فی قبرہ الف سنۃ سے بھی خروج مہدیؑ مراد ہی کہ باطن

خاتم انبیا ہی اگرچہ اسکی صحت و معنی اور تحقیق مین لوگون کو شبہ ہوا چنانچہ بعضے دسوین صدی کے قریب والے اور

موجودین علما و مشائخین مانند تقی الدین ابی منصور اور عبد الوہاب شعرانی بھی دسوین صدی مین بسبب غربت

و اضمحلال دین کے وقت خروج مہدیؑ قرار دئے ہین کہ تفصیل اسکی دلیل دوازدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی لاکن

اقبال و انکار بعد خروج موقوف اطلاع اور تقدیر پر ہی جیسا کہ رسولؐ کے لئے بھی علماء قریب و ہم زمان اہل کتاب السامی

گئے ہین پھر کیف جنکے قسمت مین ایمان ہو بعون الہادی الموصل الی المطلوب تصدیق سے باقی نہین رہتے ہین و ہو

لکل قوم ہاد رجا اس مقدمے مین آجتک حضرت رسالتؐ سے کوئی روایت ایسی ثبوت کو نہ پہنچی الخ **ہدایت**

بعض احادیث کہ جنمین تاریخ خروج بیان ہی ابھی مذکور ہوئے اور آیندہ بھی لکھے جاوینگے خصوص دلیل دوازدہم مین

بااین بطور قطعیت رسولؐ سے تاریخ خروج مہدیؑ کے عدم ذکر کا دعوی کرنا محض ضلالت و عین جہالت ہی فاما علماء

ظواہر کی سند پر ہی حدیث کی صحت منحصر نہین ایسے امور غیبیہ مین اتباع اولیاء اللہ کی لازم بلکہ واجب ہی کہ یہہ آیات

واحادیث اور اونکے معانیون کو جناب باری جل جلالہ اور خاتم النبیؐ سے تحقیق کر لیتے ہین گو کہ اہل ظواہر کو نفسہ

سیکھتے ہو اور ہم اپنا علم حی لایموت سے لیتے ہین اب ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ آپ تو عدم صحت تاریخ کے قایل ہو اور

ہنسے تو ثبوت تاریخ کی صحت بتادیا پس کہو کہ آپ کس دلیل پر انتظار کرتے ہو وگرنہ آپکا تعصب صاف ظاہر ہی **شعر**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛ **نی س** بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست ؛ کہ از مشقت

آن جز بمرگ نتوان رست ؛ **رجا** تو مہدی لغوی کا بیان اس واہیات سے الخ **ہدایت** آدمی کو عداوت

ہو تو عقل بجا نہین رہتی چنانچہ مسود کا حال یہان ایسا ہی ہی الغرض مراد اس تقریر سے تقریر اسمی و عددی ہی نہ تعین زمانی

جیسا اللہ تعالی اگلے پیغمبرون کو پیچھے اور پچھلے پیغمبرونکو آگے ذکر کیا ہی قولہ تعالی ووہبنا لہ اسحاق ویعقوب کلا ہدینا و

نوحا ہدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وہارون وکذلک نجزی المحسنین وذکریا ویحیی

وعیسی والیاس کل من الصالحین واسمعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین اور طرفہ دلیل بلادت مسود یہہ ہی

کہ بعضے انمین اولاد فاطمہؑ سے بھی نہین ہین الخ لکھ دیا ہی واے برین نادانی کہ اُسنے لفظ لغوی کو بھی نہ دیکھا کہ سید ہون

یا نہون مگر عجب بات سے ہی کہ آپ نے یہان نام پر لحاظ نفرماے کہ یہہ بھی اپکا حق تھا جیسا آپکی دلیل کچھ بھی یہہ بھی

ہی کہ لکھ دئے ہین کہ اگر حضرت رسالت پناہؐ کو تم راے الخ واہ کیا خوش فہمی ہی انہون نے تو تو کے ٹوگن دیا کہ پھر حاجت

تقریر غیر کی نرہی پھر کیا انمین ایک کم کرتے ہو یا نو کو درس لغوی کرتے ہو مرحبا اس نکتہ دانی پر علماء ربانی سے مقابلہ ہی

واہ کیا تقریر ہی اعتراض ایک کے کلام پر اور استفسار دوسرے سے **رجا** محاورۂ عرب وعجم کے خلاف ہوجائیگا الخ

ہدایت اور یہہ معنی فہمی کی تقریر تھی اب مسود کے لغت دانی کی تحریر ہی اپکا معنے مین تو سلیقہ ظاہر ہوا اب لغت دانی

کا طریقہ دیکھئے مسود جیسا علوم دینیہ مین قاصر ہی ایسا ہی علم لغت وغیرہ مین بھی ہی یعنے راس کبھی معنے مین ابتدا کے

خاص ہوتا ہی جیسا عد کلامک عن الراس سخن خود را از سر گوی اپنی بات کی پہلی سے بول چنانچہ شعر سعدی رح **س** سخن را

سر است ای خردمند وبن ؛ میاور سخن در میان سخن ؛ یہان معنی انتہا کا ہرچند لغت اور محاورے مین درست نہین آوے

کبھی معنے مین انتہا کے جیسا مسود کے مثالین سواے حدیث ترمذی کے کس لئے کہ معنی حدیث کا خلاصہ یون ہی کہ رسولؐ

فرماتے ہین کہ آجکی تمہاری رات مین مین دیکھا تم سب کو کہ سو برس کے تمام تک جو کہ زمین پر ہی زندہ باقی نرہے کا یہان

بھی شمول عامہ ہی کہ اُس رات کے بعد سے آدمی مرتے مرتے سو برس کے تمام تک سب تمام ہوگئے اگر اس حدیث

مین راس کا معنی انتہا کا لین تو یہہ قباحت ہی کہ انتہاء صدی آخر کا روز یا آخر کا مہینا یا آخر کا سال چاہئے سو خود

مسود کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ دو برس صدی کے باقی رہتے ہوئے سب تمام ہوچکے پس حدیث کا معنی اس آیت

کے موافق ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فلکم راس اموالکم یعنے تمکو تمہارا سب مال ہی باآین خود مسود لکھا ہی حدیث ابی داؤد کو

لفظ کل مأتہ سنۃ کا عام ہی الخ مگر بسبب بعث کے کہ لفظ مضارع ہی معنی ابتدا کی نا درست سمجھنا جہالت ہی کیونکہ یہان
مراد ہر صدی کے استغراق سے ہی نہ کل صدیون کے اور معنی ابتدا کا کسی نے خاص کیا پس ہر سو برس کی ابتدا یا
وسط یا انتہا مین مجدد ہونا حدیث کا مفاد ہی چنانچہ امام سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین لکھتے ہین لقولہ الخلافۃ
بعدی ثلاثون سنۃ ثم یصیر ملکا عضوضا و قد استشہد علی علی رأس ثلثین سنۃ من وفات رسول اللہ لیس اتفاق
اسبات پر ہی کہ جب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چھ مہینے تیس سال پورے ہونے باقی تھے سو امام حسن پورے
کرکے چھوڑ دئے بلکہ مسود کا مقتدا عبد العزیز تفسیر عزیزیہ مین قولہ تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے نیچے لکھا ہی باقی ماند
درینجا شبہ و آن آنست کہ نزول قرآن در مدت بیست و سہ سال است و ابتدائے نزول آن در ماہ ربیع الاول سر سال چہلم
از عمر شریف نبوی علی صاحبہ افضل الصلوۃ والسلام انتہی پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ معنی ابتدا کا ہی کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفر کے مہینے مین ایک کم چالیس سال ہو چکے اور ربیع الاول سے چالیسوان سال شروع ہوا اب مسود کو
ضرور ہی کہ یہ سال کا معنی عبد العزیز سے کہ مسود کے استاد دینی ہی قبر پر جاکر پوچھے کہ کیا آپ نے مجھے جھوٹا بنانے اپنی کتاب
مین ایسا لکھا تھا مسود کا حال ایسا ہی انا فی وادٍ و شیخنا فی وادٍ مسود نے فایدہ جلیلہ عمر دنیا مین الخ جو لکھا ہی اس سے
غرض اسکی یہہ ہی کہ عمر دنیا کہ ابتداء ہبوط آدم ؑ سے انتہاء فنا بنی آدم تک سات ہزار برس کا تعین جنہون نے کیا غلط
ہی ہم اس قول کو تسلیم کرتے ہین کہ فی الواقع یہی امر یقینی ہی کہ ہم دیکھتے ہین آج بارہ سو اسی پر نو برس ہو چکے ابھی افنا
و اتمام کو معلوم نہین کتنی مدت باقی ہی فاما یہہ معجزہ ہی کہ حق تعالی دشمنون سے حق کو ثابت کروا تا ہی یعنے یہہ تقریر ہمارے
لکھنے کی خود مسود لکھ دیا اصل سات ہزار برس ہین عمر دنیا کا حصر اس معنے پر ہی کہ اتمام و کمال دور ظہور ولایت محمدیہ متعلق
ہی ولادت باسعادت اور فنا و وجود پر جود عنصری خاتم ولایت سے کہ وہی مہدی ؑ ہی سو ہو چکا جیسا حدیث ابو ہریرہ ؓ
مین منذ یوم خلقت سے مراد ابتداے ظہور فیض نبوت و ولایت ہی الی یوم افنیت سے مراد انتہا و کمال ظہور و ختم نبوت
و ولایت ہی کہ معنی ختم اور فنا کا ایک ہی ہی نہ دنیا کی پیدایش و فنا کیونکہ دنیا کی پیدایش کو لاکھون برس ہوتے ہین پس
ہبوط آدم ؑ سے مراد جیسی خلقت دنیا کی ہی ویسی ختم ولایت محمدیہ سے فنا کی اور دوسرے احادیث و آثار اور اقوال بھی
سب اسی پر دال ہین چنانچہ اوپر اسی بحث مین شیخ اکبر کی تحقیق اور تاویلات سے معلوم ہو چکا اسی لئے صاحب گلشن راز
فرماتے ہین ؎ گر از موسی پدید و گہ ز آدم تو الخ اور آیندہ دلیل دوازدہم اور باب ہشتم مین بھی اسکا بیان بخوبی ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ایک دن اللہ تعالی کے نزدیک ہزار برس کا ہی
یعنے عمر دنیا سے ساتوین روز مین کمالیت دین ہی پھر آگے اسکو بڑہا وا نہین باقی دنیا کے اتمام کے ایام اسی نسق پر

67

ان من رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الریاست واعرض عن الآخرۃ فہو دجال اور اسکے نیچے دین کے امام کی تعریف

یون فرماتے ہین والامام الدین اذ ہو الذی یقتدی بہ فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی اللہ تعالی کالانبیاء و الصحابۃ والسلف انتہی ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی جو کہ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کے ریاست کی طلب کرے دجال ہی اور جو دنیا سے پھر کر اللہ تعالی طرف رجوع کرنے مین اقتدا چاہے مانند انبیاؑ اور صحابہؓ و سلفؒ کے امام دین ہی اب اہل انصاف کو چاہئے دجال دنیا طلب کی اقتدا چھوڑ کر امام دین کی اتباع کرین تاکہ راہ حق ملے اور ہمارے امام عؑ کے لئے خود مسود گواہ ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور دلیل دوازدہم کی انتہا مین لکھا ہی ترک و تجرد دنیا اور تاثیر وعظ و بیان ہمارے امامؑ اور انکے توابع کو حاصل تھا اور مسود عقیدۂ چہاردہم مین لکھا ہی مال حلال خواہ کروڑ ہا کا ہو جب اسکی زکوۃ ادا ہوئی مابقی پاک ہو گیا اسکا رکھنا نہ گناہ ہی نہ کفر اور صحت اسکی خود قرآن سے ثابت ہی الخ یہہ اسواسطے

لکھا ہی کہ ہمارے امامؑ فرماتے ہین مرید و مشغول دنیا کافر ہی اور حدیث ان اللہ عز وجل یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ الخ کو یہہ خادم الفقرا کتب مذکورہ مسود کے سوا فواتح مین جو مصنفات سے حسین بن معین الدین میبذی تلمیذ ملا جلال دوانی کے ہی دیکھا ہی کہ اسنے ابی حامد غزالی کے احوالات مین امام عبداللہ بن اسعد یافعیؒ سے اور اس نے شیخ ابن عساکر سے اسکی سند بیان کیا پس محل انصاف ہی ہر شخص جو کسی کتاب سے سند لاوے کیا وہ کتاب مسند بہ اپنی تصنیف مین درج کرے یا معترضونکو سمجھانے کتاب اٹھائے دربدر خانہ بخانہ پھرا کرے **دلیل ششم کا ثبوت** رجا ایک مقدمہ کئی حدیثونمین مذکور ہوتا ہی الخ **ہدایت** سچ ہی ایک مقدمہ کئی احادیث مین جب بلا تعرض مذکور ہوا گر اسکی کثرت ایسی صحت کو پہنچے کہ محتمل کذب نہو تو متواتر ہی لفظا یا معنا اگر اس مقدمے کے ساتھ دوسرے مقدمات بھی ہون مگر ان مین تعارض ہو تو جو مقدمہ کہ بے تعارض ہوتا ہی اسکے تواتر کا حکم کرتے ہین اور دوسرے امور بسبب تعارض کے ساقط الصحت ہوتے ہین جیسا فاطمیت مہدیؑ کی جو بہت سے مقدمات کے ساتھ احادیث کثیرہ مین بے تعارض مذکور ہی متواتر ہی بخلاف ان امور کے جو اس کے ساتھ مذکور ہین پس ایسا ہی بیعت رکن و مقام بھی احادیث کثیرہ مین بے تعارض مروی ہی بخلاف دوسرے مقدمون کے جو اسکے ساتھ مذکور ہین ایسا ہی حدیث قتادہ مین خروج مہدی کا مدینے سے بسبب تعارض احادیث صحیحہ کے ساقط ہی مثلا خروج مہدیؑ خراسان اور مشرق وارد ہی کہ جیسا دلیل سوم مین مذکور ہوا کہ اسکی صحت کا خود مسود مقر ہی اور ایسا ہی لفظ کارہ بھی کیونکہ لفظ خروج دعوی کے دلالت کرتا ہی اور بہت سے احادیث صحیحہ دعوے پر دلیل ہین کہ رسول صؐ فرمائے میری موافقت کریگا اور فرمائے جیسا ہم سے دین کھلا ہی ایسا اسکو کمال کو پہنچاویگا علاوہ اسپر خود مسود دلیل پانزدہم کی روایت پنجم کے جواب مین لکھتا ہی

کہ مہدی بہت سے قلعے فتح کریگا بلکہ تمام جہان کا مالک ہوگا یہہ بن دعوی اور بن جنگ کے کیونکر متصور ہوتا
ہی الغرض جب ایسے مقدمات متعارضہ کسی ایک بے تعارض امر کے ساتھہ مذکور ہوان ساقط ہوتے ہین اور ایسا ہی
مسود اپنی خطاء دوم مین لکھا ہی سو حدیث نعیم بن حماد بھی اُن احادیث سے ساقط ہی جو دلیل سوم مین مذکور ہین
کہ اُن مین دعوی اور ظہور مہدیؑ کا قبل خراسان اور مشرق سے کہ ہند بھی اس مین شامل ہی وارد ہین عجب تر یہ ہی
کہ مہدی کو اپنی مہدویت کی خبر نہو اور لوک معلوم کر لین فاما اونکا علم الہامی قطعی ہوگا یا نہوگا اول باطل ہی کہ علی
العموم علم الہامی قطعی ہو اور ثانی پر بیعت کرنا تو صریح البطلان ہی علاوہ برین اکثر حدیثون سے ثابت ہی کہ مہدی موعود
کی صحبت یکشب مین نامرد جوانمرد بن جاینگا سو مہدیؑ خود ڈر کر بھاگتے پھرین آخر لوگون سے ڈر کر بیعت لین یہ صاف.
جھوٹونکی وضع ہی کو کہ کسیکا نام بھی لکالین اور حاکم کی روایت مطابق ہی کہ اسمین مطلق بیعت ہی پس اب ثابت ہوا
کہ ابو ہریرہ رضہ کی روایت بلے تعارض ہی اور ابو ہریرہ رضہ اُن سب راویون مین اثقی بھی ہین مگر مسود نے اسمین عجب
چوری کیا کہ لکھا ہی نعیم بن حماد نے ابی ہریرہ رضہ سے مختصر روایت کیا تاکہ عوام دہوکا کھاوین کہ شاید ابو ہریرہ نے بھی
کچہ اور روایت کئے ہین اور خطاء سوم کا تعین سراسر مسود کی خطا ہی کہ نہ اُسکا ثبوت دلیل حقیت ہی نہ اسکا ابطال ابطال
مذہب کیونکہ وہ ایک مقدمہ متاخرین کے اقوال سے ہی فرضا اگر ہم اسکو ثابت بھی کرین کچہ کارآمدنی نہین کہ یہہ دلیل ظنی
بھی نہین ہوسکتی فاما شاید کسی یک قاعدہ سے اپنے نزدیک اُسکو تاریخ مقرر کرلئے ہون مثلا تاریخ اول مین ایک لفظ
اَن زیادہ کرو تو دلیل تحقیق جملہ بھی ہی خطاء چہارم بھی ازان قبیل ہی لاکن یہان رکن و مقام کے درمیان سے مسود
مراد اوسط کی لیا ہی یا وسط کی معلوم نہوا کیونکہ لفظ درمیان عرف مین اسطور پر جاری ہی کہ کسی بڑے مقام مین کوئی
کسی جاے پر بھی رہے درمیان کہہ سکتے ہین مثلا مقابر بادشاہون کے جو مکہ مسجد مین ہین اگر کوئی کہے کہ بادشاہ کی قبر
مکہ مسجد کے درمیان ہی کہ اسپر مین نے فاتحہ پڑہا تو یہہ کہنا جہالت ہی کہ مسجد نماز کی جاے ہی وہان قبر کیسا ہوسکتی ہی اور
کوئی اطراف حیدرآباد مین یا مکہ مسجد مین کہین بھی رہے بول سکتے ہین کہ وہ درمیان حیدرآباد کے یا مکہ مسجد کے رہنے والا
ہی چنانچہ فارسی مین بھی متعارف ہی کہ مثلا فلان در میان فلان مکان یا فلان شہر میباشد اس سے غرض کچہ بھر بیچ کی
نہین اُس جگہہ مین کہین بھی رہے یہہ کہنا درست ہوتا ہی رجا کوی عاقل تسلیم نکریگا الخ **ہدایت** یہہ سخن از بس
غلط محض اور تعصب ہی کیونکہ ایک عالم اسمعیل نامی نے بارہا مدت تک مکہ معظمہ مین اپنے مذہب کا دعوی کرتا رہا کسی نے
اسکا متعارض نہوا مگر اہل خراسان اسکو قتل کئے پھر ہمارے امامؑ کے متعارض نہونا کیا عجب کہ آپ کی تو اہل خراسان تصدیق
کئے اور مطیع ہوئے ہین چنانچہ وفات امامؑ کا اسی ملک مین ہوا اور ہمارے کئی علما مکہ معظمہ مین کئی بار دعوت کئے پر کسی نے

اُن کا ایک بال بھی بیگانا نکیا ایسے امور نامعقول کو دلیل البطال مذہب حق سمجھنا عقلمندون کے روبرو ذلیل ہوناہی۔ حساب خطا نیجم شرعًا اور عقلاً مردودہی کس لئے کہ یہہ شہادت روز حساب ہی اور قاضی رب الارباب پس اُس روز ہر خلیفۃ اللہ کے گواہ مومنین ہونگے مدعی علیہم تو منکر یہان بھی ہین کہ من عند اللہ نہین اور وہان بھی کہینگے کہ یارب یہہ دعوی نہین کئے جیساکہ اللہ تعالی تعالی فرماتاہی لیکون الرسول شہیدا علیکم وتکونوا شہداء علی الناس دیکھیے کہ لوط ع کے گواہ اُن کے تین بیٹیان فقط ہونگے مومنین کے لئے اللہ تعالی فرماتاہی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون

اِس آیت کے نیچے بیضاوی یہہ دو آیت لکھے ہین قولہ تعالی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید قولہ تعالی استشہدوا فی سبیل اللہ اور انحصار دو گواہ پر ہونے کا فایدہ یہہ ہی کہ ہمارے رسول اللہ م کی شرع شریف مین دو گواہ عادل اثبات دعوے کے لئے بس ہین کہ منکرین بھی اسباب کے تابع ہین اور مسعود کی خطا ششم اخش الخطایا ہی کہ مسعود بسبب اپنے کور باطنی کے کہ ثمرہ انکار مہدویت سید محمد جونپوری کہ مہدی موعود حقیقی ہین ہی حاصل المطلب نسمجھا کہ فردائے قیامت آگے احکم الحاکمین مالک یوم الدین کے مدعی علیہم کہینگے ایس رکن ومقام مین موافق خبر مخبر صادق کے دعوی نہین کئے اگر کرتے ہم تصدیق کرتے چنانچہ سب خلیفون کے منکرین ایسا ہی کہینگے تو اُس وقت یہہ دو گواہ حاضر ہونگے جیسا ہر خلیفے کے مومنین انکی دعوت کی گواہی کو حاضر ہونگے وگرنہ اسکو کسی نے کہا کہ یہہ اثبات مہدویت من عند اللہ کے گواہ دنیا مین ہین یہہ بات طفل مکتب نشین بھی سمجھیگا کہ خلیفۃ اللہ کی گواہی سوائے خدائے پاک کے کون دیگا کیونکہ ہمارے رسول م کو بھی اللہ تعالی حکم کیا کہ منکرین تیری نبوت کی گواہی طلب کرتے ہین تو بول تمہارے میرے مین اللہ تعالی گواہ ہی قولہ تعالی قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا

ثبوت دلیل هفتم رجا ترذی

بول اے محمد بس ہے اللہ تعالی کی گواہی تمہارے بیچ ہے کہ وہی ہے اپنے بندون کا خبردار دیکھنے والا

مین الخ **ہدایت** نام وہ نشان ایسے احادیث کا مسعود سرپکے محرف ومتعصبونکے جنب کتب ہاتھ لگین کیونکر رہیگا خود ہماری کتابونین تحریف وتبدیل کرکے چھپوانے قصور نہین کرتے ہین یہہ خادم الفقرا احوال تحریف وتبدیل موافقین کچھ دلیل پنجم مین بیان کیاہی اور آگے قریب دلیل ہشتم مین بھی کریگا انشاء اللہ تعالی فاما اگر کوئی منصف ہو پرانا نسخہ ہاتھ آوے تو دیکھ لیوے اور ہمارے امام کی تصدیق اور مسعود کی تکذیب کرے وگرنہ ہم کتاب لیکر کس کس کو بتانے ہین کہ یہہ محال ہی بہرکیف یہہ جسکا حوالہ اسکی صحت مین دیتاہی متعصب مشہور ہی پس یہہ مصرع ظاہر ہی **مصرع** باطل است آنچہ مدعی گوید کو بالفرض اگر یہہ حدیث مذکورہ مسعود نعیم نے ذکر کیا ہو تو اسکو شاید دوسرے طور سے سند پہنچی ہوا سکا ضعف ظاہر ہی کیونکہ قحطان ابوہریرہ رض کی روایت اور بخاری اور مسلم کی صحت سے ایک شخص کا نام ہی کہ اسکا خروج بھی علامت صغرائے قیامت سے ہی حدیث عن ابی ہریرہ رض قال قال رسول اللہ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل قحطان یسوق

۱۷

الناس بعصاہ متفق علیہ یعنے ابوہریرہ رض نے کہا کہ فرمائے رسول صلعم نے قیامت قایم نہوگی جب تک کہ نہ نکلے ایکمرد

قحطان نام والا کہ موت کی سختی مین پڑینگے آدمی اسکے مار سے اسکی صحت پر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا اور یہہ

حدیث مشکاۃ کے باب الملاحم مین بھی موجود ہی پس کہنا مسود کا غلط ہے تا کہ خود اسکا قول اس حدیث کے مخالف ہی یعنے

مسود ولیس بنجم کے معارضے اور رد کے طور پر بڑے طمطراق سے سیوطی کا حوالہ بتا کر قیامت کے احوال مین لکھا ہی کہ روایات

کثیرہ سے ثابت ہی کہ مہدی موعود سات برس پیشتر دجال سے رہینگے الخ اور مسود اپنے ہر دو شیخ کی تحقیق سے ابی نعیم کی حدیث

ارطاۃ کی روایت سے جو یہان لکھا ہی اُسمین ہی کہ مہدی چالیس برس حیات سے رہکر وفات کرے بعد معلوم نہین کہ سو

برس کو دجال آتا ہی یا پانسو کو کس لئے کہ مہدی چالیس برس رہینگے بعد ایک شخص قحطانی معلوم نہین کہ کتنے سال کو پیدا ہوگا

کہ بیس برس رہکر قتل ہوا بعد معلوم نہین کہ کتنے سال کو ایک دوسرا پیدا ہوتا ہی کیونکہ حرف ثم دیر دراز پر دلالت کرتا ہی پس

سات برس ظاہر النظر اتے ہین کہ خروج مہدی اور قتل قحطانی مین ممنود ہین واہ عجب تقریر ہی نہ آہ مردان نہ اوہ زنان

کہین سند صحیح بیان کرین کہ مہدی کے مرے بعد کئی مدت کو خروج دجال ہی اور کہین کہدین مہدی سات برس دجال سے

اگے نکلکر حیات سے رہینگے کہ دجال آجاویگا یہہ حدیث کا وضع خود مسود کے قول سے ظاہر ہی اور مسود نے بڑی تکلیف

کرکے ثبوت قحطانی مین اسکی نسب قحطان بن عامر سے مقرر کردیا سو از بس مہمل ہی کیونکہ قحطان ہین اولاد نوح مین چنانچہ

قحطان بن عابر بن شالخ بن ارفخذ بن سام بن نوح ع پانچ بطن ہین یعنے چار شخص بیچمین ہین اور پانچوان قحطان ہی ہی پس

کسیکو جو ہزارون برس مرکر ہون آج پیدا ہوا سو شخص کو گو کہ اُسکی نسل مین بھی ہووے باوجود وہ اوپر کا شخص فرد یکتا ہونیکے

کوئی منسوب کرتا ہی اب پیدا ہونے والے کو قحطانی اور سامی بولنا دونو برابر ہین بلکہ اوضح و افصح سامی بولنا ہی کہ سام مشہور

شخص ہی اور سام سے قحطان تک کوئی شاخ بطن کی پھوٹی بھی نہین بلکہ اُسکے کئی بطن کے بعد ایک شخص مکیلان نامی سے

بطن پھوٹے بھی ہین اس سے معلوم ہوا کہ وہان قحطانی نہین بلکہ قحطان نامی ایک شخص پیدا ہونیوالیکی خبر رسول اللہ صلعم

فرماتے ہین سو کسی راوی کی غلطی سے ذکر مہدی مین بانیطور مندرج ہی کہ اوپر دوسرے الفاظ اور تعین وغیرہ کہ جس سے صاف

وضع یا درج پر تبادر ذہنی ہوسکتا ہی ولیس ہین چنانچہ ایسا ہی ایک جہجاہ کی بادشاہت کی بھی رسول صلعم خبر دیئے ہین —

عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم لا تذہب الایام واللیالی حتی یملک رجل الجہجاہ و فی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی

یقال لہ الجہجاہ پس اس تقریر سے ثابت ہوچکا کہ حدیث مذکورہ محولہ مسود بشواہد الولایت صحیح ہی کس لیے کہ مسود کی لائی ہوئی

حدیث معارض جب محمول باین شبہات کثیرہ ہو صاف اُسکے کذب پر دلیل ہی رجا تم لوگ اپنے مہدی کے وقت سے

آجتک کچھ کم چار سو برس الخ **ہدایت** یہہ آیت خاص صحابہ رض کی خلافت کی دلیل ہی نہ سلطنت دایمی کی اس سے

سلطنت دائمی مراد لینا بچند وجہ مردود وباطل ہی ایک یہہ کہ اللہ تعالی وعد اللہ الذین امنوا فرمایا کہ یہہ وعدہ متعلق ہوا
زمانۂ ماضی سے جیسا بیضاوی مین ہی ہی خطاب للرسول وللامۃ او لہ ولمن معہ یعنے یہہ خطاب خاص رسولؐ اور اول کی
امت اور ہمراہیون کو بنی کے ہی دوسرا یہہ کہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جب رسولؐ مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینۂ
منورہ کو تشریف فرما ہوئے صحابہ رضہ کفار کے خوف سے بے ہتیار رہ نہ سکتے تھے ہراسان ہوکر آپسین کہنے لگے ہم ایسا وقت
بھی آویگا کہ بے ہتیار امن سے رہین پس انکی تسلی کے لئے یہہ آیت نازل ہوئی تو اس وعدے کے مشروہی ٹھہرے تیسرا
یہہ کہ اللہ تعالی لیستخلفنہم بتاکید اکید فرمایا کہ یہہ حکم لایق تبدیل نہین پس یہہ دلیل خلافت خلفاء راشدین رضہ ہوئی کہ وہان
کسی نوع کا شبہ اور خلل نہین اور سب بات اُن مین پوری ہوئی چنانچہ بیضاوی مین ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ للاخبار
عن الغیب علی ما ہو بہ وخلافۃ الخلفاء الراشدین اذلم یجمع الموعود والموعود علیہ لغیرہم بالاجماع یعنے یہ آیت مین دلیل ہی
بنوت کی صحت پر بسبب ایسے غیب پر خبر دینے کے حقیقۃً ویسا ہی ہی اور دلیل ہی خلفاء راشدین کی خلافت کی صحت پر
کیونکہ جمع نہین ہوا موعود اور موعود علیہ بالاجماع یعنے خلافت اور امن اور ایمان اور عمل صالح کامل اُن کے غیر مین چوتھا
یہہ کہ اسکے نیچے اللہ تعالی ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا یعنے اس نعمت کے حصول کے بعد جو کفران کیا.
فاسقون مین ہی اور کفران اس نعمت کا پہلے قتلۂ عثمان رضہ نے کیا پھر یہہ وعدہ باقی نرہا جیسا مدارک بیضاوی تفسیر کبیر
وغیرہ معتبر تفسیرون مین ہی پانچوان یہہ کہ اس وعدے مین یہہ بھی فرمایا کما استخلف الذین من قبلہم جیسا کہ خلافت دیا
ان لوگون کو کہ انسے آگے تھے یعنے یہود کو پس لازم ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ دونون برابر ہون اسی لئے رسول اللہ فرمائے
ہین کہ مین تمپر فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اس سے کہ تمپر دنیا کو بٹین جیسا تم سے اگلون پر بٹتے اور نافرمانی کرو تم جیسا
وہ کئے اور فرمائے رسولؐ خلافت میری بعد تیس برس ہی بعد جو رہین بادشاہ ہین پھار کھانیوالے یعنے کتون سرکے
اور ایسا ہی ہوا کہ فرزندان رسول اللہ کا ہی انہون نے قتل وہلاک شروع کیا چھٹا یہہ کہ رسولؐ مہدیؑ کے لئے فرمائے
ہین کہ دین کمال کو پہنچاویگا تو دین کا کمال فقیری ہی نہ بادشاہت ویسا ہی ہمارے امامؑ نے وقت وفات بسبب
اضطراب وتضرع صحابہؓ کے فرمائے کہ جب تک تمہارے پاس دنیا نہ آویگی مین تمہارے مین ہون کہ تم مین دینداری
ہی پس لازم ہی کہ مہدوی مانند فرمان رسول اللہ اور مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما السلام کے جتنا محتاج ومفلس ہین
دیندار ہین اور یہان جتنے بڑے دنیادار ہین عاقبت مین خوار وبہزار عذاب گرفتار ہین پس یہہ کہنا مسود کا ایسا ہی
جیسا اگلے منکرون کا مقولہ اللہ تعالی فرماتا ہی قولہ تعالی قالوا نحن اکثر اموالا واولادا وما نحن بمعذبین اسی لئے ہمارے
امامؑ طلب دنیا کفر طالب دنیا کافر فرمائے پس دولت ظاہری کہ خلافت ہی اسکا تکملہ بعد رسول اللہ کے تیس سال مین

ہو چکا کہ امام حسن رضہ بقیہ جو چھے مہینے تھے تمام کر کے چھوڑ دے بسبب عدم حاجت جہاد اصغر کے اور موافق فرمان رسول اللہ
رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر کے جہاد اکبر کی طرف متوجہ ہوئے اسیواسطے مہدی معہود بھی کہ تکملہ دین جہاد اکبر
مین ہی حکم جہاد اکبر کا فرمائے پس جو اُس حکم سے منہہ پھیرے ہین گویا خدا سے منہہ پھیرے اور دنیا و دنیا دولت دولت کرتے
ہین فاما یہہ نازجو مسود نے کیا ہی عیسویونکو سزاوار ہی کہ آج انکی ریاست و حکومت غالب اور زبر دست ہی اور لاکن
مسلمان اسمی بھی اُن کے چاکر اور نوکر ہین کہ مسود بھی اُسمین داخل ہی اُلزم بما اَلزم پس اب دیکھئے کہ مورد وعیدات کون
ہی اور لایق وعدہ کون ہی **دلیل ہشتم کا ثبوت رجا** معلوم ہنین کہ اس عبارت فتوحات کے لکھنے سے
کیا غرض ہی الخ **ہدایت** غرض فقط تفہیم منکرین ہی وگرنہ مومنین کو فرمان خلیفۃ اللہ کا ہی عین ایمان ہی اور جو مخالف
فرمان خلیفۃ اللہ ہو مومنون کے نزدیک کیسکا قول ہو مردود ہی اور یہہ حال سب انبیا کے مومنین کا ہی **رجا** عبارت فتوحات
مین اقسام کے تحریف و تبدیل کو کار فرمایا الخ **ہدایت** احادیث صحیحہ ہمارے امام کے موافق ہوتے پر صدیق ولایت
کو حاجت نتھی کہ ایک ولی کے کلام کو تبدیل و تحریف کر کے اپنی دلیل ٹہراوین بلکہ یہہ کام منکرین کو ضرور ہی کہ وہ ایسا ہی
ہر خلیفۃ اللہ سے کئے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے کفار بدلاتے ہین باتونکو انکی جائیون سے پس
مومنین تو اپنے خلیفۃ اللہ کے مخالف کو صحیح کب جانتے ہین کہ اسکے قول کو تحریف و تبدیل کر کے دلیل بناوین فاما فتوحات
بسبب تبدیلات اور تحریفات متعصبان شیعہ و سنیہ کے ایسی بنی ہی کہ مصنف رح کی غرض ہر چند اسمین باقی نرہی چنانچہ
یواقیت کے فصل اول مین لکھا ہی وجمیع ما عارض من کلامہ ظاہر الشریعۃ وما علیہ الجمہور فہو مدسوس علیہ اخبرنی بذلک سیدی
الشیخ ابو الطاہر المغربی نزیل مکۃ المشرفۃ ثم اخرج لنسخۃ الفتوحات التی قابلہا علی النسخۃ التی بخطہ فی مدینۃ قونیہ فلم ار فیہا شیئاً
مما کنت توقفت فیہ وحذفتہ حین اختصرۃ الفتوحات پس جبکہ فتوحات کی صورت ایسی بنی ہی اُسمین جو کہ موافق حدیث
صحیح کے ہووہی کلام شیخ ہی وگرنہ تحریف دزدان دین اب یہان سے یہ خادم الفقرا مسود کے تحریفات بیان کرنے پر
عازم ہی اہل انصاف کو ملاحظہ اسکا لازم ہی جاننا چاہئے کہ غرض تبدیل و تحریف سے ہر شخص کی یہی ہی کہ عبارت محرفہ سے
اپنے کو ضرر اور اپنے مخالف کو فایدہ سمجھے پس یہان اگر عبارت مندرجہ مسود ہماری دلیل ہی پھر صدیق ولایت پر
اطلاق تحریف کرنا مسود خود اپنے پر آپ ہی الزام ثابت کر لینا ہی مثلاً مسود کے ضابطے کے موافق مسود کی تحریف اول
یہہ ہی **رجا** قسطاً وعدلاً کے بعد یہہ عبارت ازادی الخ **ہدایت** ہماری دلیل دوم مقررہ مسود کا ترجمہ لکھہ کر
مسود لکھتا ہی غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس جو عبارت کہ بالتمام
تحریف اس مقام مین یواطی اسمہ اسمی رسول اللہ تک لکھا ہی گویا اُسی حدیث کا خلاصہ ہی باوجود حدیث کی تسلیم کرنے

۷۴

اسکو نکالنا حاجت نہ تھی بلکہ اسکی تحریر بھی ایک حجت مردی ہوئی کہ جس کی دلیل دوم مین تفصیل گذری اور رکن و مقام
کی بیعت ہمارے سب کتب معلومۂ تواریخ مین مذکور ہی اور طبقہ بعد طبقہ اصحاب سے لیکر ہمارے یہان یہہ خبر متواتر ہی
چنانچہ مسود دلیل ششم مین ذکر کیا پھر اسکا لکھنا تو دلیل قوی تھا اگر شیخ کی عبارت اس مقدمے مین ہوتی ضرور لکھنے
فرضاً جسکے نزدیک یہہ عبارت شیخ کی ہی مسلم ہو وہ اسکو اختصار جاننا لازم ہی اور تصدیق ہمارے امامؑ کی کرنا واجب
نہ خیال تحریف و وہم عدم بیعت رکن و مقام ورگرنہ صاف بے انصافی ظاہر ہی اور سراج الابصار فقط ایک معترض کا
رد ہی کہ وہ جو اعتراض کیا اتنا ہی اسکا جواب لکھا گیا نہ تاریخ کی کتاب ہی کہ اسمین کل مقدمات مندرج ہون مسود کی
تحریف دوم مین مسود کا کذب مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اپنی کتاب کے باب ہشتم کے مطلب دوم مین ۱۴۷ وین
صفحے پر لکھا ہی کہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ یشبہہ فی الخُلق ولا یشبہہ فی الخَلق یعنے امام مہدیؑ مشابہ ہونگے پیغمبر کے
اخلاق محمدیہ مین الخ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مہدیؑ رسولؐ سے اخلاق مین برابری رکھتے ہین اور ۵۰ صفحے
پر فتوحات کے پندرہوین فصل سے خاتم الاولیا کے احوال مین یہہ لکھا ہی چونکہ احکام محمدؐ دوسرے انبیا اور رسولون کے احکام
سے مخالف تھے مستحق اسباب کے ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جدا ہو کہ اسکا نام حضرت کے نام کے موافق
ہو اور اخلاق محمدیؐ کا جامع ہو الخ شیخ کی اس تقریر سے بھی ظاہر ہوا کہ خاتم اولیا اخلاق محمدی کا مثل ہی ورگرنہ لفظ
جامع اسپر اطلاق کرنا ہرچند درست نہو گا پس معلوم ہوا کہ لایکون احد مثل رسول اللہ شیخ کا قول نہین جب یہہ شیخ کا
قول نہوا و نیز لا عنہ فی الخلق بضم خا انکا قول نہوا کیونکہ وہ اسکی دلیل اور علت ہی اسکا عدم ثبوت حقیقتاً اسکا عدم ثبوت
ہوگا اور رسولؐ سے ہمارے امامؑ ہم شکل ہونے مین اپنی گمانی اور وہمی اندازے سے لکھا ہی کہ ان کے مہدی ہم شکل نہون
ازبس عداوت ظاہر ہوا اور تعصب باہر ہوئی اور اسپر یہہ قول مسود کا دلیل ہی کہ لکھا ہی حالانکہ اب بھی انھین کے کتابون سے
مستنبط ہوتا ہی کہ ہم شکل تھے چنانچہ شواہد الولایت سے دلیل چہارم مین مذکور ہوا الخ اور دلیل چہارم مین پنج فضایل
کے حوالے سے لکھا ہی کہ مقام فرح مین وقت دفن کرنے مہدی کے الخ اور پنج فضایل مین یہہ ذکر مطلقاً نہین پس وہ
یہان جھوٹ لکھ دیا کہ دلیل چہارم مین شواہد الولایت سے الخ پس دروغ بر دروغ ہوا فاما یہہ مثل برابر آئی کہ دروغ گو را
حافظہ نباشد اپنی تمام کتاب ایسے دروغ گوئیون اور مفتریات سے بھر دیا ہی البتہ یقین ہی کہ بعد مطالعہ اس رسالے کے
جو اہل انصاف ہین مسود کی جھوٹ کے سبب اس سے اور اسکے مذہب سے باز آکر ہمارے امامؑ کی تصدیق کرینگے یضل من یشاء
ویہدی من یشاء اور الیسیؑ امامؑ کے دست مبارک کے بیان مین بھی دست درازی کیا یعنے میان ولی یوسف یہہ نہین لکھے
ہین کہ جناب امامؑ کے ہاتھ سب سے ازبس دراز تھے مگر یہہ لکھے ہین آپ کے دست مبارک کوتے تھے یون دراز تھے کہ جس سے

دفعہ ۱
دفعہ ۲
۷۵
دفعہ ۳
دفعہ ۴
سراج الابصار
دفعہ ۵
دفعہ ۶

بیان حافظ

حسن مناسبت ازبس نمایان تھے نہ یہہ کہ جیسا عمرؓ کے ہاتھ سب سے ایسا دراز تھے کہ جنکو ذوالیدین نام رکھے تھے کہ یہہ

بھی دلیل سو ترکیب ہی ہے ہر کہ بر آل نبی دست ستم کرد دراز ٭ حرق اللہ یدیہ و یدیہ و یدیہ ٭ اور تحریف سیوم

و چہارم بھی ازان قبیل ہی کہ جھوٹ سے بھر دیا اُسکی تحقیقات دلیل پانزدہم کی روایت پنجم مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی

اور تحریف پنجم کے لئے مسود کا معتقد اگواہ ہی کہ عبدالوہاب شعرانی یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین فتوحات سے

یہہ عبارت نقل کیا ہی یمسی الرجل جاہلا و جبانا فیصبح عالما شجاعا کریما یعنے شام کو جو کوئی جاہل اور نامرد مہدیؑ سے

بیعت کرے صبح کو عالم اور جوانمرد اور سخی ہوگا اور حدیث امام احمدؒ اور ابن ماجہؒ کی معنے بسبب ظلمت حجاب حب دنیا کے

مسود کے خیال مین الٹی آئین لاکن مراد اُس سے یہہ ہی کہ اگر دنیا سے ایک رات بھی باقی رہے مہدیؑ کے سب کام درست

ہونگے نہ یہہ کہ کسی نامرد اور بخیل کو ہی لازم ہی کہ مہدویت ملے اور ایک رات مین بسبب مہدویت ملنے کے ایسا

سخی اور جوانمرد بن جاوے کہ عدیم المثل ہو یہہ بات کوئی عقلمند ہرچند پسند نہ کریگا کیونکہ جو مستحق ایسے مرتبہ عالی کے

ہوتے ہین وہ سب صفات مرضیہ سے ابتداء موصوف رہتے ہین اور بخیل اور نامردی بدخلقیون کا سر اور منبع ہی

اور تحریف ششم بھی مسود سری کے لوگون کا کام ہی لاکن مسود معنی مین اپنی دنیا طلبی ظاہر کیا و گرنہ یہہ عبارت بھی جو ہم کو

موافق تھی اُس سے احتمال تحریف ہرچند متصور نہین یعنے بار ریاضات من کل الوجوہ اُٹھاویگا اور جو کہ ضعیف الایمان

ہین اُن کے ایمان کو قوت دیگا کہ مرتبہ حق الیقین انکو حاصل ہوگا اور بلاویگا عمر ذدون کو اور مدد کریگا نوایب حق پر یعنے

جو کہ مرتبہ انابت رکھین اُن کے لئے مدد کریگا تا کہ اُن کے مراتب کی ترقی ہو کہ کام مہدیؑ کا یہی ہی اور ہمارے امامؑ کی شان

یہی تھی عند التسلیم اس سے بھی اختصار متصور ہوگا نہ تحریف اور تحریف ہفتم بھی ویسی ہی کہ خلاف فرمان علی کرم اللہ وجہہ

ہی کہ فرماتے ہین مہدیؑ کے اصحاب جیسے اصحاب بدر اور ہمراہیان طالوت کے اتنے جو ندی پار ہو رہے تھے چنانچہ مسود

بتسلیم و تصحیح اسکو ہماری دلیل دوازدہم فرض کیا اور تحریف ہشتم اُسکی تحریف ہفتم اور احادیث کثیرہ کو مخالف ہی کہ بعض

انسے مسلمہ مسود بھی ہین جو دلیل ششم اور دلیل دوازدہم مین اسکو ذکر کیا اور جرنے کے لئے انصاف نامے کے حوالے سے

مسود جو لکھا ہی اسی کو تحریف کہتے ہین کہ انصاف نامے مین یہہ ہی کہ امامؑ فرمائے اگر حق تعالی قوت دیوے اور حکم کرے

پس مسود نے حکم کو نکال ڈالا اور تحریف نہم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ابتدا مین فیملأھا قسطا و عدلا سے ...

نہ نکالے اور یواقیت مین ...

ہین پس باقی بھی ایسکے ساتھہ ہی کہ اسکے خلاف پر بہت احادیث اسی رسالے مین مذکور ہوئے اور آیندہ ہونگے
اور خوشنودی عوام مسلمین سے مراد یہہ ہی کہ عوام یعنے مفلس لوگ تونگروان سے زیادہ مہدی سے فیضیاب رہینگے کہ
ایساہی ہوا نہ مال مہدی سے لیکر تونگر ہوجائینگے کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفونکا کام اللہ تعالی کی راہ بتانا ہی نہ دنیادار کی
جتانا دنیا کا مال دینا دجال آئیگا اور جو طالب دنیا ہی اُسیکا بندہ ہوجائیگا اور تحریف یازدہم بھی بہت سے احادیث
صحیحہ کے خلاف پر ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین کیونکر ہلاک وہ امت ہو کہ جسکے سرے پر مین ہون اور بیچمین مہدیؑ اور
آخر مین عیسیؑ ہین الحدیث اور امام سعدالدین تفتازانی رح شرح مقاصد کے آخر مین فرماتے ہین مہدیؑ اور عیسیؑ کا
جمع ہونا سچ بات ہین اور شیخ رح کے ابیات بھی جو آیندہ قریب مذکور ہونگے اسی معنے پر دلالت کرتے ہین تحریف
دوازدہم یہان مسود ختم الاولیا سے عیسیؑ مراد لیا سو کونسا قرینہ اسپر دال ہی مگر عبارت موضوعہ مسود جو ماقبل اس اشعار
کے ہی سو اکثر احادیث صحیحہ کو مخالف ہی اور شیخ رح کا قول کبھی مخالف حدیث نہین پس معنی اشعار کا یہہ ہی آگاہ
باش کہ ختم الاولیا حاضر ہی یعنے شیخ فرماتے ہین کہ مین جو ختم الاولیا کے آثار وغیرہ لکھا ہون سو ختم الاولیا حاضر ہین کہ جانتے
ہین چنانچہ اسپر مصرع ثانی دلیل ہی کہ لکھے ہین باوجود کہ ذات امام العالمینؑ کی موجود نہین اسپر بیت ثانی دلیل واضح ہی کہ
فرماتے ہین وہ کہ جسکا حال مین بیان کرتا ہون سید مہدیؑ ہی آل احمد سے وہ سیف ہندی ہی جب کسیکے ہلاک کا قصد
کرے ہمکو احادیث صحیحہ ملتے ہوئے اِس مصرع سے ہندی ثابت کرنے کی حاجت نہین اور یہہ شیخ پر افترا ہی کہ اپنے
کو یا کسی اپنے ہمعصر عرب کو خاتم الولی سمجھے ہین اُسکی تحقیق باب ہشتم مین مفصل ہوگی انشاء اللہ تعالی اب معلوم ہووے
کہ مسود بسبب عداوت دینی کے اپنی اندہی وہٹدہ مین نہ غرض شیخ کو سمجھا نہ اپنے ملزم ہونے پر نظر رکھا جو جی چاہا لکھ دیا
حتی کہ معانی احادیث مین بھی بجز غلط فہمی اور دروغ نویسی کے مطلب [illegible] کی روایت م۱۱

فی باب الاعتقادات فان ارید
انہ لا یحصل منہ الاعتقاد

نہ صدیق ثبوت **رجا** مقدمہ اول دروغگوئی میان خوندمیر کی الخ **ہدایت** مسود سب امر میں ایسے دروغگوئیان
اور بیجا معانیان ہر جگہہ کیا ہی پھر مثل اُلٹے چسکو توال واندے کے ہم پر امور نالایق کی تہمت کرتا ہی اُسکے دروغ گوئیان
اور افترا دن اور غلطیونکو لکھتے لکھتے قلم کا سینہ چاک ہوگیا یعنے فتوحات کی عبارت میں تحریف و دوم خود مسود کے لکھے سے
اور تحریف تجم و نہم و دہم اسکے مقتدا کے قول سے مسود کے جانب ہی ثابت ہو چکی اور ویسا ہی دوسرے تحریفات بھی
پس اس تقریر سے جیسا کہ مقدمہ اول باطل ہی ویسا ہی مقدمہ ثانی باطل ہی اب ہم امام کے فرمان کا خلاصہ بیان کرتے
ہیں ذرہ غور سے سمجھیں امام فرماتے ہیں جو کچھ شیخ اکبر لکھے ہیں سو لوح پر دیکھ کر لکھے ہیں یہہ نہیں فرمائے جو کچھ لوح پر لکھا ہی
اسی کو نقل کئے یا اسکے معنی کو خوب سمجھ کر جو معنی تحقیقی تھا وہی لکھے ہیں اسپر یہہ دلیل ہی کہ قرآن باوجودیکہ نظم ہی جو
لوح پر موجود ہی اسمیں آجتک زمانہ صحابہ سے لیکر طرح طرح کے معانیان کرتے جاتے ہیں اور قیامت تک بھی ایسا ہی ہوگا
بلکہ ایک امام نے قرآن سے ایک امر کو فرض عامہ مقرر کیا تو دوسرے نے اُس امر کی کراہت و ترک بیان کیا مثلاً
قرأت قرآن امام شافعی نے نماز میں فرض مطلقہ فرمائے امام اعظم رح اسکو مقید کرکے مقتدی کو منع قرأت پر تشدید فرمائے
ازان قبیل ہی کہ اللہ تعالی وامسحوا برؤسکم فرمایا پس ائمہ اسمیں اتنا اختلاف کئے کہ ایک کا وضو دوسرے کے نزدیک
ہرچند صحیح نہیں ہوتا مثلاً کسی نے تمام سر کا مسح فرض کہا تو کسی نے پاو سر اور کسی نے تین بال تک کفایہ سمجھا پس گو کہ
شیخ کا دیکھنا امر یقینی ہی نہ فہم معنی لاکن بیان تو کوئی امر خلاف پر ہمارے امام کے شیخ رح نہیں فرمائے یہاں اس تقدیر میں
ہی کہ جہان خطا واقع ہو کسواسطے کہ انبیا علیہم السلام معصوم ہیں اولیاء اللہ رح معصوم نہیں مگر اکثر امور میں محفوظ ہیں چنانچہ یواقیت
کے ۴۷ وین مبحث میں ہی فان الولی اذا اتی فی کشفہ بما یخالف ما کشف للرسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل وعلمنا ان
ذلک الولی قد طرء علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشفہ نوعا من التاویل لفکرہ فلم یقف مع کشفہ فھو کصاحب الرویا یخبر عما راء
وکشفہ صحیح ولکن یخطاء فی التعبیر فان الکشف لا یخطی ابدا وانما المتکلم فی مدلول ذلک یخطی ویصیب الا ان کان یخبر عن اللہ تعالی
فی ذلک انتہی فرضاً اگر شیخ کوئی امر مخالف ہمارے امام کے بیان بھی کرین انکا قیاس ہی کہ جو کچھ انکو لوح پر نظر آیا
اُسمین اپنی ذات سے معانی کئے ہین نہ اللہ تعالی کی تعلیم سے کیونکہ یواقیت کے ۲۵ وین مبحث مین امام کے احوال و آثار
مین فتوحات سے یہہ عبارت لکھا ہی ولم اقطع فی ذلک بشیٔ لانی ما طلبت من اللہ تعالی تحقیق ذلک ادبا الخ —

دلیل ہسم کا ثبوت **رجا** وہی میان خوندمیر الخ **ہدایت** مسود اس عبارت کی صحت پر تسلیم
کرکے تین اعتراض کیا ہی ایک یہہ کہ وزراء مہدی باوجود عجمی ہونے کے زبان عربی کرینگے دوسرا یہہ کہ اخص وزراء
مہدی کبھی گناہ نہ کیا ہوگا۔ تیسرا یہہ کہ حافظ الوزراء اُن کے جنس سے نہوگا۔ جواب اول کا ہم اسکے مقتدا سے دلاتے ہین

یواقیت کے تیسرے فصل مین لکھا ہی وکان بعض العارفین یقول السنۃ جمیع المحبین عجمیۃ علی غیرہم ولا صحابہم عربیۃ ہذا
کلہ فی حق المتمکنین من الاولیاء الخ پس جانئے کہ شیخ رح کا فرمان بھی ایسا ہی ہی نقل ہی کہ ایک روز حبیب عجمی رحمہ اللہ کے روبرو
کسی نے قرآن پڑہنے لگا تو آپ رونے لگے کسی اورنے پوچھا کہ آپ تو عجمی ہو قرآن کو کیا سمجھتے ہو جو روتے ہو فرمائے مین
عجمی ہون دل میرا عربی ہی عین القضات ہمدانی زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لکھتے ہین مصطفیٰ گفتہ است طلب العلم
فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وجای دیگر گفت اطلبوا العلم ولو بالصین طلب علم فریضہ است وطلب باید کردن اگر خود بچین
ما چین باید رفتن برای این علم چین بجز مکہ نیست کہ کان علیہ عرش الرحمن حین لا لیل ولا نہار ولا ارض ولا سماء کدام مکہ است
در مکہ اول ما خلق اللہ نوری تا دل از علایق شستہ نشود کہ الم نشرح لک صدرک دل تو پر از علم و نور معرفت رحمن شرح اللہ
صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ منور نباشد علم چین والقرآن ذی الذکر است قرآن در ارض مکہ آمد تو نیز مکی شو تو نیز
عربی باشی کہ من اسلم فہو عربی وقلب المسلم عربی انتہی فی الحقیقۃ لا یتکلمون الا بالعربیۃ سے کہ معنی اُسکا نہ بولینگے مگر عربیۃ کے ساتھ
ہی یہی ہی ورنہ یہہ بات بدیہی ہی کہ ساری جہان کی عادت ہی کہ آپسمین اپنی زبان کرنا اگر دوسری زبان سے واقف بھی
ہو مگر عند الضرورت اپنی زبان نہ جاننے والون سے انکی زبان کرنا نہ یہہ کہ اپنی زبان بالکلیہ ترک کردیوے اور علی
العموم ایک زبان خاص کر لیوے ہر کسی سے کہ زبان جانے یا نجانے اُسی زبان مخصوصہ سے بات کرے یہ خلاف
عادت زمانہ اور عقل ہی کہ جو زبان نہ سمجھے اُس سے وہ زبان کرنا محض نادانی ہوتی ہی کہ غرض بات کرنے کی فوت
ہو جاتی ہی پس اُس سے مراد یہہ ہی کہ آپسمین انکی زبان اصلی عربی ہی جو اسکی تعریف مین قضاء فرمائے اور غیر کے واسطے
بمعنی یکجا ہون کے اور صاحب انصاف نامہ توجیہ برابر محاورے کے کئے ہین یعنے یتکلمون کا معنی یکجا ہون کا بھی ہوتا ہی
جیسا صراح مین لکھا ہی ویقال تکلمت کلمۃ وتکلمہ وکالمتہ ای جاوبتہ پس وزراء مہدی اکثر اپنے اعتقاد اور اعمال کا
ثبوت احادیث رسول اللہ ؐ اور نصوص کلام اللہ سے کرتے تھے دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ اخص وزراء
مہدی موعود بندگیمیان سید محمود ثانی مہدی کہ کبھی آپ سے کسی نوع کا امر خلاف شرع واقع نہوا اگر نوکری کو مسود گناہ
ملعونہ مقرر کیا ہی سو یہہ اسیکے لئے ثابت ہی کہ اُسکا جواب مسود کی بد خلقی ہشتم و نہم مین بوضوح دیا جاویگا انشاء اللہ
تعالی نہ ہمارے امام سے یون مروی ہی نہ صدیق ولایت سے تیسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ بندگیمیان سید محمود
کبھی جنس وزراء دیگر سے نہین کیونکہ یہہ خاص اولاد امام سے ہین نہ دوسرے اصحاب جیسا بنی فاطمہ کہ عترت رسول ؐ
ہین ایک جنس دیگر ہین اور دوسرے قریشی جنس دیگر اور فساد اس مطلب کا کہ مدینہ سومیہ کے قلعے کی دیوار تکبیر سے گر اُٹھے
در بیان ہشتم سے مسود کی تحریف ہفتم مین گذر چکا مسود کی دلیل دہم کا رد یہہ عبارت سے مکتوب مذکورہ مین

ایک لفظ بھی ہنین از ابتدا تا انتہا سراسر افترا ہی فاما معلوم ہنین اتنا افترا مسود کس واسطے مین کیا ہی **دلیل یازدہم کا ثبوت** اول معلوم کرین کہ مسود کو لُب بالضم کر جسکی جمع الباب ہی معلوم ہنوئی کہ کیا معنی ہین پیٹ

میانہ ہر چیز پس گروہ مبارک مہدویہ میانہ امت مقبولہ محمدیہ علیہ السلام ہی کیونکہ رسول فرماتے ہین مین امت کے اول مین ہون اور مہدیؑ وسط مین عیسیٰ آخر مین ہی الحدیث **رجا** مشہور ہی الخ **ہدایت** سچ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے خلیفون کو جیسا دیکھنا ہی ویسا دیکھنے سے معتقدون کو صبغۃ اللہ حاصل ہوکر بسبب نور ایمان کے اللہ تعالیٰ کے کلام کی پہچانت کی روشنی اُن کے دلون پر کھلتی ہی قولہ تعالیٰ فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ پس جسنے یہہ نور پایا اِس پر ایمان لایا کہ ان للقرآن ظہر و بطن و لبطنہ بطن الی سبعۃ ابطن اور حقیقت محکم و متشابہ کی جانا اور اس نور سے جو کہ باز رہا سو کہا ہذا اساطیر الاولین یعنے یہہ اگلے کہانیان اور صاف باتان ہین اسکی تحقیق عقیدۂ شانزدہم مین مفصل مرقوم ہی **رجا** آیت محکم **ہدایت** افسوس ہی کہ مسود کو محکم و متشابہ سے بھی خبر ہنین یہہ آیت صاف متشابہ ہی مانند ید اللہ فوق ایدیہم اور مانند فسوف یاتی اللہ بقوم اور مانند اذا قرأناہ کے کہ اللہ تعالیٰ جبرئیلؑ کے پڑہنے کو اپنا پڑہنا فرمایا قولہ تعالیٰ ولکن اللہ رمی اور علینا بیانہ بھی ویساہی ہی **رجا** اسمین کس چیز کی تراخی الخ

ہدایت یہان تراخی قرأت سے مراد ہی مگر مقارعت کا سلسلہ حیات تک جناب رسالت مآبؐ کے رہا اگرچہ شان نزول مین اُسکے صوفیہ اور اہل ظواہر کو خلاف ہی یعنے صوفیہ کہتے ہین رسولؐ اپنے یاد سے جواب کو اللہ تعالیٰ سے بیواسطہ اسکی تعلیم ہوتی بھی پڑہتے تھے یہی معنی اقرب الصواب ہی کہ شان رسولؐ کی لایق بھولنے کی ہنین قطع نظر اسکے یہان پڑہنے سے رسولؐ کے مراد ہی اور جبرئیلؑ کے نہ بیان معانی سے مگر مسود جو قرآن کو زبان عربی صاف واضح ہی کرکے عقیدۂ شانزدہم مین لکھا ہی یہان معنے کی تجویز کی نسبت رسولؐ کی طرف کرنیکو شرم نہ آئی فاما خلاصہ یہہ ہی کہ اتمام کلام فاتبع قرآنہ تک ہوچکا اِس لئے علما و مفسرین کو ثم انا علینا بیانہ کے معنی مین خلاف ہوا بعضے اسکا قید ہنین کئے اور کہے کہ قیامت تک مفسرین کے بیان سے مراد ہی اگر مسود کو دوسرے کتب نہ ملین تو ارواح ثلثہ کے مترجم فارسی کے فایدے کو دیکھ لیوے کہ لکھا ہی مترجم گوید ظاہر انزدیک بندہ آنست کہ معنی این آیت چنین باشد ہر آینہ وعدہ لازم است برما جمع کردن قرآن در مصاحف و حفظ و قرأت آن عصر ابعد عصر والیضاح و تفسیر معانی آن خدائیتعالی بردست شیخین رضہ یعنے حضرت عمر و حضرت عثمان جمع کرد و در ہر زمان قاریان را توفیق داد کہ حافظ شوند و بتجوید بخوانند و در ہر زمانی مفسران را توفیق داد کہ در تفسیر آن سعی نمائید واللہ اعلم انتہی پس اب مسود کے لکھنے کو اُس سے مقابلہ کرکے دیکھ لین اگر ثم کی معنی مین فقط جبرئیلؑ پڑہنے تک ہی دیر ہوتی ایسی بڑی دیر کی توجیہات کس لئے کرتے اسی سے ظاہر ہی کہ اکثر مفسرین

٨٠

بسبب بقاء مقارعت حتی الانقراض حیاتِ جناب رسالت مآب ثم کے معنے کو تراخی طویلہ پر حمل کئے چنانچہ بیضاوی مین
ہی وہو دلیل علی جواز تاخیر البیان عن وقت الخطاب بہرکیف ایسے نکات عالیہ سمجھنا مومنین متقین کا کام ہی کہ بسبب
نور ایمان اور صیقل تقوی وزہد کے انکا آئینۂ دل روشن ہی نہ علماء دنیا پرست کا کہ زنگ حب دنیا سے اُن کے دل مانند
کالے توؤن کے ہوگئے ہین الغرض اگرچہ لفظ ثم بعض محل مین تراخی قلیل کا فایدہ دیتا ہی لاکن اکثر جائے پر مدت
طویلہ کی ڈہیل اُس سے مستفہم ہوتی ہی کیونکہ اصل وضع اسکی دیر دراز کے واسطے ہی اب یہان چند آیات جو تراخی طویلہ
پر دلالت کرتے ہین لکھے جاتے ہین قولہ تعالی ثم صدقناہم الوعد بانجاہم - وکذب موسی فاملیت للکافرین ثم اخذتہم -
ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون - ان فی ذلک لاٰیۃ وان کنا لمبتلین ثم انشاءنا من بعدہم قرنا آخرین - فجعلنہم غثاء فبعدا للقوم
الظالمین ثم انشاءنا من بعدہم قرونا آخرین - والذین یمیتنی ثم یحیین - امن یبدء الخلق ثم یعیدہ - ہو الذی خلقکم من طین
ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ - انما یستجیب الذین یسمعون والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون - وحسبوا ان لاتکون فتنۃ فعموا
وصموا ثم تاب اللہ علیہم - ثم عموا وصموا کثیر منہم واللہ بصیر بما تعملون - کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون - اولم یروا
کیف یبدء الخلق ثم یعیدہ - کیف بدء الخلق ثم اللہ ینشیٔ نشاءۃ الآخرۃ فما کان اللہ لیظلمہم ولاکن کانوا انفسہم یظلمون -
ثم کان عاقبۃ الذین اساءوا السوی ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن - اللہ یبدء الخلق ثم الیہ یرجعون -
وہو الذی یبدء الخلق ثم یعیدہ - اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم - ثم الیہ مرجعکم افرأیت متعنہم سنین ثم جاءہم
ما کانوا یوعدون - افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیامۃ من المحضرین اسکی
تفسیر مدارک مین لکھا ہی ومعنی الفاء الاول انہ ذکر لما ذکر التفاوت بین متاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ عقبہ بقولہ افمن وعدناہ
ای بعد ہذا التفاوت الجلی یسوی بین ابناء الدنیا وابناء الآخرۃ والفاء الثانیۃ للتسبیب لان لقاء الموعود مسبب عن الوعد
وثم للتراخی انتہی اور عزیزیہ مین قولہ تعالی ثم ان علینا حسابہم کے نیچے لکھا ہی و در آیہ ثم ان علینا حسابہم اشارہ بہ معاملہ
روز قیامت است کہ بعد از مدت دراز روی خواہد داد و لہذا کلمۂ ثم کہ دلالت بر تراخی و مہلت دراز کند در صدر
این آیہ وارد فرمودند افسوس ہی مسود کی جہالت پر کہ اُسکو دوسرے کتب معتبرۂ مطولہ نحو یہ دیکھنا نصیب ہنوا
کیا ہدایۃ النحو بھی نہین دیکھا کہ اُسمین لکھا ہی وثم للترتیب بمہلۃ نحو دخل زید ثم عمرو ان کان زید مقدما وبینہما مہلۃ
وحتی کثم فی الترتیب والمہلۃ الا ان مہلتہا اقل من مہلۃ ثم اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمہ ثم کی وضع دیر دراز کے واسطے
ہی اسی لئے علما نے مناسب محل اختلاف کئے رجا نہ یہ کہ جیسا میران سمجھتے ہین الخ ہدایت قرآن کو ظاہری اور
باطن تو بطن تک اور تحقیق اسکی ہم عقیدۂ شانزدہم کے جواب مین بدلایل لکھ چکے ہین کہ خود رسول اللہ فرمائے ہین پس

معنی ظاہری قرآن خاتم الانبیا کے ظاہری پیروی سے متعلق ہی کہ جسکو شریعت کہتے ہین اور معنے باطنی پیروئی باطنی سے کہ جسکو طریقت اور حقیقت اور معرفت کہتے ہین کہ رسول فرماتے ہین شریعت میرے اقوال ہین اور طریقت میرے افعال ہین اور حقیقت میرے احوال ہین الخ پس قرآن کی ظاہری معنی رسول سب کے لئے آشکارا بیان فرمائے کہ جسکو علماء ظاہر نے اختیار کیا اور معانی باطنی بعض کو تعلیم فرمائے کہ سند اُسکی اولیا کو پہنچی جیسا یواقیت کے ۴۷ وین مبحث مین لکھا ہی کہ فتوحات کے ۳۴۸ وین باب مین ہی اعلم ان ورثۃ الانبیاء ہم العلماء والاولیاء فالاولیاء حفاظ الاحوال والاحکام الباطنۃ التی تدق من الافہام والعلماء حفاظ الاحکام الظاہرۃ التی تفہم ببادی الرای الخ اور عقیدہ شانزدہم مین زبدۃ الحقایق کے حوالے سے اسکا ثبوت ہوا ہی لاکن رسول اللہ جیسا اظہار ولایت کے لئے مامور تھے چنانچہ مولانا جامی رح شرح فصوص مین فرمائے ہین ایسا ہی معانی متعلقۂ ولایت مراد اللہ بیان نہین فرمائے کہ وہ حق خاتم الولایت محمدی کا تھا کہ خاص خاتم نبوت کا باطن ہی پس ہر دو معانی کا بیان گویا رسول کی ذات سے ہوا اور بھی سیاق آیات مکتوبہ مسطورہ سے ثابت ہی کہ ثم ان علینا بیانہ سے مراد بیان خاتم الاولیا لینا مراد اللہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لتبین للناس ما نزل الیہم یعنے جو چیز جسکے لئے اُتری اسکے لئے بیان ہوا اسی لئے رسول اللہ فرمائے کہ مہدی ؑ سے دین کمال کو پہنچیگا پس ای منصفو خوب غور سے سمجھو کہ رسول فرماتے ہین کہ دین کمال کو اپنے وقت مین نہین پہنچا یعنے کمال دینداری وہی ہی کہ احکام منزلہ سب مراد اللہ بیان ہوجاوین اگر بیان رسول اللہ کے وقت ہوچکا تھا پھر مہدی ؑ کے لئے کیا باقی رہا جو پورا کرے کیونکہ ناقص شئ کامل ہو سکتی ہی اور اس تاخیر مین فایدہ یہی ہی کہ موافق فرمان رب العزت جل جلالہ جسکا حق اسکو پہنچا اور خاتم الولی ہی مہدی بھی ہونے کی تحقیق باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور اسی لئے تاویلات مین آیۂ لا ریب فیہ کے نیچے لکھتے ہین عند التحقیق بانہ الحق وعلی تقدیر القول معناہ بالحق الذی ہو الکل من حیث ہو کل لانہ مبین لذلک الکتاب الموعود علی السنۃ الانبیاء وفی کتبہم بانہ سیاتی کما قال عیسی نحن ناتیکم بالتنزیل واما التاویل فسیاتی بہ المہدی فی آخر الزمان خلاصہ اسکا یہ ہی کہ مبین کتاب اللہ مہدی ؑ ہین اگرچہ نبی پر نزول ہوا اور سب انبیا کے کتب سے یہہ بات ثابت ہی چنانچہ عیسی ؑ بھی یہی فرمائے ہین ایسا ہی شیخ اکبر بھی اپنی تفسیر مین لکھے ہین رجا قرآن بے بیان معنی بیکار رہی الخ ہدایت دلیل نادانی مسودہ کس نے کہا کہ قرآن کا معنی رسول اللہ کے وقت سے آجتک بیان نہوا بلکہ یہہ تہمت افترا کیا ہی کسواسطے کہ خود عقیدہ شانزدہم مین لکھا ہی ام العقاید اور رسالہ سید میرانجی مین ہی کہ ہمارے امام نے فرمائے کہ اللہ تعالی ہمکو مخصوص احکام متعلقۂ ولایت کے بیان کے لئے بھیجا ہی اور یہی اعتقاد درست ہی اسی سے صاف ظاہر ہی کہ احکام متعلقۂ نبوت سب بیان ہوچکے ہین رجا لاکھ آدمی مین سے ایک آدمی قبول کیا ہی الخ ہدایت

۸۳

یہہ بہی عدم علم قرآن وحدیث پر دلیل ہی کہ اللہ تعالی فرمایا ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا
وکفرا اور رسولؐ فرماتے ہین کہ اسلام جیسا ابتدا اسکی حالت ضعف مین ہوئی ہی ویساہی پہر ضعیف ہوگا یعنے آخر
زمانے مین پس بمصداق آیۃ اور حدیث کے امت محمدیہ سے تہوڑے لوگ ہدایت پر آخر زمانے مین رہنا واجب
ہی کہ اللہ تعالی تاکیدا فرماتا ہی اور یہہ حدیث اسی آیت کی تفسیر ہی رجا لاکن تفسیر یعنے بیان مراد الہی بالرا حرام ہی الخ
ہدایت اِس قول سے مسود کی جہالت صاف نظر آتی ہی یعنے اسکو بالکل خبر نہین کہ مہدیؑ کی شان کیا ہی جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مہدیؑ کو خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطا اور دین کمال کو پہنچانیوالا اور
جیسا آپ اول زمان اسلام مین مدد دین اور اسکے افتتاح کے لئے قایم ہوئے ایسا آخر زمانے مین قایم ہونیوالا اور
امت کو ہلاکت سے بچانیوالا فرمائے پس چاہئے کہ جبکا خلیفۃ اللہ ہونا اور عصمت نصی ہی اسکا علم قطعی ہو اسی لئے
یواقیت کے ٦٥ وین مبحث مین شیخ اکبر کے حوالے سے لکہا ہی کہ مہدیؑ کبہی اپنے طرف سے کچہ نہ کہیگا اور عصمت اسکی
نصی ہی جیسا رسولؐ کی عصمت عقلی ہی اور مہدیؑ پر قیاس حرام ہی یعنے جو اللہ تعالی سے سنیگا وہی کہیگا جیسا
عقیدۂ شانزدہم مین گذرا اور باب ہشتم مین بہی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جسکے لئے کہ خطا جایز ہو اور اپنے
قیاس ورائے سے معنی متشابہات کا بموافقت محکمات وغیرہ بیان کرے صحیح ہو جاوے اور جو من عند اللہ بیان
کرے تفسیر بالرای کہلاوے یہہ مقولہ مسود کا بعینہ علمائے اہل کتاب سرکا مطابقت النعل بالنعل ہی جو قرآن
اور رسولؐ کے لئے کہتے ہین **رجا** اور یہہ نہایت نامعقول امر ہی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ مسود از بس دلیل
نادانی ہی کہ لکہا خاص مخاطب الہی وہی ہین اسکلام کا سمجہ ہر آدنی واعلی سمجہ سکتے ہین کہ کلام الہی کے مخاطب کافرد
مسلمان سبہی ہین قیامت تک اسی سلئے ہمارے رسولؐ جن جن کا خطاب اُن اُن کو پہنچا دیئے خواہ حاضر ہو خواہ
غایب جیسا بیان اسکا اوپر گذرا اور آگے بہی قریب ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** بلکہ یہہ امر مخالف قرآن ہی الخ
ہدایت اللہ تعالی اہل حق کو دشمنون کی تحریر وتقریر سے دلیل پہنچاتا ہی یعنے مسود کے لائے ہوئے آیات
ہماری دلیل ہین چنانچہ آیت اول کا مفاد یہہ ہی کہ جو چیز جسکے لئے اتری انکو بیان ہو پہر رسولؐ حاضرین کیلئے
جو احکام مخصوص تہے بیان فرمائے اور مابعد والون کے واسطے صحابہ تابعین الی یومنا ہذا ہر ہر وقت کے علمائے ربانی
بیان کرتے چلے آئے چونکہ مہدیؑ بہی خلیفۃ اللہ ہین وہ بہی اپنے وقت کے ضرورت کے احکام بیان فرمانا واجب ہی
کیونکہ قرآن خاتم کتب اللہ ہی اسی پہ دوسری آیت بہی دلیل ہی کہ اللہ تعالی فرمایا کہ جن امور مین اختلاف ہی بیان
کرو پس جہان کہ اختلاف واقع ہی اسی جا بیان لازم ہی تیسری آیت سے یہہ مراد ہی کہ ہر قوم کے لئے اُس قوم کی

زبان کا رسول آیا چونکہ ہمارے رسول عرب تھے اور بعثت آپکا ساری عالم کے لئے ہی پس لازم ہوا کہ آپ عرب کو عربی زبان سے بیان کرین باقی رہے عجم ان کے لئے مہدی جو باطن رسول اللہ ہی بیان فرمانا مین بیان رسول اللہ ہی اسی لئے عبدالرزاق کاشی علیہ کا قول بیان کئے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جیسا بعثت رسول کا ساری عالم کے واسطے ہی ایسا ہی بیان بھی آپ ہی سے ہوا چنانچہ ہمارے امام فرمائے ہین کہ مین جو بیان کرتا ہون اللہ تعالی کی تعلیم اور رسول کی تحقیق سے بیان کرتا ہون نہ اپنی جانب سے چنانچہ قریب معلوم ہوگا رجا چنانچہ سورہ جمعہ مین واخرین منہم الآیۃ الخ **ہدایت** اسکے ثبوت کے لئے کئی دلیل ہین ایک یہہ کہ آخرین منہم کا عطف امئین پر انسب ہی کہ یہان قدوسیت اور مالکیت اور عزت اور حکمت جل جلالہ بیان ہی دوسری دلیل یہہ کہ اللہ تعالی رسول کو امی پیدا کیا اور امیونکی تعلیم کیلئے مبعوث کیا اور مومنین کو بسبب اُس تعلیم کے ایسا علم حکمت کا حصول ہوا کہ بڑے بڑے علما منکرین اور فضلا معاندین ان کے مقابلے مین عاجز رہتے تیسری دلیل یہہ کہ رسول اس آیت کے مبشر عجمی فرمائے پس علم سابقہ اور اعتقاد حالیہ اہل عجم بطور اکثریت ظاہر ہی اگر مراد عجم سے فقط ملک فارس لین فاما ہند بھی عجم مین داخل ہی کہ انکا مبشر ہونا مفاد حدیث ہی چوتھی دلیل یہہ ہی کہ اللہ تعالی ہو العزیز الحکیم فرماتا ہی کہ یہہ بھی امیون کی تعلیم پر دلیل ہی پانچوین دلیل یہہ کہ اسکے نیچے فضل اللہ یوتیہ من یشاء فرمایا کہ من شامل ہی معنے عموم وخصوص جمع اور واحد کو جیسا اللہ تعالی یستغفرون لمن فی الارض فرمایا کہ معنی اسکا مغفرت چاہتے ہین اُن کے لئے جو زمین پر ہین ہوتا ہی لاکن مغفرت کے لایق مومنین ہونے سے یہان مومنین ہی خاص ہوئے اگر آیت مذکورہ مسودہ مین من سے مراد خصوصیت کی ہوتی رسول عجمیون کو خاص نکرتے جب یہہ قراین سابقہ سے کہ لایق امیون کے واسطے ہین تخصیص ثابت ہو چکی گروہ مہدی بھی عجمی اور امی ہونے پر جناب امام کی صحبت سے ایسا بیان قرآن کئے کہ سامعین متاثر ہو جاتے تھے پس یہی اس بشارت کے مستحق ٹھہرے کہ جنکے لئے رسول فرمائے کہ مہدی کے وقت کی امت کہ دوسرا طبقہ ہی میری سب امت سے اچھی ہوگی جیسا حدیث جعفر رض سے ثابت ہی کہ دلیل پنجم مین مذکور ہوئی اور سید الاولیا امام الاتقیا علی کرم اللہ وجہہ فرمائے کہ مہدی کے اصحاب سے آگے والے بڑھ نہ سکینگے الخ قریب دلیل دوازدہم مین اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور شیخ اکبر رض فرمائے کہ مہدی کے اصحاب رسول کے اصحاب کے برابر ہونگے جیسا دلیل نہم مین گذرا چھٹی دلیل یہہ کہ اس آیت کے مبشرونکی تخصیص مین مفسرونکو اختلاف ہوا پس صحت اسکی فرمان مہدی پر ٹھہری کہ کام مہدی کا رفع اختلافات اپنے ماقبل کا ہی اسکا ثبوت دلیل پانزدہم کی روایت ششم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا آپ اپنی مہدویت اول ثابت کیجے الخ **ہدایت** مسود کے اس قول سے معلوم ہوتا ہی کہ جب مہدویت ثابت ہو جاوے قوم مہدی بھی مبشر اس بشارت کے ہو سکتے

موعود حقیقی اگر کہے کہ یہہ بشارت خاص میری قوم کے لئے ہی اگر اپنے قول مین سچا ہی تو محل انکار باقی نہین اگر کاذب

ہی تو مہدی نہین کیونکہ مہدی کو رسولؐ لایخطی فرمائے اور ہمارے امام کی مہدویت کی ثبوت پر یہہ ساری کتاب دلیل

ہی الحاصل دوسرے آیات کو بھی اسی پر قیاس کرین کہ فرمان مہدیؑ سے زیادہ صاف کونسی دلیل قطعی ہوسکتی ہی رجا

امام مہدیؑ وقت ابتری دولتِ اسلامیہ کے الخ **ہدایت** افسوس ہی اس مسودِ دنیا طلب پر کہ ہر دلیل سے دولتِ

دنیا کو طلب کرتا ہی ابتری دولت ظاہریہ اسلامیہ امام حسینؑ کی شہادت کے وقت سے شروع ہوگئی کہ اسوقت کے

بادشاہون کے لئے رسولؐ فرمائے پھاڑ کھانیوالے کتون سرکھے ہونگے ویسا ہی ہوا کہ اُن کے وقت مین ہزارون

سادات کا قتل ہوگیا مگر فرمانِ امام الاولیا جناب مرتضویؑ کی مراد دولتِ باطنی سے ہی چنانچہ فرماتے ہین فثم یقوم قایم

الحق منکم یعنے پیچھے قایم کرنیوالا حق کا تم مین سے کھڑا ہوگا یعنے مبعوث ہوگا اور یہہ اس حدیث کے موافق ہی کہ فرمائے

یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان یعنے قایم ہوگا مہدی زمانے کے اخیر مین جیسا قایم ہوا ہون مین

زمانۂ اول مین پس قیام رسولؐ کا ابتدائے زمانِ اسلام مین حالتِ فقیری مین تھا اور کمال دینداری بھی فقیری ہی ۔

نہ دولتِ دنیوی کہ فقیر کا مرتبہ انشاء اللہ تعالی باب ششم و ہفتم مین بیان ہوگا اور اب یہان بھی کچھ لکھا جاتا ہی چنانچہ

مصرع ثانی بھی اسی معنی پر دلیل ہی بالحق یاتیکم وبالحق یعمل یعنے خالصاً للہ تمہارے لئے آئیگا اور خالصاً للہ عمل کریگا

جیساکہ اللہ تعالی رسولؐ کو حکم کیا کہ بول میرا اجر دعوتِ نبوت خاص اللہ پر ہی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ یہان

کچھ دولتِ دنیا دیکا ذکر نہین بلکہ اُس سے انکار ہی جیساکہ صاحب مدارک وغیرہ وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون الآیۃ

کی تفسیر مین لکھتے ہین لانک لو کنت صاحب کنوز وجنان لکان طاعتھم لک للدنیا او ممزوجۃ بالدنیا فانما بعثناک فقیرا

لیکون طاعت من یطیعک خالصۃً لنا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہؐ کو فرمایا کہ ہم نے تجھے فقیر اسلئے

بھیجے کہ تیری اطاعت کرنیوالے خاص ہمارے لئے اطاعت کرین اگر تجھکو دولتِ دنیاوی دیتے تو خالص ہمارے لئے لوگ

اطاعت نکرتے فاما بعد رسول اللہؐ کے کفار وغیرہ سے مقاتلہ اور محاربہ ہوا سو دولت کے لئے نہین بلکہ محض اُنسے

اتباع لینے کے لئے اور جو ایمان لایا اُسکو حکم کئے کہ فقیر بہتر ہی دولت سے بلکہ ذکر دنیا سے اور صحبتِ اہل دنیا سے

منع فرمائے کہ اسکا بیان آگے ذکر دنیا مین ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا احادر عایا الخ **ہدایت** شاید

مسود کو علم لغت سے بہرہ [illegible]

[illegible] ...مرنا چاہیے ہین اور بزرگون کے آئین کو توڑیگا

ہین ہر [illegible] حق ہوتا تو البتہ قریش کے سردار اور اہل دولت ایمان لاتے تب یہہ آیت نازل ہوئی

کرائے انکے رعیت کہنا صاف جہالت ہی اور یہہ بھی لکھا ہی بعض بادشاہ مطیع فرمانِ ائمّہ ہوئے جیسا کہ شیر بیگ
انکی رعیت قرار دینا محض تعصب ہی پس آپکا حال مانند انبیا کے تھا کہ او نیز بھی مومنین جمع ہوئے اور منکرین مارنیکے
چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کلما جاءہم رسولا بما لا تہوی انفسہم فریقا کذبوا و فریقا یقتلون یہہ سنت کفار ہی کہ اللہ تعالی
کے خلیفون کے ساتھ کرتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ بری سخت بلا انبیا کے لئے ہی بعد ان کے اولیا پر بعد مومنین پر
علی الخصوص ہمارے نبی پر کفار کیا کیا ظلم نہ کئے رجا وعد اللہ الذین امنوا الآیہ یہہ وعدہ اللہ تعالی نے اہلِ سنت کے
خلفا اور امرا کے ساتھ وفا فرمایا ہدایت اگر اس آیت سے مراد مسود کی خلافت کبرا ہی تو مسود کے اہلِ مذہب
کی سچائی اور ہماری تکذیب ہر چند متصور نہین بلکہ یہہ ہمارے لئے دلیل ہی کہ اب وہ بات باقی نرہی اگر ارادہ اسکا دولت
دائمی سے ہی کہ نیچے لکھا ہی کہ اور قریب قیامت تک ایسی رہینگے الخ ازبس بہ چند وجہ مہمل اور مردود ہی کہ خود
اہلِ اسلام کے مخالفین کے حکم برداروں کا حکم بردار ہی کہ اسپر صادق ہی چاکر اور کو کر برابر ہی کہ عیسویون کے محکوم ہونگا
یہہ محکوم ہی مع اپنے لاکھون رفقا کے پس مسود اپنے کو مبشر اس بشارت کا جان کر ناز کرنا ایسا ہی کہ ایک عورت
بدشکل اپنے مرد پر ناز و نخرے سے اپنا فخر بڑہانے لگی تو اس سے متحیر ہو کر پوچھا کہ یہہ ناز و نخرے کا کیا سبب ہی تو کہی
کہ میری ماں بہت خوبصورت تھی اسنے کہا مردار یہہ شکل وہ تیرے لئے کیا مفید ہی اور اسکی ستری صورت پر تھوک دیا
اور خلاف اس حدیث شریف کا ہی کہ رسولؐ فرمائے ہین خلافت میرے بعد تیس سال ہی اسکے بعد رہا سو بادشاہ
مانند بھار کھانیوالے کتے کے ہی اسی لئے بعد جناب ولایت مآب علی ابن ابی طالبؓ کے امام حسنؑ نے تیس برس کا بقیہ جو
چھے مہینے تھے تمام کر کے ترکِ خلافت کئے اور فرمان رسولؐ کا یزید پلید اور اسکے توابع سے ظاہر ہوا کہ خاص آل رسول اللہ نے
پر اپنا کتا پایا پورا کئے اسی لئے اکثر مفسرین یہی لکھتے ہین کہ اس سے مراد خلافت خلفاء راشدین ہی اور لکھتے ہین اللہ تعالی
اس آیت کے نیچے من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا ہی سو اس نعمت کا کفران پہلے قتلہ عثمانؓ سے ہوا
کہ وعدہ پورا ہو چکا اور اسکا بیان دلیل ہفتم مین معتبر تفاسیر کے حوالے سے ہوا ہی اور رسول اللہؐ فرمائے ہین کہ جبتک
خدا تعالی چاہے تم مین نبوت رہیگی بعد خلافت بعد بادشاہت پھار کھانیوالے کتون سرکی اور بادشاہت ظالمونکی
بعد اسکے نبوت کے نہج پر خلافت ہوگی اور یہہ بھی فرمائے ہین کہ وہ ظالم ریشمی لباس پہینگے اور زنا کرینگے حلال کے
طور پر ایسے حدیثون کو صاحب مشکوۃ نے باب التغیر الناس مین نعمان بن بشیر اور حذیفہ اور ابو عبیدہ اور معاذ بن
جبل کے روایت سے لکھا ہی پس مہدی کی خلافت کہ خلیفۃ اللہ ہی منہاج نبوت پر ہی کہ جسکی خبر رسول اللہؐ دے چکے
ہین کہ مہدی بادشاہت نکریگا اور منکرین دنیادار وغیرہ آپکے مانند منکرین دنیا دار رسول اللہؐ کے طعن کرنا بھی

کو اجب ہی جیسا اللہ تعالی اسکی خبر دیتا ہی قالوا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل الیہ ملک فیکون
معہ نذیرا او یلقی الیہ کنز او تکون لہ جنۃ یاکل منہا وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا
فلا یستطیعون سبیلا تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا شان نزول
اس آیت کا یہہ ہی کہ بزرگان اور دولتمندان قریش مانند ابوجہل و عتبہ و امیہ و عاص وغیرہ کے رسول اللہ کی تحقارت
اور کے تمسخر کی کے طور پر کہتے کہ رسول دوسرے لوگون کے خلاف پر رہے کہ تمیز ہو رسول اللہ اور دوسرون مین بسبب اسباب
ظاہر یہ اور دولت دنیویہ کے اور یہہ نہ سمجھے کہ رسول یعنے اللہ تعالی کا خلیفہ اپنی امت کے برابر ہو یہہ بات اکثر مفسرین
لکھتے ہین جیسا مدارک بیضاوی کبیر حسینی وغیرہ مین ہی اور آگے بھی جو لکھا جائیگا انہین کتب کا اکثر حوالہ ہی الغرض اس آیت
کے ساتھ ایک دبہ نور کا لیکر رضوان بہشت بھی جناب رسالتمآب مین حاضر ہو کے عرض کیا کہ اللہ تعالی بھیجا ہی کہ انہین
تمام دنیا کے خزانون کے کنجیان ہین انسمین سے آپ چاہین سو لیکر تصرف کرین اور ایسا حکم ہوا ہی کہ آپ کے مراتب اخروی سے
بھی ایک ذرہ کم ہنوگا تو آپ نے فرمائے کہ مجھے یہہ فقیری بہتر ہی اسکو نہین چاہتا ہون بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ صابر اور شاکر
رہون رضوان کہا بہت اچھا کیا تم نے ہمیشہ اللہ تعالی تم کو اچھے رکھے اور فرمایا جل جلالہ وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا
انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا اس آیت کا شان نزول
یہہ ہی کہ فقرا صحابہ یعنے بلال صہیب سہیل وغیرہ کو دیکھ کر دولتمندان کفار کہنے لگے کہ اگر ہم بھی ایمان لاینگے مانند انکے
ناچیز ہونگے تو اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور صاحب مدارک وغیرہ اسکے نیچے لکھتے ہین اتصبرون یعنے فتنون پر کیا تم
صبر کرتے ہین یا نہین پس وہ فتنہ مومنون کے لئے کفار اور فقیرون کے لئے تونگر ہین کہ انسے جو ایذا کہ انکو پہنچی اگر صبر کرین
ثواب پاتے ہین اگر صبر نکرین پس ایک غم پر دوسرا غم زیادہ ہوا چنانچہ حکایت ہی کہ کسی نے صالحون سے اپنی تنگدستی سے
دکھ پاکر جنگل طرف نکلا تو ایک ہجڑے کو دیکھا کہ سواری اور اسکے روبرو خدمتگار نوکر وغیرہ دوڑتے تھے پس اسکے تئین کچہ
ہوس اسکی ہوئی کہ کسی نے یہہ آیت پڑہے دیا معلوم ہوا یعنے نبی کو اللہ تعالی فرمایا کہ ہم نے تیرے لئے تونگرونکو فتنہ بنایا
اور تونگرون کے لئے تجکو اگر تو ہوتا خزانیوالا تو البتہ دنیا کے لئے لوگ تیری اتباع کرتے اسی لئے ہم نے تجھے فقیر بنایا تاکہ تیری
مومنین خاص ہمارے لئے اتباع کرین اور فرمایا جل جلالہ زین للذین کفروا الحیوۃ الدنیا ویسخرون من الذین آمنوا والذین اتقوا
فوقہم یوم القیمۃ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب اسکا شان نزول یہہ ہی کہ کفار فقرا صحابہ کو دیکھ کر مسخری کے طور سے
ہنسنے اور کہنے لگے کہ محمد محتاجون اور دیوانون سے جہان کا کام آراستہ کرنا چاہتے ہین اور بزرگون کے آئین کو توڑنا
ارادہ رکھتے ہین اگر انکا دین حق ہوتا تو البتہ قریش کے سردار اور اہل دولت ایمان لاتے تب یہہ آیت نازل ہوئی

اور فرمایا جل جلالہ وعظم برہانہ نے لعلکم تتفکرون فی الدنیا والاخرة صاحب حسینی سلمی غنہ سے یون نقل کرتا ہی کہ گفت تفکر دنیا وآخرت آنست کہ بدانی کہ ایشان قاطعان طریق اند وقال رسول اللہ صلعم الدنیا حرام علی اہل الآخرة والاخرة حرام علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ یعنی دنیوی وعقبی حجاب عاشق ہست کہ میل ایشان کی زعاشق لایق نیست کہ اور ایک وقت تونگران کفار رسول صلعم سے عرض کئے کہ تمھاری مجلس مین غلامان اور محتاجان ہین ہمکو ننگ آتا ہی کہ انکے ساتھ بیٹھین اگر اُن کو اپنی مجلس سے نکالین تو ہم اگر قرآن سنینگے پس عمر رضی اللہ عنہ کے عرض کرنے سے رسول اللہ نے اس امر مین نوشتہ لینے جناب مرتضوی کو حکم فرمائے تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فرمایا رب الجلیل عزّ شانہ لا تطرد الذین یدعون بالغداوة والعشی یریدون وجہہ کشف الاسرار وحسینی وغیرہ مین لکھتے ہین ارادہ تین طور پر ہی اول فقط دنیا کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی فرمایا ہی یریدون عرض الدنیا اسکو دو نشان ہین دنیا کی زیادتی پر دین کے نقصان سے راضی رہنا اور فقیرون سے بیزار دوسرا فقط آخرت کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن اراد الآخرة وسعی لہا سعیہا اسکو بھی دو علامت ہین ایک یہہ کہ سلامتی دین کے لئے دنیا کے نقصان کو راضی رہنا اور فقیرون سے محبت رکھنا تیسرا فقط اللہ تعالی کے دیدار کو چاہنا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یریدون وجہہ پس وہ دونون جہان پر لات مارتا ہی کہ اپنے سے اور خلق سے آزاد ہو جانا اُن کے لئے اللہ تعالی رسول اللہ پر عتاب کیا کہ فرمایا ما علیک من حسابہم من شئی وما من حسابک علیہم من شئی فتطردہم فتکون من الظالمین وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اہولاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین ابو جہل بھی انکی پیروی پر یہی کہتا ہی یہہ دکھنی وہندواسی ہی مسلمان ہین پس معلوم ہوا کہ یہہ عادت قدیمی ہی کہ مومنین محتاج رہین اور کفار اُن کو ایسا ہی کہین کہ یہہ چند حقیر ہی ہم مین سے مومن ہین اور فرمایا جل جلالہ افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوة الدنیا ثم ہو یوم القیمة من المحضرین اس آیت سے یہہ بات ظاہر ہی کہ عاقبت کی بہتری کا وعدہ مومنون کے لئے ہی جیسا دنیا داری کافرون کے لئے اور فرمایا جل جلالہ نے قالوا لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم اہم یقسمون رحمت ربک نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوة الدنیا ورفعنا بعضہم فوق بعض درجات لیتخذ بعضہم بعضا سخریا ورحمة ربک خیر مما یجمعون اس آیت کا شان نزول یہہ ہی جب قرآن نازل ہوا کفار کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالی یہہ خدمت دینا اور قرآن نازل کرتا تو مکے اور طائف مین سے کسی دولتمند کو دیتا کیونکہ یہہ خدمت رسالت بہت بڑی چیز ہی چاہئے کہ ایسی خدمت والا سب سے ممتاز رہے جیسا مسعود مہدویت کے لئے کہہ رہا ہی پس اللہ تعالی فرماتا ہی کیا نبوت جو رحمت الٰہی ہی اسکو تم تقسیم کرتے ہو دنیا کی نعمت جو خاص ہم تمہارے لئے بنائے ہین سو تمکو طاقت نہین کہ اسمین کچھ کمی یا زیادتی اپنے طرف سے کرلین تو یہان تفسیر والے لکھتے ہین کہ کفار منصب رسالت کو اسباب ظاہریہ دنیویہ پر کہ دولت ولشکر ہی

قیاس کرکے اسی سے اُسکی برائی اور بزرگی سمجھے یہہ نہین جانے کہ یہہ تجلی روحانی اور کمالاتِ نفسانی پرموقوف ہی کہ دُنیا
کی دولت سے یہہ بہتر اور عالی تر ہی اِس سے اُسکو کچہ علاقہ نہین بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہم کفار کواتنی دولت دیتے کہ اُن کے
گھروا سبابِ خانہ وغیرہ سونے چاندی کا بنا لیتے کیونکہ یہہ حق انکا ہی اور حق مومنین متقین کا آخرت کی خوبی مگر اس لئے
نہین دیتے کہ مومن رشک نکرین کہ حبِ دنیا جبلیتِ بنی آدم ہی تا اِس سبب سے انکی طاعت مین فرق نہو جو آخرت کی خوبی
خاص مومنین کو ہی اُسمین فرق نہو جاوے جسوقت کہ غنیمت آتی چلی اور صحابہ رض پر فراغت ہوی عبادات اور ریاضات
مین بہ نسبت حالتِ فقر کے قصور بہت واقع ہوا یعنے باوجود فاقون کے جو عبادت کرتے تھے بعد فراغت کے اُسکے بہ نسبت
از بس کم کرنے لگے تو اللہ تعالی فرمایا الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ آیہ یعنے حکم ہوا کہ کیا مومنون کے دل
بسبب اِس فراغت کے ڈر اللہ تعالی کا نکل گیا جیسا اہل کتاب کا دل بگڑ کر کافر ہو گئے بسبب دولت اور انقضاے
مدت کے اب اِس فرمان کے موافق یہہ دولت طلبی دلیل اِس امر کی ہی کہ ان کے دل بھی بسبب حُبِ دنیا کے ایسا بگڑے ہین کہ انکے
مانند ہو گئے اور فرمایا رب العزت نے اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ یعنے دنیا بجز کھیل بازی اور ایک دوسرے پر بڑائی کرنے کے کچہ نہین ہی کہ یہہ سب ترہات واغلاط
دغا وفریب ہی کہ موجب عاقبت کی خرابی کا ہی کہ اُسکی محبت کے سبب سے سخت عذاب ملیگا اور جو کہ اُسکی رغبت نکرے
اسی سے اللہ راضی ہی اور اسیکے لئے مغفرت ہی یہہ خلاصہ اِس آیت کا ہی اور فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے لکیلا تاسوا علی
ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتیکم واللہ لا یحب کل مختال فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید
یعنے اللہ تعالی دنیا کے نقصان پر غم کھانیکو اور دنیا کی متاع پر خوش ہونیکو کہ مراد محبت سے ہی منع فرماتا ہی اگر اُسکو کوئی
حلال یا مباح جانے کافر ہی کیونکہ حلال کو حرام جاننا اور حرام کو حلال جاننا کفر ہی مگر مسود اُسکو بھی حلال بول رہا ہی اور
طلب کر رہا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی دنیا پر فخر کرنیوالون کا اور بخیلون کا اور لوگون کو بخیلی سکھانیوالون کا مین
دوست نہین ہون یعنے ایسے لوگ میرے دشمن ہین پھر مسود کہتا ہی کہ دولتِ دنیا ہی حقیقت دین کا موجب ہی اور لوگونکو
کہتا ہی کہ مال جمع کرو حلال ہی جیسا عقیدہ چہاردہم مین لکھا ہی اور فرمایا اما من طغی واثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی
ہی الماوی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی یعنے خلاصہ اِسکا یہہ ہی جو کہ محبت
دنیا مین غلو کیا یعنے اُسکی زیادتی کو بہتر سمجھا کہ خلاف رضاے الہی ہی پس اُسکا ٹھکانا تحقیق دوزخ ہی اور جو کہ ڈرا
اللہ تعالی سے اور اپنے نفس کو اِس دنیا کی محبت سے باز رکھا تحقیق ہی کہ اُسکا مکان جنت ہی اور حق سبحانہ تعالی فرماتا
ہی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی جب کفار دنیا پر فخر کرنے لگے

٨٩
دلیل دوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یبعث اللہ رجلا من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والحاکم عن ابن مسعود

اور حقیقتِ مذہب کو سلطنتِ دنیوی مین منحصر سمجھے تو اللہ تعالی فرمایا کہ تم دنیا کو جو آخرت پر برتر جانتے ہو عقلا او نقلا
غلط ہی کیونکہ دنیا ناقایم اور آخرت قایم اور ہمیشہ رہنے والی ہی اور انبیاء سالفہ کے سب کتب اسی معنے پر گواہی دیتے
ہین خصوصًا کتب ابراہیم و موسی علیہما الصلوۃ سے بھی یہی ثابت ہی غرض ان آیات سے بھی ثابت ہوا کہ سب پیغمبر
دنیا سے بیزار رہے اور حکم ہی کئے دنیا کو چھوڑ و خصوصًا ہمارے رسولؐ باوجود اللہ تعالی کی طرف سے فرشتہ دولت
دنیوی کے کونجیان لاتے پر قبول نفرماے اور مہدیؑ کہ تابع تام نبیؐ ہین لوگون کی خبر سے کیونکر اس بُری چیز کو قبول
کرینگے اور ایسی بد چیز کہ سب انبیا جسکو بد کہے کہ ان کے سب کتب مین یہی تھا کہ دنیا کی دولت اور اُسکی محبت موجبِ
ہلاکتِ دین ہی کیونکر علامتِ ممیزہ اور دلیلِ ثبوتِ مہدویت ہوسکتی ہی کہ مہدیؑ کے یہان تو دین کمال کو پہنچا ہی
کہ دینداری کا کمال فقیری مین ہی نہ سلطنت مین بلکہ یہہ بات ثابت ہی کہ اہل دولت سب انبیاؑ کے وقت مین اکثر انکار
کئے ہین خصوص ہمارے رسول اللہ کے وقت مین بھی ایسا ہی ہوا ہی بلکہ جب اسلام کا غلبہ ہوا اور فقر سے صحابہ رضی کو ہوا تو بعض
ریاضات و عبادت مین قصور ہونے سے موردِ عتاب و تنبیہ ہوے چہ جائیکہ دوسرا کہ شرک و کفر مین مبتلا ہوجاتا ہی
چنانچہ عزیزیہ مین بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر و ابقی کی تفسیر مین لکھا ہی پس اب جانئے کہ مہدیؑ کا آنا امتِ
رسول اللہ کو اس ہلاکت سے بچانیکے لئے ہی کہ رسولؐ فرما چکے ہین کہ مہدیؑ کے سبب سے میری امت ہلاکت سے
بچیگی اور فرماے ہین کہ میری امتیون کے دولتمند ہونے سے ڈرتا ہون کہ امم سالفہ بھی اسی سبب سے ہلاک ہوے ہین۔
خصوصًا اپنی آلِ پاک کے لئے دعا کئے کہ الہی انکو دنیا سے بقدر کفایت دے پس واجب ہوا کہ مہدیؑ اور مہدویان فقیر
رہین اور اُن کے مخالف دولتمند کہ فقیری موجبِ قرب الہی و دلیلِ حقیقتِ دین ہی اور دنیاداری باعثِ خسران
و نقصانِ آخرت و ضلال و بعدت من جناب رب العالمین **رجا** حدیث شریف مین ہی کہ حضرت رسالت سے
وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے الخ **ہدایت** مطلب حق اللہ تعالی جل سبحانہ و عظم برہانہ دشمنون کے طرف سے ظاہر
کرواتا ہی یعنے اللہ تعالی جناب رسالتمآب سے کیا ہی سو وعدہ یہہ ہی کہ ثوبانؓ بعد ذکر کرنے حدیثِ طویل کے کہے
کہ فرماے رسولؐ ان ربی قال یا محمد انی قضیت قضاءً فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم لسنۃ عامۃ وان
لا اسلط علیہم عدوًا من سوا انفسہم فیستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من باقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضًا ویسبی بعضہم بعضًا رواہ
مسلم ترمذی اور نسائی نے جناب بن الارث سے یون ہی روایت کیا ہی اور مشکات کے باب فضایلِ رسول اللہ مین
بھی ایسا ہی مذکور ہی ان آحادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جل شانہ رسولؐ سے وعدہ کیا ہی کہ آپکی امتِ مقبولہ
مبشرہ پر کوی انکا غیر مسلط ہوگا مگر آپکی امت مین اہل حق اور اہل باطل ہونگے اور آپسین جنگ کرینگے اور برا بولینگے

چنانچہ آج قومِ مہدویہ پر سواے امتِ معوجہ کے کہ جسکے لئے رسولؐ فرماتے ہین کہ نہ مین انسے ہون نہ وہ میرے سے جیسا روایتِ جعفر دلیل پنجم مین گذری دوسرا کوئی دشمن غیر مذہب مسلط نہین ہی مگر انھین معوجین پر بسبب امت مقبولہ مرحومہ مبشرہ سے خارج ہوجانیکے عیسویونکا تمام تر تسلط ہی پس اب حدیث کا معنی کہ اللہ تعالی کا وعدہ ہی صحیح ہوا اور مسود کا معنی بسباق حدیث سے مخالف ہی کہ اسی کو تحریف کہتے ہین اب مسود اور اُسکے ساتھیون کو لازم ہی کہ اپنے معنیون اور اہلِ کتاب کے معنیون کو بنظرِ انصاف مقابلہ کرکے دیکھے **فائدہ** بیان مین علماء دنیا پرست اور دنیا کے امام محمد غزالی رح کیمیاء سعادت کے رکنِ دوم سے اصلِ چہارم کے بابِ چہارم مین لکھتے ہین بدانکہ علما را و غیر علما را باسلاطین و عمال سہ حال است یکی آنکہ نہ نزدیکِ ایشان روند و نہ ایشان نزدیک وی شوند و سلامت دین درین باشد دوم آنکہ نزدیکِ سلاطین روند و بر ایشان سلام کنند و این در شریعت مذموم است عظیم مگر کہ ضرورت بود کہ رسول اللہ صفتِ امراء ظالم میگفت پس گفت ہر کہ از ایشان دوری جوید رست و ہر کہ با ایشان در دنیا افتاد او ہم از ایشانست و گفت بعد از من سلاطین ظالم باشند ہر کہ بدروغ و ظلم ایشان اعتقاد کند و راضی بود از من نیست و او را بحوض من در قیامت راہ نیست و گفت دشمن ترین علما نزد حق تعالی آنانند کہ نزد امرا روند و بہترین امرا آنانند کہ نزد علما روند و گفت علما امانت داران پیغمبران اند تا با سلاطین مخالطت نکنند چون کردند در امانت خیانت کردند از ایشان دور باشید و ابو ذر رض با سلمہ گفت رض کہ دور باش از درگاہ سلاطین کہ از دنیاء ایشان ہیچ چیز بتو نرسد کہ نہ زیادت از ان دین تو بشود و گفت در دوزخ وادی است کہ ہیچ کس نشود در انجا الا علما کہ بزیارت سلاطین روند عبادہ بن الصامت میگوید دوست داشتن علما و پارسایان امرا را دلیل نفاق بود و دوستی ایشان با توانگران دلیل ریا بود و ابن مسعود میگوید مرد باشد کہ با دین درست نزد سلطان رود و بی دین بیرون آید گفتند چگونہ گفت رضای ایشان جوید بچیزی کہ سخط حق تعالی در ان باشد و فضیل گوید چندانکہ عالم بسلطان نزدیک شود از حق تعالی دور میشود و وہب بن منبہ گوید این علما کہ نزدیک سلاطین میروند ضرر ایشان بر مسلمانان بیش بود از ضرر مقامران محمد بن سلمہ گوید مگس بر نجاست آدم نیکوتر از عالم بر درگاہ ملوک انتہی اسکے بعد لکھتے ہین کہ سبب ایسے سخت حکمونکا یہہ ہی کہ بادشاہ و امراء وغیرہ سے ملنا خالی خطر سے نہین کہ کہے یا سنے یا عمل کرے اُن کے ساتھ کہ یہہ سب موجب عصیان ہی کہ اول انکا سب اسباب حرام کا ہی گھر فرش وغیرہ اسپر بیٹھنا وغیرہ منع ہی انکو سلام تواضع سے کرنا دین کو اپنے کھونا ہی کہ رسولؐ ایسا ہی فرماتے ہین اور ظالم کے لئے دعا کرنے کو رسول اللہؐ سے منع وارد ہی اور رسولؐ دنیا دارون کے نزدیک جانے کو منع فرماتے ہین اور عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مالِ دنیا طرف مت دیکھو کہ تمہارے ایمان کی شیرنی جاتی ہی انتہی خلاصۃً پس اس تقریر سے

لکھا ہی کہ علا صحین کے طرف سے دو عالمون نے آکر پوچھا کہ تمھارے باپ کا کیا نام ہی جواب دیا کہ تمہارے باپ کا نام سید خان ہی علماء نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد بن عبداللہ تھا اور مہدی کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا ان بزرگ نے جواب دیا کہ خدا کے ساتھ جھگڑا کرو کہ سید خان کے بیٹے کو کیون مہدی بنایا انتہی اب صاف ظاہر ہوا کہ انکے باپ کا نام عبداللہ

ثابت ہوا کہ جو علما محب دنیا ہین اور اہل دولت و دنیا سے مخالطت کرتے ہین اُن کے دل اندھے ہو کر انکو نہ معنی
آیات برابر سمجھتے ہین نہ معانی حدیث کو فہم کر سکتے ہین اور جو علما کہ خالصاً للہ دنیا کو ترک کرتے ہین ایسا کہ اہل دنیا سے بھی
بیزار رہتے ہین مانند علما و فقرا مہدویہ کے کہ بسبب تقوے کے اُن کے دل روشن تر ہو کر آیات و احادیث کے معانیون
سے جیسا نفس الامر ہی تعلیم الٰہی سے بہرہ یاب ہوتے ہین جیسا کہ صاحب یواقیت نے فصل ثالث مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ علما ظاہر جو منکر علم صوفیہ ہین اُسکا سبب یہہ ہی کہ دنیاداری کو آخرت پر غالب جانکر اُسکی محبت مین زہد کو ترک کئے
ہین اور جس راہ سے کہ قرب الٰہی حاصل ہو دور پڑے ہین اور کتاب مین دیکھتے ہین اور اپنے استادون سے سنتے ہین سو
سچ جاننے سے انکو یہہ حجاب ہوا ہی کہ اللہ تعالی اپنے بندونکو جو تعلیم کرتا ہی اسکے منکر ہوتے ہین اور مبحث ثامن مین لکھا ہی
کہ شاذلی نے کہا کہ جسکو آیہ وہو معکم اینما کنتم کا معنی معلوم کرنا ضرور ہو تو اپنے کھان و مان و وظایف سے ہاتھہ اٹھاوے
اور سونے اور اپنے خواہشون کو چھوڑے یعنے جو زہد اختیار کرے اُسکو معانی قرآنی حاصل ہوتے ہین انتہی پس ضرور ہی
کہ معنی علما باطن کا جو زاہد ہین تعلیم الٰہی سے کچھ اور ہی اور معنی علما ظاہر دنیاپرست کا جو اسکے مخالف ہی کچھ اور ہی مگر صحیح وہی
جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوا ہو نہ عقل آدمی سے اب اس میزان سے آزما کر انصاف سے دیکھین کہ حق کس کے جانب ہے۔

دنیا کی برائی کا بیان

حضرت امام محمد غزالی رح کیمیاء سعادت مین لکھے ہین اصل پنجم از رکن سیوم
در علاج دوستی دنیا و پیدا کردن آن آنکہ حب دنیا سر ہمہ گناہانست بدانکہ دنیا سر ہمہ شرہاست و دوستی آن اصل ہمہ معصیتہا
است و چہ شوم تر ازان باشد کہ او دشمن خداست و دشمن دوستان خدا و دشمن دشمنان خداست اما دشمنی خدا بآن
کند کہ راہ حق تعالی بر بندگان او ببرد تا بوی نرسند اما دشمنی با دوستان خدا بآن کند کہ خود را جلوہ میکند در چشم ایشان
میآراید تا در صبر ازوی شربتہای تلخ میخورند و رنج آن میکشند و اما دشمنی با دشمنان خدا بآن کند کہ ایشان را بمکر و حیلت
در دوستی خود میکشد و چون عاشق شدند از ایشان دوری گیرد برای دشمنان ایشان میرود و ہمچو زنی نابکار از مردی
بمردی میگردد تا درین جہان گاہ برنج داشتن او گاہ در حسرت فراق او خود را میکشند و بآخر خشم خدای تعالی و عذاب او
ببینند و نہ رہد از دام او الا کسیکہ بحقیقت او را و آفت او را بشناسد و ازوی پرہیزد چنانکہ از جادو و آن پرہیزد کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میگوید پرہیزید از دنیا کہ او جادو تر است از ہاروت و ماروت اور لکھے ہین پیدا کردن مذمت دنیا
باخبار بدانکہ رسول اللہ روزی بگوسپندی مردہ بگذشت گفت می بینید کہ این مردار چگونہ خوار است کہ کس بآن ننگرد
بآن خدا کہ جان محمد در دست اوست کہ دنیا نزد خدای تعالی خوارتر از انست و اگر نزدیک او بپر پشہ ارزیدی ہیچ کافر را
شربتی آب ندادی و گفت دنیا ملعونست و ہرچہ در انست ملعونست الا آنچہ برای حق تعالی باشد و گفت دوستی دنیا

۹۳

سر همه گناهانست و گفت هر که دنیا را دوست دارد آخرت بزیان آورد و هر که آخرت را دوست دارد دنیا را بزیان آورد
پس آنچه باقی ماند اختیار کنید بر آنچه نماند زید بن ارقم میگوید با ابوبکر بوده بودم که او را آب آوردند با انگبین شیرین کرده چون نزدیک
دهان برد باز گرفت و بسیار بگریست تا همه بگریستیم و خاموش شد پس گریستن گرفت چندانکه کسی را دلیری آن نبود که بپرسید
چون چشم پاک کرد گفتند یا خلیفه رسول الله چه وجه بود گفت یکروز با رسول الله نشسته بودم دیدم که بدست خود چیزی دور میکرد و
هیچ چیز ندیدم گفتم یا رسول الله این چیست گفت دنیاست که خود را بر من عرض میکند که او را دور کردم و باز آمد و گفت اگر تو
جستی ازین از من و کسانیکه بعد از تو باشند نجهند اکنون ترسیدم که مرا آن دریافت و رسول گفت که حق تعالی هیچ چیز نیافرید
دشمن تر بروی از دنیا و تا ویرا بیافریده است وبا و ننگریسته است یهه دو روایت بهی دنیا کی حقیقت مین هین و گفت
دنیا سرای بی سرایانست و مال بی مالان است جمع آنکسی کند که در وی عقل نبود و دشمنی در طلب آن کسی کند که بی علم بود
و حسد بران کسی برد که فقه باشد و طلب او کسی کند که بی یقین بود و گفت هر که بامداد برخیزد و بیشتر همت او دنیا بود او نه از
مردان خداست که دوزخ او راست و چهار خصلت ملازم دل او باشد اندوهیکه هرگز بریده نشود و شغلیکه هرگز از ان فارغ
نگردد و درویشی که هرگز بتونگری نرسد و امیدیکه هرگز بنهایت آن نرسد ابوهریره میگوید که روزی رسول گفت خواهی که دنیا
بجملگی بتو نمایم مرا دست بگرفت و بسرگین دانی برد که دران استخوان سر مردم و گوسپند و خرقها و پلیدیها مردم بود و گفت
یا اباهریره این سرها پر حرص و آز بود همچون سرها شما امروز استخوان شده است بی پوست و زود خاکستر شود و این پلیدیها
طعام هاء الوانست که بجهد بسیار بدست آورده اند و چنین بینداختند که از ان همه میگریزند و این خرقهای جامهای تجمل
ایشان است که باد می برد و این استخوان استخوانهای ستوران مرکب ایشانست که بر پشت آن گرد جهان میگردیدند اینست
جمله دنیا هر که خواهد بر دنیا بگرید گو بگرید گو بگری که جای آنست پس هر که حاضر بود بگریست و رسول گفت تا دنیا را آفریده اند میان
زمین و آسمان آویخته است که حق تعالی بآن ننگریسته است و در قیامت گوید مرا بکمترین بندگان خود ده گوید خاموش
ای ناچیز نپسندیدم دران جهان که تو کسی را باشی امروز پسندم و گفت گروهی بیایند روز قیامت که کردارهای ایشان
چون کوههای تهامه بود همه را بدوزخ فرستند گفتند یا رسول الله ایشان اهل نماز باشند گفت نماز کنند و روزه دارند و بشب
نیز بیخواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی پیدا آید دران جهند یکروز رسول بیرون آمد و صحابه گفت کیست از شما که نابینا
باشد و خواهد که حق تعالی او را بینا گرداند بدانید که هر که در دنیا رغبت کند و امید دراز پیش گیرد حق تعالی بر قدر آن دل
او را کور گرداند و هر که در دنیا زاهد شود و امل کوتاه کند حق تعالی او را علمی دهد بی آنکه از کسی بیآموزد و راه بوی نماید
بی آنکه دلیلی درمیان باشد یکروز رسول بیرون آمد ابوعبیده جراح از بحرین مالی فرستاده بود و انصار شنیده بودند

در نماز بامداد زحمت کردند چون سلام باز داد همه در پیش او بایستادند رسول تبسمی کرد و گفت مگر شنیده اید که مالی
رسیده است گفتند آری گفت بشارت باد شما را که کار ما خواهد بود که بآن شاد شوید و من بر شما بدرویشی نمی ترسم
ازان می ترسم که دنیا بر شما ریزند چنانکه بر کسان ریختند که پیش از شما بودند آنگاه دران منافست کنید چنانکه ایشان
کردند و هلاک شوید چنانکه شدند گفت است دل هیچگونه بیاد دنیا مشغول مدارید از ذکر دنیا نهی کرد تا بدوستی و طلب آن
چه رسد انس میگوید که رسول را شتری بود و آنرا عصبا گفتندی و از همه شتران بهتر دویدی یکروز اعرابی شتری
آورد و بآن بدوانید و در پیش شد مسلمانان غمناک شدند رسول گفت حق است بر خدا تعالی که هیچ چیز را در دنیا بر نکشد
که نه او آنرا خوار گرداند گفت که بعد ازین دنیا روی بشما نهد و دین شما بخورد چنانکه آتش هیزم را عیسی میگوید دنیا را بخدا
مگیرید تا دنیا شما را به بندگی نگیرد و گنج چنان نهید که از تلف نترسید و به نزدیک کسی نهید که ضایع نکند چه گنج از آفت خالی
نباشد و گنجیکه برای خدا نهید ایمن باشد و گفت دنیا و آخرت ضد یکدیگر اند چندانکه این را خوشنود کنی آن دیگر ناخوش
شود و گفت با حواریان من دنیا در پیش شما در خاک افکندم او را باز مگیرید که از پلیدی دنیا یکی اینست که معصیت حق تعالی
جز دران نرود و از پلیدی او آنست که کسی بآخرت نرسد تا ترک او نگوید پس بیرون گذرید از دنیا و بعمارت آن مشغول
مشوید و بدانید که سر همه خطاها دوستی دنیاست و بسیاری شهوت است و ثمرهٔ آن اندوه دراز است و گفت چنانکه آب و
آتش در یک جا قرار نگیرد دوستی دنیا و آخرت در یکدل جمع نیاید و عیسی را گفتند اگر خود را خانه کنی چه بود گفت کهنهٔ دیگران
ما را کفایت بود یک روز او را باران و برق و رعد بگرفت و میدوید تا جای جوید که پناهی بود خیمهٔ دید آنجا رفت زنی را
دید بگریخت غاری بود آنجا رفت شیر را دید بگریخت گفت بار خدایا هر چه آفریدهٔ او را آرام گاهی است مگر مرا وحی آمد که
آرام گاه تو مستقر رحمت حق است یعنی بهشت و در بهشت صد حور را جفت تو خواهم کرد که همه را بدست لطف خود آفریده ام
و چهار هزار سال عرس تو خواهد بود هر روزی چند عمر دنیا و منادی را بفرمایم تا ندا کند که کجا اند زاهدان دنیا هم بعرس
عیسی زاهد آئید تا همه بیایند یکبار عیسی با حواریان بشهری بگذشته همه را در راه دید مرده گفت ای قوم این در خشم خدا تعالی
مرده اند و گرنه در زیر خاک بودندی گفتند خواهد که بدانیم که بچه سبب مرده اند شب عیسی بر سر بالاء آمده آواز داد که یا اهل
شهر یکی جواب داد لبیک روح الله گفت قصهٔ شما چیست گفت شب بعافیت بودیم و بامداد خویش را در هاویه دیدیم
گفت چرا گفت برای آنکه دنیا دوست داشتیم و اهل معصیت را طاعت کردیم گفت دنیا را چگونه دوست داشتید گفت
چنانکه کودک مادر را چون بیامدی شاد شدمی چون رفتی غمناک شدمی گفت دیگران چرا جواب ندادند گفت ایشان
هر یک را بر دهان لگامی از آتش است گفت تو چون جواب دادی گفت من در میان ایشان بودم و نه از ایشان بودم

چون عذاب بیاید من نیز در میان ایشان بمانم اکنون برکنار دوزخ ام ندانم خلاص یابم یا در دوزخ افتم عیسیٰ گفت
ای حواریان نان جو و نمک درشت و جامۂ پلاس و خواب بر مزبلہ بسیار بہتر بود بعافیت در دنیا و آخرت عیسیٰ را
گفتند ما را چیزی بیاموز کہ بآن حقتعالی ما را دوست گیرد گفت دنیا را دشمن گیرید تا حقتعالی شما را دوست گیرد و ابو حازم میگوید
کہ حذر کنید از دنیا کہ شنیدہ ام کہ ہر کہ دنیا را بزرگ دارد در قیامت او را بدر آرند و بر سر او منادی میکنند کہ این آنست کہ چیزیکہ
حق تعالی حقیر داشت او بزرگ داشتہ است فضیل میگوید کہ اگر ہمہ دنیا بمن دہند حلال و بیحساب ننگ دارم از ان چنانکہ شما از
مردار ننگ دارید اور اصل ششم مین فرماتے ہین گفتند یا رسول اللہ بدترین امت تو کیانند گفت توانگران الخ اور
فرماتے ہین رسول گفت کہ دنیا را باہل دنیا بگذارید کہ ہر کہ از ان چیزی بگرفت بیش از کفایت خود ہلاک خود است کہ میگیرد
اور رکن چہارم کی اصل چہارم سے ہم چہارم مین لکھتے ہین رسول از سفری آمدہ بود بدر خانہ فاطمہ رض رسید پردہ دید
بدر خانہ او و دو حلقہ سیمین در دست او بازگشت از کراہت آن چون فاطمہ رض بدانست آن دو حلقہ بدرمی و نیم بفروخت
و بآن پردہ باہم بصدقہ داد پس رسول با وی دل خوش کرد گفت نیکو کردی و در خانہ عائشہ صدیقہ رض پردہ بود رسول گفت
ہر گاہ کہ چشم من برین افتد دنیا را بیاد من آورد ببرید و بفلان کس بدہید اور عائشہ رض سے روایت کرتے ہین کہ ایک
یکبار نزد رسول زر آوردہ بودند ہمہ قسمت کرد شش دینار بماند ہمہ شب بیخواب بود تا بآخر شب آنرا بکسی داد و در خواب
خوش شد آنگہ گفت چگونہ بودی حال من اگر بمردمی و این شش دینار با من بودی اور لکھے ہین رسول با عائشہ گفت
اگر خواہی کہ فردا مرا دریابی درویش وار زندگانی کن و از نشست با توانگران دور باش و ہیچ پیراہن بیرون مکنی تا پارہ
بر ندوزی اور اصل ششم مین رکن سیوم کے فرماتے ہین دنیا بر سہ درجہ بود مقدار ضرورت است بطعام و جامہ و
مسکن و ورای آن مقدار حاجت است و ورای آن مقدار زینت است و زیادت تجمل است و آن آخر ندارد و ہر کہ بضرورت
اقتصار کرد درست و ہر کہ بدرجۂ تجمل رفت در ہاویہ افتاد کہ آخر ندارد و ہر کہ بحاجت اقتصار کرد از خطر خالی نیست
کہ حاجت را دو طرف است یکی آنکہ بضرورت نزدیک است و یکی آنکہ بتنعم نزدیک است و میان این ہر دو درجہ کہ آن
بکمال اجتہاد توان دانست و باشد کہ زیادتی کہ بآن حاجت بنود از حساب حاجت گیرد و در خطر حساب افتد و بزرگان
و اہل حزم باین سبب بودہ کہ بر قدر ضرورت اقتصار کردہ اند و امام و مقتدا درین اویس قرنی است انتہی یہہ روایات
بالا مذکور بے لحاظ ترتیب حسب ضرورت لکھے گئے ہین آپ عقلمندان اہل انصاف سے التماس ہی کہ مسود قولہ تعالی
وعد اللہ الذین آمنوا الآیہ اور حدیث کے سند سے عدم تسلط دشمن امت مرحومۂ محمدیہ پر جو ہمارے ابطال کے لئے
دلیل لایا ہی تحریف ہی یا نہین اگر تحریف ہی تو مسودا اور اسکے مذہب کو کہ دولت دنیا اصل مذہب قرار دیا ہی

جھوٹ جانکر ترک کرین اور ہمارے امام برحق مہدی موعود کی تصدیق کرین اگر وہ تحریف نہین تو مسود کی لائی ہوئی آیت وحدیث کے معنے معتبر تفاسیر وغیرہ سے اور آیات واحادیث دنیا واہلِ دنیا کی حقیقت مین جو بیان ہوئے ہین انکا رد بدلایل بتلاوین کیونکہ اِن آیات اور احادیث سے یہی ثابت ہوا ہی کہ دنیا حق کافرون کا ہی اور کمالِ ایمان ترک دنیا اور رسول م فرماتے ہین کہ مہدی م دین کے کامل کرنے کو اللہ تعالی کے طرف سے مبعوث ہوگا اور مسود کہتا ہی کہ دنیا کی دولت کو کامل کریگا

فائدہ فقیرونکی مرتبت مین امام محمد غزالی رح رکنِ منجیات کے اصلِ چہارم مین فرماتے ہین بدانکہ حق تعالی میگوید کہ للفقراء المہاجرین درویشی را پیشِ ہجرت داشت رسول گفت خدایتعالی دوست دارد درویش معیل پارسا را وگفت ای بلال جہد کن تا چون بخواہی رفت ازین دنیا درویش باش نہ توانگر وگفت درویشانِ امت من در بہشت روند پیش از توانگران بہ پانصد سال ودر یک روایت بچہل سال و مگر باین درویش حریص خواستہ باشد وبآن درویش خورسند وراضی وگفت بہترین امت من درویشانند وزود ترین کہ در بہشت بگردد ضعیفانند موسیٰ گفت بار خدایا دوستان تو از خلق کیانند تا ایشان را دوست گیرم فرمود ہر جا کہ درویش ہست درویش یعنی درویش تمام رسول گفت درویش را روز قیامت بیارند چنانکہ مردمان از یکدیگر عذر خواہند خدایتعالی از وی عذر خواہد وگوید بندہ من نہ از خواری بود کہ دنیا را از تو باز داشتم لاکن از آن بود تا خلعتہا وکرامتہا من بیابی برو درمیان این صفوف خلایق وہرکہ ترا روزی برای من طعام یا جامہ دادہ ہست دست وی بگیر کہ اورا درکار تو کردم وخلق آن روز در عرق غرق باشند او در رود وہر کہ باوی نکوئی کردہ باشد دست گیرد وبیرون آورد وگفت با درویشان آشنائی گیرید وبا ایشان نکوی کنید کہ ایشان را دولت راہ ہست گفتند آن چیست گفت در قیامت ایشان را گویند کہ ہر کہ پارہ نان وشربتِ آب وخرقہ جامہ دادہ ہست دست ایشان گیرید وبہ بہشت برید وعلی رض روایت کند کہ رسول فرمود ہرگاہ کہ خلق روی بجمع دنیا وعمارتِ آن آورند ودرویشان را دشمن دارند خدایتعالی ایشان را بچہار چیز مبتلا کند قحطِ زمان وجورِ سلطان وخیانت قاضیان شوکت وقوتِ کافران ودشمنان ابن عباس رض میگوید ملعونست کسیکہ بسبب درویشی کسی را خوار دارد وبسبب توانگری عزیز دارد انتہی اگرچہ مراتب ومدارج فقیرون کے ایسے ہین کہ جسکے بیان کو نہایت نہین بیان اسقدر پر ہی اختصار ہوا پس اب دیکھئے کہ مسود بسبب فقیری کے ہمارے مذہب کی حقارت کرکے دولتِ دنیوی کا خواہان ہی اللہ تعالی فرماتا ہی جو کہ دنیا کا ارادہ رکھتا ہی ہم اسکو کچہ دیتے ہین اور نہین آخرت مین کچہ اُسکا حصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین **شعر** رضینا قسمت الجبار فینا ٭ لنا علم وللاعدای مال

دلیل دوازدہم کا ثبوت رجا حاصل کلام دوام ہین الخ **ہدایت** پہلے معلوم کرین کہ امیر المومنین

علی کرم اللہ وجہہ کے فرمان میں کتنے امر کا قید ہی یعنے اول بعد زمان کہ راوی نے اس امر پر اشارہ بھی فرمایا سال رجل عن المہدی کہ حرف عن معنے تجاوز اور بعد پر دلالت کرتا ہی اُسکے جواب مین جناب امیرؑ لفظ ہیہات فرمائے کہ بعد زمان پر دال ہی اور یخرج فی آخر الزمان کہ اُسی سے متعلق ہی البعد ازمنہ پر دلالت کرتا ہی دوسرا عقد تسعہ کہ یہہ اشارہ بھی متعلق خروج کے ساتھ ہی جو وہ مقید ہی آخر زمانے مین تیسرا بعیت عند اللہ نہ کسی دوسرے دنیوی طور سے چوتھا اجتماع قوم کریان پانچوان تالیف قلوب فیما بین چھٹا کسی اپنے کے خروج سے غمگین ہونا ساتوان کیسلئے اپنے مین آنے سے خوش ہونا آٹھوان اجتماع اصحاب مہدی بقدر اصحاب بدر اور طالوت کے ہونا نوان آگے پیچھے کے مومنین اُنسے کوئی نہ بڑہنا جب یہہ قیودات معلوم ہو چکے غور کرین کہ مسود اسمین کیا کیا تحریفات کیا ہی رجا صفات مذکورہ خصایص مہدی سے نہین الخ ہدایت ہر شخص سمجہ سکتا ہی کہ جناب مرتضویؑ ان صفات کو بطور علامت ممیزہ کے بیان فرماتے ہین اور مسود کہتا ہی کہ یہہ خصایص مہدی سے نہین غرض امیر المومنینؑ کی یہہ ہی کہ مہدویت کا دعوی کرنیوالے کے لئے یہہ علامت ضروری ہین باین طور اُن سے اگلے پچھلون کو سبقت نہوگو کہ دوسرے مین ہون یا نہون کیونکہ یہہ علامت انبیا اور اُن کے حضوری لوگون کے خصوصیات سے ہین اور مابعد مین تھا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ مدعی اس امر بزرگ کا یا اللہ کی طرف سے دعوی کریگا یا اپنے نفس کے اغوے و فریب شیطان سے اول کے لئے یہہ علامت واجب ہین کہ یہہ امور دروغ زنین ہر چند جمع ہونگے اور ثانی کہ رغبت اسکی طلب دولت دنیا و جاہ سے خالی ہوگی اسمین ممکن نہین کہ یہہ امور جمع ہون نہ یہہ کہ مہدیؑ تمام زمانے کے انبیا و اولیا اور صلحا کے خلاف پر کوئی بات لاوے رجا مراد متقدمین سے الخ ہدایت انبیا کو علیہم الصلوۃ والسلام اصحاب مہدی پر سبقت ہونے مین جو مسود نے داخل کیا محض نافہمی ہی کہ یہان انبیا کا بالکل جناب مرتضویؑ نے ذکر نہین فرمایا مگر صحابہ کو ذکر بھی کئے کہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کل انبیا کے اصحاب اُس سابقین مین داخل ہین کہ ہم جنس ہین جیسا اللہ تعالی انکی جنسیت پر خبر دیا ہی قولہ تعالی وآخرین منہم جیسا اوپر دلیل یازدہم مین اس آیہ کا مذکور ہوا اور عیسیٰؑ کے اصحاب جو بعد تشریف لانیکے ہونگے وہ آخرین مین داخل ہین اسکا بیان باب التسویہ مین بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا اس کمال نفسانی کا اثبات رفقاء شیخ جونپوری مین الخ ہدایت اُسکی اثبات کے چند دلیل ہین کہ ادنی عقل رکھنے والا سمجہ سکتا ہی اول یہہ کہ باوجود اس گریہ و بکا کے اُن کے اعلی سے ادنی تک طالب دنیا نہین بلکہ اُن کے نزدیک طالب دنیا کافر ہی دوسری یہہ لوگ احکام شریعہ پر ایسا استوار ہین کہ کسی بدعت کے مرتکب نہین کیا اعلی کیا ادنی کیا پیر کیا مرید اگر کوئی بدکار شاذ و نادر کہ النادر کالمعدوم ہی کوئی بدعت کا کام کرلیا اگر اسکے برادرون کو معلوم ہو تو اُسکو سرزنش کرتے ہین اور وہ

نادم رہتا ہی خصوصاً انکے فقرا اور مشایخین ہرچند کسی نوع کے منہیات نکے مرتکب نہین ہوتے ہین اگر کسیکو منظور ہو
آزمالیوے تیسرا اُن کے یہان اونا فقیر وار دنیا پر گناہ جان کر نہین جاتا جیسا کہ آیات اور آحادیث سے اوپر گذرا فاما
کوئی ضرورت قویہ داعی ہوا ور جاوے تو نادم رہتا ہی اور اسکے مثل کے لوگ اُسکو از بس حقیر سمجھتے ہین چوتھی یہہ کہ ان کے
مشایخین کے یہان مانند مشایخین مخالفین کے بالکل اسباب شان و تزک نہین بلکہ انکا عمل یہہ ہی جو آوے ایثار کرتے
ہین پھر اب کوئی کہے اُن کے ریاضات و گریہ و بکا بریا و حب جاہ ہین تو اسکا کہنا بے دلیل ہی کیونکہ ریا کا اصل مطلب
حصولِ اسبابِ دُنیوی ہی اور انکا دعوی مدلل بادلایل واضحہ ہی اور اعتقاد ان کا البتہ مطالعہ سے اس رسالے کے صاف
ظاہر ہوگا کہ قطعاً و یقیناً مطابق اہل سنت و جماعت کے ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا فقط تعصب و عناد سے
ہی اسپر یہہ بھی دلیل کذب مسود ہی کہ لکھا ہی کتاب و اجماع کے مخالف جابجا اس رسالے سے ثابت ہی الخ اور یہہ خادم
الفقرا اوپر اسکے افترے و دروغ گو یان جو بیان کیا ہی اور آیندہ بھی بیان ہونگے البتہ انسے اہل انصاف جان لینگے خصوصاً
ہمارے امامؑ پر یہان افترا کر کے کہتا ہی کہ جو حدیث رسول اللہ کی اس بندے کے حال کے مخالف ہو اسکو مین تسلیم نہین
کرتا ہون فرماے ہین اور اسکی تحقیق عقیدۂ شانزدہم مین بیان کیا ہی اور یہہ خادم الفقرا اسکا جواب بھی وہان لکھ چکا
ہی بلکہ وہ دلایل ہمارے کُتب سے جو وہان لاتا ہی اُسی سے اسکا کذب ثابت ہی کہ اسمین یہی مذکور ہی کہ جو حدیث
غیر متواترہ مخالف احوال و اقوال امامؑ کے ہون اسکے راوی کی غلطی ہی ایسا ہی ائمہ اور محدثین بہت آحادیث مین بیان
کئے ہین چنانچہ کسی راوی کے نزدیک کوئی حدیث صحیح ہی تو دوسرے کے نزدیک وضعی ہی اور ایک امام نے ایک حدیث
کو صحیح جانکر اسکو اپنی دلیل بنایا تو دوسرے نے اسکے خلاف صحت کیا اور معتقدین کو انکے بھی اپنے امام کی صحت و صواب پر
یقین لازم ہی اور دوسرے کی خطا پر پس مہدیؑ کہ معصوم ہین اپکا مخالف واجب ہی کہ مخطی ہووے اور یہہ تقریر دلیل معہدم
کی ابتدا مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی عذب اللہ لمن کذب اور عقیدہ مذکورہ مین یہہ بھی ثابت ہو چکا کہ ہمارے امامؑ
بارہا یہی دعوی کئے کہ مین رسولؐ کا تابع ہون اور مسود نے یہان مثال خوارج اور جوگی براگی وغیرہ کے بتا کر اُسکے ساتھ
بد اعتقادی و بد مذہبی کو سبب بیکاری اعمال بیان کیا سو سچ ہی کہ خدا کے نبیونؑ سے جو منکر ہوتا ہی یا باوجود اقبال
کے ایسا اعتقاد بد پیدا کرتا ہی کہ اپنے نبی کی میزان شرع سے خارج ہو اسکے عمل بیکار ہوتے ہین ہمکو یعنے مہدویہ کو
نہ کسی بنی سے انکار ہی نہ انکا اعتقاد مخالف ضابطہ شرع رسولؐ ہی بلکہ یہی خاصے سنت و جماعت کے پیرو ہین اُسکا
ثبوت اوپر عقاید کے بیان وغیرہ سے ہو چکا باقی شبہات بھی انشاء اللہ تعالی آگے دفع ہو جاوینگے جب ثابت ہوا
کہ مہدویہ بینات خدا کے مومن ہین اور اعتقاد اُن کا موافق میزان شرع کے موزون ہی بموجب اس فرمان جناب

مرتضوی کے یہی مہدی موعود ہین اور پر معلوم ہو چکا کہ ریاکار اور بد مذہب کی غرض کہ فی الحقیقت اسکا ہر کام اغوائے
شیطان سے ہی بجز طلب دنیا نہوگی حقیقتاً اسکے عمل کو اثر نہین کہ موجب نجات اخروی ہو ایسا ہی ظاہر مین بھی اسکے
وعظ و بیان مین ہر چند تاثیر نہوگی کیونکہ اسکا مددگار نفس و شیطان ہی کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کو کیونکر صحیح
بیان کر سکیگا کہ اسکا اثر لوگون کے دلون مین ہو کر اسکے مطیع او منقاد کیسا ہونگے پس بیان تو مسود قایل ہی کہ
ہمارے امامؑ سے لیکر توان یع تک جب قرآن کا بیان کرتے تھے سننے والون مین ایسی تاثیر ہو جاتی تھی کہ مطیع بنجاتے تھے
گو کہ مخالف ہون چنانچہ باب دوم مین متعدد جائیون مین یہہ ذکر کیا ہی ابتداء باب مذکور مین لکھتا ہی کسی مورخ سنی
یا شیعی نے بجز ترک و تجرد اور تاثیر وعظ و بیان کے کہ لوازم ترک و تجرد سے ہی کوی کرامت ظاہر و باہر شیخ موصوف
کی یا اُن کے خلفا کی نقل نکی الخ اور دوسرے مخلوعین بھی لکھا ہی چنانچہ میان شیخ علائی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقت بھی
ایسی ہی لکھا ہی کہ بادشاہ آپ نے بیان سے متاثر ہوتا تھا جب تاثیر بیان مین قرآن کے کہ مقدمہ ظاہری ہی پیدا ہے
پیروی قرآن کہ بعض اُسکا متعلق باموز ظاہری ہی مانند عمل صالح کے سوا اسکا بھی مسود مقر ہی کہ لکھا ہی کہ ریاضت بھی
سب بیکار ہو جاتے ہین الخ اور اسکا معتقد اشیخ علی بھی لکھا ہی کہ ولہذا تری الجہال و العوام یعتقدون بہذہ الطایفۃ
المبتدعۃ لانہم یرون اعمالہم الظاہرۃ فی الصلوۃ و الصوم و الانزواء من الخلق الخ دلیل ثبوت مقدمہ باطن ہی کہ وہ
اعتقاد اور خلوص فی العمل ہی یہان تک کہ جو تصدیق اور ترک دنیا کیا اسمین یہہ سب باتان پیدا ہوتے ہین گو کہ قبل
اسکے وہ کیسا بھی فاسق و فاجر رہے آب جانئے کہ جوگیون وغیرہ کا حال خود ظاہر ہی اور فقرا ملحدیہ بھی ازان قبیل ہین
اور خوارج بسبب اپنی بد اعتقادی کے عدیم التاثیر فی بیان القرآن و العمل ہوتے ہین اور انکے کئی ایسے بدعقیدے ہین
بخلاف مہدویہ کے کہ انکا کوئی امر خلاف اتفاق اہل سنت و جماعت نہین بلکہ جن کے عمل ہباءً منثوراً ہین انکی خبر اللہ تعالیٰ
یون فرماتا ہی قولہ تعالیٰ قل ہل انبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
اولئک الذین کفروا بآیات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا ذلک جزاءہم جہنم بما کفروا واتخذوا
آیاتی ورسلی ہزوا پس ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر نظر کرے کہ جو طالب دنیا ہی اور اللہ تعالیٰ
کے دینے سے منہہ پھیرا وہی جہنمی ہی کہ اسکے عمل بیکار ہین اور جو کہ خالصاً للہ بے شائبہ طلب دولت دنیوی عمل کرتے
ہین اُن کی جزا اللہ تعالیٰ یون فرمایا ہی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقناہم سرا وعلانیۃ
ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لہم عقبی الدار جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم وذریاتہم والملائکۃ
یدخلون علیہم من کل باب پس مہدویہ کا ظاہر انکے اعدا کے مقولے سے ہی موافق اہل سنت و جماعت کے پاک و صاف

ثابت ہی عملاً و اعتقاداً پھر اب بھی انکے باطن پر اعتراض کرنا محض تعصب اور جہالت ہی اور حدیث جو خوارج کے لئے
مسعود بیان کیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قرآن اُن کے حلقوم سے تجاوز کرکے مسعد قبول کو نہ پہنچیگا اور یہاں مہدوی
مین یہہ بات ہی کہ جب بیان قرآن کرین معتقدین کے قطع نظر سامعین متاثر ہوجاتے ہین کہ یہی دلیل قبول ہی رجا
دوسرا امر یہہ ہی کہ الخ **ہدایت** یہہ امر مہمل تر از اول ہی کہ نو برس مہدی کی سلطنت دوسری روایتون مین رہے
سر کیا فرض کرین تب بھی سلطنت دینی مراد لینا درست ہوگا نہ سلطنت دنیوی کیونکہ خلیفۃ اللہ کو حصول سلطنت
دنیوی دلیل حقیت نہین کسی نبی کے لئے یہہ بات دلیل و معجزے کے طور پر نہ ہوی خصوصاً مہدیؑ کے فقیر ہونے پر
بہت دلایل اوپر گذرے ہین اور آیندہ بھی آوینگے فاما اس کلام مین کہ بالکل سلطنت کا ذکر نہین سلطنت مراد لینا
کسی طور کی ہو تحریف معنوی ہی کیونکہ امر اول کے جواب مین معلوم ہوچکا کہ اشارہ عقود کا متعلق خروج کے ساتھ ہی اور
خروج مقید ہی البعد زمان سے کہ لفظ ہیہات و آخر زمان اُسپر دال ہین پس ثابت ہوا کہ یہہ اشارہ نوسو (۹۰۰) کا ہی اور
وضع عقود کی مانند وضع اعداد کے ہی کہ موافق قرینہ کے وہی دلیل احاد و عشرات و مائۃ والوف ہوسکتے ہین اور
ایسا ہی غیاث اللغات وغیرہ مین بھی موجود ہی پس معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ نوسو (۹۰۰) پر مہدیؑ کے خروج کی خبر دیتے ہین
نہ نو برس کے سلطنت کی کہ یہان کنایۃً بھی کسی وجہ سے سلطنت پائی نہین جاتی اگرچہ سوال مبہم ہی لاکن جواب سے
ظاہر ہی کہ غرض سایل کی بھی دریافت خروج سے تھی نہ سلطنت سے کہ اسکو جناب امیرؑ نے اول بیان فرمایا کہ
الجواب معاد للسوال ہی اور جواب اس حدیث کے موافق ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین ان صلحت امتی فلہا یوم وان فسدت
فلہا نصف یوم یواقیت کے ساتھ پر پانچوین مبحث مین لکھا ہی کہ تقی الدین ابی منصور اس حدیث کی تفسیر مین لکھا ہی
کہ یہان یوم سے مراد یوم رب ہی کہ جسکے ہزار برس ہوتے ہین اور اسکے نیچے لکھا ہی مراده ان بالالف قوۃ سلطان
شریعتہ الی انتہاء الالف ثم تاخذ من ابتداء الاضمحلال الی ان یصیر الدین غریبا کما بدا، وذلک اضمحلال یکون بدایتہ من مضی
ثلاثین سنۃ فی قرن الحادی عشر فہناک یترقب خروج المہدیؑ یعنے مرادؐ کی ہزار سے آپکی شریعت کی دلیل کی قوت ہی
انتہاء ہزار تک پس لیا جاوے ابتدا اضمحلال سے یہان تک کہ ہووے دین غریب جیسا کہ ابتدا ہوا اور ابتدا اس اضمحلال
کی تیس برس گذرے بعد سے کہ گیارہوین قرن مین پس یہان امید ہوتی ہی مہدیؑ کے خروج کی انتہی اور اکثر اہل لغت کے
نزدیک ایک قرن اسّی برس کا ہی پس گیارہوان قرن آٹھ سو یکتالیس ہجری سے شروع ہوا کہ جسمین ہمارے امامؑ کا تولد اور
ظہور مہدویت ہی جیسا کہ مسود خود بابع یم مین لکھا ہی کہ آٹھ سو سینتالیس ہجری مین تولد اور آٹھ سو نو ہجری سے ظہور مہدویت ہوا اور وہی مہدیؑ کے
خروج کا وقت ہی جسپر ابی منصور اور عبد الوہاب نے اتفاق کیا کہ بچشم خود زمانے کا حال دیکھتے تھے پس معلوم ہوا

کہ منکر ورود خروج مخالف فرمان علیؑ بلکہ فرمان رسولؐ ہی آپ پر اجتماع قوم گریان اور تالیف قلوب باہم دلیل فقیری
کی ہی کہ دنیا دارون کے دل بسبب کثرت اسباب بعدہ عن طریق حق کے سخت و متفرق ہوتے ہین کہ یہہ امر بدیہی ہی
اور مسعود کا بیان یہہ سلطنت اور نو برس کا قید قایم کرنا مانند یہود و نصاری کے علما کے معاینون کے ہی جو ہمارے رسولؐ
کے لئے روایات پاتے تھے اسمین ایسے توجیہات کرتے تھے کہ اللہ تعالی اُن کے لئے فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ
بعینہ مسعود کا حال ایسا ہی ہی اور روایت ابو نعیم عند الصدق و الصحت بھی بچند وجہ اسکے ابطال و سقوط کی دلیل نہین
ہی ایک یہہ کہ شاید یہہ کلام اپنے پدر بزرگوار سے سننے کے آگے ہی آپ اپنے قیاس سے اس حدیث کے موافق
کہ رسولؐ فرماے ہین عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجہ من مشکوۃ کہے ہون
اور بعد اس فرمان کو سنے ہون دوسرا یہہ کہ جسنے آپ سے سنا وہ غلطی کیا ہو تیسرا یہہ کہ اغلب ہی کہ یہہ وضع شیعہ ہی
چنانچہ اس امر مین وہ لوگ بہت احادیث وضع کئے ہین تاکہ امام محمد بن حسن عسکریؑ کی مہدویت تحقیق ہو کہ وہ نو دو سو
کے ہین پس اب تحقیق و ظاہر ہی کہ مدلل و معقول خروج مہدیؑ اس روایت سے نو سو برس پر ہی اور اس سے مراد نو برس کی
دولت لینا کہ اس مین بالکل ذکر سلطنت نہین نہایت جہالت و پوچ گوئی ہی الزم بما الزم اب انصاف والون کو بعد
تحقیق معانی کلام مرتضویؑ کے چاہئے کہ نظر کرین دینداری طلب دنیا مین ہی یا طلب مولا مین اللہ تعالی فرماتا ہی من کان
یرید الدنیا نوتہ منہا و مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور رسولؐ فرماتے ہین طلب الدنیا راس کل خطیئۃ پس جو دنیا کا طالب
ہی اُس سے بیزاری کرنا ہر مسلمان کو چاہئے علی الخصوص علما جو طالب دنیا ہون اُن سے بڑا ضرر دین ہوتا ہی کہ لصوص الدین
و قطاع الطریق اُن کے حق مین وارد ہی اور دلیل یازدہم مین انکا احوال بدلایل ساطع گذر چکا اور تارکان دنیا کے لئے
اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا اور رسول اللہ فرماتے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ
یہی حال فقرا و علماء مہدویہ کا ہی کہ دلیل انکے حقیت کی ہی **دلیل سیزدہم کا ثبوت رجا** مجیب اس قوم کی
خیانتین الخ **ہدایت** بارہا مذکور ہوا کہ جس دلیل مین شبہ ہو اور حاجت تحریف و تبدیل کی رہے وہ نزدیک
مومنین ہر بینہ کے قابل استدلال نہین کیونکہ جو دلیل اُنکی مخالفت پر نظر آوے وہ اُن کے نزدیک صحیح نہین ہی مثلا بہت
روایات انبیاء سالفہ سے رسولؐ کے لئے وارد ہین پس جو کہ موافق حال کے ہی ہمارے نزدیک وہی صحیح ہی کہ ہم اسکو قابل
استدلال سمجھتے ہین اور جو مخالفت پر ہو ہم یقین جانتے ہین کہ وہ جس کے نام سے مشہور ہی انکا کلام نہین بلکہ وہ تصحیف
ہمارے رسولؐ کے منکرین کی ہی ایسا ہی حق مہدیؑ مین بھی جو دلیل آپکے احوال و آثار کے مخالف ہو وہ بالکل بے اعتبار
ہی پھر ایسی بے اعتبار دلیل مین حاجت تحریف و تصحیف نہین فاما اگر کوئی شخص کسی کلام کے معنے مین سہوا یا خطاء

کم و بیشی کرے حجت ابطال مذہب ہہین الحاصل اعتراض اور معنی کلام جناب مرتضوی کا جو مسود نے لکھا ہی بچند وجہ نامعقول
ہی ایک یہہ کہ لفظ طالقین کہ جمع ہی اسکو تثنیہ فرض کیا دوسرا یہہ کہ معنی اسکا ہاتھ کہولے نیکی کرنیوالے یعنے بہت خوشی و
محبت و خلوص سے نیکی کرنیوالے ہی سوا اسکو قریہ یا پرگنہ مقرر کیا تیسرا سونے چاندی کے ہہین کہنے سے ایمان یا ثواب آخرت
وغیرہ کے خزانے صاف نظر آتے پر قریہ یا پرگنے مین خاص کر لیا بالغرض اگر اُسکا معنی کسی مقام کا ہو اہل مقام مراد ہونگے کہ
لایق رحمت مومن مخلص مطیع ہوتے ہین نہ مطلق قریہ کہ جسمین عاصی کافر دوسرے حیوانات گھر زمین وغیرہ بھی داخل ہین
جب مومنین اُس سے مراد ٹہرے خزانون کے محل وقوع بھی وہی ہوے پھر لفظ لاکن کسی ابہام کے رفع کے لئے ہی با این ہمہ جالا
سراسر بیکار محض ہوا بہر کیف اتنی قطع و برید و تبدیل و تحریف پر بھی مسود کے معنے مین یہہ امر نہ کھلا کہ یہہ خزانے کس کے لئے
ہین اب یہہ خادم الفقرا فرمان جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے کلام کا معنی لکھتا ہی اہل انصاف کو چاہیے کہ بنظر
دیانت ملاحظہ کرکے تصدیق امر حق اور انکار امر باطل کرین ۔ معنی یہہ ہی رحمت ہووے کھلے ہاتھ نیکی کرنیوالون کے لئے
پس سچ ہی کہ خاص اللہ تعالی کے خزانے اُس نیکی کے بدلے ہین کہ نہین ہین وہ خزانے سونے چاندی سے لیکن اُس نیکی
کے لئے مرد ہین کہ پہچانے ہین اللہ تعالی کو جیسا کہ حق اسکے پہچان کا ہی اور وہ مرد انصار مہدیؑ کے ہین اب اس معنے سے
مسود کی تحریف و تسویہ کو الگا کر دیکھین پس جو دنیا طلب ہی وہی شیخ سبدو کا پیرو ہی **رجا** علاوہ یہہ کہ تمہارے
میران الخ **ہدایت** جیسا آحادیث مین اقسام ہین ایسا ہی نقلون مین بھی اقسام ہین اور روایت کا اعتبار اکابرین
علماے مذہب کے اتفاق اور تحقیق پر ہوتا ہی اسی لئے ہی کہ مسود یہان کسی راوی کا پتا نہ دیا **دلیل چہاردہم کا**
ثبوت رجا روایت اول مین الخ **ہدایت** آحادیث کی صحت اور سند مین سوا ایمہ مجتہدین کے سب علما
کالعوام ہین کہ عمل و اعتقاد مین حدیث کی پیروی کرنا اُن کو حرام ہی پس مسود کا قول دوسرے آحادیث صحیحہ الی آخر خلاف
عقیدہ سنت و جماعت ہی اسکی تحقیق اسی باب کے ابتدا مین دلایل گذری اور ابطال وجود ولایت عامہ حکومت تامہ
دلیل دوم مین بیان ہوچکا اور جس امر کو رسالت مآبؐ خصایص مہدیؑ سے فرماوین اسکا انکار کرنا عین انکار ذات ختم
رسالتؐ ہی فاما بسبب اپنے کور باطنی کے کہ نتیجہ انکار جناب ختم ولایت محمدیہؑ رہے حقیقت کلام ختم رسالت مسود نہ سمجھا یعنے
مراد فرمان جناب رسول اکرمؐ یہہ ہی کہ مدعی مہدویت ضرور مامور باین امر ہو چنانچہ کسی نے کہا رومی ضرور ہی کہ سرخ
و سپید ہوگا اس سے یہہ بات صادق نہین آتی کہ رومی کے سواے کوی سرخ و سفید نہووے بلکہ علامات اہالی روم
سے یہہ بھی ایک علامت ہی اور جواب حب جاہ کا دلیل دوازدہم مین گذرا اس تقریر سے ساتوین روایت کا ثبوت
بھی ہوچکا **رجا** دوسری روایت الخ **ہدایت** معنی حسب منطوق حدیث کو کہ جسکی صحت پر مسود آپ ایسا قایل ہی

کہ کہتا ہی اسپر دوسرے شواہدات بھی ہین با این فکر رایگان کہنا جہل مرکب ہی اور صدہا روایات ضرورۃ الرعایت کو

کہ مخالف حال ہین الی آخر کہنا محض تعصب کہ تمیز کرنا درمیان روایت ضروریہ و غیر ضروریہ کے کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر

گذرا اور یہہ بھی اوپر مذکور ہوچکا جو راوی مخالفت پر ہمارے امام کے احوال و اقوال کے کچہ روایت کرے وہ بالکل بے اعتبار

ہی کہ وہ اپنی روایات مین مخطی ہی اور یہی حال خدا کے خلیفون کے سب مخالفین کا ہی پس ہمارے نزدیک جس روایت کو

اعتبار ہو اسکی تبدیل و تحریف کی کیا حاجت فاما دلیل ہمارے صدق اور مسود کے کذب کی ایسی روایت کی صحت و تحریف

سے ظاہر ہی اگرچہ اس کتاب کے اکثر مقام مین مسود کے تحریفات ظاہر ہین الغرض اس مقام مین بتقدیر وجود لفظ ارض بھی

ہمکو یہہ روایت و دلیل واثق ہی پھر حاجت تحریف کیا ہی یعنے یہہ حدیث مطابق اس آیت کے ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد

الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذین خبثت لایخرج الا نکدا ترجمہ جو زمین پاک ہی نکلے موتر اسکا اسکے رب کے حکم سے اور

جو بری ہی نکلے اسمین موتر مگر تھوڑا سب مفسرین یہان مراد پاک زمین مومن کا دل اور پلید زمین کافر کا دل اور موتر سے

مراد اعتقاد و عمل ہی کرکے لکھے ہین چنانچہ حسینی مین ہی این مثلی است کہ حق سبحانہ تعالی ایراد فرمودہ در شان مومن

و کافر تشبیہ کردہ است دل مومن را بزمین پاکیزہ و دل کافر را بزمین شورہ زار پس ہرگاہ کہ باران مواعظ از سحاب

کلام رب الارباب بر دل مومن بارد انوار طاعات و عبادات بر جوارح او ظاہر گردد و چون کافر استماع سخن حق

کند زمین دلش تخم نصیحت قبول نکند و از وہیچ صفتی کہ بکار آید بظہور نیاید ع زمین شورہ سنبل بر نیارد تو در و تخم عمل

ضایع مگردان تو اور شیخ اکبر صاحب تاویلات وغیرہ بھی ایسا ہی لکھے ہین چنانچہ ماتحت اس آیت کے قولہ تعالی (ان فی

خلق السموات والارض) ای ان فی ایجاد سموات الارواح و القلوب والعقول و ارض النفوس (واختلاف) النور

والظلمت بینہا و فلک البدن التی تجری فیہا بحر الجسم المطلق (بماینفع الناس) فی کسب کمالاتہم (و ما انزل اللہ من السماء)

ای الروح من ماء العلم (فاحیا بہ) ارض النفس بعد موتہا بالجہل الخ اب خوب بغور و تامل نظر انصاف سے دیکھین کہ مسود

کا معنی جس سے محض طلب دنیا ظاہر ہی درست ہی یا ہمارا معنی کہ جسمین محض خدا طلبی ہی کہ مہدی علیہ السلام کا آنا فقط اسی لئے ہی

کہ فحوائے حدیث سے ثابت ہی اور ریاضات و زہد و تقوی جو بسبب تصدیق جناب امام کے مصدقین کو حاصل ہوے

شہرہ آفاق ہین کہ خود معاندین اسکے قایل ہین سو یہہ بھی بہ نسبت اُن کے عمل کے عشر عشیر ظاہر نہین کیونکہ ہمارے یہان

اخفی اس امور کا ضروریات سے ہی فاما مطابق اس مصرع کے کہ ع عشق و مشک را نتوان نہفتن تو کچہ ایک بے ساختہ

ظاہر ہی سو لوگ دیکھتے ہین پس حدیث ابی نعیم اور دارقطنی اور طبرانی کی روایت بھی اس معنے پر دال ہی نہ یہہ کہ زمین

کے ثمرات کو مہدی اگاوے چنانچہ مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز مین ع ظہور کل او باشد بخاتم تو بد و یابد تمام دور عالم

صاحب سراج الابصار کے دوسرے مصنفین اس فرقے کے بھی ان روایات کو نقل کرتے ہین اور نہایت فخر کرتے ہین کہ ہمارے مہدی اس صفت کے تھے حالانکہ یہی روایات مذکورہ مسلمانوں کے مہدی کی تکذیب کرتے ہین اسواسطے کہ ان تینون روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ مہدی موعود جو ان عالم شباب مین ہوگا

کی شرح کے اندر یہہ حدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم یرضی عنہ ساکن السماء والارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ
مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی تتمنی الاحیاء الاموات کے بعد لکھتے ہین یعنے زندگان تمنا کنند کہ کاشکے
مردگان زندہ شدندی تا فایدہ و غرض حیات حاصل کردندی، و عارف حقیقی گشتندی پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ
ارض و سما سے مراد روح و نفس وغیرہ کی ہی اور نعمتون سے مراد نعمات دینی ہین کہ زہد و تقوی عرفان رویت اللہ
ہی نہ نعیم دنیا کہ ثمرات مال وغیرہ مگر بہت احادیث سے ثابت ہی کہ یہہ کام دجال کا ہی کہ دولت دنیا باتا آئیگا پس
اہل انصاف کو معلوم ہووے کہ یہی تاثیر عجیب ہی کہ اللہ تعالی نے اہل حق کو جو مومنین ہین ایسی معانی کا معنہ سمجہاتا ہی کہ

فرمایا قولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین
ترجمہ آیا جسکا کہ کہولا اللہ تعالی سینہ اسلام کے لئے پس وہ روشنی مین ہی اپنے رب کی طرف سے پہچے خرابی ہی اونکو کہ جنکے دل
سخت ہین اللہ تعالی کی یاد سے وہ ظاہر گمراہی مین پڑے ہین اصحاب رسول اللہ سے عرض کئے اس کشادہ دلی کی کیا علامت
ہی تو فرمائے کہ تمام تر طلب آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور تمام تر دنیا سے پہر جانا اور موت کے لئے تیار رہنا حسینی مدارک
وغیرہ مین ہی اور رسول فرماتے ہین جو شخص خلوص سے چالیس دن بزہد و تقوی للہ عبادت کیا اللہ تعالی اوسکے دل سے
علم کے چشمے جاری کرتا ہی پس یہی حال مہدویہ کا ہی ترک دنیا ذکر دوام کہ دلیل موت کی تیاری کی ہی انمین موجود ہی
کہ یہی سبب خلوص و حقیقت زہد و تقوی ہی اور مخالفین انکے دنیا طلب اور ذکر الہی سے بیزار ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے

من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور یواقیت کے فصل ثانی مین لکہا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی جیسا آدم علیہ السلام سے
لیکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک امت دعوت دشمن ہوکر قتل و ایذا پر کمر باندہے اور اسی موافق رسول کی امت
اجابت مین علماء ربانی یعنے اولیاء اللہ کو صحابہ سے لیکر اس زمانے تک بسبب بیان معارف و حقایق قتل کئے اور کئی طرح
سے ایذا پہنچائے اور علماء ظاہر کفر پر ان کے فتوی دئے انتہی پس ظاہر ہووے کہ جن معانیون پر موافقین مذہب اولیاء اللہ
کو قتل کئے اور کافر کہے کہ تابع انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے تہے مہدویون کو بہی جو انہین کے موافق معانی کرتے ہین یون کہنا
کچہ عجب نہین یہہ معانی کرنا ناحق تعلیمی اور تحقیقی ہی اور وہ ظلم کرنا قولا و فعلا اور ناحق قدیمی اور تقلیدی ہی یہہ معانی
فہمی بہی اب مسود کی لغت دانی بہی دیکہئے سب اہل لغت دوس کا معنی پایمال لکہتے ہین اور کدس بالضم کا معنی خرمن
اب تکلف کسکے معنے مین ہی ملاحظہ کرین اگر بیان دوس کا معنی لیوین بے تکلف لفظی و معنوی یہی حاصل ہوتا ہی کہ
مال پایمال کیا گیا یعنے مہدی کے مومنین کے پاس مال لیقدر ہوگا کیونکہ مصدر کبہی معنے مین مفعول کے آتا ہی جیسا کتاب معنے
مین مکتوب کے اگر موافق تجویز مسود کے کدس فرض کرین تکلف لفظی و معنوی اسمین یہہ ہی کہ اسکو کدوس بنا کر جمع

مقرر کرنا کہ معنی اسکا خزمن ہہ یا ہی پس خزمن خود ایک کثرتِ اجتماع پر دال ہی اسپر خزمنہا کہنا تکلف بارد ہوا بلکہ کدس
کی جمع متعارف اہلِ لغت کے نزدیک اکداس ہی نہ کدوس جیسا صراح وقاموس وغیرہ مین ہی با این ہمہ مال کے لفظ و
معنی سے مناسبت خزینے اور کنز کو ہی نہ خرمن کو کیونکہ خرمن اہلِ لغت کے نزدیک اصالتاً معنے مین گھانس کی انبار کے
ہی کہ جسکو ہندی مین منبی یا گری کہتے ہین کُدس کا بھی یہی معنی ہی نہ مال کی ڈھیر کا مال جہان آوے لغت عرب مین مراد پیسے
ہی جیسا اللہ تعالی فرمایا فلکم رأس اموالکم یعنے تمکو تمہارا اصل پیسا ہی یا سونے چاندی سے اگر مراد رسول کی بیان زیادتی
مال سے ہوتی اسکے مناسب الفاظ فرماتے چنانچہ مال کے واسطے فرماے ہین حدیث کل مال لا تودی زکوتہ فہو کنز اُس
تقریر سے معلوم ہوا کہ سود کے معنے غلط ہین اور اس محل ہین جو آحادیث مذکور ہین سب ہماری دلیل ہین مگر دار قطنی کی
روایت مین کدوسا جو الف کے ساتھ ہی یقین ہی کہ یہہ کسی کی تحریف ہی یہان تو ایک الف ہی سود سر پکے وضاعین
تری تری تکلیف کئے ہین بعینہ کئی آحادیث وضع کردئے البتہ جنکو علم و دیانت ہی حق و باطل سمجھ سکتے ہین اور عالم
نامدار مومنین کے نزدیک وہی ہی جو عالم ربانی ہی نہ طالب دنیائے فانی ٭ رضا مندہم بہ قسمت پر خدا کی
دیا علم ہمکو اور دشمن کو دنیا ٭ **تیسری روایت کا ثبوت** رجا مشرق سے مراد الخ **ہدایت**
ہی منصفو اثرِ انکار مہدی موعود سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری یہہ ہی کہ مسود کو تمیز جہات بھی نہ ہی ہر آدمی
سمجھ سکتا ہی کہ متکلم جسکا واقعہ بیان کرے اگر اسکا مکان ظاہر کر دیوے تو البتہ اسکے واقعات مین اسکی جہات
بیان کرنیکا دستور ہی اگر اسکا مکان و مقر بیان نکرے اُسکے جہات کہ متعلق اُسی کے مکان سے ہوتے ہین کیونکر بیان
کر سکتا ہی بلکہ عادت یہہ ہی کہ ایسے محل ہین متکلم اپنے جہات بیان کرے اسکی تحقیق دلیل سوم مین ہوچکی اور یہان
سلطان معنے مین دلیل کے ہی نہ سلطنت کے جیسا اللہ تعالی فرمایا لقد ارسلنا موسی بآیاتنا و سلطان مبین سچہ ہی
کہ ہمنے مسیحا موسی کو ہمارے نشانیان اور دلیلون کے ساتھ اسکی تحقیق مسود کی بد خلقی ششم مین بھی لکھے جاینگی ۔
انشاء اللہ تعالی بیان دلیل ثبوتِ مہدویت شہادتِ صدیق ولایت بندگمیان سید خوندمیر کہ شہید ہوئی اور یہہ
حدیث اُسکی خبری اور ہمارے امام سے بھی اس بشارت کی پیش خبری بیان ہوچکی تھی **روایت چہارم**
کا ثبوت رجا مہدی مذکور نے الخ **ہدایت** اثبات اسکا دلیل چہارم کی روایت اول کے ثبوت سے
اور اسی دلیل کی دوسری روایت کے اعتراضات کے رد سے ہوچکا یعنے اگر تقعہ من الارض سے زمین بھی فرض
کرین تو ثبوت مہدویت ہمارے امام کا وقت طفولیت سے ہی چہ جائیکہ واقعہ مسواگ تو سفر و کہن مین ہوا اگر اُس سے
مراد حقیقی جو دل ہی لین تو اسی دلیل کی روایت دوم کا ثبوت ہی عین اُسکا ثبوت ہی باقی رہا اثبات اس امر کا کہ

یہہ کام جناب امام سے ہوا ہی یا نہین اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی کس لئے کہ مدعیان متعصب بھی سب کے سب قایل
ہین جو تصدیق ہمارے امام کی کیا اُسکو ایسی توفیق و ترک و تجرد اور ریاضات و عبادات ہوتی ہی کہ بیان قرآن مین
اتنی تاثیر اسکے پیدا ہوجاتی ہی موافق کے قطع نظر مخالف بھی متاثر ہوجاتے ہین جیسا دلیل دوازدہم کے ثبوت مین گذر چکا
چھٹی روایت کا ثبوت بھی اسی سے ہی تاکہ مسعود دستی حالت پر ہمارے فقراء وقت کی نظر نہین کیا جب آج ایسے لوگ
موجود ہون جناب امام کا اور آپ کے اصحاب و توابع کا حال کیا کچہ ہوگا کس لئے کہ بناوٹ اور طلب جاہ کہ فریب شیطانی
ہی جسکو منظور ہوتی ہی اُسکے اعمال اور احوال مخالف شرع ہونے کے قطع نظر دور و دراز کے توابع تک کہان متاثر ہو سکتے
ہین جسکے اعمال و احوال ظاہری مسایل اعالیۂ شرعیہ کے موافق ہون تو اُسکے باطن پر لگیے اعتراض و وہم بڑائی کرین کہ
جن سے امور رخص شرعیہ بھی برابر ادا نہون دلیل تعصب و کور باطنی ہی چنانچہ اکثر اولیاء اللہ پر ایسے کور باطن حکم تکفیر بھی
کر چکے ہین فاما مسعود کی اِس بلادت پر عجب ہی کہ لکھا ہی اثبات اسکا خصم کے نزدیک بھی مسلم ہو الخ یہی بات اسکے
بطلان اور ہماری حقیت کی دلیل ہی یعنے اگر خصم اپنے مخالف کے کہے کو تسلیم کرے حکم کس بات کے لئے مقرر ہی بلکہ
یہہ بات سب انبیاؑ کے منکر کہتے ہین چنانچہ اسمت عیسوی اپنی کتاب دین حق کی تحقیق کے چوتھے باب مین لکھا ہی یہہ
دعوی محمدیون کا ہم تسلیم نہین کرتے ہین دلیل ایسی ہو کہ اُسکو سب قبول کرین نکہ اپنے چند عرب قبول کرین انتہا خلاصہ
مفتاح الاسرار تحفۃ المسلمین ہدایۃ المسلمین وغیرہ کتب عیسویہ مین بھی ایسا ہی ہی اور احادیث و آثار کی صحبت کرنا ایمہ
مجتہدین کے واسطے ہی نہ عاملان قطاع الطریق لصوص الدین کے قس علی ہذا الباقی **پانچوین روایت کا ثبوت**
رجا عمال کی تعبیر اغنیا الخ **ہدایت** معنی عمال کا آپ ہی عاملان خدمات بادشاہی لکھتے پر اغنیا کی تعبیر کرنا غلط
جاننا مسعود کی خوش فہمی کی دلیل ہی خود فضیحت و دیگران نصیحت با این یہان عمال مقابلے مین مساکین کے ہی پس ملازمان
و خادمان پادشاہ کو اغنیا کہا جاوے تو پھر غنی کون ہی چونکہ مہدی امام برحق ہین لازم ہی کہ اہل دنیا سے سخت رہین
کہ یہی پیشہ سب انبیا کا تھا **دلیل پانزدہم کا ثبوت رجا** حقیقت حال یہہ ہی الخ **ہدایت**
کذب مسعود کے کلام کا اُسکے مقولے سے ظاہر ہی چنانچہ اوپر اکثر جایون مین اس رسالے کے اُسکا ثبوت ہو چکا الغرض
ابتدا مین اسباب کے معلوم ہو چکا کہ حدیث کی پیروی عوام کو عمل مین درست نہین پھر جائیکہ حدیث کی صحت و سند سے
اپنا اعتقاد ثابت کرین اگر کہین کسی امر مین مجتہدون سے سند نہ ملے کیا کیا جاے تو ہم کہتے ہین اُن علما کی اتباع کرین
جو طالب دنیا نہون اور اُنکا حال مانند اصحاب رسول اللہ اور اولیاء اللہ کے صدق و ریاضت و تجرد و ترک دنیا
مین رہے سورہ مہدویہ مین یا قطعیات کی اتباع کرے اور ظنیات مین توقف نہ مانند شتر بے مہار کے بیکے آدم بر سر مطلب

روایت اول مین نصفِ اخیر لکھکر جسکو مسود بالکل ناموافق ہمارے امامؑ کے مقرر کرلیا ہی اسیکو بنظر غور ادنی
علم وعقل رکھنے والا دیکھا تو جان لیگا کہ کہنا مسود کا غلط ہی اور حدیث موافق ہمارے امامؑ کے یعنے مسود اُس
تمام حدیث سے چار بات مقرر کیا ایک نسب سو اُسکا احوال ثبوت دلیل اول مین ظاہر ہی دوسرا کمال دینداری اُسپر
حدیث جبرئیلؑ لاکر کہا کمال دینداری اسلام یعنے شہادت اور قیام نماز اداے زکوٰۃ صوم رمضان حج بیت اللہ
ہی واسے برین فہم معوج اگر مسود کے کہے موافق کمال دینداری یہی تھی تو یہہ فرمان رسولؐ کا بیفائدہ ہوا کہ مہدی
دین کمال کو پہنچاویگا مشہور ہی کہ ناقص چیز کامل ہوتی ہی کامل پھر کیا کامل ہوگی اب اہل انصاف کو لازم ہی کہ
حدیث جبرئیلؑ پر نظر کرین کہ کمال دینداری کا کس امر پر ہی حدیث جبرئیلؑ یہہ ہی عن عمرؓ قال بینما نحن عند رسول اللہؐ
ذات یوم اذ اطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی
النبیؐ فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللہ ان تشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت
فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تومن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر
خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال
فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری
الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاۃ الشاۃ یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت
اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم پس اس حدیث سے ثابت ہی کہ ابتداء دین اسلام ہی
اور استکمال اسکا احسان اور قولہ تعالی ان الدین عند اللہ الاسلام سے یہی مراد ہی کہ بیضاوی وغیرہ معتبر تفسیرون مین
لکھتے ہین کہ اسلام سے یہان علم توحید اور ابلاغ شرع کی کمالیت مراد ہی جو محمدؐ پر نازل ہوئی کہ وہ معرفت اور دیدار
الٰہی ہی سو وہ مہدیؑ سے ہوا کہ یہہ خبر رسولؐ فرما چکے ہین یختم اللہ بہ الدین یعنے کامل کریگا اللہ تعالی مہدیؑ سے دین کو
کمالیت دین ترک دنیا اور دیدار الٰہی ہی اور ہر وقت مین ہر نبی کے مومن منکرین سے کم رہے چنانچہ ہمارے رسولؐ
کے مومنین منکرین کے بہ نسبت کمتر ہین اللہ تعالی فرمایا ہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون بلکہ آج تیرہ سو
برس ہوتے ہین باوجود کثرت تناسل اور دولتمندی غالبہ ماضیہ اور مغلوبہ حالیہ کے کئی درجے امت محمدیہ منکرین سے
کم ہی پھر یہان تو نہ دولت ہی نہ زمانہ دراز گذرا ہا این اگر حقیت کثرت پر ہو تو عیسوی بہت ہین اور کفار رسولؐ
کو بھی کہے اور کہتے ہین کہ اسکو شیطان بہکایا ہی لعنت اللہ علی من قال چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی بقول شاعر او مجنون

یعنے کفار کہے کہ شاعر یا جن کے بہکاے پر ایمان لاے ہو بلکہ سورہ والضحیٰ کا نزول اسیلئے ہی کہ چند روز وحی موقوف
ہونے سے بعض کفار کہے اسکو سکھانیوالا شیطان چھوڑ دیا اور عرض کرنا جناب باری مین ہمارے امام کا مین رحمت
علی الامت تھا لاکن قضاے الٰہی ایسی ہی جاری ہو چکی تھی کہ قرآن مین اکثر جاے اللہ تعالی فرما چکا ہی اور رسولؐ سے
بھی وارد ہی کہ اہل حق آخر زمانے مین کمتر و غریب ہو جاوینگے کہ یہی دلیل کثرت اہل باطل ہی چنانچہ اکثر مقام مین اسکا
ذکر ہوا تیسری بات فتنے سے نجات پانا اِسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جو لوگ ایمان لاے حبِ دنیا کہ سر سب گناہونکا ہی اور تفرقات
مذاہب باطلہ وغیرہ کے فتنے سے چھوٹے نہ کہ مہدیؑ کے سبب سے ساری جہان سے فتنہ اُٹھ جاوے رسولؐ کا بعث
ساری عالم کے واسطے ہوتے پر آپ کی ذات سے یہ تمام جہان کا فتنہ نہ اٹھا بلکہ تھوڑے لوگ فتنے اور شرک و کفر
وغیرہ سے بچے اور بہت سے اُسی گرفتاری مین رہگئے یا خاص اُمت محمدیہ سے فتنہ نکلجاوے سو یہہ بھی محال ہی کیونکہ
بہت احادیث صحیحہ اسبات پر وارد ہین کہ قیامت تک امت محمدیہ مین اہل حق اور اہل باطل کے درمیان جنگ ہوتا رہیگا
اور اسلام آخر زمانے مین ضعیف و غریب ہو جایگا اِسکا بیان دلیل دوم مین بتفصیل گذر چکا چوتھی بات عداوت نکل جاکر
آپسمین اتفاق و الفت ہو جانا سو ہمارے امامؑ کے مصدقین مین ایسی الفت دینی ہی کہ ہر ایک دوسرے کے لئے اپنی
جان دینا احسن سمجھتے ہین فاما مسعود کی دانست پر یہہ عجوبہ ہی کہ لکھا ہی لسبب اتحاد ضمایر کے الخ یہہ کہان سے نکالا کہ اتحاد
ضمایر سے اتحاد مرجع یا مفہوم مرجع لازم ہی تھوڑا علم نحو جاننے والا بھی اسکلام کی قباحت سمجھ سکتا ہی مولانا عبد الرحمن
جامی فواید ضیائیہ کے خطبے مین لکھتے ہین الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ وعلی آلہ اب یہان باوجود اتحاد ضمایر کے مراجع مخالف
کیون ہین بااین اگر مسعود کے قول کو تسلیم کرین لازم آتا ہی کہ مہدیؑ طبقۂ صحابہ پر مبعوث ہوا کیونکہ شرک سے وہی چھوٹے
ہین نہ یہہ کہ اُن کے اولاد کہ پیدائش کے مسلمان ہین جیسا حدیث مین وارد ہی کہ ہر مولود فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہی
گو کہ ماں باپ اُسکو یہود یا نصاری وغیرہ بناوین یہہ بات ہر گلستان پڑھنے والا جانتا ہی فرضاً اگر یہہ معنی بھی لین لیکن
احادیث و آیات کے قطع نظر کوی قرینہ اِس قید پر دال نہین بلکہ سادات کے لئے شرک سے چھوٹنے کی اولاد ہونے
داخل اُس حکم مین ہین کہنا مہمل تر ہی کہ جناب مرتضویؑ قبل بلوغ ایمان لا چکے ہین کہ ابھی آپکو حقایق شرکیہ سے خبر نہتی
اور مسعود نے ہمارے چوہتر فرقے جو لکھا ہی عدم فہم کا سبب ہی ہمارے امامؑ فرمائے رسولؐ تہتر فرقے فرماے ہین
بندے کے نزدیک چوہتر فرقے ہین یعنے خلاصہ اِس فرمان کا یہہ ہی کہ رسولؐ سفرق امتی فرماے کہ سین معنے مین
قریب آنے والیکے ہی اور مہدیؑ کے واسطے زمانہ بعید فرماے چنانچہ اسی دلیل کی روایت پنجم سے ظاہر ہی بلکہ یہی
روایت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اِس اختلاف کے بعد پھر یہہ اتفاق ہونیکی خبر رسولؐ فرماے ہین اسی لئے

ہمارے امام ع فرمائے کہ موافق فرمان رسول ؐ کے تہتر ہو چکے کہ اب بسبب اتحاد و تآلف بایکدیگر گئے ایک فرقہ جو باہے
ہی جو ہتر وان ہی کیونکہ اُن تہتر سے ایک سنت جماعت جو ناجی تھے بسبب انکار فرمان رسول اللہ ؐ کے کہ تصدیق مہدی
موعود ہی ہالک ہو چکے اب انصاف پسندون سے پوچھا جاتا ہی با آیات محکمہ و احادیث صحیحہ ثابت ہی کہ اُمت محمدیہ
مین قیامت تک اختلاف و جنگ رہیگا چنانچہ اسکا بیان دلیل دوم مین ہو چکا پھر مہدی ؑ پر تمام امت ایمان لانا
کیونکر صادق آسکتا ہی جب ایسا ہو مخالف مہدی ؑ گو کہ عقیدہ سنت جماعت پر بھی رہے ہالک ہی یا نہین صورت
ثانی باطل ہی وگرنہ مجی مہدی ؑ بیکار محض ٹہر گئی پس پہلی صورت کا ثبوت اسباب پر دلیل ہی کہ جو تہتر فرقے مہدی ؑ
کے معتقدین سمیت امت محمدیہ مین ہون اس سے ثابت ہوا کہ فتنے سے وہی بچینگے جو اختلاف کو چھوڑے اور تصدیق
مہدی موعود ؑ کی کئے **روایت دوم کا ثبوت رہا** جبتک مہدی کی سلطنت الخ **ہدایت**
مسعود کو بسبب اپنے تعصب و عداوت کے بھلا بُرا کچھ سوجھتا نہین لفظ اقبض صاف دلالت کرتا ہی کہ اُس معطی
جناب امام محمد باقر رضؓ کو ہی زکوۃ دینے چاہا کیونکہ معنی قبض کا مال کو اپنے مِلک مین لینا ہی جیسا صراح قاموس وغیرہ
سے مستفاد ہی اور اسوقت مین خمس وغیرہ سادات کو ملا کرتا تھا اسلئے وہ مال ان پر مکروہ تھا جب خمس وغیرہ
سادات کو پہنچنا موقوف ہو چکا علمانے فتوی کئے کہ زکوۃ سادات لے سکتے ہین اور ون کو دینے سے انکا دینا
افضل ہی جیسا ہدایہ مین ہی ولا یدفع الی بنی ہاشم لقولہ یا بنی ہاشم ان اللہ حرم علیکم غسالۃ الناس واوساخہم و
عوضکم منہا بخمس الخمس یعنے رسول ؐ فرماے ہین کہ ای بنی ہاشم اللہ تعالی لوگون کے مال کی پلیدی تمپر حرام کیا ہی
اُسکا بدلہ تمکو خمس الخمس کیا ہی جب وہ خمس اُنسے موقوف ہوا جواز پر فتوی ہوا مثلاً خزانۃ الروایت مین ہی فی
العتابیہ ویکرہ للہاشمی عند ابی یوسف رح خلافاً لمحمد رح وروی ابو عصمۃ عن ابی حنیفۃ انہ یجوز دفع الزکوۃ الی الہاشمی
فانما کان لا یجوز ذلک الوقت اور ایسا ہی حمادیہ وغیرہ سے بھی مستفاد ہی فاما اللہ تعالی زکوۃ کا مصرف یون
یاد فرمایا ہی قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین الایہ یعنے نہین ہی صدقہ مگر خاص فقرا او مساکین وغیرہ کو
اللہ تعالی یہان انما کے قید سے فرمایا کہ صدقہ محتاجون کو ہی دینا ہی اسی لئے اغنیا پر اسکا صرف منع ہوا اور اغنیا
کو زکات لینا حرام خزانۃ الروایت مین ہی فی الظہیریۃ وقال الہشام سألت عن ابی یوسف رح عن رجل لہ مائۃ و
تسعۃ وتسعون درہما فتصدق علیہ بدرہمین قال یاخذ واحدا ویرد واحدا یعنے کسی کے نزدیک ایک کم دوسو درہم
ہون اُسکو زکوۃ دو درہم دیئے تو ایک لے لیوے ایک پھیر دیوے کیونکہ ایک کے لینے سے اسکے نزدیک برابر
دو سو دینار ہو جاتے ہین کہ غنی ہوتا ہی بہرکیف خلاصہ اس تقریر کا یہ ہی کہ امام محمد باقر اس لئے بھی نہین لئے کہ یا تو درہم

۱۰۹

ایک مشت ایک شخص کو دینا درست نہ سمجھے اور فرمائے مہدی کے ساتھہ کہ بہت فقیر رہینگے اسکو زکات سے یکمشت اتنے
مال کا بھی لینا درست ہوگا کہ وہ باوجود فقر اور محتاجی کے مال برابر بانٹیگا کہ جسکو عدالت کہہ سکتے ہین کیونکہ جو آپ محتاج ہو
وہ سب کے برابر اپنے کو بھی رکھنا امر عجیب ہی نہ یہہ کہ تونگر و بادشاہ ایسا کرے اور عدالت محتاجی مین مشکل ہوتی ہی نہ
فراغت مین اور آیہ خذ من اموالہم صدقۃ سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ حکم رسولؐ کو ہوا کہ کفار کو یہہ عادت نہین تھی جب ایمان
لائے اُن سے لینے کا حکم ہوا چنانچہ بعد وفات رسولؐ آپکے اکثر اعراب اسی سبب سے مرتد ہوے تھے بعدہ بڑی محنت سے
انکا اسلام تازہ ہوا نہ یہہ کہ یہہ آیہ دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ ہر وقت بادشاہ مسلم رہے اور زکوۃ لیا کرے اسپر مسود کو
دعوی ہی کہ اسی پر زمانہ نبوت سے آجتک عمل امت اسلامیہ کا چلا آتا ہی واہ رے علم و دیانت کونسا بادشاہ ہی
جو اسکے وقت احکام شرعیہ برابر جاری ہوے چہ جائیکہ زکوت وغیرہ برابر لیوے اور خرچ کرے بلکہ رسول اللہ خلافت کے
بعد از کے بادشاہون کو بہاڑ کہاتے کُتے اور ظالم فرمائے ہین کہ یہہ بات بہت احادیث صحیحہ سے ثابت ہی بااین
آپ ہی کہتے ہین کہ اُس زمانے کے سلاطین چونکہ زکوۃ کو موقعے پر صرف نکرتے تھے مرحبا اس چالاک طبعی اور خوش سمجھی پر
اسکے قطع نظر بیان کونسا قرینہ اسبات پر دال ہی مگر یہہ تغیر بالرای ہی کہ جسکے لئے رسولؐ فرمائے جو اپنی عقل سے
قرآن کی تغیر کیا اسکا ٹھکانہ دوزخ ہی اب اس روایت سے یہی پایا جاتا ہی کہ مہدیؑ درویش و فقیر رہیگا نہ بادشاہ
لاکن مسود دولت طلب دنیا کا ایسا محب ہی کہ ہر ہر سخن سے دولت دنیاوی ڈہونڈہتا ہی اُسکے بطلان پر یہی
دلیل بس ہی فرضا اگر کوئی اپنے مریدین اور عیال کے ساتھہ عدل و انصاف کا پیشہ اختیار کیا ہو وہ بھی عجوبہ ہی
مگر غرض امام باقرؑ کی یہہ ہی کہ مہدیؑ سرکاپون کام کرنیوالا دوسرا نہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ آپ جناب امامؑ کی روز
فاقہ رہے اور سب ادنی اعلا قریب و بعید کو برابر جو کچہ ملتا تھا سویہ کر دیتے تھے چنانچہ حج کے وقت بعد چالیس فاقون کے
بطریق سوال کچہ ملا سو آپ تناول نہین فرمائے اور اصحاب پر علی السویہ تقسیم کروا دئے پس موافق فرمان جناب امام
محمد باقرؑ کے ہمارے امامؑ کی اطاعت و نافرمانی خدا کی اطاعت و نافرمانی ہی **روایت سوم کا ثبوت**
رجا دعوی محض سے الخ **ہدایت** یہہ اعتراض بعینہ اہل کتاب کے اعتراض کے برابر ہی کہ ہمارے رسولؐ پر
کئے ہین چنانچہ اسکا ذکر کچہ باب دوم کی ابتدا مین ہوا اور یہہ آیہ اُسپر دلیل ہی قولہ تعالی ان الذین یجادلون فی آیات اللہ
بغیر سلطان اتہم الآیہ اُسکے نیچے صاحب حسینی لکہا ہی بقول بعضے مفسران جدال کنندگان یہود بودند کہ حضرتؐ را گفتند
تو صاحب ما نیستی بلکہ او ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ست یعنی دجال کہ سلطنت او بہ بر و بحر فرا رسد و جوئیہای آب با و
روان شوند و بادشاہی بما باز گردد و او آیتی است از آیتہای خدا تعالی این آیہ نازل شد کہ ان الذین یجادلون

آنانکہ منازعت کنند در باب دجال و در آیۃ اللہ میدانند در دلہای ایشان کبریست یعنی ہوا، حکومت وسلطنت کہ
بدان نخواہند رسید الخ ایسا ہی مصادرہ علی المطلوب ہر نبی کے واسطے ہی کہ وہ جہان کہین اس نمط کی دلیل بتاوین
منکرین یہی بول سکتے ہین فاما جب ثابت ہوا ذکر مہدیؑ کا اسفار انبیا مین ہی پس مہدیؑ موعود حقیقی میرا ذکر اسفار
انبیا مین ہی کہے یا نہ کہے ثانی باطل ہی کیونکہ ہر خلیفۃ اللہ کو ضرور ہی کہ اپنے احوال و مراتب سے اپنے مومنونکو خبر دیوے
چنانچہ ہمارے رسولؐ بھی ایسا ہی فرمائے اور علمائے یہود و نصاری بھی یوہین اعتراض کئے پس اول مسلّم ہوا جب
یقین ہوا کہ مہدیؑ موعود کا ذکر اسفار انبیا مین ہی قرآن مین ہونا بطریق اولی لازم آیا کہ یہہ سب کتب سماویہ کا خلاصہ ہی
اور اللہ تعالی فرمایا ہی کوئی رطب یا یابس نہین جو اس کتاب مین مذکور نہین پس ذکر مہدیؑ کہ آیۂ کبری سے ہی قرآن
مین ہونا واجب ہوا گو کہ لوگ نہ سمجھین یا نہ بیان کرین جیسا تورات و انجیل سے علما، یہود و نصاری ہمارے رسولؐ
کے ذکر کو چھپائی پس مہدیؑ موعود حقیقی کہ جسکا ذکر ہی اسکو اللہ تعالی کیطرف سے معلوم ہونا ضرور ہی کہ مبین قرآن
ہی اور کعب الاحبار رضہ اسفار انبیا مین مہدیؑ کا ذکر دیکھا ہون کہنے سے یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ قرآن مین نہین اور
صحابہؓ سے لیکر حین خروج تک ہمارے امامؑ کے یہہ بھی کسی نے نہ کہا کہ مہدیؑ کا ذکر قرآن مین نہین عجب مسعود کی
اس جرأت پر ہی کہ دلیل پنجم سے عمر دنیا کے بحث مین حدیث الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ انا فی آخرہا الفا کے نیچے رفیع الدین
دہلوی کی کچھ تفسیر لکھہ کر کہتا ہی بعضی بات متاخرین کے ذہن مین ایسی آجاتی ہی کہ اگر متقدمین سنتے نہایت تحسین کرتے الخ
اُسپر یہہ قول دلیل کے طور پر لکھا ہی وکم ترک الاول للآخر یعنے کتنے امر ہین کہ چھوڑ دیا اول والون نے آخر والون کے لئے
جب عوام علما اگلون سے چھپتی بات بیان کرین اور اُسکو لوگ ایسا مانین کہ یہہ کہنے لگین اگر اگلے یہہ بات سنتے نہایت
تحسین کرتے پس مہدیؑ کہ خلیفۃ اللہ معصوم عن الخطا ہی کوئی امر قرآن سے من جانب اللہ بیان کرے کیا ممانعت ہی
بلکہ بعض اکابر مفسرین اور اولیاء اللہ سے کہتے ہین کہ قرآن کا بیان مراد اللہ مہدیؑ کا کام ہی اور مہدیؑ کو رسولؐ طبقہ
انبیا مین داخل رکھے ہین جیسا عبد الرزاق کاشی شیخ اکبر وغیرہ اور دوسرے علما، حدیث و اصول وغیرہ کہین کہ تاخیر بیان
وقت حاجت تک جائز ہی اونسے نووی ہی کہ شرح مسلم مین اسامہ رضہ قتل کئے سو ذکر مین لکھا ہی اور صاحب طوالع اور ابو شکور
سلمی صاحب تمہید مین اور احکام ہمارے امامؑ کے ظلم و عیب سے پاک رہنا دلیل مقدم سے کہ اخلاق کا بیان ہی ظاہر ہوگا
انشاء اللہ تعالی پس جن امور کو منکرین متعصبین عیب و ظلم سمجھین اور وہ مطابق کتاب و سنت ہو عین عدل و انصاف ٹھہرے کہ الزام
خصم اور ثبوت مدعا کے لئے دلیل قوی ہی اور ایسے دعوے سب انبیا اور مومنین کئے اور منکرین ایسا ہی انپر معترض رہے
فاما مصادرہ جب ہوتا ہی کہ دو امر مین ہر ایک دوسرے کا ...

روایت چہارم کا ثبوت بیان اسکا مجملاً اسی باب کے ابتدا مین گذرا اور مفصلاً تو یہہ ساری کتاب ہی

رجا غرض کہ سکینہ الخ **ہدایت** جسقدر کہ رسول اللہ کو حاصل تھا مثلاً رسول کو کفار اگرچہ کئی طور کی ایذا دیتے
مگر آپ نے انکے لئے کبھی بددعا نہین کئے بلکہ یہہ عرض کئے کہ یا اللہ انکو سیدھی راہ دکھا ویسا ہی ہمارے امام باوجود
اُس تکلیف دینے کے کہ مسود اس سے تھوڑا ذکر باب دوم مین کیا ہی اور اسمین آگے کچھ شمہ لکھتا ہی کبھی دعا بد نہین کئے
باوجود جانتے تھے کہ اگر بددعا موذیون کے لئے کرین تو ہلاک ہوجاوین رجا امر اول مین بھی الخ **ہدایت** منکرین
ہر خلیفۃ اللہ کے افعال واقوال مین متردد رہے ویسا ہی آپ بھی متردد رہنا لازم ہی فاما عزۃ اللہ تعالی اپنے نبیون کو اور مومنین
کو دیا ہی نہ کفار کو قولہ تعالی ومن یہن اللہ فمالہ من مکرم الآیہ بلکہ رسول کے وقت مین کفار کو قید کئے باندی غلام بنائے اور
ان کے عورات بے نکاح حلال ہوے اور جزیہ لئے اور کئی طرح کی بیعزتی کئے فقط پگڑی نکالنا کیا بیعزتی ہی اسیطور سے
منکرین کے ساتھ پیش آنا عین عدل و انصاف کا اظہار ہی نہ نقصان سکینہ و وقار چنانچہ مسود کے لائے ہوئے آیات سے بھی
ثابت ہی کہ مومنین آپس مین ملایمت و عفو کرین نہ کفار سے اور اللہ تعالی مومنون کے لئے فرماتا ہی رحماء بینہم واشداء علی الکفار
بلکہ توہین کفار کی واجب ہی اور تعظیم انکی حرام اور ہر نبی اسکی خبر دیا ہی اور ہمارے امامؑ نے بھی تعلیماً ایسا کئے کہ منکرین سے
گو کہ قاضی بھی کہلاوے اُسکی عزت اتنی ہی ہی کیونکہ صحت مرتبہ قضا موقوف ہی صحت ایمان پر رجا اور حال مرحوم الخ
ہدایت مسود یا مراد انصاف نامے کے عبارت کی نہ سمجھا یا عمداً موافق اپنی طریق قدیمی کے قطع و برید کیا یعنے
انصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع اقتدا مین ہی سو اسکا برعکس لکھ دیا انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی
باب سوم در نماز بدنبال منکران مہدی گزاردن حضرت مہدی نماز گزاردن بدنبال منکران مہدی منع کردند و فرمودند
اگر نماز گزاردہ باشید بگردانید و نیز نقلست کہ روزی کہ در شہر تہتہ مخالفت ظاہر شدہ تا حدیکہ لشکر با نامزد کردند دران وقت
بعضے از یاران مہدی پیش میرانؑ عرض کردند کہ امروز دران شہر رفتہ بودیم و نماز با امام مخالف مہدی گزاردیم حضرت
میرانؑ فرمودند کہ نماز باز گردانید بعدہ یاران عرض کردند کہ اگر یکان دوگان رویم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بروید
و نماز با جماعت بگزارید بہر ایسا ہی بہت نقلین لکھکر یہہ نقل لکھے ہین و نیز نقلست کہ در موضع بہدریوالے اکثر مہاجران
و میان نعمت اللہ بعد از ظہر محضرہ کردہ بودند و گفت وگو ہمین بود کہ دنبال منکران مہدی نماز نگزارند بعدہ بعضے یاران
فرمودند کہ میرانؑ نماز جمعہ و ہر دو عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روا نبودی چرا گزاردندی بعدہ میان سید خوندمیر
و میان نعمت و بعضی کسان فرمودند کہ ما درین کیفیت نہ رفتیم آنچہ میرانؑ امر کردند آن بکنیم و آنچہ منع کردند ازان باز مانیم
دران مجلس این بانقل حاضر بود حکم این نقل حکم نقلہای ما قبل است یعنے عدم جواز بلکہ صاف موجب عصیان اس سے ظاہر ہی

اب اہل انصاف کو چاہئے کہ آگے کے نقلوں سے ظاہر ہی کہ قبل انکار کفر کے دعویکے نماز پڑہا کرتے تھے جب حکم انکار
کفر کا ہوا منع اقتدا مین کل نماز کے حکم شدید خود جناب امامؑ سے وارد ہی اسپر اتفاق کل اصحاب کا بھی ہو چکا مگر بعضے
جو کہے وہ بھی اسی قبیل سے ہی کہ خود ناقلؒ فرماتے ہین کہ اس نقل کا حکم بھی آگے کے نقلون کے مانند منع اقتدا مین ہی چنانچہ
اسکی تفصیل دوسرے کتب مین ہمارے موجود ہی کہ جناب امامؑ قبل اُس دعویکے کبھی کبھی اقتدا کئے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ اسکی
تفصیل و توضیح مسود کی بد خلقی یازدہم مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالی رجا باقی رہا امر سیوم الخ **ہدایت**
یہان مسود معنی حق سے ازبس تجاہل کیا ہی کیونکہ جہان مین کوئی ایسے فرد نہین کہ محتاج نرہے مثلاً آدمی کھانے کپڑے کا
بقدر ضرورت اور مکان کا اور مرد عورت کا اور عورت مرد کی اور بیمار طبیب کا محتاج ہی چونکہ اسنے محتاجی رسولؐ بیان
کیا ہی چہ جائیکہ دوسرا اگر یہان امام رضہ ویحاجۃ الناس الیہ ولا یحتاج الی احد فرمائے یعنے معرفت مہدیؑ سے یہہ بھی
ہی کہ لوگون کو اُسکی طرف حاجت رہیگی اور مہدیؑ کسی کے محتاج نرہینگے معنی حاجت کا یہان قصد کرنا ہی کہ ارادیکے
شعنے مین ہی چنانچہ دلیل دوازدہم مین جناب مرتضویؓ سے روایت کئے گئی مہدیؑ کے اصحاب نہ کسی ا پنے کے جانے سے
غمگین ہونگے نہ کسی کے آپنے مین آنے سے خوش اور فقر معنے مین تھوڑی چیز رکھنے کے اور درویشی کے ہی اور حدیث
مین بھی یہی غرض ہی کہ جناب رسالتمآبؐ کو اس کپڑے کے لئے قصد تھا یعنے محتاجا الیہا ای قاصدا الیہا یہان یہہ مسود کدھر کا
معنی کدہر لگا دیتا ہی شاید اسکو فارسی یا ہندی سمجھا اور مراد یہان حاجت اور عدم حاجت سے یہہ ہی کہ لوگون کو جناب
امامؑ کا ارادہ ہوگا یعنے آپ کے مرید ہونگے کہ فیض کمال دینداری جسکے سبب حاصل کرین اور مہدیؑ کو کسی کے طرف
کچہ قصد نہوگا کہ کوئی آوے یا نہ آوے اور کوئی دیوے یا نہ دیوے پس یہہ امر خود مسود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھا ہی
سوال نکرنے سے حاجتمندی رفع نہین ہوتی ہی اور لکھا ہی کہ بواسطہ فقر کے چوراسی مرید اُن کا مر گیا الخ پس انصاف سے
دیکھین کہ باوجود ان سختیون کے سوال حرام رکھنا عدم حاجت آدمیونکی طرف ہی یا نہین اور امر عجیب یہی ہی کہ باوجود
ایسی فقر کے کوئی حاجت نرکھین نہ یہہ کہ بادشاہ ہووین اور حاجت نرکھین یہہ امر کچہ عجیب نہین بلکہ ہر مالدار ایسا ہی
ہی چہ جائیکہ بادشاہ ہو بلکہ آپ نے فرمایا مرید و مشغول دنیا و مافیہا کا فر ہی پھر مہدیؑ کو کیونکر حاجت خلق سے ہوگی
محتاجی کا معنی درویشی نہین ہی سب کتب لغت چنانچہ صراح قاموس وغیرہ مین ایسا ہی ہی جو یہہ خادم الفقرا لکھا اور
مسود کا لکھنا سب کا خلاف ہی عقلا و نقلا رجا اپنے انہنے ملکون سے الخ **ہدایت** ہر نبی کو منکر ایسا ہی
کئے بلکہ اکثر اولیاء اللہ کو کہ پیروان خاص انبیا ہین ایسا ہی اُن کے معاندان اخراج کئے ہین مگر یہان ایسا کوئی قرینہ
دال نہین کہ ساری جہان مہدیؑ کی محتاج رہے البتہ مخالف بیزار ہونا واجب ہی اسپر طرفہ ماجرا یہہ کہ مطلقاً لکھا ہی

کہ ثابت ہوا لوگ اُنسے مستغنی تھے الخ باوجودیکہ کوئی آدمی آپکے محتاج تھے جسمین سب قسم کے لوگ تھے یعنے بادشاہ امرا اغنیا
فقرا وغیرہ رجا بلکہ دین مین بھی الخ **ہدایت** اُسکا نام محتاجی نہین معنی محتاجی کا مذکور ہو چکا ایسے امور کی مصلحت
بجز اللہ تعالی کے خلیفون کے دوسرونکو کب خبر ہوتی ہی مثلا رسولؐ عبد اللہ بن اُبی منافق کی میت پر نماز پڑہنے چاہے لو
عمرؓ نے بشدت عرض منع کئے تب بھی نمانے آخر وحی اُسکے منع مین وارد ہوئی اور بدر کے قیدیون کے قتل وغیرہ کے باب
مین بھی موافق عمرؓ کے وحی آئی اور رسولؐ محرم کی دسوین تاریخ روزہ آپ رکھے اور اصحابؓ کو روزہ رکھنے حکم کئے
تو عرض کئے کہ یا رسولؐ اس روز کی تعظیم یہودی بھی کرتے ہین تو فرمائے کہ اگر اگلے سال رہون تو دوسرے روز بھی
البتہ روزہ رکھونگا یہہ ابن عباسؓ کی روایت سے بخاری مسلم مین موجود ہی کیا اس سے یہہ بات صادق آتی ہی
کہ رسولؐ امور دینی مین اپنے اصحاب کے محتاج تھے بااین مسودہ نقل جو دلیل لایا ہی کچہ متواتر نہین **روایت**
پنجم کا ثبوت رجا دونون روایتون مین الخ **ہدایت** اہل انصاف کو چاہئے کہ خوب بنظر غور دیکھین کہ سارق
کون ہی چور کے دل مین چوری بسے یعنے اس حدیث مین حصون الضلالت اور قلوبا غلفا متعلق ہین یفتح کے ساتھ اور رسولؐ
حصون الضلالت یعنے گمراہی کے قلعے فرمائے نہ گمراہون کے قلعے اگر قلعے حقیقی منظور ہوتے حصون المضلین کیون نفرماتے
اور یہہ تفسیر اسی لئے فرمائے کہ اندہے دلون کے لوگ کہین ایسا الٹا معنی نکرلین پس معنی ظاہری یہی ہی کہ مہدیؑ کھولیگا گمراہی کے
قلعون یعنے دلون کے پردون کو جو وہی ضلالت ہی اور یہان گمراہون کے قلعے معنے کرنا خلاف ظاہر ہی کیونکہ الفاظ حدیث
ظاہر اسبات پر محمول ہین کہ گمراہی کے قلعے جو پردۂ ضلالتِ قلبیہ ہی اُسکو کھولے نہ پتھر گچ اینٹ وغیرہ کے چنانچہ اکثر
محاورۂ عرب مین یفتح قلوبا غلفا بولتے ہین جیسا جلال الدین سیوطی نے جلالین مین اپنی تفسیر کی ابتدا مین جو تتمہ بقیہ ہی
لکھا ہی عسی اللہ ان ینفع بہ نفعا جما ویفتح بہ قلوبا غلفا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی قالوا قلوبنا غلف کس لئے کہ یہہ بات ظاہر
ہی زمین آج کل امت اجابت محمدیہ یعنے سب قسم کے مسلمانون سے بھری نہین ہی ایسا ہی سب زمین کفر و ضلالت سے
بھی پر نہین ہی اگر اکثریت سے مراد لین تو مسلمان جو کہلاتے ہین اُن سبہون کے نسبت کرتے کفار کی حصے زیادہ ہین
باوجود اسکے کہ رسولؐ اپنے وقت مین فرمائے کہ یمحو اللہ بالکفر یعنے میری دعوت سے اللہ تعالی کفر محو کر دیا کہ اُسوقت
تو اسوقت کے اسمی مسلمانون سے ہزارون حصے کمتر تھے نہایت ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی کم و بیش وقت وفات جناب
رسالتمآب صلعم کے مسلمان ہوئے تھے پس بنسبت بنی آدم کے یہہ لاکھون حصہ بھی نہین ہوتے اور شعیب ؑ کے وقت کی خبر
اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اسوقت سوائے شعیبؑ کے دو بیٹیون کے ان پر کوئی ایمان نہ لایا پر یہی فرمائے لا تفسدوا فی الارض
بعد اصلاحہا یعنے فساد مت کرو زمین پر بعد درستگی زمین کے اس آیت مین لفظ ارض مطلق ہی ویسا ہی حدیث

مذکور ہین کہ یہان تو کرہ وتر وان حصہ بلکہ کرہ وترین حصے کا کرہ وتر وان حصہ متصور ہنین اس سے معلوم ہوا کہ یہان زمین کیفیت
سے بھرنا ہی نہ کمیت سے پس کیفیت سے بھرنا یہی ہی کہ جہان تک کہ امت محمدیہ ہی سب پر دعوت امام ظاہر ہو چکی چنانچہ
قبل تین سارہے تین سو برس کے مکہ معظمہ سے وہان کے علما ہمارے لوگون کے قتل پر فتوے ہندوستان کو بہیج چکے ہین
پہ جاے کہ آج کوئی ایسی جا ہنین کہ وہان یہہ خبر نہ پہنچی ہو پس جہان جہان کہ امت محمدیہ ہی وہان وہان تذکرہ مذہب مہدویہ
ہی اسکے سوا حیدر اباد مین ۱۳۰۳ھ کی شہادت کی خبر تمام ملک انگلستان مین کہ جسکو انگریزی یورپ کہتے ہین اخباری کاغذات
پہنچ گئی ہی اور تشبیہ برابر ہو کر یہہ بات ثابت ہو چکی صاحب سراج الابصار نے بعد روایت حدیث کے لکھے ہین وہذا معنی یملأ
الارض قسطا وعدلا کما ملیت جورا وظلما اسکا ذکر دلیل دوم مین مفصلا لکھا گیا ہی کہ یہی معنی زمین کو عدل سے بھر دینے کا ہی اور
فقرۂ آخر اس حدیث کا جو روایت ابو نعیم ہی کہ وہ بھی اسی معنی پر دال ہی حذف کہان ہوا کہ جسکو سرقہ کہا جاوے یہہ بھی اگلے بیان
سے ریکا ہی اور صاحب سراج الابصار نے سب حدیث بیان کئے اور معنی مطابق روایت و درایت کئے ہین اور موعود قولہ تعالی
افتؤمنون الآیہ کا مسود ہی کہ طالب دنیا ہی اور اصل مطلب سے حدیث کے منکر اور روایت احمد بن حنبل مین بھی مسود نے
یہی پیشہ اختیار کیا ہی ورنہ کوئی اپنا مطلب ایک دلیل سے ثابت ہونے پر دوسری دلیل جو اپنے مطلب کو بگاڑے بطور شہادت
وہ مدد کے کاہیکو لاتا الی اصل روایت احمد بن حنبل کے ترجمے کے بعد مسود لکہا ہی صاحب سراج الابصار کسقدر الخ ہدایت
خلاصہ اس روایت کا سات امر ہین ایک یہہ کہ مہدی ؑ عترت رسول ؐ سے ہونا یہہ دلیل اول کے ثبوت سے ظاہر ہی دوسرا
اختلاف و زلازل امت جو ہوے ہین پر ظاہر ہین یعنے مذاہب و ملل زایغہ و باطلہ بفرق کثیرہ کہ زلازل جمع زلیلہ کی
پاؤن پہسلنے کی معنی مین ہی جیسا خصیصہ کی جمع خصایص ہی نہ جمع زلزلۃ الارض کی اور عطف اسکا اختلاف پر ہی
تیسرا عدل سے زمین کو بھرنا یہہ بھی دلیل دوم کے ثبوت مین اور اسی دلیل کی روایت ابو نعیم کی ثبوت مین قریب مذکور ہوا
بلکہ اور متعدد جاے مین اسکا بیان ہو چکا ہی چوتہا راضی رہنا اہل سما کا امر اعتقادی ہی کہ متعلق ہی صحت مہدویت کو
کہ اسکا ثبوت فقط مومنین کے لئے ہی اور راضی رہنا اہل ارض کا ایسا کہ جیسا زمین کو عدل سے بھرنا ہی اگر کل اہل ارض
مراد لین تو خود الفاظ حدیث مناقض ہین یعنے غنا مقید اور متعلق ہی قلوب امت محمدیہ کے لئے نہ تمامی اہل ارض کے
اور امت محمدیہ مین قیامت تک جنگ رہنا دلیل دوم مین آحادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا غنی کرنا قلوب امت محمدیہ کا
بھی مانند زمین عدل سے بھرنے کے ہی اسمین چند نکتے ہین اول یہہ کہ تمام امت کے دلونکو مہدی ؑ غنی کرنا بہت آیات واحادیث
کا خلاف ہی کیونکہ امت محمدیہ تمام مہدی ؑ کے مطیع رہنا نہ عقلا ممکن نہ نقلا کہ ابتداء جہان سے رسول ؐ تک کسی نبی کے
وقت مین یہہ اتفاق نہوا بلکہ عیسی ؑ کے وقت مین بھی محال ہی کس لیے کہ رسول ؐ فرماتے ہین میری امت مین تلوار قیامت تک

رہیگی پہر مہدیؑ کہ وسط امت مین ہی خواہی نخواہی واجب ہی کہ بعضی امت محمدیہ مہدیؑ کی مخالفت کرے پس مہدیؑ
اپنے مخالف کو کیونکر غنی کر سکتے ہین ثانی یہہ کہ اس روایت مین کوئی قید تمام امت کا نہین کہ اس سے ثابت ہووے
کہ جتنی امت ہی سب کو مہدیؑ غنی کر دے بلکہ مطلق امت محمد کرکے ذکر ہی کہ شامل ہی بعض اور کل کو جب کل بدلایل
ممنوع ہوا بعض کا غنا ثابت ہو چکا ثالث یہہ کہ آدمی کا دل بغیر قناعت کے غنی ہونا ممکن نہین اور اس روایت مین بہی قید
دلون کے غنی ہونیکا مقابلے مین محتاجی کے ہی نہ مال سے غنی کہلاوینگے جو فقیر اور مسکین کے مقابلے مین ہی اور بہت احادیث
سے ثابت ہی کہ آدمی کا دل کثرت مال سے ہرگز غنی ہونیوالا نہین امام محمد غزالی رح کیمیاے سعادت کے رکن سیوم
کی اصل پنجم مین فرماتے ہین رسولؐ میگوید اگر آدمی را دو وادی از زر بود و سیم وادی خواہد و جز خاک درون آدمی را سیر
نگرداند و ہر کہ توبہ کرد خدا وی را توبہ دہد و گفت ہمہ چیز از آدمی پیر گردد مگر دو چیز کہ جوان میگردد امید زندگانی دراز و دوستی
مال بسیار و گفت خنک کسیکہ راہ اسلام باو نمودند و قدر کفایت باو دادند و بآن قناعت کرد آب مسود سے پوچہا جاتا ہی
رسولؐ فرماتے ہین آدمی کو سواے قناعت کے حصول استغنا متصور نہین اگرچہ تمام جہان کی دولت بہی ملے اور آگے بڑہنے کا
ارادہ رکہتا ہی پس جہان کہین کہ اسکا دل اسباب دنیوی پر قرار کرے اسی پر غنا اسکو حاصل ہوگی کہ یہی مطلب قناعت
کا ہی پس ہر آدمی کو مہدیؑ کتنا مال دینگے جو دل اسکا غنی ہوگا اگر کہے ہر ایک آدمی کو کروڑ اشرفی دینگے بفرض محال ایسا بہی
ہو تو اسی پر قناعت کئے بغیر اسکا دل غنی نہوگا پس قناعت دینداروں کی قدر کفایت پر ہی جیسا حدیث مین مذکور ہوا
اور قدر کفایت لباس سے بقدر ستر عورت اور غذا سے بقدر حفاظت جان و قس علی ہذا الباقی اور ہمارے امامؑ کی جو
تصدیق کئے اُن کا دل ایسا غنی ہوا کہ دنیا و ما فیہا پر انکو بالکل التفات نہ تہا کہ خود مسود باب دوم مین اصحاب مہدیؑ کا
حال لکہا ہی اس سے بہی ثابت ہوا کہ مہدیؑ بسبب نور ہدایت کے دلونکو غنی کرینگے نہ مال دیکر کہ اسکو انتہا نہین پانچوان بحث
مال بالسویہ بانٹنا کہ علی الاطلاق حدیث مین مذکور ہی اور کوئی قرینہ کثرت پر دال نہین اور دوسرے روایتان بہی اسی پر دال
ہین اور کثرت کی حقیقت تو معلوم ہو چکی اور ہمارے امامؑ کا علی السویہ تقسیم کرنا مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اسی دلیل کی
روایت دوم کے بیان مین یہہ عبارت لکہا ہی ورنہ مال خیرات کہ درویشانہ ہاتہ لگے اسکو چیلون بالکونین بالسویہ بانٹ
کہانا کونسا مقدمہ عظیم الشان ہی الخ چہٹا منادی ندا کرنا اور ایک ہی شخص کا مال طلب کرنا اور پہر اسکا اسکو رد کرنا یہہ بہی
ہمارے امامؑ کے وقت ہو چکا کہ آپکا حکم یہی تہا کہ ہر شخص آوے اور اپنا مقصود پاوے جیسا کہ رسولؐ فرماے کہ مہدیؑ کی طرف سے
یہی ندا ہو گئی من لہ حاجۃ الی یعنے کون ہی جو اوسکو حاجت ہی میرے طرف یہان حاجت مطلق ہی نہ فقط مال کی حاجت اور
آپکی طرف سے ہر مصدق یہی دعوت کرتا تہا اور ایک صحابی کہ نام انکا ملک بخشن ہی حاضر ہو کر عرض کئے کہ مجہے بے مال موقع

بحرج امر انہ ہوسکے نرہ سکونگا تو انکو ویسا ہی ملا اور آخر اُس سے باز آگر ایسی فقیری کے گئے کہ ان سے دیکھے بعد جو حضور مین امام
کے انکا انتقال ہوا یہہ بشارت ہوئی کہ ملک بحن انیجا خورد و انجا برد ساتوان نو برس تک بعد دعوی کے امام ع کی بقا مسود
اُسکا خود قایل ہی کہ باب دوم مین بتفصیل ذکر کیا پس اُس سے ایک ٹکڑا ذکر کرنا بطور سرقہ و حذف نہین بلکہ اسلئے ہی کہ وہ
فقرہ سایل ہی تمام حدیث کے معنیونکو اور اسکے بعض کی معانیان دوسری روایتون سے ثابت ہوچکے ہین مثلاً تقسیم المال
بالسویہ اسی دلیل کی روایت دوم سے اب اہل انصاف کو واجب ہی کہ بغور تمام مسودہ کے سواد کو اور اس خادم الفقرا کے
کلام کو ملاحظہ کرین اور داد حق پرستی کی دیوین عذب اللہ لمن انکر عن الحق **روایت ششم کا ثبوت**
سجادہ ہا نے بدعات سے الخ **ہدایت** ویسا ہی ہمارے امام ع کل بدعات مستخرجہ امت کو جو بعد رسول کے اپنے
وقت تک عروج پاچکے تھے ایسا نابود کئے کہ آج وفات جناب امام ع سے کچھ کم چار سو برس ہوتے ہین ہمارے یہان
کوی بدعت عملی اور اعتقادی کو دخل نہین فاما کل امت سے مرفوع ہونا عقلاً و نقلاً ممنوع ہی کہ دلیل دوم سے یہانتک
کئی جاسے اس امر کا ثبوت ہوچکا کہ مہدی ع سے مخالفت کرنا بعض امت محمدیہ کا امر ضروری ہی پس امت مخالفہ سے دفع نا ہر چند
اس روایت سے مستفہم نہین کہ کما ضع رسول اسپر دلیل ہی کہ بعض اہل کتاب و مشرکین اس جناب پر ایمان لاسے نہ ساری
جہان اور منکرین ایسا ہی اعتراض کئے کہ جس کا بعث کل اہل زمان کے واسطے ہوجا ہئے کہ اسکے تمامی اہل زمان مطیع ہون
اور اسکو یقین کرین مثلاً امت عیسوی نے اپنی کتاب کے ۵۶ صفحے پر چوتھے باب مین لکھا ہی جب خدا کسی نبی کو ایک
قوم کے لئے بھیجتا ہی تو اُسکو ایسی سند عنایت کرتا ہی کہ اُس قوم کے لوگ سمجھ سکین یا اگر تمام دنیا کے واسطے بھیجے تو اُسے ایسی
سند دیگا کہ تمامی عالم اُسکو نبی برحق جانے و بدل و جان مانے انتہی پس ایسا ہی مہدی ع پر بھی جو ازلی مومن تھے ایمان
لاسے اور انہین سے بدعت مرفوع ہوچکی کہ امام محمد باقر رض یہہ فرماتے ہین نہ یہہ کہ بدعت بذاتہ جہان سے مرفوع و نابود
ہوجاوے اور یہہ قول مسود کا کہ خطاے مجتہدین کی حکم نبی کے واسطے بہت بڑا علم چاہئے الخ عدم علم حدیث پر دلیل ہی
جو مہدی ع کے شان مین ہین اور بزرگان دین جو احوال مہدی ع بیان کئے ہین اُس سے جہالت یا انکار کر کے محابہ ایسا
لکھ دیا کیونکہ رسول مہدی ع کو خلیفۃ اللہ فرمائے پس چاہئے کہ خلیفۃ اللہ کا علم قطعی و یقینی ہو کہ جس سے قیاس متعلق نہ ہے
قیاس متعلق علم ظنی کو ہی اسی لئے رسول مہدی ع کو لا یخطی فرمائے کہ جسکے بیان مین صاحب یواقیت نے شیخ اکبر کے
حوالے سے ۶۵ وین مبحث مین لکھا سو اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ کہا شیخ اکبر نے کہ مہدی ع معصوم اپنے حکم مین ہین کیونکہ رسول
مہدی ع کی شان مین لا یخطی فرمائے اور مہدی ع کو انبیا مین گنے ہین اور مہدی ع پر قیاس حرام ہی کیونکہ وہ اپنی جانب سے
کچھ نہ کہینگے اور کہے کہ اگر رسول مہدی ع کے وقت ہوتے تو جو مہدی ع کہے وہی حکم کرتے اور علما انکے وقت مین اجتہاد موقوف

کرکے اور اپنے مجتہدون کے خلاف حکم کرتے ہین کرکے اُن سے منہہ پھیر لینگے چنانچہ عقیدہ شانزدہم مین بھی اسکی تفصیل
وتوضیح گذری اور مہدیؑ کا علم ماخوذ من اللہ ہی بخلاف مجتہدین کے کہ انکا علم ماخوذ من افواہ الرجال ہی بلکہ مہدیؑ کہ وہی
خاتم ولایت محمدیہ ہین اُنہین سے ساری جہان کو فیضان علمی کیا نبی کیا ولی کیونکہ وہ باطن خاتم الانبیا ہین جیساکہ شیخ اکبرؓ
فصوص شیثیہ مین لکھتے ہین ؎ ولیس ہذا العلم الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیا، وما یراہ احد من الانبیاء والرسل الا من مشکاۃ الرسول
الخاتم ولا یراہ احد من الاولیاء الا من مشکاۃ الولی الخاتم حتی ان الرسل لا یرونہ متی راوہ الا من مشکوۃ خاتم الاولیاء فان الرسالۃ
والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع ورسالتہ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا فالمرسلون من کونہم اولیاء لا یرون ماذکرناہ الا من مشکاۃ
خاتم الاولیاء فکیف من دونہم من الاولیاء اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جسپر سکوت حاصل ہو یعنے علم یقینی سوائے خاتم الرسل اور
خاتم الاولیاؑ کے دوسرے کو نہین بلکہ سب رسولونکو بھی بغیر خاتم الاولیاؑ کے فیضان اس علم کا نہین ہی کیونکہ وہ بھی حقیقتاً ولی
ہین اور اسکے بعد لکھتے ہین فخاتم الرسل من حیث ولایتہ نسبتہ مع خاتم الولایۃ نسبۃ الانبیاء والرسل معہ فانہ الولی الرسول
النبی وخاتم الاولیاء الولی الوارث الاخذ عن الاصل المشاہد للمراتب اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ خاتم الرسل بھی خاتم الاولیا سے ہی
علم کو حاصل کرتے ہین کیونکہ خاتم الولی اصل مشاہدے سے یعنے ذات باری سے فیض حاصل کرتے ہین اور اسکی تفصیل انشاء اللہ
تعالی مسودکے باب ہشتم کے جواب مین بدلایل ساطعہ بیان ہوگی القصہ جسکو کہ اخذ علم ذات باری عزاسمہ سے مشاہدےکے طور پہ
ہو پھر اُسکو قیاس کی کیا حاجت اسکا ہر حکم قطعی اور یقینی ہی اور مہدیؑ کو قیاس کی نسبت لگانا بیدینی ہی **روایت**
ہفتم کا ثبوت رجا اسواسطے کہ وہ تارک سنت الخ **ہدایت** سنت وہ ہی جو رسولؐ آپ کئے یا فرمائے
یا راضی رہے اور بدعت وہ ہی کہ بعد رسولؐ کے وہ کام نیا ایجاد ہوا اور سنت مین موکد وغیر موکد ہی موکد فعلی وہ ہی کہ ترک
اسکا دو بار سے زیادہ نہوا اور قولی وہ کہ رسولؐ اسکے عمل کی تاکید واجبکا بیان کرین اور اسکے تارک کے لئے عذاب
اکثر وقت بشدت فرماوین اور سنت رضائی وہ کہ عامل سے اسکے خوش ہون اور اُسکے عمداً تارک سے ناخوش
اور بدعت مین بھی اقسام ہین چنانچہ مسودکا معتقد الشیخ علی اپنے اُس رسالے مین جو ہمارے مذہب کا رد لکھاہی کہ سراج
الابصار اسکا جواب باصواب ہی لکھتا ہی کہ ابو محمد نے قواعد العقاید مین لکھاہی بدعت منقسم ہی واجبہ محرمہ مندوبہ مکروہہ
اور مباحہ طرف پس جو کہ موافق قواعد شرعیہ واجب کے حکم مین داخل ہو واجبہ ہی اور حرام مین داخل ہو حرام وقس علی ہذا
پس یہہ بھی لکھاہی کہ شافعی رح نے کہاہی کہ بدعت کتاب و سنت کے مخالف ہو تو ضلالت ہی اگر موافق ہو تو مذموم
نہین بہرکیف مسود نے نماز کو بدعت کہا یعنے دوگانہ لیلۃ القدر کو اور عشر کو بھی کہ داخل صدقات ہی بغور و انصاف ملاحظہ
کرین کہ اسکے شیخ نے تراویح کو اسی بیان مین جو اوپر گذرا بدعت لکھاہی باوجودیکہ تراویح رسولؐ پڑہے ہین لیلۃ القدر

کے دوگانہ کی اور عشر کی فرضیت کا ثبوت باب ہشتم مین جہان کہ تحقیق سید میرانجی کے رسالے کی ہوگی بیان کیا جاویگا
انشاء اللہ تعالی رجا جہاد کہ بڑی سنت ہی الخ ہدایت فرمائے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر بس لفظ جہاد
سے کہ معنے مین پھر جانے کے ہی صاف ظاہر ہی اسکا ترک رسول نے کئے ہین اسی لئے جہاد نفس کہ جہاد اکبر ہی اسکو مہدی
قایم کئے اور ترک زیارت معہ دیگر سنن جو اسکے توابع سے ہین سو اسکا سبب یہہ ہی کہ مراد روضۂ مطہرہ کے جانے سے
محض تعظیم روح مقدسۂ جناب رسالت مآب ہی نہ مکان کا دیکھنا کیونکہ زیارت فی الحقیقت کہ معنے مین ملاقات کے ہی
جسکو علی الدوام روح مبارک سے حاصل ہو مکان سے کیا مطلب ہی بااین حکم بھی ہوا کہ گجرات کو جاؤ اور زیارت کرآؤ
جیسا مسود اپنی بدخلقی سیزدہم مین لکھا ہی اور مطلع الولایت وغیرہ کتب مین ہمارے بصحت مسطور ہی کہ امام نے سفر
کی تیاری کر لیکر کہ یہہ وے چلے تھے الخ اور اسکی تحقیق مسود کی بدخلقی سیزدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور تحقیق
اس امر کی کہ ہمارے امام شرع تازہ نہین لاے بلکہ فقط دین محمدیہ کی تکمیل آپ سے ہوئی ہی عقیدۂ شانزدہم مین
مذکور ہی یعنے دین تازہ وہ ہی جو مخالف کتاب وحدیث ہو جب قرآن وحدیث سے احکام بیان کرے اسکا نام
شرع تازہ نہو اوگر نہ ایک مجتہد کے تابع دوسرے مجتہد کو یہی بول سکتے ہین کہ اسکا امام شرع تازہ پیدا کیا ہی نعوذ باللہ
من ذلک اب ہر انصاف پسند مطالعہ تقریر سابق سے مسود کے کذب وبہتان کو خوب سمجھیگا اور آگے بھی اسکا یہی پیشہ ہی
پس مسود کی یہہ تسوید ہی موجب سواد الوجہ فی الدارین ہی اور دوسرے روایات کہ ان کے دوسرے کتابون مین مذکور ہین الخ
جو لکھا ہی یہہ بھی کذب محض ہی مشتی نمونہ خرواری جب سے معانی احادیث صحیحہ مین ایسے غلطیان اور اپنا تعصب ظاہر کیا البتہ
کلام امام مین اسکو تحریف کرنا واجب ہی انشاء اللہ تعالی قریب وہ بھی آویگا دلیل شانزدہم کا ثبوت دجل اسکا
مسود رجا اول نو مہینون مین اتنے مہینے الخ ہدایت اسمقام مین مطلع الولایت اور شواہد الولایت کی تقریر
سے یہہ مدت اقامت کہ جسمین بحث وغیرہ سب کچھ ہوا لکھا ہی پھر نو مہینونکا قیام سب کتب مہدویہ سے ثابت ہی لکھنا
اس کا سند ہی کہ دروغ کو ہم پر رو بیتو بلکہ مسود آپ عمر دنیا مین اور بعثت مین رسول کے لوگون نے سیکڑون برس کا تفرقہ بیان
کیا ہی کرکے لکھا اگر اسمین بھی خلاف ہو تو کچھ دلیل ابطال نہین کیونکہ ایسے اختلاف رسول کے وقت بھی بہت پاے جاتے ہین
فاماجب یہہ بات سند ہوکہ کم وبیش چودہ مہینون کا عرصہ اقامت کا مقرر کرسکین پھر نو مہینون کی اقامت کا تعین قطعی
ویقینی کیسا ہوسکتا ہی پس بسبب اختلاف کے خود تعین مدت مین ظن واقع ہوا تو یہہ کہنا غلط ہوا کہ نو مہینون مین اتنے مہینے
کیونکر داخل ہوسکتے ہین یہہ دلیل جہالت ہی کیونکہ اعتراض مسئلہ اتفاقی پر ہی نہ اختلافی پر رجا دوم مرزمین ہند الخ
ہدایت دین کا قیام بادشاہت پر موقوف نہین بلکہ یہہ متعلق خلافت کے ساتھ ہی چونکہ نبوت مین خلافت دینی

ودینوی دو دونو رہتے پر بعض بعید شہرون سے اسلام مطلقا جاتا رہا چنانچہ امت عیسوی دین حق کی تحقیق سے چوتھے
باب کے اخیر مین لکھا ہی مگر ہر ایک ملک مین دین نے جڑ نہین پکڑی بلکہ حکومت کے ساتھ نیست ہوا جیسا اسپین اور پرتگل
مین ہوا تھا الخ ہمارے یہان تو فقیری ہی اور کوئی خلیفہ اُس ملک مین نرہا اسلئے وہان مذہب مہدویہ زیادہ شیوع
نپایا تھا بہت لوگ وہان کے اطراف سے آئے ہوئے کہے کہ ہم امام ع کی مہدویت پر قایم ہین مگر اُن کو دین کے آئین
معلوم نتھے تھا اسمین یک حکمت بالغہ الہیہ ہی کہ اکثر انبیا بعث شام و یمن وغیرہ کی طرف ہوا ہمارے رسول کا بعث مکہ
معظمہ مین اور مدینہ منورہ مین اور ہند مین کوئی نبی مبعوث نہوا تھا مگر رسول کی امت مرحومہ کی اشاعت ہو کر اکثر اولیاء اللہ
سے کچھ قیام دین ہوا پس مہدی ع کہ امام الانبیا اور سید الاولیا ہین انکے بعث اور شیوع مذہب کی جانے ہند مقرر ہوئی
کہ جیسا کفر پہلے بدرجہ کمال تھا اب ایمان بھی ہند مین بدرجہ کمال کو پہنچا کہ حدیث مین وارد ہی مہدی ع سے دین کمال کو پہنچیگا
اور معنی املاء قسط و عدل کا برابری مین جور و ظلم کے کیفیتا یہی ہی اور عدم ذکر تاریخ عجم مین ہونے کے لئے کئی امر ہین اسوقت
کوئی تاریخ شاید تیار نہوئی ہو اگر ہوئی ہو تو بعد دعوت امام ع کے منکرین سے یہہ امید کب ہی کہ آپ کا ذکر کرین چنانچہ
عیسویون نے بھی اپنے کتابون مین جو مسلمانون کے رد مین تیار کئے ہین یہی لکھتے ہین کہ محمد بادشاہ تھے اور جناب
رسالتمآب کے معجزات کا صاف انکار کرکے کہتے ہین اگر ایسے بڑے معجزے ہوتے ہمارے مورخین کیون نہ لکھتے
اہل تاریخ کا نا لکھنا دلیل البطال نہین اور ہمارے بعضے لوگ روضہ مطہرہ جناب امام ع کی زیارت کو جب جاتے ہین
وہان کے لوگ بڑی تعظیم سے پیش آتے ہین اور تاریخات ہندوستان مین سے تاریخ فرشتہ مین فقط میان شیخ علائی کے
قصے کے سوائے اور کیا ذکر کیا ہی اسکے سوائے بندگمیان سید خوندمیر شہید رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر کس مورخ نے لکھی ہی باوجودیکہ
یہہ واقعہ بھی کچھ چھوٹا نہین اور جناب امام ع کی دعوت یا اصحاب میران ع کا احوال کہین مذکور نہین الغرض تارکِ نے اس نیت
سے ترک کیا ہو کہ کہین ذکر باقی نرہے اور ذاکر نے محض اہانت کے طور پر بیان کیا ہی مورخین کے ذکر پر اگر صداقت ہو تو
بہت واقعات انبیا کے اور ہمارے رسول کے تواریخات منکرین مین مذکور نہین ہین کیا سب باطل ہین نعوذ باللہ ۔
رجا، سوم چار سوال اس قابل تھے الخ **ہدایت** اہل دیانت و انصاف جو علم و عقل سے تھوڑا بھی بہرہ رکھتے ہون
سمجھ سکتے ہین کہ یہہ سوال کیسے ہین اور جواب کیسے تھا مسود سر کے اندھے دل والون کو نہ سوال کی حقیقت سے خبر ہی
نہ جواب کی صحت و بلاغت سے پہر اسپر آپ کہتے ہین کہ احادیث صحیحہ مین مذکور ہین الخ واہ یہہ کیا درست اندازہ ہی
کہ ہمارے رسول کے لئے بھی منکرین ایسے اندازے کئے اور جن کے حصے مین ایمان تھا وہ ایمان لائے مثلا روح کے لئے
سوال کئے کہ کیا شی ہی تو حکم ہوا قل الروح من امر ربی پس ازلی کافر یہی قیاس کئے کہ یہہ بات ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہی

اور ایسے کتنے امور بعض وقت کفار پوچھے رسول اللہ تعالی کے حکم سے فرمائے کہ اللہ تعالی جانتا ہی بلکہ عند
طلب معجزات کہ بتانا اسکا اہم مہمات سے ہی حکم ہوا کہ بولو ای محمد معجزے اللہ تعالی کے ہاتھ مین ہی ہین مین فقط ڈرانیوالا
ہون اسی سبب سے آج منکرین رسول و وقوع معجزات کے بھی منکر ہین اسکا ذکر ابتداے باب دوم مین گذرا اسکا بھید بجز انبیا اور
اہل دل کے دوسرونکو کیا خبر مگر حقیقت اُسکی قریب سوال و جواب کے بیان مین لکھے جائینگی انشاء اللہ تعالی رجا چہارم سوال و
جواب اول الخ ہدایت مطلع الولایت کی عبارت یہہ ہی گفت شنیدہ میشود کہ شما مہدی موعود گویانید پس از کجا میگوئید
انتہی مسود ترجمہ اسکا یون لکھا ہی تم اپنے تئین مہدی موعود کہتے ہو کس دلیل سے کہتے ہو اور کہان سے کہتے ہو مطلع الولایت
کے عبارت کو اور اس ترجمے کو مسود کے دیکھئے کس دلیل سے کہتے ہو جو کہا کون سے لفظ کا ترجمہ ہی بلکہ از کجا میگوئید کا
ترجمہ کہان سے کہتے ہو ہوتا ہی پس لفظ کہان سے کہنے کی یہی مراد ہی کہ اللہ تعالی کے حکم سے کہتے ہو یا اپنی قیاسی کسی دلیل سے
پس اب اہل انصاف سے پوچھا جاتا ہی کہ ہمارے امام ع نے جو فرمائے مین حکم سے اللہ تعالی کے کہتا ہون کہ یہی حقیقت
بھی تھی سوال مذکور کا یہ معقول تر جواب ہی یا نہین اگرچہ سوال بھی معقول ہی کیونکہ ایسے امر کے مدعی سے یہی استفسار
چاہیے چونکہ سایل جناب امام ع کے احوال و اخلاق سے یہی پاتے تھے کہ یہہ ذات جھوٹ کہنے کے لایق نہین کسواسطے کہ
وہ اہل بصیرت کامل تھے اور جنکو بصیرت حاصل نہو معجزہ طلب کرنا چاہیے نہ یہہ کہ کسی محدث یا مجتہد کی روایت کو مہدی
موعود اپنی مہدویت کی دلیل بتاوے کہ اس امت مرحومہ مین سواے عیسی ع اور مہدی ع کے سب کو خطا جایز ہی پھر مہدی ع
یا عیسی ع اپنی صحت دعوت پر کسیکی روایت کو دلیل کرین تو معصوم کی صحت مخطی پر ہوی یہہ باطل ہی اسی لئے سایل بھی کہ
غرض انکی اسی جواب کی تھی تحسین قبول تصدیق کئے یعنے صحت مدعی کے دعوے کی گواہونکی عدالت پر موقوف ہی پس
چاہیے کہ خلیفۃ اللہ کا گواہ اُس سے اعدل ہو یہہ امر از بس مہمل ہی اسی لئے رسول کی رسالت کی گواہی کفار طلب کرنے
سے حکم ہوا قل اللہ شہید بینی و بینکم یعنے کہو ای محمد میرے اور تمہارے مین اللہ تعالی گواہ ہی پس منکرین کے نزدیک یہہ بھی
یک دعوے محض اور جواب بیجا ہی اور مومنین کو قول ایسے شخص کا کہ اخلاق انبیا سے موصوف ہو بس ہی رجا
پنجم سوال دوم کا جواب الخ ہدایت رسول ص کو بھی یہہ سوال ہوا تھا یعنے آنحضرت ص سے یہود وغیرہ کے علما پوچھے کہ
تم کس پر ایمان لائے ہو تو آپ نے جواب دئے جو اللہ تعالی تجہ پر اور ابراہیم اور اسمعیل اور عیسی ع پر بھیجا ہی اس پر جنکے
نصیب مین ایمان تھا تصدیق کئے اور کفار ازلی کہے کہ تم سے برے مذہب والا دنیا مین کوئی نہین جیسا مسود
ہمارے امام ع کو کہا ہی ویسون کے حق مین اللہ تعالی فرمایا ہی قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ وما
انزل الینا وما انزل من قبل وان اکثرکم فاسقون پس ویسا ہی ہمارے امام ع نے بھی فرمائے کہ ہم مذہب مصطفی

لکھتے ہین النق یعنی مہدی کی شان ہی کہ یقفو اثری رسول کا فرمان ہی رجاء ششم سوال سیوم کا جواب الخ ہدایت یہان جہالت مسعود کی صاف ظاہر ہی کہ مفسرین اور محدثین کو اکثر معانی آیات و روایات احادیث مین اختلاف ایسا ہوا کہ زمین آسمان کا فرق نمودار ہی خصوصا ایمہ مجتہدین استنباط مسایل مین ایسا فرق کئے ہین کہ حسب ضابطے ایک کے دوسرا کافر ہوجاتا ہی اگر صحت و صدق ہر ایک کی جانب مین فرض کرین کہ وہی مراد کلام رسول اللہ و فرمان خدا تھا دین اصل و دین مین خلل واقع ہوگا الغرض مراد فرمان ع کی یہی ہی کہ مفسرین اور محدثین فہم معنی اور حفظ الفاظ مین کتاب و سنت کے مخطی ہین اگرچہ میرے مخالف ہین کیونکہ مہدی معصوم ہین اور آپ جو کہ اللہ تعالی اور روح رسول اللہ سے علم قطعی و یقینی حاصل تھا جیسا رسول کو کتب سماویہ سالفہ سے نہ یہہ کہ فرمان خدا تعالی و رسول خدا غلط ہی ہوا ہی برین قیاس معوج کہ فرمان رب العزت جل جلالہ حسب حال مسعود ہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون بعد ثبوت اس امر کا کہ دعوی آپ کا اللہ تعالی کی جانب سے ہی مانند ثبوت دعوی رسول اللہ کے ہی کہ احتمال کذب ایسی ذاتون سے ممکن نہین کہ جسکی صحبت سے ایسے ایسے لوگ بنے ہین کہ جنکے اخلاق مانند اخلاق انبیا کے ہین چہ جائے کہ ان سے ایسی حرکت بیجا صادر ہو ورنہ سب انبیا کے لئے یہی احتمال ہوسکتا ہی گو کہ معجزہ بھی بتادین منکرین حاضرین سحر کہہ سکتے ہین اور بعد والے ساخت و پرداخت معتقدین جیسا اسمت عیسوی نے اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ اسکا ذکر باب دوم کے ابتدا مین ہوا جہان کہ مسعود نے بھی اسکی پیروی کیا رجاء ہفتم صاحب مطلع الولایت الخ ہدایت سیوم مسعود کے کلام کا اسکی تقریر سے ظاہر ہی کہ رویت دنیاوی کو محال فرض کرلیا باوجودیکہ اکثر متکلمین اسکے جواز کے قایل ہین اور ناحق صاحب مطلع الولایت نے اس امر کا اہتمام کیا بلکہ غرض مولف مطلع الولایت کی یہہ ہی کہ علما نے اس امر کے ثبوت کو محال سمجھ کر سوال کئے نہ اصل رویت و معنوی کو چنانچہ دلایل اسکے عقیدہ دوازدہم مین بیان ہوچکے ہین رجاء ہشتم الخ ہدایت رسول سے کفار عرب کے سرداروں نے عرض کئے تمہارے دعوے پر یعنے تمہاری نبوت پر اور قرآن کتاب اللہ ہونے پر یہود کہ صاحب کتاب ہین انکار کرتے ہین اتنے مین چند یہود بھی حاضر ہوے ان سے حضرت رسالت پناہ شہادت طلب کرنے سے وہ انکار کئے اور کہے ہم تمہاری کتاب کو اور تمکو نہین جانتے ہین تب اللہ تعالی فرمایا

لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا اب یہان کس نے دیکھا اور کون نظر آیا اور کس نے آواز سنایا اور کس نے سنا پس معلوم ہوا کہ مومنان ازلی کو فقط اس امر کے مدعی کی گواہی بس ہی کہ اللہ تعالی ہمارے رسول اللہ کے لئے فرمایا انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا اور اختلاف مولف مطلع الولایت

دنیا کی مدت چھ دن کی ٹھہرائی اور قیامت ساتوین دن مین مقرر کی پس چھ دن گذر چکے اور ہم ساتوین دن مین ہو اور ابن اسحق نے ابن عباس سے روایت کی کہ یہود کہتے تھے کہ مدت دنیا کی سات ہزار برس کی ہی اور ہم ہر ہزار برس کے عوض ایک دن عذاب مین رہینگے پس کل سات دن ہم پر عذاب ہوکر منقطع ہوجاویگا اسواسطے اللہ تعالی نے نازل فرمایا کہ قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات ابن جریر اور ابی حاتم نے

اور مولف شواہد الولایت کا مانند اختلاف حدیث کے روایات کے ہی کہ بعضون نے مختصر بیان کیا اور بعضون نے مطول اور بعضون نے بعض امر کو ذکر کیا اور بعضون نے اسکو ترک کیا یہہ امر تبری احتیاط کا ہی جسکو جتنا یاد رہتا اور جتنے سند صحیح ملتے استنے ہی بیان کرتا ہی یہان غرض اثبات گواہی سے ہرچند متصور نہین کیونکہ مومنون کے نزدیک فقط ایک بنیۃ اللہ کی گواہی امر قطعی ہی پہر اسکو مدد کی کیا حاجت مدد اسکی گواہی کو ضرور ہی کہ جسکے لئے خطا و کذب کا احتمال ہوتا کہ دو آدمی برابر کہین تو احتمال صدق ہو نہ یہہ کہ جب بہی اُس امر کو قطعی تصور کرین اور ابتدای ظہور نبوت سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا کہ مومن ازلی اللہ تعالی کے خلیفون کے فرمان کو شہادت طلب نہین کئے فقط انکو اُن کے دعوے مین صادق پاکر ایمان لاے اور کافران ازلی یون ہی عذر شہادت درپیش کئے چنانچہ نزول وحی کے لئے بہی منکر یہی گمان کئے کہ یہہ اپنی ذات سے کہتے ہین رجا و نہم آیات مذکورۃ الصدر الخ **ہدایت** مسود کو ہرگز علم تفسیر سے بہرہ نہین اب ہم معتبر علما کے تفاسیر وغیرہ کتب سے ثابت کرتے ہین کہ یہہ آیات دلیل رویت دنیوی ہین چنانچہ آیہ اول افمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یہان مسود نے مراد لقاء رب سے رجوع طرف اللہ تعالی کے لیا ہی سو یہہ از بس دور از مفسرین اور معنی لغوی سے بہی بعید ہی کیونکہ لغت مین لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی مثلا اللہ تعالی فرماتا ہی فھو ملاقیکم یعنے وہ تمہاری روبرو آنیوالی ہی اور فرماتا ہی اذا لقوا الذین امنوا یعنے جبکہ روبرو ہوتے ہین کفار ایمان لاے ہوؤن کے پس ان آیتون سے ثابت ہوا کہ لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی نہ رجوع کا اسلئے حسینی مین لکھا ہی در بحر آمدہ کہ عمل صالح متابعت پیغمبر است و سلوک منہاج سنت او بظاہر کہ ترک دنیا و اختیار فقر و دوام عبودیت است و بہ باطن کہ تبرا بیست از خلق و پیوستن بحق یعنے دیدۂ ہمت کہ از مشاہدۂ ماسوی بربستن و جز بشہود حضرت وی ناکشودن کما قال اللہ تعالی مازاغ البصر وما طغی **ع** رو از ہمہ بر تافتم و سوی تو کردم رو چشم از ہمہ بربستم و دیدار تو دیدم دو اس تقریر سے ثابت ہوا کہ یہہ ایت دیدار دنیوی پر دلیل ہی کہ وہ متعلق سے کان منقطع سے کہ دلالت کرتا ہی حال کے معنے کو مانند قولہ تعالی کان اللہ غفورا رحیما اسی کے لئے حسینی مین اشارہ کیا کہ چشم از ہمہ بربستم یہہ جب ہی کہا جایگا کہ اسکو قدرت آنکھین باندہنے کی ہی کہ ابہی دوسری طرف دیکہہ رہا ہی اور بقیہ اس کلام کا ہی کہ اللہ تعالی فرمایا قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الایہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ یہود مسلمانون سے کہتے کہ کبہی تمہارے پیغمبر کا خدا کہتا ہی من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور کبہی کہتا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تب اللہ تعالی فرمایا کہ بول مین تم سریکا آدمی ہون جو اللہ تعالی بہیجا کہتا ہون پس یہان یہود علم و منزلت کو مسلمانون اور ہمارے رسول کے گہٹانا چاہتے تہے اللہ تعالی اپنی عظمت و جلال کو بیان فرماکر اشارہ کیا کہ جو کہ اس مذہب مین آیا اسکو

۱۲۴

چنانچہ طبرانی کی روایت مین مذکور ہو چکا بخلاف حساب وہب کے کہ اسکے خلاف ہی اور ابن عباس اور مسلم کہتا ہی کہ قول یہہ بات صاف نہین نکلتی ہی کہ بعد حضرت رسالت کے چہہ ہزار گذر چکے تا کہ حضرت کا چہٹے ہزار مین ہونا لازم آوے بلکہ ظاہر اوسکا یہی ہی کہ حضرت سے پیشتر چہہ ہزار گذر چکے ہین تا کہ مطابق ہو وہب کے اور خود شیخ ...

تو پہلی آیت کے بیان مین مذکور ہوا اور خود مسود بھی ملاقات کر کے لکھا ہی اور یہان کوئی قرینہ ایسا نہین کہ
جسکو زمانہ آیندہ بعید پر محمول کرین اور چوتھی آیت کے بعد آپ جناب باری عزاسمہ فرماتا ہی کہ تفسیر وبیان
آیہ سابق ہی قولہ تعالی قد جاءکم بصایر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ ترجمہ تحقیق ہی
کہ تمکو بھیجی پہچان کی صورتین تمہارے رب سے پس جو دیکھا سو اسکی ذات کے لئے ہی یعنے وہ بصارت اور جو اندھا
رہا سو اسی پر ہی اسکی برائی اور موضح القرآن کے فایدے مین لکھا ہی کہ آنکھ مین یہہ قوت نہین کہ اسکو دیکھ لے
مگر جو وہ آپکو بتاوے اور جلالین مین اسکے نیچے لکھا ہی لا یجوز فی غیرہ ان یدرک البصر وہو لا یدرکہ ترجمہ نہین جایز
ہی اللہ تعالی کے غیر مین یہہ کہ دیکھے اسکو آنکھ اور وہ نپایا جاوے اسکو یعنے ہر شی کو دیکھتے ہی پای جاتی ہی کہ
یہہ شی ایسی ہی لاکن اللہ تعالی جلشانہ کو دیکھ سکتے ہین مگر پا نہین سکتے چنانچہ بجلی کو ہم دیکھتے ہین اور خوب
پا نہین سکتے باوجودیکہ وہ بھی ایک مقدور ومخلوق ومقید ہی اور یہان اللہ تعالی قد جاءکم فرمایا کہ تحقیق متعلق
زمانہ ماضی کے ساتھ ہی پس اس بصارت کا ثبوت دار دنیا مین ہوا نہ دار آخرت مین اور لفظ عمی بھی ماضی
ہی کہ متعلق اسی کے ساتھ ہی پس بصارت وعمی کہ دیکھنا اور اندھے ہونا ہی دونون زمانہ ماضی مین متحقق ہو چکے
پھر اسکو دار آخرت پر کون سے قرینے سے حمل کر سکتے ہین اور جیسا معتزلہ دار آخرت کے دیکھنے مین اندھے
ہین ویسا وہ لوگ ہین جو دار دنیا کے دیدار سے انکار کرتے ہین کیونکہ جیسا بکم وکیف وبیچون وچگون قیامت
مین دیکھتے ہین یہان دیکھنے کے لئے خود جناب باری جل جلالہ فرماوے پر کونسا شک ہی اسکا ذکر بہ تحقیق تمام
عقیدۂ دوازدہم مین گذرا اور آیہ پنجم کا بیان بھی عقیدۂ دوازدہم مین بوضوح تمام ہوا ہی دیکھ لین کہ یہہ آیہ
دلیل ثبوت رویت دنیوی ہی اور سب متکلمین بھی لکھتے ہین کہ جو امر ذات باری عزاسمہ کے لایق نہو اسکا
سوال کرنا انبیا کو روا نہین بلکہ حرام ہی اگر رویت دار دنیا مین جایز نہوتی تو موسی ہرچند سوال نکرتے
اور سب مفسرین بھی یہی لکھے ہین پر کسی متکلم یا مفسر یا محدث نے یہہ نہین لکھا کہ رویت دار دنیا مین ہرچند
جایز نہین صاحب حسینی نے اسکے نیچے لکھا ہی بدانکہ طلب موسی رویت را دلیل جواز است چراکہ اگر رویت
محال بودی موسی ء سوال نکردے چہ طلب مستحیل از انبیاء روا نیست ع ای لب لعل کہ پیس از تو بہار
می سراید بہر گل بر شاخسار ز اب ان آیات کے بیان سے معلوم ہوا کہ کل سنت وجماعت کا یہی اعتقاد ہی

کہ رویت الٰہی دار دنیا مین ممکن الوقوع اور جائز ہی اور مسود خلاف عقاید سنت وجماعت کے بری جوری

سے عدم جواز پر ان آیات کو استدلال کیا علاوہ برین یہہ زعم بیجا بلادلیل ہی کہ سب نے شیخ جونپور کے

خلاف معنی بیان کئے ہین لعن اللہ علی من خالف الحق اور عجب تر یہہ ہی کہ لکھا ہی رجا شیخ نے عجب

نادر استدلال کیا الخ ہدایت یہہ کہنا سراسر نادانستگی مسود ہی کیونکہ لن ترانی صیغہ نفی مستقبل ہی اور

یہہ حکم عند المکالمہ ہوا کہ وہی وقت دیدار کا تھا یواقیت کے بائیسوین مبحث مین فتوحات کے ۱۳۱ باب

کے حوالے سے لکھا ہی کہ موسیٰؑ بغیر وحی سوال رویت کرنے سے بطور مواخذہ جواب لن ترانی ملا پس نظر آیا

اللہ تعالی لطیف نظر آیا اور پہاڑ کو بھی رویت حاصل ہوئی باوجود کہ وہ بھی محدثات سے ہی اور لکھا ہی

بعضے عارفون نے کہا کہ پہاڑ جب اپنے رب کو دیکھا تو موسیٰؑ کو کیا ممانعت تھی کہ دیکھے اور نفی زمانہ

استقبال مین ہی اور یہہ آیت اثبات پر محمول ہی کہ موسیٰ نے بھی دیکھے کہ نفی انکے سوال کی تھی پس کہے

تبت الیک وانا اول المومنین بسبب واقع ہونے اس امر جواز کے تمام ہوا خلاصہ یواقیت کا اسکا بیان مقیدہ

دوازدہم مین مفصل مرقوم ہی اور مدارک مین اس آیت کے نیچے لکھے ہین وہو دلیل لاہل السنۃ علی جواز

الرویۃ فان موسیٰ اعتقد ان اللہ تعالی مرئی حتی سالہا واعتقاد جواز مالا یجوز علی اللہ کفر قال لن ترانی بالسوال

بعین فانیۃ بل بالعطاء والنوال بعین باقیۃ ودلیل لنا ایضا لانہ لم یقل لن ارنی لیکون نفیا للجواز ولو لم یکن

مرئی لاخبر انہ لیس مرئی الحالۃ حالۃ الحاجت الی البیان خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ یہہ آیت جواز رویت دنیا پر اہل سنت

کو معتزلہ وغیرہ کے رد کی دلیل ہی کہ موسیٰؑ رویت کو جائز جان کے سوال کئے جو اللہ تعالی کے لئے جائز نہین

اسکے جواز کا اعتقاد کفر ہی اللہ تعالی فرمایا عین فانی سے نہ دیکھیگا تو بلکہ عطا وبخشش کے سبب مین

باقی سے دیکھیگا اور یہہ بھی نہین فرمایا کہ مین نہ دکھونگا تجھے اگر نہ دسنے والا ہوتا تو البتہ خبر کرتا کیونکہ حالت

حالت حاجت بیان ہی انتہی اور بیضاوی مین لکھا ہی الاستدلال بالجواب علی استحالتہا اشد خطاءً

اذ لا یدل الاخبار عن عدم رویتہ ایاہ تعالی علی ان لا یراہ ابدا وان لا یراہ غیرہ اصلا فضلا من ان یدل

علی استحالتہ ودعوی الضرورۃ فیہ مکابرۃ وجہالۃ بحقیقۃ الرویۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جواب سے دیدار نہونے پر

دلیل کرنا بری سخت خطا ہی کیونکہ موسیٰؑ کے نہ دیکھنے پر یا ان کے غیر کے نہ دیکھنے پر یا کبھی نہ دیکھنے پر حالت

ہرگز دلالت نہیں کرتے ہین چہ جائیکہ بالکل نہونیوالی ہوا سیکے نہونے پر دعوی کرنا مکابرہ ہی اور رویت کی
حقیقت سے جہالت اور قولہ تعالی لاتدرکہ الابصار کے نیچے بیضاوی مین لکھے ہین لاتدرکہ لاتحیط بہ الابصار
جمع بصر وہی حاسۃ النظر وقد یقال للعین من حیث انہا محلہا واستدل بہ المعتزلۃ علی امتناع الرویۃ وہو ضعیف
لیس الادراک مطلق الرویۃ لا النفی فی الآیۃ عاما فی الاوقات فلعلہ مخصوص ببعض الحالات ولا فی الاشخاص فانہ
فی قوۃ قولنا لاکل بصر یدرکہ مع ان النفی لایوجب الامتناع اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ بصارت اللہ تعالی کو احاطہ
نہیں کرسکتی اور معتزلہ منع رویت پر جو اسکو دلیل کئے ہین ضعیف ہی کہ مطلق رویت ادراک نہیں اور آیت
مین سب وقت کی نفی بھی نہیں ہی امید ہی کہ بعض وقتون مین بعضونکو ہوجاوے باوجود اسکے کہ نفی موجب امتناع
نہیں یعنے نہی موجب امتناع ہوتی ہی اور مدارک جلالین وغیرہ مین بھی ایسا ہی ہی اب انصاف سے اہل دیانت
نظر کرین کہ اکابرین مفسرین لکھتے ہین کہ یہہ آیات ثبوت وقوع رویت کے دلایل ہین اور جو اسکو عدم
وقوع رویت پر حمل کرے وہ جاہل ہی اور مسود کہتا ہی کہ یہہ آیات عدم وقوع رویت پر دلالت کرتے ہین
فرضا اگر مسود کے قول کو بھی تسلیم کرین کہ ممکن الجواز جانتا ہی اسکے مدعی کو بلادلیل منع مورد طعن ومحل انکار
جاننا کیسی جہالت ہی باوجودیکہ اسکے وقوع پر مدعی کے جانب دلیل قوی ہووے **دلیل مقدمہ کا**
ثبوت رجا یہہ دلیل مہدیون کی الخ **ہدایت** یہہ دلیل سب انبیا کے لئے جز اعلا ثبوت نبوت
ہی خصوص ہمارے رسول کے لئے اکابرین علماے سلف اصل استدلال ثبوت ختم نبوت مقرر کئے ہین کہ خود مسود
سراج الابصار کی عبارت کا ترجمہ تھوڑی تبدیل وتحریف سے لکھا ہی سوا اسکے ثبوت کے لئے بس ہی اسکے
لکھتے پر مسود کو شرم نہ آئی کہ یہہ دلیل مہدیون کی عمدہ شواہد اور طرہ دلایل ہی کرکے تحریر کیا اب مسود
جو سراج الابصار کی عبارت کے ترجمے مین تحریفات کیا ہی لکھے جاتے ہین یعنے شیخ علی نامی ایک مسود کے
ہم مذہب نے ہمارے مذہب کے رد مین ایک عربی رسالہ کہ نام اسکا فقط ردہی لکھنے سے ہمارے ایک عالم
ربانی میاں عبدالملک سجاوندی جواب مین اسکے سراج الابصار لکھے ہین سو اس شیخ نے اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہی
کہ شان مہدی مین جتنے حدیث وارد ہین اگر مدعی مہدویت پر صادق ہون مگر تھوڑے تو باقی کے احادیث
بیفائدہ ہوتے ہین اور وقت واحد مین کئی مہدی پانا لازم ہوگا ایسا عیسیٰ اور دجال انتہی تب ہمارے وہ عالم

جواب مین اسکے یون لکھے کہ اگر شیخ مجتہدون کی استدلال پر نظر کرتا ہر چند یون نہ لکھتا کیونکہ کوئی باب امور دینی سے ایسا نہین کہ جسمین مجتہدونکا اختلاف نہین مثلا رفع یدین مین کئی احادیث صحیحہ ہوتے پر امام ابو حنیفہ رح نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان مین بہت سے آیات و حدیث رہتے ہوے انہون نے اسکو ماؤل ٹہرایا اور ایسا ہی قلتین کی طہارت مین بہت احادیث ہین پس مہدی کے لئے جو احادیث وارد ہین اگر ائمہ کو اسکی طرف التفات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چنانچہ دوسرے علما بہی اسمین اختلاف و توقف کئے ہین پس اسصورت مین اس امر کے لئے دعوت اور اصرار مدعی اور اخلاق حسنہ مرضیہ ضرور ہی تاکہ فرق جہوٹے اور سچے مین ہو اور اسکا مذہب اور آثار اسکے بعد زندہ و ترقی پر ہون چنانچہ ہمارے رسول ؐ کے لئے ہی کہ اللہ تعالی مقولہ کفار کا فرمایا اذا راؤہم قالوا ان ہؤلاء لضالون الآیہ یعنے جب مسلمانونکو کفار دیکہ کر کہے کہ یہہ گروہ گمراہونکی ہی مگر قیامت مین اُن کے مرتبے دیکہ کر شرما کر کہینگے کہ یہہ وہی ہین کہ انکی ہم مسخری کرتے تہے اور بد کہتے تہے پس مہدی کی تصدیق بہی ایسی ہی ہی کہ اُس سے شیخ کو غفلت ہی کہ ہمکو جیسا نبوت کی صحت اخلاق سے ہوئی ویسا ہی دلالت کرتے ہین اسلئے کہ بعض احادیث اسکی تحقیق پر دلالت کرتے ہین اور بعض دوسرے اعتقاد کے لئے صلاحیت نہین رکہتے اور اقوال علما بہی مختلف ہین یہانتک کہ بعضون نے مہدی کی تحقیق مین توقف کیا پس ہم استدلال بالاخلاق کے دلیلون کو ذکر کرتے ہین ان دلیلون سے ایک وہ ہی جو شرح عقاید مین لکہا ہی اور ایک اُنسے وہ ہی کہ ذکر کیا طوالع مین اور یہان مسودتمام برابر ترجمہ کیا اور اُن دلیلون سے کلام راغب کا ہی کہ انہون نے لکہا ہی کہ نبی کو دو نشان ہین ایک عقلیہ کہ اسکو تیز ی پہچانت والے سمجہتے ہین مانند چمکتے نورون کہ جو اُن پر ہوتے ہین اور اخلاق جو اُن کے لئے خاص ہین اور علوم روشن بایں طور کہ ہووے کلام انکا غالب دلیل والا اور روشن کہ تشفی بخشے سننے والونکو اور یہہ احوال ایسا ہی کہ نہ طلب کرے اسکے ساتہہ بینائی معجزے کو مگر اس حالت مین کہ دشمنی ہو اور دوسرا معجزہ ہی کہ مزید ہی قاصر کو کلام راغب سے مسود جو نقل کیا اسمین یہانتک عبارت چہوڑکر اُسکے بعد ازکی

عبارت کا برابر ترجمہ کیا کیونکہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ بعد ثبوت اخلاق کے طلب معجزہ فقط
عداوت ہی کیونکہ خرق عادات جادو سے بھی ہو سکتا ہی مگر اخلاق کی درستگی بجز خلیفۃ اللہ کے یا اسکے
تابع کے دوسرے مین جو جادوگر و کاذب ہی ہو نا ممکن نہین - اور قول راغب کا تفسیر حقانی مین قولہ تعالی
انعمت علیہم کے نیچے ہی پھر بیان صاحب سراج الابصار فرماتے ہین کہ جب کوئی ایسا طبیب روح کے
بیماریون کا علاج کرنیوالا کہ اسکی صحبت سے امراض روحانیون کا علاج ہو یعنے ہر طرح کا فاسق و فاجر
زاہد بنجاوے نظر آوے کہ اسکے روبرو دلیل احاد ظنی باطل ہی اسکے دعوے کو کیونکر رد کر سکتی ہی اور
فرماتے ہین کہ قسم ہی اللہ تعالی کی مین نے دیکھا بہت اپنے اصحاب کو رونیوالے جدائی کے درد سے یعنے
جناب باری کی محبت مین اور راتون کی نماز و ان سے بہتون کے پاؤن سوجھے ہوئے اور رونے اور
جاگنے سے آنکھین پھولے ہوے اور کئی ایسے کہ اللہ تعالی کے خوف کے مارے بھوکے بہت چلا کر روتے
اور کئی اُن سے کمتر سے آہ و نالہ کرتے اور کئی ایک عاجزی سے رونیوالے یعنے کہ طاقت انکو اٹھنے کی نہین
اور کئی تڑپے پکارتے بے اختیار پس یہہ سب لوگ اصحاب مہدیؑ کے تابعین ہین جبکہ اصحاب مہدیؑ کی
صحبت کے فیض سے یہہ صورت ہو پھر تجھے مہدیؑ کی ذات پر کیا خیال ہوگا انتہی اور ان دلایل سے ایک
وہ ہی کہ کہا ہی نیشاپوری نے امام فخر الدین رازی کے جواب مین امام فخر الدین رازی کے اشکال یہہ ہین
ابلیس کے سچے ہونے اور جھوٹ اور مکر سے معصوم ہونے کو ہم نہین جان سکتے ہین مگر سننے سے دلیلونکے
اور اُن دلیلون کی صحت محمدؐ کی سچائی پر موقوف ہی کہ وہ موقوف ہی اُسپر کہ قرآن معجزہ ہی اللہ تعالی کی
جانب سے نہ شیطان پلید کی طرف سے اور اسکی پہچانت اسبات پر موقوف ہی کہ جبرئیلؑ سچے ہین اور
مکر و فعل شیطانی سے پاک ہین اور اب لازم آتا ہی دور اور یہہ مقام سخت ہی یہان تک امام رازی کے
اشکال ہین جواب نیشاپوری کا سچ ہی کہ ذکر کئے ہم کئی بار یہہ کہ فرق معجزے اور جادو مین یہہ ہی کہ
معجزہ بتانیوالا نیکی کی طرف بلاتا ہی اور جادوگر بدی کی طرف - اور فرق فرشتے اور شیطان مین یہہ ہی

۱۳۰

کہ فرشتہ نیکی کو طرف سے اللہ تعالی کے دلمین ڈالتا ہی اور شیطان اسکے ضد مین دلون مین وسوسے ڈالتا ہی
جب ایسی صورت ہو تو معجزہ جادو کے ساتھ کیونکر شباہت رکھے اور جبرئیلؑ شیطان کے ساتھ اور کہان سے
لازم آیا دور اور یہہ تفسیر مذکور مین قولہ تعالی اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ کے نیچے ہی انتہی اسکے بعد صاحب تنزیہ
الابصار فرماتے ہین کہ انہون نے نیکی جو کہا ہی تمامی نیک اخلاق کو جامع ہی اور بدی جو کہا ہی سب بداخلاق
کو شامل ہی جب ایسی صورت ہو منصف کو شبہ باقی نرہیگا اس شخص مین کہ وہ اور اسکی قوم مکارم اخلاق
انبیاؑ سے موصوف ہو اور مسعود بیان تمامی تقریر سے اغماض کر کے تھوڑا اشارہ کیا کیونکہ اس دلیل سے
انبیا بطلان اور فریب اور ہماری حقیت اور راستی ثابت ہی یعنے امام رازی شبہ کیا ہی کہ ابلیس کا جھوٹ
ہمکو رسولؐ کی سچائی سے ثابت ہونا قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کا من جانب اللہ ہونا جبرئیلؑ کی سچائی
پر سو وہ بھی ہم رسولؐ سے سنے ہین پس بیان دور لازم آیا کہ رسولؐ کی سچائی جبرئیلؑ پر اور جبرئیلؑ کی سچائی
رسول اللہ پر ہی پس نیشاپوری نے اسکے دفع مین لکھا ہی کہ جھوٹا اخلاق شر سے متخلق ہوگا اور سچا اخلاق
خیر سے یعنے شیطان اپنے تابع کو دنیا پرستی وغیرہ طرف کہ عقل سلیم بھی جسکو بد سمجھتی ہی رجوع کریگا اور اللہ تعالی نے
اپنے خلیفے کو اخلاق نیک کہ ترک دنیا وغیرہ ہی کہ عقل بھی جسکو اچھی سمجھتی تعلیم کریگا کہ جسکے علامت ظاہر ہو
ہین مثلا ہمارے امامؑ اور اس جناب کے تو ابع کے لئے مدعیان متعصب بھی قایل ہین کہ تارک دنیا اور
عبادت و ریاضت و زہد مین یکتا تھے کہ جسکے سبب بیان قرآن سے اُن کے مخالفین متاثر ہو جاتے تھے چنانچہ
یہہ تقریر اکثر جاہون مین مسعود کی کتاب سے ظاہر ہی اور اُن دلیلون سے وہ ہی امام ابو محمد نصیر آبادی نے بحج
لکھا ہی کہ مسعود اسکو تمام ترجمہ کیا مگر معجزہ ظاہر مین سحر سے مشابہ ہوتا ہی کر کے جو لکھا ہی اسکے بعد یہہ عبارت
ترجمہ اُڑا دیا فلذلک من لم یومن بالاخلاق جعل المعجزۃ سحرا فلم یومن ابدا یعنے پس اسواسطے جو کہ اخلاق پر
ایمان نہین لایا سو معجزے کو سحر سمجھا پس وہ کبھی ایمان نہ لاویگا یہہ عبارت مسعود اسلئے نکالدیا کہ ہمارے
امامؑ کے اخلاق مین آپ جو اعتراض کیا ہی ایسے ہی واہی اعتراضات منکرین خاتم الرسلؐ بھی کئے ہین

چنانچہ یہہ سلسلہ علماء عیسویہ مین آج جاری ہی کہ خود مسود الفین کا پیروہی اور یقین ہی کہ اسکے دفع وجواب
مین بہت دلایل ہین جب اخلاق مرضیہ حسنہ ثابت ہون جاے قرار اور محل انکار نہین اگر یہہ عبارت نکالی جاوے
معجزے مین امکان شبہات اور جاے گریز باقی ہی کہ اسکا ثبوت آج عسیر ہوتا ہی جیسا کہ علماے عیسویہ ہی کہتے
ہین کہ جناب رسالت مآب کو کوئی معجزہ نہین تہا سب تراش وخراش دو سو برس بعد جناب رسول کے
معتقدین بنالئے ہین اور روایت بخاری کے بعد کرمانی کے قول کا ترجمہ نہین لکہا ہی وہ یہہ ہی ان خصال الخیر
سبب السلامۃ من مصارع السوء والمکارم سبب لدفع المکارہ یعنے نیک خصلتین بدی کے رسوائیون سے
سلامتی کا سبب ہوتے ہین اور جوانمردی وخوش خلقی دفع فریب کا سبب ہی پس اس سے ظاہر ہوا خدیجہ نے
اخلاق سے نبوت کو پہچانے کہ اسی لئے کرمانی نے کہا کہ خلق نیک اور جوانمردی دلیل ہی اور امام محمد غزالی
کے قول کے آخر کا فقرہ کہ جس سے تمام مطلب کلام کا ثبوت ہی ترک کردیا وہ یہہ ہی فہذا القدر من
حقیقۃ النبوۃ کاف فی الغرض الذی اقصدہ الآن یعنے بس اسی قدر نبوت کی تحقیق سے بس ہی اُس غرض
مین کہ اسکا مین اب قصد کرتا ہون مراد اس کلام سے یہہ ہی کہ ہمارے نبیؐ کے مکارم اخلاق پر کہ دلیل نبوت
ہین وہی احادیث بس ہین جو ہم کتب مین پاتے ہین اور لوگون سے سنتے ہیں وگرنہ جالینوس کی طبابت
اور شافعی کی فقہ دانی بہی غلط ٹہرگئی یعنے اسکو بہی کتب اور سماعت سے پاے ہیں بعد اسکے صاحب
سراج الابصار فرماتے ہین کہ ہمارے مہدی موعود علیہ الصلوۃ واکمل التحیات افضلہا وعلی آبائہ الکرام کے
احوال واقوال اور تاثیرات یہہ ہین کہ کئی ظالم بڑی جاہ وتکبر والے کہ لوگون کا خون بہاتے تھے جبکہ
ایک دو روز امامؑ کی صحبت مین داخل ہوے تو سب اپنے بدخصال چہوڑ کر اپنا سب مال عنداللہ صرف کر
فقر وقناعت اختیار کئے اور کئی چور وراہ زن ونقب انداز یک دو روز مین سب بدیون کو چہوڑ کر ذکر
فکر وشغل مع اللہ یون اختیار کئے کہ وہ بد مرض روحی صاف ان سے دفع ہو کر تجرد وتفرقہ اور فاقون پر صبر
کرنے اور راتون کو عبادت کرنے اور جاگنے اور قناعت اور عزلت اور مراقبے مین صوفیہ کے ہمقدم ہوگئے

اور یہی تاثیر جناب امام کے تابعون کی صحبت مین بلکہ تابعون کے تابعون مین موجود ہی کہ سچ ہی کہ تجربہ
کیا مین اس بات کو ہزارون آدمیون مین پس ای منصف ان اخلاقون پر اگر مہدی کی تصدیق مین تجھے یقین
حاصل نہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھلا اہل زمان کو کیونکر حاصل ہوا ہوگا اور جناب امام کی دعوت
مین یہہ تاثیر تھی کہ جو صدق دل سے سنا اسکو شوق وجذبہ بے اختیار ہوا کہ اگر بیہوش بھی ہوا تو بسبب تجلیات
اور مشاہدات کے استغراق کے بحر معاینہ مین فنا فی اللہ باقی باللہ ہوگیا اور امام علیہ السلام کا ہر کلام
خدا کے حکم سے اور کلام اللہ سے تھا اگر فرض کرین ہم کہ یہہ ذات انبیا کے بعث کے زمانے مین ہوکر دعوت
کرتی تو بسبب موصوف ہونے ان صفات کے البتہ قبول کرنا لازم ہوتا نظر کرتے دلایل مذکورہ کے
پس مہدویت کی دعوت مین کیونکر جھوٹا بول سکتے ہین اور احاد ظنیہ آپ کے مقابلے مین کیونکر معتبر ہو سکتے
ہین۔ اب ہمارے امام کے منکرون سے پوچھا جاتا ہی کہ جناب ختم الرسالت کی تصدیق کے لئے کیا دلیل رکھتے ہو
اگر کہین کہ قرآن سرکا معجزہ ہونے پر دوسری دلیل کی کیا حاجت ہی جواب اسکا امام فخر الدین رازی کے
شبہات سے معلوم ہونیکے قطع نظر عیسائیون نے بھی اسمین بہت احتمالات در پیش کئے ہین اسکے لئے کہو گے
کہ اسکے جوابات اور دفع احتمالات بھی بدلایل ساطعہ ہوچکے ہین تو ہم کہتے ہین اسے اپنے جواب پر قیاس
کرین کہ ہم بھی تمہارے سب شبہات واحتمالات کا حل و دفع بحجج قاطعہ کرچکے ہین پھر کونسی بات تصدیق سے
مانع ہی از راہ عدل وانصاف پیش کرین خاما اوپر کے سب دلیلون سے یہی ثابت ہوا کہ اخلاق سب انبیا کی
تصدیق کے لئے اہل بصیرت کے نزدیک اعظم الدلایل ہی کہ معجزہ کی صحت بھی اسپر موقوف ہی ورنہ سحر بھی
خرق عادت ہی مثلا دو مدعی نبوت یا مہدویت کے ایک وقت مین فرض کرین اور ہر ایک اپنی صحت پر
خارق عادت کوئی کام بتا وے یعنے جہاز کو بلا ناچھر کا بات کرنا سخت بیمار کو ایک آن مین درست کرنا
تو بجز وجود اخلاق حسنہ مرضیہ مطابق اخلاق انبیاء سابقہ کے غیر محال ہوتی ہی ایسا ہی گواہی بھی جسکے اخلاق
دلیل عدالت ہین اوسکی معتبر ہی اور بعد وفات مدعی وامتداد زمان کے معجزون اور اخلاق کی صحت

۱۳۳

موقوف ہی اُن کتب پر کہ جسمین وہ مذکور ہین اور احوال پر مصدقین کے کہ ظاہراً اتباع شریعت اور باطناً طریقت پر رسول اللہ ص کے کہ احتیاط صوم و صلوۃ و ترک دنیا و ریاضات ہی قایم رہین وگرنہ اسکے دفع و عدم صدق پر منکرین ہر نبی کے اتفاق رکھتے ہین خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہر امر مین مصاحب اور مشاہد کی گواہی معتبر ہوتی ہی گو کہ سامعین اُسمین اعتراض کرین صاف تعصب و عداوت ہی مگر کہ گواہ معتبر ہون یعنے اوامر کے ادا اور نواہی کے ترک مین استوار ہون کہ انمین احتمال کذب نرہے نہ یہہ کہ گواہ جانب جاہیئے اگر یہہ قید ملحوظ ہو تو ہمارے نبی ص کے لئے بھی یہی واقعہ در پیش ہی جب اخلاق مرضیہ حسنہ کا ثبوت ہو چکا اُسکے احوال و اقوال کے مقابلے مین دلیل ظنی کو ہر چند اعتبار نہین جیسا اوپر علمائے مشاہیر سے اسکی تحقیق ہو چکی جب دلیل ظنی کو جسکے مقابل پایہ اعتبار نہو تب علما کے قیاس کا کہان ٹھکانا ہی اب اہل انصاف کو غور و تامل چاہئے کہ اتفاق اہل اسلام کا ہی کہ سوائے مجتہد کے دوسرے کو حدیث کی پیروی درست نہین ہی اور اکثر علما کا قرار داد ہی کہ جب کوئی ولی اس امت مرحومہ مین موصوف بصفات انبیا ہوا اسکے روبرو دلیل ظنی بے پایہ ہی پھر ہمارے امام ع کے منکرین کو منہہ کہان ہی کہ جناب ختم الاولیا کے مقابلے مین احاد ظنیہ یا قیاس سے معارضہ کرین بلکہ احادیث صحیحہ سے ائمہ مجتہدین کے قیاس کا معارضہ منع ہی باوجودیکہ انکو خطا جایز ہی اور امامت انکی نصی نہین بسبب انکے صحت اخلاق کے کہ علت صدق ہی اور علم بالاحادیث کے کہ اُن کی سند از روی ظاہر کے استوار ہی نہ انکی ولایت کے سبب سے اگر کہین انکی امامت پر اجماع ہو چکی ہی جواب اگر اجماع معتقدین کو اعتبار ہو تو ہمارے امام ع کے لئے بھی اجماع ہی وگرنہ ائمہ مجتہدین کے لئے بھی شیعہ معتزلہ تم سریکے معترض موجود ہین پس جبکہ کوئی ولی موصوف باخلاق حسنہ مرضیہ کہ شبیہ باخلاق خاتم الرسل ہو اور دعوی مہدویت کا کہ جسکا ہونا قطعی الثبوت ہی بحالت صحت و صحو مین بالمرام تمام کرے وہی مہدی موعود ہی کہ جسکی امامت و معصومیت اور خلافت من اللہ نصی ہی اسکے معارضے

دلیل ہشتم

مہدویت کا ثبوت اہلِ انصاف کو اس رسالے کے دیکھنے سے خوب ظاہر ہوگا مگر اہل تعصب کو قرآن بہی نہوا

اسی لئے اللہ تعالی فرمایا یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا یعنے اللہ تعالی قرآن سے بہتون کو سیدہی راہ بتاتا ہی

اور بہتون کو گمراہ کرتا ہی اور یہہ بہی فرمایا اللہ تعالی جسکو گمراہ کرے پس اسکو سیدہی راہ پر کوئی نہین

لا سکتا ہی یہان تک دلایل جو بیان ہوئے مسود بہی انکا قایل ہی فاما غرض مسود کی یہی ہی کہ اگرچہ

اخلاق مرضیہ حسنہ دلیل قوی معرفت مہدویت ہین لاکن جناب سید الاولیا و النبیین امام الاولین والآخرین

سید محمد جونپوری صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ نہین پائے جاتے ہین کس لئے کہ وہ تابع رسول اللہ کے نہیں

تہے اُسپر عبارت عقیدہ شریفہ کی دلیل لاکر بعد یہہ لکہا ہی رجا کتاب و سنت کو الخ ہدایت جاننا چاہئے

جو شخص کہ تہوڑا علم بہی رکہتا ہو خوب معلوم کر سکتا ہی کہ مسود یا بسبب تعصب و عناد کے اپنی لائی ہوئی دلیل کے

خلاف پر غرض بیان کر رہا ہی یا خود بسبب اُس پردے کے جو انکار کے سبب سے حاصل ہی اتنی سمجہ بہی نہیں یعنے خود

مسود کے لکہے سے معلوم ہوتا ہی امام ؑ کا فرمان یہہ ہی کہ مین جو بیان کرتا ہون اور عمل کرتا ہون تعلیم سے

خدا تعالی کے اور اتباع سے مصطفی ؐ کے ہی اور میر امصدق اتباع کلام اللہ اور رسول اللہ سے معلوم کرین

اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو کچہ خلاف کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ ؐ ہی ہمارے امام ؑ سے کبہی

ظہور مین نہ آیا فاما مسود نے لکہا ہی ہمارے امام جو حدیث کہ موافق حال اس بندے کے ہی وہ صحیح ہی الخ

فرماے ہین سو یہہ چوری مسود کی ہی کس لئے کہ عبارت عقیدہ شریفہ کی یہہ ہی و ہر کسیکہ با حدیث در پیش

بحجت آمد میفرمود کہ در احادیث اختلاف بسیار است این صحیح شدن مشکل است ہر حدیثیکہ موافق

کتاب خدا تعالی و با احوال این بندہ باشد آن صحیح است چنانچہ مصطفی ؐ فرمود سنکثر لکم الاحادیث من بعدی

و بعضے احادیث را بیان ہم فرمودہ آن خلاف عقیدہ و فہم الیشان آمد پس اس فرمان سے یہہ کہان ثابت ہوا

دوسرے کا خلاف کیا اور ایک محدث نے دوسرے کی مخالفت پر روایت کی اور ہر شخص مین شک

ظن وہر روایت مین وہم تردد لازم آیا اسپر اتفاق اہل سنت ہی کہ مجتہد کو خطا وصواب ہی مگر ہر فرد کا

دعوی یہی ہی کہ مین حق پر ہون وگرنہ ضرور ہوا کہ ہر شخص کا اعتقاد اور عمل اسکے نزدیک مظنون وموہوم

ہوجاوے اسی لئے وارد ہی کہ مہدی اپنے آگے کے اختلافات کو اٹھا دینگے جیسا کہ رسول نے کو یا کہ اسلام

تازہ بناوینگے جیسا دلیل پانزدہم مین عبد اللہ بن عطا کی روایت سے ثابت ہوا اور مہدی کو رسول اللہ

فرماے کہ خطا نکرینگے یعنے معصوم عن الخطا ہین اس صورت مین ضرور ہوا کہ مہدی سب سے مخالف رہین مگر وہ

جسمین صحابہ رض سے لیکر آجتک اتفاق رہا ہو تا اگر خلاف اجماع بھی بیان کرین تو صحت مہدی ع

کی جانب ہوگی کیونکہ یہہ معصوم ہین اور وہ سب مخطی ایسا ہی توضیح کے بحث اجماع اور تنویر المنار مین ہی

مثلا عیسی کے حواریون سے لیکر وقت بعث رسول تک کسی ایک امر پر عیسویون کا اتفاق فرض کرین اور

فرمان ہمارے رسول کا اوسکے مخالف ہو صحت کس کے جانب ہوگی یون کوئی مسلمان نہ کہیگا کہ وہ اتفاق

اقوی ہی ویسا ہی فرمان مہدی بھی کہ جسکے لئے رسول نے یقفو اثری ولا یخطی فرماے اور معنی لایخطی کا عقیدہ

شانزدہم مین مع شان مہدی موعود مذکور ہی اور باب ہشتم مین بھی ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی بااین

ہمارے امام سے کوئی امر ایسا مروی نہین کہ جسکے خلاف پر اجماع قطعی ہو بلکہ بعض قدما محققین

اسکے موافق ہین جیسا بعض انمین اوپر مذکور ہوے مانند رویت فی الدنیا کے اور بعض کا آگے بیان

ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر موافق فرمانے شیخ اکبر رح کے علماے منکرین مانند شیخ علی اور اس مسود وہدیہ مہدیہ

وغیرہ کے جو متعصب ہین احکام کو ہمارے امام ع کے کہ مہدی موعود ہین اپنے مذہب عندیہ کے

خلاف پاکر جو جی چاہتا ہی طعن کئے کہ یہہ بھی دلیل ہماری حقیقت پر ہی مگر عجب تر اور طرفہ تر یہہ بات

ہی کہ مسود نے بسبب مخالفت مفسرین اور محدثین کے اتباع قرآن وحدیث کو منقطع کر دیا باوجودیکہ

ہمارے امام مذہب سنت وجماعت کی ہی صحت کرتے ہوے اور یہہ فرماتے ہوے کہ مین قرآن وحدیث کو

تعلیم خدا تعالی اور تحقیق محمد مصطفیٰ سے بیان کرتا ہون اور تابع ہوان چنانچہ مسود بھی لکھا ہی پھر بیدلیل
کہتا ہی کہ یہہ اتباع کتاب و سنت کے نہین بلکہ اپنے نفس کی ہی الخ بلکہ یہہ کہنا تھا کہ یہہ اتباع اور بیان
خلاف سنت ہی جیسا عقیدۂ اول مین لکھا ہی اور یہہ ساری کتاب اسکا جواب ہی - جاننا چاہئے کہ اس
تقریر بالا مذکور سے کل شبہات واہیہ مسود کا رد ہو چکا لاکن پھر بھی ہم اسکے ہر شبہے کا دفع بیان کرتے
ہین - اول بیان ناتمام معلوم کرنا چاہئے کہ علم مہدی کا ماخوذ من اللہ ہی کہ خلیفۃ اللہ مین اور علم دوسرونکا
صحابہ رض سے لیکر آجتک ماخوذ من افواہ الرجال ہی اور سند اسکی کہ علم مہدی کا ماخوذ من اللہ ہی باب ہشتم
مین بوضوح بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مہدی معصوم ہین خطا سے جیسا اوپر گذرا - اب بیان سے
مسود کے جہالتون کا بیان ہی جہالت اول رجا پس اب تابع کلام خدا کے ہنوئے الخ **ہدایت** -
مفسر کا خلاف اتباع قرآنی سے انحراف نہین ورگرنہ ہر مفسر کے لئے یہہ کہنا درست ہوگا کیونکہ ایک نے ایک
تفسیر کیا تو دوسرے نے اسکے خلاف دوسری مثلا امام اعظم رح اذا قرء القرآن فاستمعوا کی تفسیر کئے کہ
جب کوئی قرآن پڑہے دوسرا خاموش رہے حتی کہ امام کی قراءت سے مقتدی کی قرأت ساقط ہوجاتی
ہی اور امام شافعی رح نے خلاف اسکے بیان کئے اور ایسے اختلافات اتنے ہین کہ جسکو حصر و حد نہین جیسا
اوپر مذکور ہوا پس اس سے یون کہنا ایک دوسرے پر کب لازم آتا ہی کہ تابع قرآن کا نہین بلکہ تابع اپنے نفس کا
ہی نعوذ باللہ من ہذا الباطل دوسری جہالت رجا اگر کہین کہ قرآن کو الخ **ہدایت** یہہ کہان سے
ثابت کیا کہ ہم قرآن کے معنے کو تابع کرتے ہین مسود عقیدۂ شریفہ کے حوالے سے اپنی عبارت محرفہ جو
لکھا ہی اسمین اسکا شامہ بھی نہین کیونکہ اسمین ذکر مخالفت تفسیر وغیرہ کا ہی گوکہ تبعیت اور غیر تبعیت ہو
یا نہو نہ نظم و معانی حقیقی قرآنی کا پس اگر ہر مفسر کی تفسیر مراد اللہ ہونے پر قطع و یقین ہو تو اختلاف مفسرین سے
اختلاف فرمان الہی لازم آتا ہی فہذا باطل مگر اتباع قرآنی وہ ہی کہ اسکو کتاب منزلہ الہی جاننا اور اسکے
احکام پر اعتقاد اور عمل ثابت کرنا چونکہ مجتہد ہو آپ اخذ معانی کرے بطریق سمع یا قیاس اور مفسر

فقط اپنی صحت بیان کرے اور غیر مجتہد اتباع کسی امام کی کرے نہ یہ کہ ساری امت قرآن کو بلا خلاف
ایک معنے پر قرار دین بلکہ اختلاف کو مجتہدین و مفسرین کے رفع کرنا قولا و عملا مہدیؑ کا کام ہی جیسا اوپر
مذکور ہوا فاما بیان ہمارے امام ع کا ہر چند قاعدۂ عربیہ کے خلاف نہین کہ وہ تعلیم خاص متکلم جل جلالہ
علم ربانہ ہی اور عمل خاص پیروی رسول اللہ صلعم اور جو معانی و روایات آپکے مخالف ہین نہ مراد اللہ
ہی نہ پیروی رسول اللہ بلکہ وہ خطائے مفسر و راوی ہی پھر اب دور کہان رہا پس مہدیؑ جسکو صحیح جانین
وہی صحیح ہی وگرنہ صاف موضوع - تیسری جہالت رجا وہ آحادیث و تفاسیر الخ **ہدایت**
یہہ بات عبارت مدلولہ مین کسی نوع سے مذکور و مفہوم نہین اور اسپر تقریر مسود کی نہ زمین کی ہی نہ
آسمان کی اسکو بھی وہی جواب ہی جو اوپر مذکور ہوا چوتھی جہالت رجا غیر متواترہ ظنیہ الخ **ہدایت**
ظنیات مخالف قطعیات ہونگے یا موافق یا مخالف نہ موافق مخالف قطعیات خود قابل اعتبار نہین
اور موافق تو حکم مین قطعیات کے ہین اور جو مخالف نہ موافق ہون آپس مین معارض ہونگے یا نہونگے
پس متعارض ساقط الاعتبار ہین اذا تعارضا تساقطا اور جو بے تعارض ہو اسکا اعتبار موقوف
ہی اسکے مفسر اور راوی پر تو ہمکو اتباع افضل کی لازم ہی جبکہ مبین اسکا معصوم ثابت ہوا تو اسکی صحت
قطعی ہوئی چونکہ افضل غیر معصوم کی اتباع لازم اور انحراف اسکی اتباع سے حرام ہی جیسا ابتدائین
اسباب کے حدیث کی سند مین مذکور ہوا تو افضل معصوم کی اتباع واجب اور انحراف اس سے کفر ہوا
ایسا ہی جو علما کہ ہمارے امام ع پر ایمان لائے اس جناب کو دیکھے کہ آپکا پایہ اعتبار مانند پایہ اعتبار
رسول اللہ صلعم کے ہی کہ کوئی امتی ایسا ہونا ممکن نہین پس سمجھے کہ یہہ اپنے کلام مین صادق ہین ازان قبیل
طبقۂ تابعین بھی بطریق مشاہدۂ احوال صحابہ اور سمع احوال امام ع کے یقین لائے مثلا معتقدین امام ابو حنیفہ رح
کے انکی صحت کو صحت جانے اور اُن کے رد کو رد ایسا ہی شافعیہ مالکیہ حنبلیہ اگر کوئی کہے کہ وہ سب ناقص
الاخلاق تھے مہدی چاہئے کہ کامل ہووے یعنی تابع تام جواب یہہ ہی کہ مدعی مہدویت جب اکثر ایسے

امور مین کہ بداہتاً و قطعاً اُسکے دعوے کے صحت پر دلالت کرین صادق اور عامل اور حاکم ہی واجب ہی کہ ظنیات مین بطریق اولی صحت اُسکے حکم اور عمل پر موقوف رہی پس جسکو صحیح نہ کہے اور عمل اُس پر نکرے وہ بے اعتبار ہی پس مخالفت غیر معتبر کی موجب نقصان نہین بلکہ عین کمالیت ہی اور ایسے امور مین شہادت اہل مشاہدہ کی معتبر ہی گو کہ بعضے سامعین معترض بھی ہون چنانچہ ہمارے رسول کے لئے بھی آجتک ہی مناظرہ درپیش ہی اگر کسیکو ضرور ہو ہدایت المسلمین وغیرہ جو عیسویونکی تالیفات ہین دیکھ لین کہ گویا مسود اُسکی پیروی کیا ہی کہ نام اپنے سواد کا بھی ہدیۂ مہدویہ رکھا پس اب جانئے کہ جن علامات وغیرہ مین کہ مسود اعتراضات و احتمالات درپیش کیا ہی اُسکا ثبوت ور دورفع بیان تک جو ہوا اسی سے اہل انصاف معلوم کر سکتے ہین کہ ذات ہمارے امام ع کی جامع جمیع کمالات خاتم الانبیا تھی اور آگے بھی جو کذب و مفتریات مسود کے بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی اُس سے بھی ظاہر ہوگا کہ منکرین ہر نبی کے حق مین ایسے ہی احتمالات درپیش کئے ہین اور ذات پاک امام ع عیوب مشخصۂ معاندین سے پاک ہی اِس تقریر سے دوسرا احتمال مسود کا بھی مہمل تر از اول ہوگیا تب بھی کچھ مختصر بیان کیا جاتا ہی **دوسرے** احتمال کا حل رجا بہت سے احادیث ظنیہ مشترک المعنی الخ **ہدایت** کذب مسود کے اس مقولہکا اوپر بحث دلایل مین مذکور ہو چکا کہ جو آثار لفظاً یا معناً متواتر ہین سب جناب امام ع مین موجود اور آپکے موافق تھے پس جو روایات ظنی کہ مخالف امام ع ہون اُنکے راوی مخطی ہین اور موافق حکم متواتر مین داخل ہین بقدر اشتراک لفظی یا معنوی وغیرہ جب اِن دلایل سے ثابت ہو چکا کہ یہی ذات مہدی موعود ہی آپکا موافق مقبول اور مخالف مردود ہوا **تیسرے** احتمال کا حل رجا اس تین سو پچاس برس مین الخ **ہدایت** تمام قطعیات و ظنیات پر کسیکا عامل ہونا ہر چند ممکن نہین کیونکہ بعد ائمہ اربعہ کے بیان تک سب انھین کے تابع ہین اور وہ آپسمین مخالف ہین پس ایک کا امر قطعی دوسرے کے نزدیک ظنی بلکہ مردود و موضوع و بدعت ہی پس ہر قسم کے خلق محمدی کو موصوف کہنا جہل مرکب ہوا

یہہ خصیصہ مہدی کا ہی کہ اسپر خود مسود بھی قایل ہی اور اسکا ثبوت دلیل ہشتم کے تحریف دوم مین
ہوچکا اور خرق عادات کرامت اور عمل موجب حصول ثواب و مراتب ہونا موقوف ہی صحت
ایمان پر کہ تصدیق مہدی موعود ہی پس اوپر ثابت ہوچکا کہ مہدی موعود ہمارے امام ہین پس آپکا
منکر و مخالف مخالف و منکر رسولؐ ہی پھر کہان سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کے خلق محمدی کر متصف ہون
اور خرق عادت کرامت ہو وگرنہ کفار اور ساحران سے بھی بہت سے خرق عادات ہوتے ہین
وہ استدراجات کہلاتے ہین **چوتھے** احتمال کا حل **رجا** صحابہ کرام سے لیکر اجتک الخ **ہدایت**
افسوس ہی کہ مسود کو عقل سلیم سے بالکل بہرہ نہین کیونکہ مہدیؑ کے لئے یقوم بالدین فی اخر الزمان
کھڑا ہوگا دین کی قدرشناسی کے لئے آخر زمانہ مین
کما قمت بہ فی اول الزمان رسولؐ فرماے ہین پس واجب ہی کہ مہدیؑ موعود سب سے مخالف ہون
جیسا کہ کھڑا ہوا مین اوسکے لئے اول زمانہ مین
کہ رسولؐ کسیکے لئے نہین فرماے کہ میری موافقت کریگا اور خطا نکریگا مگر مہدیؑ کو اور وارد ہی کہ مہدی
اپنے آگے کے مخالفات و تفرقات دینی کو اٹھا دینگے جیسا رسولؐ کئے اور مہدیؑ سے دین کمال کو
پہنچیگا پس خلافت مہدی موعود کی نصی ہی کہ یہہ بات نہ صحابہ کے واسطے ہی نہ دوسرے کے پس
اس اخبار و آثار سے ثابت ہوا کہ مہدیؑ موعود اس دعوے کے مستحق ہین اور واجب ہی کہ مہدی
موعود کا حال سب امت کے خلاف پر اختلافات امت کو اٹھانے مین رسولؐ کے برابر ہووے **پانچوین**
احتمال کا حل **رجا** شیخ مذکور کا دعوی یہہ بھی ہی الخ **ہدایت** مہدیؑ موعود کا یہی کام ہی
کہ ظن کو دفع کرے اور قطع و یقین پر عمل کرے یعنے جو رسولؐ سے ثابت ہی یا مراد اللہ ہی عملاً و قولاً
ظاہر ہووے کیونکہ مہدیؑ خلیفۃ اللہ اور بلا واسطہ اخذ فیض من اللہ و من روح رسول اللہ ہی
اسکے دلایل عقیدۂ شانزدہم مین گذرے اور باب ہشتم مین لکھے جاوینگے انشاء اللہ تعالی نہ یہہ کہ
مہدیؑ بہی ظنیات اور مشکوکات کا حاکم اور عامل رہے اور اسکی توجیہ و تفصیل اوپر صاف گذر چکی
چھٹے احتمال کا جواب **مصرع** جواب جاہلان باشد خموشی کیونکہ از اتندا تا انتہا اور ...

۱۴۱

اب جاننے کہ البتہ ہر عاقل کو اس تقریر بالا مذکور سے ظاہر ہوگا مسود اصل حقیقت مہدویت سے جاہل
اور تعصب و عداوت مین اپنے اخوان سابقین و متعصرین سے فاضل ہی بالاین اس امر کا قایل
ہی کہ اگر صحت اخلاق ہو تصدیق لازم و واجب ہی کہ لکھا ہی ثبوت ولایت موقوف ہی مطابقت
اخلاق پر کتاب و سنت کے ساتھ الخ اور اخلاق جناب امام مین چند اعتراض و شبہ کیا سو آگے
ظاہر ہوگا کہ موافق کتاب و سنت ہین یا مخالف جب موافق ہون پھر انکار محض تعصب اور صرف تعسف
ہی **مسود کی بدخلقی اول** دست اندازی مال غیر مین الخ **ہدایت** اس محل مین
مسود تری چوری سے تحریف و تبدیل عمل مین لایا جیسا پیشہ اہل کتاب کا تھا یعنے نقل کے آخر مین
مولف رض لکھے ہین کہ ایشان از خدا رو گردانیده میروند اگر حقتعالی بندۂ را قوت دہد یا امر کند از ایشان
آنچه هست زده بستانم انتہی بیان اور کچھ نہین ہی اب اسکا خلاصہ لکھا جاتا ہی کہ ہجرت جن لوگون پہ
کہ جناب امام ع کے ہمراہ تھے فرض تھی جیسا کہ اسکا ذکر کچھ عقیدۂ پانزدہم مین ہوا اُس سے روگردان
ہوکر جاتے تھے کہ اُن کے جانیکا سفر حرام تھا گویا کہ اللہ تعالی سے روگردان ہوکر جاتے تھے جیسا کہ
امام باقر رض سے مروی ہی جو مہدی ع سے منہہ پھیرا خدا سے منہہ پھیرا یہہ روایت دلیل پانزدہم مین
گذری اسی لئے جناب امام ع فرماے کہ مدد عاصی کی موجب عصیان ہی چنانچہ یہہ اُسپر اشارہ ہی
کہ اگر اللہ تعالی امر فرماوے انکو مار کر چھین لون اور مولف رض نے احتیاطا و لفظ یا سے تردید کے
ساتھ فرماے کہ قوت دہد یعنے زور دیوے فرماے یا امر کند یعنے حکم دیوے پھر زیادہ اپنے طرف سے
کاہیکو کچھ لکھتے فرضا اگر یہہ ہو بھی اسکا جواب یہہ ہی کہ صحیحین مین ہی کہ بعد رسول ع کے جو لوگ زکوۃ وغیرہ
ترک کئے باوجودیکہ مسلمان تھے ابوبکر صدیق رض اُن کے قتل کا حکم دئے **حدیث** ان ابا ہریرۃ
قال [illegible]

[illegible] دوم مذکور کی مجنبری الخ

حسابہ علی اللہ پس ہو مخلص ام لا قال ابوبکر رض واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکاۃ فان

الزکاۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یودونہا الی رسول اللہ لقاتلتہم علی منعہا قال عمر رض

فواللہ ما ہو الا ان رأیت ان قد شرح اللہ صدر ابی بکر رض بالقتال فعرفت انہ الحق خلاصہ اسکا یہہ ہی

کہ بعد رسول ؐ کے ابوبکر صدیق رض اور عمر رض دونون اتفاق سے جو مسلمانون نے زکوۃ ترک کئے

انکو قتل کئے ہین پھر مال تارک فرض کا لینے کو حکم کرنا کیا برا ہی بلکہ مسود کی لائی ہوئی آیہ اول سے بھی

یہی ثابت ہی بطور باطل کے تم آپس مین کسیکا مال مت کھانا یہان تو حق بچند وجہ ثابت تھا ایک یہہ

یہہ فرض کے تارک تھے کہ جنکا قتل بھی اگر حکم ہوتا واجب ہوتا دوسرا اسفر انکا موجب عصیان تھا

انکو مال دینا مدد عصیان کی تھی تیسرا یہہ کہ تین دن کے بعد حرام بھی حلال ہو جاتا ہی اور فاسقہ امام

کے اصحاب کے مثل یہہ ہین اور دوسری آیہ بھی اُسی پر دال ہی کہ وہ اسکے اداکے اہل نہین تھے اور

آخر کے تینون آیتون سے بھی ظاہر ہی کہ اُن عاصیون اور نااہلون کو دینا اللہ کے بھیجے فرمان پر

عمل نکرنا ہی جسکو مہدی بامشافہ اللہ تعالی سے معلوم کر لیتے ہین اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا معنے

مسود بالکل نہ سمجھا اور حقیقت فرمان امام ؑ کی ذری بھی نہ جانا یعنے اتمام و اکمال انزال احکام ہو چکا نہ

دین کی تمامیت کہ وہ موقوف ہی بیان اور عمل پر اسکے وگرنہ یہہ فرمان رسول ؐ کا کہ مہدی سے دین

کمال کو پہنچیگا خلاف اس آیہ کے ہوگا کیونکہ کامل ہی کو پھر کیونکر بول سکتے ہین کہ آیندہ کامل ہوگی بلکہ

یہہ آیہ اس امر کی دلیل ہی کہ مہدی کا خروج دسوین صدی پر ہونا ضرور ہی کہ اللہ تعالی فرمایا الیوم

پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کے نزدیک کا ایک روز دنیا کے ہزار برس ہین پس اس ہزار مین اتمام دنیا

ہونے سے بھی یہی غرض ہی کہ دین کمال کو پہنچے اور اُسی تکملے پر ہی اتمام دور دنیا ہووے چنانچہ اسباب

مین جو احادیث وارد ہین بعض اُس سے مسود دلیل ۱۲ مین جہان عمر دنیا بیان کیا لکھا ہی واللہ اعلم

یعنے معنی کمال کا پورا کرنا ہی کہ رسول ؐ ختم اللہ بہ الدین فرماے ہین اور آیہ ماکان محمد ابا احد الآیہ کا

معنی عقیدۂ شانزدہم مین کچہ مذکور ہوا ہی اور باب ہشتم مین بھی انشاء اللہ تعالی لکھا جاینگا بلکہ اوپر
کی تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امام ؑ کا فرمان قرآن اور حدیث کا بیان ہی نہ مخالف کہ جسکو
شریعت تازہ کہہ سکتے ہین اور مال اُس امت محمدیہ کا کہ جناب امام ؑ کے منکر ہین نہ لینا اور ان مہدیون کا
لینا اُس معنی پر تھا کہ لوگون کو خبر ہووے کہ حکم انکا اُنسے سخت ہی یہہ تہدید و تحذیر ہی جیسا وارد ہی کہ
جہاد مبتدع افضل ہی جہادِ کفار سے **مسود کی بد خلقی دوم** کذب و افترا الخ **ہدایت**
عذب اللہ لمن افتری و کذب و حرف الکلام عن مواضعہ ای منصفو انصاف کر و مسود اسمقام مین
کیا کیا چوری کیا ہی اب انصاف نامے کی عبارت بعینہ لکھے جاتی باب نوزدہم در اتانکہ بعضی کسان مہدی
با مہتر عیسی ملاقات کنند نقلست کہ ہر یکی از مہاجران مہدی سید محمود و سید خوندمیر و میان نعمت اللہ
و میان دلاور و اکثر مہاجران میران را پرسیدند کہ کسان مہدی مہتر عیسی را ملاقی میشوند فرمودند آرے
پس مشہور ترین ہمین نقلست و لیکن مہاجران مہدی در میان خویش اینچنین میفرمودند بعضے فرمودند کہ
حضوران کسان ملاقی باشند و میان ملک جیو فرمودند کہ ما چہ میدانیم کہ چند کسان مہاجران مہدی
ہستند خدا داند کہ میران ؑ ملکہا گشتہ اند بسیار کسان را فیض رسیدہ است خدا داند کہ کجا ظہور شود
اور اٹھارہوین باب مین ہی جب اصحاب ؓ عرض کئے کہ یاران مہدی ؑ عیسی ؑ سے ملاقات کرینگے تو آپ
فرماے کسان مہدی ملاقات کنند پس لفظ کسان سے یاران خاص کرنا تعصب و بد دیانتی ہی یہہ اُس
مانند ہی کہ علی رض نے رسول ﷺ سے عرض کئے امنا آل محمد ان المہدی ام من غیرنا تو رسول ﷺ فرماے بل منا
کیا اُس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ انہین حاضرین مین مہدی ؑ رہے پس لفظ کسان مطلق ہی گو کہ سوال
مقید بھی ہو بلکہ آج ہمکو کسان مصطفی بول سکتے ہین اگر فرضاً اسمین بعض یار ؓ احتمالاً بعد جناب امام ؑ
کے قیاساً کہے بھی ہون کچہ قباحت نہین کہ ایسے اختلافات صحابہ رسول ﷺ سے بہت مروی ہین اب
مسود کے خطابات مسود کو مبارکباد **مسود کی بد خلقی سیوم** کہ دوم مذکور کی ہمجنس ہی الخ

ہدایت مسعود کے اندہے پنے کو ہنایت نہین یعنے اول یہہ مکاشفہ ہی جیسا تعبیر خواب کو ہوتی اُسکو بہی تاویل ضرور ہی پس جیسے کا ولیا حمل کرنا جہالت ہی یواقیت کے چالیس پر ساتوین مبحث مین لکہا ہی فان الولی اذا اتی فی کشفہ بما یخالفہ ما کشف للرسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل وعلمنا ان ذلک الولی قد طرء علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشفہ نوعا من التاویل بفکرہ فلم یقف مع کشفہ فہو کصاحب الرویا یخبر بما راہ وکشفہ صحیح ولکن اخطاء فی التعبیر فان الکشف لا یخطی ابدا وانما المتکلم فی مدلول ذلک یخطی ویصیب الا ان کان یخبر عن اللہ تعالی فی ذلک انتہی اس تمام عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ کشف اولیا کا صحیح ہی اگر اسکی تاویل انہون نے خلاف رسولؐ کے فرمان کے کیا تو انکی اس تعبیر مین خطا ہی اب ہم مسعود سے پوچہتے ہین تم جو جناب صدیق ولایت رضہ کا کشف بیان کئے ہو اسکی تاویل کی بہی جناب مکشوف علیہ سے کچہ سند رکہتے ہو یا آپ ہی قیاس کے گہوڑے اڑاتے ہو بلکہ اُسکی تاویل ناقل نے جو کیا بہت احسن اور موافق فرمان علام الغیوب جل جلالہ کے ہی کہ جسکے تم منکر ہو اور یہہ اعتراض آپکا بڑا بہاری آپکی جہالت و حماقت کی دلیل ٹہری کہ مکاشفے کو مشاہدہ قیاس کرتے ہو مگر مین سمجہتا ہون کہ آپ اس امر مین معذور ہو کہ جدہر آپ کا معلم پہراتا ہی پہر جاتے ہو آپ یہہ نہین دیکہے کہ اللہ تعالی قیامت کیلئے جہان قریب فرماتا ہی وہان مفسرین معنی تحقیق کا لئے ہین مثلا قولہ تعالی انا انذرناکم عذابا قریبا کی معنی یہہ ہی سچ ہی ڈرایا ہمنے تمکو سچی مار سے یعنے مراد کلام اللہ سے یہی ہی کہ مانند قیامت کے عیسیٰؑ کا آنا ہی کہ علامات کبرائے قیامت سے ہی چونکہ یہ امر قابل انکشاف تہا کہ رسولؐ بہی اسکی خبر تحقیقا نہین فرماے بندگمیان سید خوند میر سید الشہدا صدیق ولایت کو یاد نرہا کہ عیسیٰ سے پوچہ لین کا شکے پوچہتے تو بہی اُسکا کشف ممکن نتہا کہ قیاس اسی بات کو مقتضی ہی چنانچہ رسولؐ لیلۃ القدر کو بہول گئے اُسکی توضیح باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور دوسرے لوگون نے جو عیسیٰ سے دعوی کیا ہی انکو مغالطہ تہا یا حصول مقام کہ اسکو اعتبار نہین **مسعود کی بد خلقی چہارم**

۱۴۵

یہ بھی الخ **ہدایت** یہہ اختلاف مانند اختلاف تاریخ وفات نبیؐ کے ہی وہان تاریخ اور
روز کا بھی خلاف ہی مثلا جنھون نے دوسری تاریخ وفات جناب ختم الرسلؐ مقرر کیا ہی روز پیر کا
ہو تو بارہوین جمعرات ہوتی ہی پس جسکے نزدیک دوسری وفات جناب رسولؐ ہی پیر کا روز ہی
جسکے نزدیک بارہوین ہی جمعرات کا روز ہی اور ایسے اختلاف بعد ہمارے رسولؐ کے بھی بہت ہوے ہین
بلکہ یہہ بھی دلیل برابری کی ہی مثلا اگر کسی امر دینی مین راویونکو اختلاف ہو مجتہد کا تقریر یا اتفاق
اجماع کی بات صحیح ہوتی ہی اور مخالف و منکر کا امر مختلف فیہ پر اعتراض کرنا داب مناظرے سے
بعید ہی و گر نہ راویون کے اختلاف سے متکلم کو مورد اعتراض کرنا لازم ہوگا ہذا باطل اور علم

غیب کے لئے مسود کا مقتدا ابن حجر مکی شرح ہمزیہ مین لکھا ہی فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض

خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن رسول اللہؐ فی خمس لا یعلم الا اللہ لانہا جزئیات

معدودات لا غیر وانکار المعتزلۃ لذلک مکابرۃ یعنے غیب سے اللہ تعالی اپنے خاص بندونکو اطلاع دینا
منع نہین یہان تک کہ وہ پانچ بات سے بھی کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے کہ اسکو سواے اللہ تعالی کے
کوئی نہین جانتا اور معتزلہ جو اسکے منکر ہین مکابرہ ہی پس مسود بھی بیان اعتقاد معتزلہ بیان کیا ہی
نہ سنت جماعت کا اسکی تحقیق عقیدۂ ہفدہم مین بوضوح تمام ہوئی **مسود کی بد خلقی نجم**
انصاف نامے کے باب ہفتم مین الخ **ہدایت** مسود کو نہ معنی نسخ سے خبر ہی نہ کسی کے کلام
فہمی کا اثر نہ خوفِ خداے جہان ہی نہ شرم اہل زمان یعنے صاحب انصاف نامہؒ لکھے ہین۔
بدان ای عزیز قرآن منسوخ نشدہ است تا قیامت پیروی قرآن فرض است و بعضے کسان میگفتند
کہ ہجرت وقت رسولؐ فرض بود در وقت مہدیؑ فرض نیست پس ازان دو کسان براے
ملاقات آمدند برادری از دایرہ خبر آوردہ کہ فلان کس از احمد آباد آمدہ اند بندگیمیان سید خوندمیرؒ
بندگیمیان شاہ نظامؒ را فرمودند کہ میان نظام چہ لست کہ نؤمن ببعض ونکفر ببعض الآیہ بدان

مجلس اکثر مہاجران مہدیؑ واین ناقل حاضر بود بندگیمیان شہ نظامؓ فرمودند آنکس ظالم است باز میانؓ فرمودند ہر کہ نقل مہدیؑ را تاویل کند، فرموده اند ہمہ قرآن تا قیامت ناسخ است او را منسوخ گوید بندگیمیان شہ نظامؓ فرمودند آنکس کافر است آنانکہ آمده بودند رجوع بحق کردند انتہی

اس نقل کی مراد یہہ ہی کہ قرآن تا قیامت ناسخ ہی اور معنی نسخ کا اصطلاح مین رفع کرنا اصل آیت کا ہی پس منسوخ وہی آیات نازلہ ہین جو قرآن مین موجود نہین چنانچہ عبد اللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہین اقرأنی رسول اللہ آیۃ فحفظتہا واثبتہا فی مصحفی فلما کان اللیل رجعت الی حفظی فلم اجد منہا شیئی وغدوت
ترجمہ مجھے رسول اللہ نے ایک آیت سو یاد کیا مین اسکو اور لکہا مین اسکو بیچ مصحف مین پھر جب گذر گئی رات پھر یاد ہی تیار ہی مجھے اوسکا سے کچھ نہین
الی المصحف فاذ الورقۃ بیضاء فاخبرت النبیؐ بذلک قال یا ابن مسعود تلک رفعت البارحۃ اور السیا ہی
پا یا مین اس کچھ اور صبح کیا مین کر طرف مصحف کا صدق تھا اسو خبر دیا مین نبیؐ کو اسکی فرمائے یا ابن مسعود یہہ اوٹھ گیا
ابن انسؓ سے بھی روایت ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ آیات بھی اسی پر دال ہین کہ اللہ تعالی جن آیات کو چاہا رفع کیا کہ انکا نشان نرہا اور اسکے بدل مین جو چاہا حکم بہیجا نہ یہہ کہ اس قرآن موجوده مین بھی آیہ منسوخہ لکھے ہوئے ہین کہ کہ اللہ تعالی فرمایا ہی نہ رسولؐ سے اسکی سند ملتی ہی اگرچہ علما نے اپنے قیاس سے ناسخ و منسوخ مقرر کئے ہین پس اس قرآن کے کل آیات کو ناسخ کہنے سے خلاف قرآن کیونکر ہوا بلکہ خلاف علما کے قیاس کا ہوا کہ یہی کام مہدیؑ کا ہی اور مسعود خود محتاج بیان کر رہا ہی کہ متقدمین پانسو تک پہنچنے اور سیوطی نے بیس ہی خاص کر لیا اور شاہ ولی اللہ نے تو پانچ پر ہی اختصار کیا پس عقلمند کے نزدیک خود مسعود اپنے مقولے سے آپ ملزم ہی پھر کیا اعتراض کریگا اور آگے ہمکو توجیہ و تفسیر سے آیات مشخصہ شاہ ولی اللہ کے بھی کچھ حاجت نہی کیونکہ پانسو کہنے والے کا مخالف بیس کہنے والا ہی اور بیس کہنے والے کا مخالف پانچ کہنے والا ہوا اور کچھ ذکر نسخ کا عقیدۂ شانزدہم مین بھی ہوا ہی **مسعود کی بدخلقی** ششم تحریف آیات قرآنی الخ ہدایت پہلے یہہ بات خوب جان لیوین کہ مسعود یہان تک جو اپنی کتاب مین تسوید و تحریر کیا ہی سچ ہی یا جھوٹ بھی ہی چنانچہ تعداد اسکے جھوٹ کا کئی جاے مین ہوا خصوصًا باب دوم دیکھے ابتدا مین

اسکے چند دلایل بیان ہوے ہین اور یہان بھی ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی مسود کی تحریف

اول پنجفضایل مین الخ ہدایت منکرین رسولؐ کو بھی ایسا ہی کہے کہ جسکے لئے اللہ تعالی

فرماتا ہی قولہ تعالی ما ضل صاحبکم وما غوی الآیہ یعنے کفار طعنہ کرنے لگے کہ یہہ دیوانہ ہو کر بہکے باتان

کر رہا ہی اور اپنی طرف سے بناوٹ کرتا ہی تب اللہ تعالی فرمایا کہ تمہارا رفیق یعنے محمدؐ بہکا نہین

ہی اور خدا کی راہ سے پھر کر تیرہی راہ نہین چلا بلکہ اُسکو جو اللہ تعالی کہا سو کہتا ہی اور کرتا ہی پس

مہدیؑ کہ تابع تمام رسولؐ ہین آپ کی خدمتین بھی منکرین یہہ گستاخیان کرنا لازم ہی الحاصل صاحب

پنجفضایل یہہ لکھے ہین کہ امامؑ بندگیمیان سید محمود رضہ کے حقمین سورہ نجم سے نو خصلت جو سالک

کو حاصل ہوتے ہین بشارتاً فرماے ہین اور یہہ خبر جناب بندگیمیان سید محمود ثانی مہدیؑ کے حصول

معراج کی ہی اسکی تحقیق اسی باب کے تتمے مین جہان مسود بندگیمیان سید محمود رضہ کے کہ عرف مبارک

اُنکا سید بجی خاتم مرشد ہی معراج پر اعتراض کیا ہی لکھے جاینگی انشاء اللہ تعالی نہ یہہ لکھے ہین کہ یہہ

سورہ یا اس سے چند آیت آپکی شان مین نازل ہوے ہین کر کے امامؑ فرماے ہین لعنت اللہ علی

من کذب وافتری اور معنے آیات مذکورہ کا یہہ ہی پس وحی بھیجا اپنے بندے کے طرف اللہ تعالی

نے جو بھیجا جھوٹ نہ کہا دل کی بناوٹ سے جو دیکھا اب کیا جھگڑتے ہو تم اس سے اُسپر جو اُس نے دیکھا ہی

اور سچ ہی کہ دیکھا اسکو دوسرے مرتبہ نزدیک سدرۃ یکے جہاڑ کے اُسکے نزدیک جنت الماوی

ہی جب چھپا یا تھا سدرے کو جو چھپا یا تھا کُند ہوئی اسکی بصارت اور حد سے نہ گذرا

البتہ سچ ہی کہ دیکھا نشانیون سے اپنے رب کی بہت بڑی۔ تمہید مین عین القضات رحہ لکھتے ہین

ہر کہ دو بار نزاید یعنے ہر کہ از شکم مادر زاید این جہان بیند و ہر کہ از خود بزاید آن جہان را بیند

ابدانہم فی الدنیا وقلوبہم فی الآخرۃ این معنی باشد یعلم السر فی السموات والارض کتاب وقت او

شود من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اورا روی نماید یوم تبدل الارض درگذشتہ بود وبغیر الارض

را قلبی ربی بیدا بیت عند ربی یطعمنی ویسقینی بخشید فاوحی الی عبده ما اوحی الشنو والخ یہہ

مقامات جب ثانی مہدیؑ کو حاصل ہو چکے تو جناب امامؑ آپکو اس بشارت سے مشرف کئے کیونکہ

جب سالک مقام فنا کو پہنچتا ہی کہ رسولؐ فرماے ہین موتوا قبل ان تموتوا کہ حسینی مین یا ایہا الذین

امنوا اصبروا وصابروا الآیہ کے نیچے یہہ بیت لکہا ہی سے گر بقا خواہی فنا شو کز فنا کمترین چیز بکر

میز اید بقا است اسکو شہود ذاتی کا حصول ہوتا ہی کہ جسکے لئے وارد ہی کہ اللہ تعالی اسکی سمع بصر

ہات پاؤن ہوتا ہی اسی لئے شیخ اکبر اور صاحب تاویلات قولہ تعالی کذب الفواد ما رای کے

نیچے لکہے ہین فی مقام الجمع والفواد ہو القلب المترقی الی مقام الروح فی الشہود والمشاہد للذات

مع جمیع الصفات الموجود بالوجود الحقانی وہذا الجمع ہو جمع الوجود لا جمع الوحدۃ الذی لا فواد فیہ

ولا عبد لفنا الکل فیہا المسمی باصطلاحہم عین جمع الذات واما ہذا الجمع فیسمی وجہ الباقی ای الذات موجود

مع جمیع الصفات نہ یہہ کہ امامؑ فرماے کہ یہہ آیات رسول اللہؐ کے شان مین نازل نہین ہوے

ہین بلکہ حضرت بندگی میان سید محمودؑ کی شان مین نازل ہین واہ کیا الٹی سمجہ ہی مسعود کی

تحریف دوم شواہد کے باب ہفدہم مین الخ **ہدایت** مسعود خود سلطان کے معنے

مین اختلاف بیان کرتے ہوے جزماً فقط بادشاہ کرکے خاص کرنا تفسیر بالراے ہی الغرض

اکثر مفسرین بیان دلیل واضح کرکے لکہے ہین چنانچہ مختصر حسینی ہی اسمین بہی حجۃ اور قوت لکہا

ہی اور ایسا ہی بیضاوی ومدارک تاویلات وغیرہ مین اسپر اللہ تعالی جل شانہ کی جاے پر معنے مین

دلیل وحجت کے اس لفظ کو یاد کیا ہی مثلا قولہ تعالی ما نزل اللہ بہا من سلطان بیان تمام مفسرین

حجت کا معنی بیان کئے ہین اور فرمایا اللہ تعالی شانہ جل سبحانہ سنلقی فی قلوب الذین کفروا

الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا الآیہ اور فرمایا تعالی شانہ اتریدون ان تجعلوا

اللہ علیکم سلطانا مبینا اور فرمایا اللہ تعالی شانہ انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا الآیہ

ان سب آیتون مین دلیل اور حجت کا معنی ہی نہ بادشاہت کا بلکہ اور بہت جائیون مین

ایساہی اللہ تعالی یاد کیا ہی اور اسپر یہہ بھی دلیل ہی اگر آیہ مذکور سے مراد بادشاہ مددگار لئے

تو بہت آیتون کا خلاف ہوتا ہی مثلا اللہ تعالی رسولؐ کو فرماتا ہی یا ایہا النبی حسبک اللہ و من

اتبعک من المومنین مدارک مین اسکے نیچے لکھتے ہین والمعنی کفاک اللہ وکفی اتباعک من المومنین

اللہ ناصر النبی اور مفسرین لکھتے ہین کہ یہہ آیت اسوقت نازل ہوئی کہ عمر فاروقؓ وغیرہ مرد و عورت

ملکر چالیس آدمی ایمان لاے تھے باوجود اسکے اللہ تعالی آپ مددگار ہونے پر رسولؐ کو حکم کرتے ہو

پھر بادشاہ دنیا کی مدد مانگنے کیون حکم ہوتا اور کاہیکو مانگتے بلکہ اللہ تعالی یہہ بھی فرمایا قولہ تعالی

یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبون مائتین الآیہ یا این

دعا جناب رسالتمآبؐ کی قبول ہوئی یا نہوی شق ثانی مردود ہی کیونکہ خود جناب باری عز اسمہ

اسپر تعلیم فرماتے ہوے عدم قبول کسی وجہ متصور نہین اور شق اول بھی ویسی ہی کیونکہ رسولؐ

اپنے بعد خلافت فرمائے نہ سلطنت اور فرمائے کہ بعد اس خلافت کے بادشاہ کتون سر کیے

رہینگے بس اس سے ظاہر ہوا کہ خلافت جدی ہی اور سلطنت جدی کہ جس سے ضرر دینی ہی اور

فرمائے عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم

ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی ان حدیثون سے

معلوم ہوا کہ رسولؐ بسبب بادشاہون کے دینداری کی تکرار بیان فرمائے نہ حکم خدا ہوا

کہ تم بادشاہ مددگار مانگو نہ آپ مانگے۔ اب معلوم کرین کہ شہادت بندگمیان سید خوندمیرؓ

ہی حجت روشن اظہار و اکمال ختم نبوت کے لئے ہی کیونکہ رسولؐ خبر دئے کہ میری آل سے میرا

ہمنام مہدی ہوگا کہ میرے سریکا دین کو قایم کرکے کمال کو پہنچاویگا پس ویساہی مہدی

موعودؑ کے اور خبر دئے کہ یہہ میری ذات کا بدلہ ہوکر شہید ہونگے اور ویساہی ہوا کہ یہان

۱۴۹

اتمام حجت بوضوح تمام ہوئی چنانچہ لفظ لدن ہی اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا مین اسی پر دلالت کرتا ہی کہ اللہ تعالی کے پاس سے ولیل آوے نہ صاحب سلطنت دنیوی اور یہہ وسط مین ہووے کیونکہ اللہ تعالی فرمایا (بول ای محمد داخل کر مجھے قبر مین دخل مرضیہ کرکے اور اٹھا مجھے قیامت مین خروج مکرمہ کرکے اور بنادے میرے لئے ان دونون مین تیرے نزدیک سے حجت روشن) اور ایسا ہی ہوا کہ موافق درخواست رسول کے باوجود قلت ہمراہیون کے کہ اعداء مقابل کے نظر کرتے بندگیان ؓ کے ہمراہیان عشر عشیر بھی نتھے بلکہ بلاکم وکاست ہزار کو ایک کے شمار مین تھے اول روز غالب رہے چنانچہ یہہ بات مسود کی بدخلقی اول اور پانزدہم سے ظاہر ہی کہ لکھا ہی میان خوندمیر نے بعد جنگ کے کچھ اسباب مخالفین کا نہ لیا اور لینے سے منع کیا پس مال لینا یا چھوڑ دینا غالب کا کام ہی نہ مغلوب کا اب دیکھئے کہ یہی دلیل حقیت ہی وگرنہ شہادت کے لئے تو امام حسین رضؓ باوجود حق پر ہونے کے جو واقعۂ اعدا کے طرف سے گذرا ظاہر ہی اور جیسا وہان شہادت کبری ہوئی یعنے مارے جانا اور مال گھر وغیرہ جل جانا اور حرم تاراج اور بےستر ہونا اور ہمراہی سب کے بقتل ہو جانا اور سران اٹھا لیجانا اور دفن بھی برابر ہونا یہان بھی ہوئی کہ وہ بدلہ رسولؐ کا تھا اور یہہ بدلہ مہدی مراد اللہ کا اور جناب مرتضوی حامی دین نبیؐ اس لئے بدلہ ہوے کہ شان خلافت کبری سے بعید ہی کہ شہادت کبری حاصل ہو وگرنہ بشارات وہان بھی کچھ کم نہین ہین فاما معاندین کیا وہان بھی زبان طعن نہ کھولے بلکہ اطلاق کفر کئے اور اس شہادت کو بھی شہادت نجانے جیسا خوارج **مسود** **کی تحریف سیوم** پنج فضایل مین لکھا ہی الخ **ہدایت** مسود کو لطائف قرآنیہ اور نکات کلام الٰہیہ سے بالکل بہرہ نہین بے محابہ اس سے انکار کرتا ہی اور ہرچند متکلم جل جلالہ عذر بہانہ سے نہین ڈرتا ہی دیکھئے اس رمز کے جاننے والے کیا کیا معانی کئے ہین تاویلات

مین ہی قولہ تعالی (ان فی خلق السموات والارض الی آخرہا ہی ان فی ایجاد سموات الارواح القلوب

١٥٢

والعقول وارض النفوس اور قولہ تعالیٰ (الم تران اللہ یزجی) کے نیچے لکھتے ہیں بریاح
النفحات والارادة سحاب العقل فروعا منتزعة من الصور الجزئية ثم یولف فیہ علی ضروب المتالفات
المنتجة (ثم یجعلہ رکاما) حججا وبراہین (فتری) فوق النتائج والعلوم الیقینیة (یخرج من خلالہ
وینزل من) سماء الروح من جبال انوار السکینة والیقین الموجبة للوقار والطمانیة والاستقرار
(فیہا) ای فی تلک الجبال من برد الحقایق والمعارف الکشفیة والمعانی الذوقیة او من جبال فی
السماء وہو معادن العلوم والکشوف وانواعہا فان لکل علم وصنعة معدنا فی الروح ثابتا فیہ بحسب
الفطرة لیفیض منہ ذلک العلم ولہذا یتاتی لبعضہم بعض العلوم بالسہولة دون بعض ویتاتی لبعضہم اکثرہا
ولا یتاتی لبعضہم شی منہا وکل میسر لما خلق لہ ای ینزل من سماء الروح من الجبال التی فیہا برد المعارف
والحقائق اور قولہ تعالیٰ (ولقد آتینا داؤد) کے نیچے لکھے ہیں الروح (منا فضلا) یا جبال اعلوا ارجعی
وتسبیح المشاہدة والمناغاة فی المحبة مع مزید العبادة والتفکر والکمالات العلمیة والعملیة بان قلنا
یا جبال الاعضاء اور قولہ تعالیٰ (یوم تمور السماء مورا) کے نیچے لکھے ہیں ای تضطرب الروح وتجی
وتذہب عند السکرات ومفارقة البدن (وتسیر الجبال) ای تذہب العظام وترم وتصیر ہباء منبثا۔

اور ایسا ہی تفسیر شیخ اکبر بھی ہی۔ اب انصاف پسندوں سے التماس ہی اگر معنی ہمارے امام
کا کہ مہدی موعود ہیں لغت اور محاورے کے خلاف ہو تو شیخ اکبر اور عبد الرزاق کاشی کو کیا کہو گے
بلکہ اکثر تفسیریں مانند کشف الحقایق وکاشف الحقایق وبطن وغیرہ جو ایسی ہی معانیوں سے پر ہیں
سب تحریفات ٹھہرے اور تفسیر کبیر میں آیہ مذکورہ مسودہ کا معنی امام فخر الدین رازی یہہ لکھے ہیں۔
فی الامانة وجوہ کثیرة منہا من قال ہو التکلیف وسمی امانة لان من قصر فیہ فعلیہ الغرامة ومن وفی
فلہ الکرامة ومنہم من قال وہو قول لا الہ الا اللہ وبعید فان السموات والارض والجبال بالسنتہا
ناطقة بان اللہ واحد لا الہ الا ہو ومنہم من قال الاعضاء فالعین امانة ینبغی ان یحفظہا والاذن

کذلک والید کذلک والرجل کذلک والفرج و''' سان ومنہم من قال معرفۃ اللہ بما فیہا واللہ اعلم
اب نظر کرین ضمیر ہا کی حملہا مین جو امانت طرف راجع ہی اسکو بعضون نے تکلیف مقرر کئے جیسا نماز
روزہ حج زکوۃ جہاد وغیرہ چنانچہ اوسکے نیچے حسینی مین ہی ودر موضع فرمودہ کہ نماز ست و روزہ
و زکوۃ وجہاد وحج الخ پس تکالیف شرعیہ احکام الہیہ مین کہ جسمین ایک حکم شہادت بھی اعظم تکالیف
ہی سکا خاص ہونا اور اعظم واکرم اعضا کہ سر ہی اسکا عند اللہ نثار کرنا لغت اور محاورہ عرب سے

اس آیت کی معنی مین کیونکر بعید ہوگا اور امام رازی لکھتے ہین فی السموات والارض وجہان احدہما
ان المراد ہی باعیانہا والثانی المراد اہلوہا ففیہ اضمار تقدیرہ ان عرضنا الامانۃ علی اہل السموات
والارض جب ارض وسما سے مراد اہل سما وارض لئے جاوے اہل سما تو قابل تکلیف ہنین خاص ہی
اہل ارض پس مراد انبیا کی سما سے اور اولیا کی ارض سے کہ بنسبت اونکے اسفل ہین اور مراد علما کی
جبال سے لینا کونسی قباحت ہوئی اور پر تاویلات کے حوالے سے بھی لکھا گیا کہ سما سے مراد روح اور
ارض سے مراد نفس اور جبال سے مراد اعضا ہی اور کان ظلوما جہولا مین کی ضمیر کا مرجع ہونیسے مسود
جو قباحت سمجھا سراسر دلیل مسود کی نادانی کی ہی کیونکہ بیان ظلوم وجہول مدح ہی نہ ذم یعنے اپنے
نفس پر بہت ظلم کرنیوالا اور ماسوا اللہ سے بہت غافل چنانچہ حسینی مین لکھا ہی ودر تفسیر خواجہ محمد پارسا ح
مذکور ست کہ حق سبحانہ وتعالی امانت را بر اہل آسمان و زمین وجبال عرض کرد ابا نمودند از حمل آن
بجہت عدم استعداد وچون انسان را استعداد حمل آن بود بمضایقہ ومبالغہ قبول نمود واو ظلوم
است بر نفس خود کہ افنا میکند ذات خود را در ہویت مطلقہ وجہول است کہ غیر حق را نمی شناسد و
بقول لا الہ الا اللہ نفی ماسوا میکند در فتوحات فرمودہ کہ امانت اتصاف ست باسما حسنی کہ بر ہمہ
موجودات عرضہ کردہ اند وانسان قبول کرد واو ظلوم بودی اگر بر نداشتی وجہول است یعنے
عالم است زیرا کہ نہایت علم باللہ اعتراف است بجہل وعجز از معرفت حق مصرع العجز عن درک

۱۵۴

الا دراک او رک ؟ و حضرت میر قاسم انوار قدس سرہ در بعضے از رسایل خود امانت را بر خلافت

ربانی فرود آوردہ و گفتہ کہ ظلم و جہل ضد علم و عدل است اما بمعنی اذا جاوز الشیٔ حدہ انعکس ضدہ

و اینجا جلوہا داد با و ظلوم و جہول صیغۂ مبالغہ است ہر گاہ کہ این دو صفت از حد متجاوز گردند آئینہ

بضد خود مبدل خواہند گشت در روح الارواح میگویند ظلوم و جہولا این جا مدح است نہ ذم آدم

بار ہمت برداشت کہ فوق الطاقت بود گفتند ظلم کردی بر نفس خود ندانستی کہ بار گران است گفت

از غیر حق جاہل بودم آوازۂ ظلومی و جہولی او در دور عالم افتاد و عالمیان از این غافل اور

لوامع کے حوالے سے یہہ بیت لکھا ہی ؎ عاشقان زادہ و دو بد نامی خوشست ؟ عاشقان را سود

ناکامی خوشست ؟ اور امام فخر الدین بھی لکھے ہین کہ ان المراد منہ آدم ؑ ظلم نفسہ بالمخالفۃ الخ رجا

دوسری صریح غلطی الخ **ہدایت** مسود کے اس کلام سے بہت عجب ہی اسکو حقیقت شہادت

سے بھی خبر نہین کہ اسمین کتنے قسم ہین اگر سب کا جہاد و قتال برابر ہو اور مسلمانون سے لڑنا شہادت

ہنو تو امام حسین ؓ کی شہادت کو کہ یہہ قتال مسلمانانِ موافقین کے ساتھ ہوا اور اُن کے قاتلون کیلئے

اہل سنت سے کسینے اطلاق کفر یا قطع دوزخ کا حکم بھی نہین کیا اور اُس قتال کے سبب مسلمانون مین

ایسا فساد برپا ہوا کہ ہزارون علما اور صلحاے صحابہ کا قتل ہوگیا اور مسجد نبویؐ مین گہنے چہینے

گہوڑے بندہے گئے کیون شہادت کبری اور بدلہ ذات رسول اللہ قرار دیتے ہین پس یہہ بھی

شہادت کبری اور بدلہ ذات مہدی مراد اللہ ہی کہ ایسا امر کسی سے ہنوا جیسا ذات مہدی

کے مانند سواے ذات ہمارے رسول اللہ کے نہین ہی اس شہادت کے مانند سواے شہادت امام

حسین ؓ کے نہین مگر وہ تابعین مین بقول بعض اور بقول بعض عوام صحابہ مین ہین اور بندگیان

سید خوندمیر ؓ اکابرین صحابہ مہدیؑ سے ہین آپکی ہی شہادت امانت الٰہی ہونا صحیح ہی ۔

رجا معلوم رہے الخ **ہدایت** یہہ سراسر کم فہمی اور غلط گوئی ہی کیونکہ امام فخر الدین لکھتے ہین

کان اللہ غفورا رحیما ای کان غفورا للظلوم ورحیما علی الجہول پس مغفرت اور رحمت عاقبت
مین مومنون کے واسطے ہی نہ منافقین اور کفار کے لئے اِس سے معلوم ہوا کہ ہم نے ظلوم اور
جہول کا معنی اوپر جو بیان کیا وہی صحیح ہی کیونکہ یہان اثبات مغفرت اور رحمت ظلوم وجہول
کے واسطے ہی اگر یہان مراد ظلوم اور جہول سے منافقین اور کفار لین تو بڑی قباحت لازم آتی
ہی کہ منافقین اور کفار لایق مغفرت ورحمت کبھی نہین ہین بلکہ اوپر ثابت ہوچکا ظلوم وجہول
اِس جگہہ مین ذم نہین بلکہ مدح ہی پس قابلِ مدح منافقین اور مشرکین ہرچند نہین ہوسکتے
ہین اور لیعذب اللہ الآیہ متعلق ہی کلام سابق کے ساتھ کہ اللہ تعالی اوپر سے فرماتا ہی ان اللہ
لعن الکافرین واعدّ لہم سعیرا خلدین فیہا ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا یوم تقلب وجوہہم فی النار
یقولون یلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرانا فاضلونا السبیلا
ربنا اٰتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا یا ایہا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ
فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا
یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما انا عرضنا الامانۃ علی
السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما
جہولا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المومنین
والمومنات وکان اللہ غفورا رحیما اب اِس سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالی اوپر سے ذکر کافرون
اور مومنون کا کیا ہی کہ یہہ بھی اُسی سے متعلق ہی کہ یہان بھی فرمایا البتہ عذاب کرنیوالا ہی
اللہ تعالی منافقین اور مشرکین کو اور رحمت طرف پھرانیوالا ہی مومنین اور مومنات کو جیسا
قریب اِسکے اوپر گذرا کہ فرمایا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم کیونکہ کان ظلوما جہولا کی ضمیر کا
مرجع جب مخصوص ہوجاوے اور ظلوم وجہول مدح ٹھہرے لیعذب اللہ کو اُس سے متعلق کرنا

۱۵۴

قباحت عظیم ہوتی ہی واسے برین قیاس واثروان کہ خلاف مفسرین کے بہکے جاتا ہی مسئو

کی تحریف چہارم رجا شواہد الولایت کے باب ہفتم مین الخ ہدایت صاحب

شواہد الولایت بعد بیان اس بشارت کے لکھے ہین قد ثبت ان الکوثر خیر الکثیر ہو اسم الولایۃ المحمدی الخ خلاصہ اس سے یہہ ہی کہ جناب صدیق ولایت کو بسبب فنا فی ذات المہدی کے یہہ مرتبہ حاصل تھا کہ سر تا پا ولایت محمدی مین آپکو استغراق تھا اس لئے مبشر اس بشارت عظمی کے ہوئے چنانچہ بسبب کثرت وقوع عدل کے زید سے زید عدل کہتے ہین حسینی مین اسکی تفسیر مین لکھا ہی کہ صاحب تاویلات فرمودہ کہ کوثر معرفت کثرت ہست بوحدت وشہود وحدت در عین کثرت واین نہریست در بوستان معرفت کہ ہر کہ ازان سیراب شد ابداً از تشنگی جہالت امین ہست واین نعمتی خاصۂ حضرت نبی والمکل اولیائے امت اوست پس یہہ بشارت اسی معنی پر دال ہی کہ عین مراد لایزال ہی اور آیۃ اللہ نور السموات آخر رکوع تک بھی بیان مراتب سالک ہی اس لئے اس مراتب کے حصول کی بشارت سے مبشر فرمائے چنانچہ حسینی مین واللہ بکل شئ علیم کے نیچے لکھا ہم از کلمات امام ہست یعنے فخر الدین رازی رح طیب اللہ دمہ کہ نور ایمان را بچراغی تشبیہ کرد بجہت آنکہ در ہر خانہ کہ چراغ بود دزد پیرامن آن نگردد ہمچنین در ہر دل کہ ایمان باشد شیطان را بدوراہ نبود یا آنکہ چراغی داخل خانہ روشن بود از روزنہاے خانہ پرتوے بخارج افتد وآنرا نیز روشنی بخشد ہمین منوال نور ایمان دل را روشن گرداند واز انجا شعاع معرفت بروزنہائے حواس افتادہ انوار طاعات بر اعضا وجوارح پدید آید سیماہم فی وجوہہم **مصرع** سیماے ہر کس از دل او میدہد خبر ٭ وتشبیہ فرمود دل مومن را بآبگینہ تا آنرا بسنگ ظلم وجفا نشکنند کہ آبگینۂ شکستہ بجا رسد ٭ وزخمیکہ دل شکستہ را رسد مرہمی نپذیرد **ف** چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ٭ ہر چند بیشتر شکنی تیز تر شود ٭ وگفتہ اند آن نور نور معرفت اسرار الٰہی ہست یعنی چراغ معرفت

در زجاجۂ دلِ عارف مشکوۃ سینہ را افروختہ است از برکت زیت یقین شجرۂ وجود مبارک محمدی صلعم
کہ نہ شرقی است و نہ غربی بلکہ مکی است و مکہ ناف عالم است و از فراگرفتن عارف آن اسرار را از تعلیم سید
ابرار سر نور علی نور معلوم توان کرد و قول ثانی آنست کہ آن نور قرآن است و قلب مومن زجاجہ و زبان
او مشکوۃ و قرآن مصباح و شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ مخلوق است و نہ متخلق نزدیک است کہ ہنوز قرآن
ناخواندہ دلایل و حجج او بر ہمگنان واضح شود پس چون قرأت بدان کنند نور علی نور شود و در
روح الارواح آوردہ کہ نور نور محمدی است مشکوۃ آدم ع باشد و زجاجہ نوح ع و زیتونہ ابراہیم
کہ نہ یہودیت مایل است چہ یہود غرب را قبلہ ساختہ اند و نہ بنصرانیت چہ نصاری رو بشرق آوردہ اند
و مصباح حضرت پیغمبر ما یا مشکوۃ ابراہیم است و زجاجہ اسمعیل و مصباح حضرت رسالت پناہ
و شجرہ نبوت کہ نہ کذب است و نہ ہزل یا مشکوۃ سینہ مشروح آنحضرت ص و زجاجہ دلِ صافی
مطہر اوست و مصباح علم کامل او ص و شجرہ خلق شامل او کہ نہ در جانب غلو و افراط است و نہ طرف
تقصیر و تفریط بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا واقع شدہ و صراط سواے عبارت از آنست
و در عین المعانی فرمودہ کہ نور محبت حبیب با نور خلت خلیل نور علی نور است **سہ** پدر نور و
پسر نور است مشہور ؛ در ینجا فہم کن نور علی نور انتہی بعد اسکے لکھا ہی کہ یہہ کتاب مختصر ہونے سے اسکے
اور نکات باقیہ بساطت کے ساتھ جواہر التفسیر مین لکھا ہون اور اخیر رکوع کے بعد یہہ نظم لکھا ہی
نظم مومنان از تیرگی دور آمدند ؛ لاجرم نور علی نور آمدند ؛ کافر تاریک دل را
نکر نیست ؛ حال و کارش ظلمت اندر ظلمت است ؛ اور تاویلات اور تفسیر شیخ اکبر مین
بھی یہی بیان ہی چنانچہ ہم تو ادہ سے لکھا جاتا ہی قولہ تعالی (نور علی نور) ای ہذا المشرق
بالافاضۃ من کمال الحاصل نور زاید علی نور الاستعداد الثابتۃ المشرق فی الاصل کانہ نور

متضاعف (یہدی اللہ لنورہ) الظاہر بذاتہ المظہر لغیرہ بالتوفیق والہدایۃ (من یشاء) من اہل

العنایۃ لیفوز بالسعادۃ (واللہ بکل شیٔ علیم) یعلم الامثال وتطبیقہا ویکشف لاولیائہ تحقیقہا۔

(فی بیوت) ای یہدی اللہ بنورہ من یشاء فی مقامات (واللہ) ان یرفع بناؤہا وتعالی درجاتہا

(ویذکر فیہا اسمہ) باللسان والمجاہدۃ والتخلق بالاخلاق فی مقام النفس والحضور والمراقبۃ والاتصاف

بالاوصاف فی مقام القلب والمناجات والمکالمۃ والتحقیق بالاسرار فی مقام السر والمناغات

بالمشاہدۃ والتحیر فی مقام الروح والاستغراق والانطماس والفنا فی مقام الذات الخ معلوم

کیجئے کہ یہہ بھی بشارت حصولِ مراتب ہی جیساکہ اوپر تفاسیر معتبرہ سے مذکور ہوا کہ اس مقام کا

حصول موجب کمالیت انسانی ہی اور یہہ بھی سمجھین کہ ائمہ تفاسیر کیسی کیسی مثالین اور کیا کیا نسبتین

بیان کئے ہین مصباح ومشکوۃ وزجاجہ کو پیغمبرون کی مثالین دئے اور آسمان وزمین کو روح

اور نفس سے نسبت کئے کیا یہہ بھی باطنیہ تو نہ تھے فاما بیان مین قل ہو اللہ احد کے لم یلد ولم یولد

تک جب پہنچے اور بندگمیان شاہ دلاور یلد ویولد فرماے تو اسکی توضیح جناب بندگمیان

عبدالملک سجاوندی رحمۃ اللہ کرتے پر مسودو نہ سمجھا کہ خود اُس تقریر کو بیان کیا اگر سمجھتا ہرچند نہ لکھتا۔

جاننا چاہئے کہ خود جناب باری عز اسمہ وعظم برہانہ جہان قرآن مین توحید بیان فرمایا وہان

کثرت کا ذکر کیا اور جہان مومنین کے بشارات اور وعدے فرمایا وہان کفار ومشرکین کے انذار

ووعید بھی ادا فرمایا اور یہی عادت اہل وعظ وبیان کی بھی ہی کہ جہان احدیت ووحدت کا

ذکر ہی وہان کثرت اور جہان نور کا بیان ہو وہان حقیقت ظلمت اور جس جگہہ حدوث کی تحقیق ہی

وہان قدم کی تدقیق اور جب عدم کو بیان کرین وجود کو بھی واضح کرتے ہین اس لئے آپ نے بیان

وحدت ذاتیہ مین ظہور کثرت امکانیہ بھی بیان کئے کہ اسپر بندگمیان عبدالملک سجاوندی رضی اللہ عنہ نے اشارہ

فرماے وگرنہ مبیّن کو خبر نہوتی کہ اللہ تعالی لم یلد ولم یولد نہین بلکہ یہہ اعتقاد رکھے ہین کہ اُسکو اولاد ہی

۱۵۷

اور ماں باپ بھی ہیں بندگیمیاں عبد الملک سجاوندیؒ کہ جسکی کتاب سراج الابصار مشہور ہی ہیکو
اقتدا کرتے بلکہ ادنی مسلمان یہہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی کو ماں باپ اور جورو لڑکے بالے ہیں اس اعتراض سے
ہر ادنی مسود کے ہم مذہب ہنسینگے چہ جائیکہ علما کیونکہ جسکو ذات باری عز اسمہ کے جنے اور جنے جانے
سے خبر نہو اس سے علما قرآن کا بیان کیونکر سنینگے اور ویسے شخص کی اقتدا کسطور پر کرینگے چنانچہ
احوال میں درویش احمد کے صاحب رشحات نے لکھا ہی و شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قدس اللہ
سرہ دیدہ شد کہ در مقام کہ فرمودند میان ما و تو نسبت پدری و فرزندی باشد چنانچہ در میان ما نی و تو نی
باشد یعنے اپنے میں خدا ہیں اور ایسا ایک اشارہ بیان کے طور پر قولہ تعالی قد جاءکم من اللہ نور
وکتاب مبین کے نیچے حسینی میں لکھا ہی کہ در نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ست کہ اصل و
منشاء و معاد جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق ست و آن حقیقت محمدی و نور احدی است کہ صورت
حضرت واحدی احدی است جامع جملہ کمالات الہی و کیانی و واضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات
ملکی و حیوانی و انسانی آن حضرت است الخ الحاصل جبکہ بیان توحید و تنزیہ بمعا کثرت و تشبیہ کا ذکر
بھی اس جگہہ لازم ہونے سے جناب بندگیمیاں شہ دلاورؒ نے یلد و یولد فرماے اور اسکا بیان بھی کیے
مگر ناقل نے بسبب اختصار کے کہ تحریر اور تبین میں بڑا فرق ہی تنا ہی ذکر کئے یعنے حقیقت محمدیہ
بھی کہ اسکا ظل ہی اسکو بھی وحدت کہتے ہیں کہ جسکے سبب سے رسول فرماے انا من نور اللہ
وکل شئی من نوری اور با فضل المسطلون کی تفسیر میں حسینی میں لکھے ہیں کہ از حسین بن منصور منقول است
کہ فرمودہ اند غائب از حقائق سوال است چگونہ جواب دہد پس امر مخاطب و مجیب بغایت نازل
است سہ تو در میان ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست ہم خود الست گوید و ہم خود بلی کند فاما اسکا
نام تفسیر و تاویل ہی نہ تحریف و تبدیل کیونکہ یہاں لم زاید ہی کہیں یا بیجا تو تحریف و تبدیل بول
سکتے ہیں بلکہ بندگیمیاں عبد الملک سجاوندیؒ نے اسکو صاف کر دیا کہ آپ شان ولایت بیان کرتے ہیں

مبین رضؓ نے اسکو قبول کر لیا کہ خاموش ہو رہے آپکی غرض بھی وہی تھی پھر اسکو تحریف کہنا فقط جہالت

ہی افسوس اس بات پر ہی کہ مسعود ہمکو باطنیہ کے ساتھ مقابلہ دیکر کہتا ہی کہ مہدویہ بھی فرقۂ باطنیہ

کو بد جانتے ہین اسکا نام چوری بھی سینہ زوری ہی بھلا ہمارے یہان کس نے کہا کہ معانی ظاہری

غلط اور شریعت کے احکام معتبر نہین ہین بلکہ ہمارے امامؑ سے لیکر آجتک سب کے سب مستعد

قیام احکام شریعت اور مستہدم آثارِ بدعت ہین اور منکر شریعت کو ہمارے امامؑ نے کافر

فرمائے کہ ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی اور فرقۂ باطنیہ منکر معانی ظواہر نصوص ہونیکے قطع نظر منکر

شریعت ہین جیسا ملا سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین لکھے ہین وہم الملاحدة وسموا الباطنیة

وہ ملحد ہین کہ نام رکھے انکا باطنیہ

لادعاہم ان النصوص لیست علی ظواہرہا بل لہا معان باطنیة لایعرفہا الا المعلم وقصدہم بذلک نفی

سبب انکے اس دعوے کے کہ نصوص ... اپنے ظاہر معانی پر نہین ہین بلکہ انکو باطن کی معانی ہی ... اور ... نفی

الشریعة بالکلیة اب دیکھے امام رح پہلے لکھے ہین کہ باطنیہ سب نصوص کو یعنے سارے قرآن کو

شریعت کی تمامتر نفی تھی ۱۲

کہتے ہین اپنے ظاہری معنے پر نہین اور تمام تر احکام شرع کے منکر ہین اور ہمارے امامؑ اسطورح

احیاء احکام شریعت فرمائے کہ آج فقرا سے اس گروہ کے کوئی امر شرعی فروگذاشت نہین اور

چند بات جو احکام ولایت کو متعلق تھے آپ بیان فرمائے کہ کوئی نہ کوئی مفسر اسکے برابر لکھا ہی

اور قاعدۂ عربیہ سے بہت مناسب مثلاً آیۂ اللہ نور السموات مین کہ جسکو مسعود نے مثل ٹھرایا

مفسرین بھی مشکوٰۃ آدمؑ زجاجہ نوحؑ زیتونہ ابراہیمؑ مصباح ہمارے رسول اللہ ہین کرکے

لکھے ہین اور شیخ اکبر اور تاویلات کی تقریر سے اوپر ظاہر ہو چکا کہ آسمان سے روح قلب عقل اور

زمین سے نفس اور جبال سے اعضا مراد لئے ہین الغرض صوفیہ تمام قرآن مین اکثر آیات کو اور متکلم

بھی بعض آیات کو معانی ظاہری پر محمول نہین کئے چنانچہ صاحب یواقیت فصل ثالث مین لکھا ہی

فان قیل فلم لم یقتصر ہؤلاء الصوفیة علی المشی علی ظاہر الکتاب والسنة فقط الیس ذلک کان یکفیہم کما

پس اگر کہا جاوے کیا سبب کہ نہین اکتفا کیا اس گروہ صوفیہ نے ظاہر کتاب اور حدیث پر چلنے فقط کیا نہین ... جیسا بس ہوا

کفی غیرہم فالجواب ہذا الاعتراض بعینہ علی الائمة المجتہدین ومقلدہم فانہم لم یقفوا علی ظاہر النصوص

انکے غیر کو سو جواب یہہ ہی کہ یہہ اعتراض بعینہ ائمہ مجتہدین پر ہی اور انکے مقلدون پر کیونکہ وہ بھی نہین ٹھہرے ظاہر نصوص پر

۱۵۹

بعض احادیث و آثار سراج الابصار

دلیل یازدہم

ولا اقتصروا علیہ بل استنبطوا من النصوص ما لا یحصی من الاحکام والوقایع کما ہو مشاہد الخ اس سے

اور بس نہین کرگئے اوسپر بلکہ استنباط کئے نصوص مین و ہو اوسکو بنہایت نہین احکام اور وقایع سے جیسا نظر آتا ہی

یہہ بات معلوم ہوئی کہ صوفیہ اور متکلمین سب کے سب فقط ظاہر نصوص پر تفسیر کو اختصار نہین کئے بلکہ

بہت احکام عملی اور اعتقادی کو معانی باطنیہ سے ان کے اخذ کئے اور اطلاق اس امر کا ہمپر مسود

کی نادانی اور تعصب پر صاف دلیل ہی کیونکہ مہدئ کا خاصہ ہی کہ مراد اللہ اور مراد رسول بیان

کرے اللہ تعالی کی تعلیم اور رسول اللہ کی تحقیق سے نہ کہ اپنی قیاس اور راویون کی تحقیق کو بیان

کرے کہ وہ معصوم ہی اور یہہ مخطی ہین بااین اوپر عقیدۂ شانزدہم وغیرہ مین ثابت ہوا کہ قرآن کو

ظاہر ہی اور باطن بھی پھر فقط ظاہر پر اقتصار کرنا مشبہ کا اعتقاد ہی نہ سنت وجماعت کا **مسود**

کی **بدخلقی مقتم** رجا احادیث کا ذبہ اور بے اصل روایت کرنا الخ **ہدایت** یہہ کام

منکران کوردل اور مضلان جاہل کا ہی نہ خلیفۃ اللہ اور اوسکے توابع کا علیہم السلام الحاصل

سید محمد بن جعفر المکی جو خلفا سے نصیر الدین اودہی کے ہین اپنی کتاب بحر المعانی کے چودہوین

مکتوب مین لکھے ہین کہ خواجۂ عالم فرمودہ است الولایۃ افضل من النبوۃ منی اور اس حدیث کے

اوپر یہہ بھی لکھے ہین باینطور حضرت رسالت علیہ السلام رمزی ازین اولیاء خود نمودہ و گفتہ کہ

انی رایت رجالا من امتی فی لیلۃ المعراج یریہم اللہ فی مقامی اور اسی مکتوب مین لکھتے ہین

تحقیق ہی کہ دیکھا مین آدمیون کو میری امت سے معراج کی رات مین کہ دکھاتا ہی انکو اللہ تعالی میرے مقام مین دکھتا ہی

کہ الولایۃ افضل من النبوۃ اکابرین اولیا سے کسی کا کلام ہی پس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو ولایت

حدیث مین مذکور ہی اس سے مراد ولایت مقیدہ ہی اور جو کلام اولیاء اللہ سے ہی اس سے

مراد ولایت مطلقہ ہی جواب ثانی سند احادیث مین اکثر سلف سے لیکر آجتک اختلاف

رہا پس اب کسیکو یہہ طاقت نہین کہ بول سکے یہہ حدیث نہین ہی اگر کوئی کسی سے حدیث کی

روایت کرین کیونکہ صحت احادیث فقط صحاح پر یا محدثین کے کتب پر ہی موقوف نہین بہت

احادیث اولیاء اللہ سے بھی مروی ہین چنانچہ اوسکا ذکر اوپر بدلایل گذرا اور آگے بھی آئیگا انشاء اللہ تعالی

۱۶۰

بلکہ مسود خود اکثر جا اختلاف علمائے ظاہر بیان کیا ہی مثلا باب سوم دلیل پنجم مین خاتم
الحفاظ سیوطی اور ایک اُن کے محل ادب کسی بزرگ کے لئے ایک حدیث مین الیا خلاف
بیان کیا ہی یا سیوطی اسمین مخطی ہوکر مورد وعیدی یا وہ بزرگ اور اسی دلیل مین الدنیا
سبعۃ الاف سنۃ الخ کو محل خلاف لکھا علی ہذالقیاس علمائے ظاہر کو اولیاء اللہ کی حدیثون کی
سند مین الیا کلام رہا کہ انکی تکفیر پر فتوے دئے اور بہت سے فضلاے متاخرین ان متقدمین کو
جاہل بدلایل قویہ بنا دئے مثلا بحر العلوم کی شرح منار مین ہی الہام حجت قاطعہ ست اگر مخالف
قیاس باشد تلقیاس خطاست واگر مخالف خبر مروی افتد این الہام دلیل افتد بآنکہ
این خبر صحیح نیست اور یہہ عبارت شاہ محی الدین صاحب ویلوری اپنی کتاب فصل الخطاب
کے مقدمۂ دوم مین بھی حاشیتا لکھے ہین اور لکھے ہین امام ربانی نے لکھا ہی اجتہاد مستند
برای است والہام مستند بخالق رای پس در الہام یک قسم اصالت پیدا شد کہ در اجتہاد
نیست والہام شبیہ اعلام نبی است کہ ماخذ سنت است پس اب جانئے جواب اول سے ثابت
ہوچکا کہ حدیث مین ذکر ولایت مقیدہ کا ہی اور قول مین کسی بزرگ کے ذکر ولایت مطلقہ کا
تو فرمان ہمارے امامؑ کا محی الدین ابن عربی رہ کے لئے درست اور یقین ہوا اور انکا لکھنا بھی
سچ ٹھہرا رجا سوال دیگر الخ **ہدایت** یہان مراد نبی سے محمد نبی ہین نہ اسم جنس کیونکہ جواب
سے ہمارے امامؑ کے صاف ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا رسولؐ نے فرمایا الولایۃ افضل الخ
اور ولایت محمدی ذات مہدیؑ ہی اسکا بیان انشاء اللہ تعالی باب تسویہ مین ہوگا اور
مسود نے ولایت محمدیہ کو اوصاف اور اعراض سے جو فہم کیا ہی دلیل نادانستگی ہی کیونکہ
اوصاف انسانیہ زاید بر ذات ہین ولایت اور نبوت ہمارے رسول ص کی ذاتیات سے
ہی جیسا رسولؐ فرماے ہین کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور شیخ اکبر فصوص کے فص

شیثیہ مین اس حدیث کے بعد فرماتے ہین کذا خاتم الاولیا کان ولیا وآدم بین الماء والطین
اور دوسرے اولیا تو انبیا کی ولایت و نبوت سے نعمات و عوارض سے ہی اور غرض امام کی
فرمان کی یہہ ہی کہ یہہ بات ہین اب نہین کہتا ہون رسول خود آپ کہہ چکے ہین جیسا قریب گذرا
رجا اشکال دیگر الخ **ہدایت** اسکا حل یہہ ہی کہ نبوت تشریعی ولایت کی فرع اور تحت
مین اسکے داخل ہی چنانچہ فصوص کے فص حکمتہ قدریہ فی کلمہ عزیزیہ مین محی الدین ابن عربی رح
لکھے ہین واعلم ان الولایۃ ہی الفلک المحیط العالم ولہذا لم ینقطع ولہا الانباء العالم اور اسکے تھوڑے
بعد لکھے ہین فمرجع الرسول والنبی المشرع الی الولایۃ الخ خلاصہ ان دونون عبارتونکا یہہ ہی
ولایت مانند آسمان کے محیط اور مرجع رسول و نبی کا ہی اور فرماے ہین کہ نبوت تشریعی کو
انقطاع ہی اور ولایت کو انقطاع نہین چنانچہ فصوص الحکم کے فص شیثیہ مین لکھتے ہین
فان الرسالۃ والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع ورسالتہ تنقطعان والولایۃ لاتنقطع ابدا انتہی اب
جاننے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسود کو علم اولیا سے کہ علم حقایق اور معارف ہی بالکل بہرہ
نہین اسلئے اسکو نہ ولایت کی معنی کی خبر ہی نہ نبوت کی حقیقت جانتا ہی نہ مراتب رسول اللہ
سے آگاہ ہی نہ مدارج مہدی سے نگاہ یہہ بیان انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین مفصل مرقوم ہوگا
اب اسنا جاننے ولایت و نبوت خاتمین مانند تخم اور جہاز کے ہی کشف اس امر کا بجز کسی شیخ
کامل کے ہونا نہ [illegible] چنانچہ [illegible] علما ظاہر اس مقام مین کالاعمی ہین یہہ رسالہ اس سے زیادہ
بیان کی گنجایش نہ رکھنے سے لکھا نہین گیا اگرچہ یہہ بحث بہت دور دراز ہی اگر سیکھو ضرور ہو تو
پیر و مرشد کہ قطب المدار اس عصر کے ہین مدظلہ القدس انکے قدم پکڑے اور مراد حاصل کرے
پس اب مسود کے سب اشکال و اعتراضات جو بسبب ناوانستگی کے تھے ہباء منثورا ہوگئے فاما
مسود کی اس جرأت پر حیرت ہی کہ کس بے باکی سے لکھد یا کیونکہ ماہیت انسانیہ مین سب افراد

ایشان نند الخ اور اِس عبارت کو مولوی شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری نے
اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دوم اور فایدہ چہارم مین لکھے ہین اور باقی احادیث
کی صحت بھی اسی پر قیاس کرین۔ خصوصًا مسود تعین ختم اولیا مین کہا ہی کہ یہہ اصطلاح
حادث ہی الخ دلیل کم فہمی ہی واے برین عقل واژون فرمان بندگیان سید خوندمیر
صدیق ولایت کا خلاصہ یہہ ہی خبر مہدی کی مین یقین ختم اولیا ہی مگر جیسا احکام ولایت
مخفی اور محتجب رہے ویسا ہی بیان ختمیت ولایت بھی پوشیدہ رہا فاما مہدی ہی خاتم الولایت
ہونے سے تعین وذکر مہدی کا ہی تعین وذکر خاتم اولیا کہنا کچہ ممانعت نہین رکھتا کیونکہ کمالیت
دین ختم نبوت پر بسبب اتمام نزول احکام کے ہی اور کمالیت دین ختم ولایت پر بسبب اتمام
بیان اسکے اور حصول مقام کے کہ معارفِ الٰہی ہین ہوتا ہی اسی لئے رسولؐ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ
فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ اسواسطے مہدیؑ کے لئے رسولؐ فرماے یختم اللہ بہ الدین
یہہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہی کہ حدیث مین مراد کمال دین سے بیان معارف الٰہی اور حصول
مقام کی ہی یعنے آج کے دن جو اللہ تعالیٰ فرمایا سو دن اللہ تعالیٰ کا ہمارے ہزار برس کا ہی
کہ خروج مہدیؑ اسی مین ہوا پس یہی اشارۂ ختمیت ولایت پر کہ ختم ولایت بیان معارفِ الٰہی و
حقایق توحید ذات نامتناہی ہی کہ مہدیؑ اسکی حقیقت رکھتے ہین چنانچہ سعد الدین حموی رح
فرماے کہ مہدیؑ کے شرک نعلین سے آثار معارف اور توحید ظاہر ہونگے مگر اِس حقیقتِ توحید
کا کشف جب اولیاء اللہ کو ہوا بسبب قرب وقت خروج جیسا ہمارے نبیؐ کے بعث کے وقت
مین ہوا تھا تردد مین پڑے کیونکہ یہہ مقام اعلیٰ ہی انکے بعض کا قیاس اسمین قاصر رہا بسبب ورود
اخبار مختلفہ کے اور بعض کو جو یقین ہوا بیان برابر کردئے کہ مہدیؑ خاتم الاولیا ہی اور نو سو کے
بعد یعنے ہزاری مین آپکا ظہور ہی اور ایسا ہی ہوا اور الہام اولیا امور غیبیہ مین محدثین اور

مجتہدین کے روایات اور قیاس سے اتباع کے لئے افضل ہی جیسا شاہ محی الدین صاحب قادری
اپنے فصل الخطاب کے مقدمۂ دوم مین لکھے ہین امام ربانی در مکتوب پنجاہ و پنجم جلد دوم میفرمایند
پس رواست کہ خواص اہل اللہ در معارف ذات و صفات و افعال او تعالی بعضے از اسرار و دقائق
فہم کنند کہ ظاہر شریعت از ان معارف ساکت ست علماء ظواہر در امور دین اخبار غیبیہ المخصوص ما خبار
پیغمبران ہمی دانند و دیگر انرا در ان اخبار شرکت نمی دہند این معنی منافی وراثت است و نفی است مر
بسیاری از علوم و معارف صحیحہ را کہ بدین متین تعلق دارد آری احکام شرعیہ مربوط باد لۂ اربعہ است
کہ الہام را در ان گنجایش نیست اما مور دینیہ کہ ماورای احکام شریعت است بسیار ست کہ اصل خاص
در انجا الہام ست توان گفت کہ اصل ثالث الہام ست بعد کتاب و سنت این اصل تا انقراض عالم
بر پاست پس دیگر انرا باین بزرگواران چہ نسبت بود اور یواقیت کے فصل ثالث مین لکھا ہی
شیخ اکبر نے فرمایا ہی اولیاء اللہ کا معلم خدا ہی اور علماء ظاہر کا معلم اونکا قیاس و فکر پس جسکا معلم خدا ہو
وہی اتباع کو بہتر ہے حقدار ہین **مسود کی بدخلقی ہشتم** رجا جو فعل کہ حضرت رسالت پناہ
نے الخ **ہدایت** مسود ہمارے امام اور اون کے توابع کے ہر کلام مین ہیکے معانیان
کرتا ہی یہان بھی مانند کور مادرزاد کے تحیر تمام کہتا ہی کہ یہہ عجب رنگ ڈھنگ ہی الخ
بلکہ حقیقت تو یہہ ہی کہ ہر بیّنۃ اللہ کے منکر ین ایسا ہی متحیر رہے ہین یعنے یہان مراد تعین سے
وظائف و اورادات سلاطین و امراکی ہی کہ ہر فرع تعین کا وہی اصل ہوتا ہی کیمیا سعادت کے
دوسرے رکن سے چوتھے اصل کے چوتھے باب مین ہی جو چیز اس زمانے کے سلاطین کے پاس ہی
جسکو مسلمانون سے بطور خراج یا جرمانہ یا رشوت کے لئے ہون سب حرام ہی اور تین قسم کے
مال حلال ہین ایک وہ جو مال کفار سے لوٹے ہون یعنے حربیون سے دوسرا وہ جو ذمیون سے لئے ہون
شرع کے طور پر یعنے جزیہ کے طور پر تیسرا مال میراث ہی ایسے کا جو مرجاوے اور اسکا کوئی وارث نہو

کہ یہہ مال مسلمانون کے کام کا ہی اور جب اس زمانے مین ایسا مال حلال نادر ہی اور اکثر مال
خراج و تاوان کا ہی تو اُن سلاطین سے پہنیا درست ہنین انتہی اور اسیلیے فصل اول مین لکھے
ہین معلوم کیجیے کہ علما اور غیر علما کو سلاطین اور عمال کے ساتھہ تین حالتین ہین ایک یہہ کہ نہ وے
اُن کے پاس جاوین نہ وہ اُنسے ملین اسمین دین کا بچاؤ ہی دوسری حالت یہہ کہ انکے پاس جا کر
سلام اپر کرے یہہ بات شرع مین نہایت بری مگر یہہ کہ کچہ ضرورت داعی ہو یعنے وہ پکڑ بلا
منگاوین یا اپنی آبرو جاتی ہو یا جان کا نقصان نظر آتا ہو پہر لکہے ہین یکبار حضرت امراے
ظالم کی صفت بیان کرتے تہے پہر بولے جو اُن سے پرہیز کریگا بچیگا اور جو اُن کے ساتھہ دنیا
کی حرص مین پڑیگا وہ بہی اُن مین داخل ہی اور حضرت فرماتے ہین کہ میرے بعد بادشاہان
ظالم پیدا ہونگے جو اُن کے دروغ اور ظلم کو صحیح کریگا اور راضی رہیگا وہ میری امت سے
نہین ہی اور قیامت مین میری حوض کے طرف اسکو راستہ نہ ملیگا اور ابوذر رض نے سلمہ رض سے کہا
کہ بادشاہ کی درگاہ سے دور رہ کر اُن کی دنیا سے جسقدر تجہے پہنچیگا اُس سے زیادہ تیرے
دین کا نقصان ہوگا عبادہ بن الصامت نے کہا ہی کہ علما اور زہاد کی دوستی تونگرون اور
امراؤن کے ساتھہ نفاق اور ریا کی دلیل ہی اب دیکھیے اصحاب اپنے وقت کے بادشاہونکا
مال برا جانے اور امام محمد غزالی حرام فرماے اب کا وقت تو کچہ اور ہی ہا این ہمارے امام جب دعوی
مہدویت کا کئے اکثر امرا و سلاطین آپ کے منکر رہے پس اصل بر تعین کا مال منکران تہا الا بر
نادر اسی لئے مطابق للاکثر حکم الکل کے تعین کو لعین فرماے اور جو حلال تہا اُسکو لینے حکم کئے
مسدود اتنی صاف بات بہی کہ موافق شرع کی تہی نہ سمجہا اور اس وظایف و ادرارات بادشاہان
اور امراے ظالم کو رسول اللہ اور خلفاے راشدین رض کے تعین معاش اور یومیہ جات پر قیاس کیا
کر دلیل جہالت و بیعلمی ہی نالاکن عجیب تر یہہ مقدمہ ہی کہ مسدود بیجا بہ کلمہ دیا بلکہ آجتک امت کا اُسی پر

پر عمل ہی الخ اور رسولؐ فرماتے ہین کہ میرے بعد کے بادشاہون کا موافق میری امت سے نہین
پھر امت کہلانا بڑی شرم کی بات ہی اب جانئے کہ مسود کو توکل کے معنے سے بالکل خبر نہین
اگر ہوتی یہہ نہ لکھتا کہ اگر ہزار جاے سے معین ہووے الخ کیونکہ توکل کی بنا زہد پر ہی کیمیاے سعادت کے
توکل کے اعمال کے بیان مین لکھے ہین کہ توکل بغیر زہد کے ممکن نہین پس زہد ہی توکل کی شرط
ہی انتہی اور زہد کی حقیقت مین لکھتے ہین سو اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ایک شخص کے نزدیک
سچ ہی اُسکے گلنے کے خوف سے پیسون کے باقی رہنے کی تعین پر اُسکو تجدالے ایسا ہی
دنیا فنا ہونے کی نظر سے عاقبت کے بدلے مین ترک کرنے کو زہد کہتے ہین یعنے عمداً آتی
ہوئی دنیا کی متاع جو مباح ہی اُسکو اپنے اختیار سے چھوڑ دیوے یہہ ادنی مرتبہ ہی اعلی
مرتبہ وہ ہی کہ دنیا و آخرت دونون سے دست بردار ہو انتہی خلاصے کا اور توکل کے اعمال کے
بیان مین لکھتے ہین وہ صوفیان جو خانقاہ مین گوشہ نشین ہوتے ہین اور اُن کے خادم
مرید کسب وغیرہ کے لئے باہر جاکر کچھہ لاتے ہین اُنکا توکل ناقص ہی جیسا کہ کسب کرنیوالے کا
توکل ضعیف ہی اگر کسی مشہور جگہہ پر بیٹھے پس بازاری سر کیا ہی اگر اُسکا دل اہل خلق کے
لانے طرف نہو تو یہہ بھی کاسب سے ناقص ہی خلاصتاً اور رکن چہارم کی اصل چہارم
زاہد قناعت کرنے کے بیان مین لکھتے ہین اور آیندہ کھانیکی چیز رکھنے مین اعلی درجہ یہہ ہی
کہ ایک وقت کے قوت سے زیادہ نہ رکھے اور عایشہ صدیقہؓ روایت کرتے ہین کہ رسولؐ
کے گھر مین کبھی ایسا ہوتا کہ چالیس دن چراغ نہ لگتا اور کھجور و پانی کے سواے کھانا نہ ہوتا اور
لکھتے ہین کہ ایک روز رسولؐ سفر سے تشریف لاتے ہوے فاطمہؓ کے دروازے پر پہنچے
اور دروازے پر پردہ اور ہاتون مین بی بی کے دو چاندی کے کڑے دیکھ کر کراہت سے
واپس ہو ئے فاطمہ اس بات کو سمجھ کر دیتر درم کو کڑے بیچ اُس پردے سمیت خیرات کر دینے بعد

بعد رسولؐ خوش ہوکر فرماے کہ اچھا کئے اور لکھتے ہین عایشہ صدیقہ رضہ روایت کرتی ہین
ایک روز رسولؐ کے نزدیک کچھ مال آیا رات تک سب تقسیم کرکے چھے دینار باقی رہے پس آپ
تمام رات آرام نفرماے پچھلی رات مین جب کسی کو وہ دے چکے آرام کئے اور فرماے کہ اگر مین
مرتا اور یہہ چھہ دینار باقی رہتے میرا کیا حال ہوتا اور ایک وقت عایشہؓ کے دروازے پر ایک پردہ
دیکھکر رسولؐ فرماے یہہ پردیکے دیکھنے سے مجھے دنیا یاد آتی ہی فلان کو دیدالو انتہی ای مغضو
مسوو کی دنیا طلبی پر نظر کرو کہ کہتا ہی ترک اسباب کا نام توکل نہین ہی الخ پس رسولؐ کیون ترک
اسباب کئے اور حکم فرماے چنانچہ روایت ہی کہ جب رسولؐ کی وفات ہوئی عایشہ صدیقہؓ نے
ایک کمل اور ایک موٹی اِزار لا رکھے اور فرماے کہ یہی حضرتؐ کا اسباب ہی اور لکھے ہین روایت
ہی کہ ایک روز ایک کپڑا بوٹہ دار جناب رسالتمآبؐ کو ہدیہ آنے سے پہنے اور اسیوقت نکال کے
فرماے یہہ ابوجہیم کو دیو اور اسکی فلان کمل لاؤ کہ اسکے بوٹے میری آنکھ کو اپنی طرف لگالئے ہین اب
کونسا ایسا ہی کہ رسولؐ سے زیادہ زاہد و متوکل ہو کہ باوجود جمع اسباب کے اُسکے طرف نظر نکرے
اِسی لئے زہد وہ ہی کہ ترک اشیا و مباح کرے کہ اصل توکل ہی جیسا اوپر گذرا اگر بقدر کفایت
اسمین داخل نہین کہ وہ بھی حلال ہو جب ترک اسباب کفایت سے زیادہ ضروری ہی ترک یوہہ
اور تعین کہ جسکا ذکر قریب گذرا الطریق یا ولی واجب ہوا اور لینے والا اسکا ملعون کہ الدنیا ملعونۃ
وملعون ما فیہا وارد ہی اسی لئے کیمیاے سعادت کے تیسرے رکن کی چھٹی اصل سے مال کے آفتون مین
لکھتے ہین سو خلاصہ اسکا یہہ ہی آدمی کو قدرت مال پر ہوکر معصیت مین پڑا تو ہلاک ہوگا اگر صبر کریگا
تو محنت مین پڑیگا کیونکہ یہہ بڑی دشواری ہی اگر کیمیا پڑا دیندار ہو مباح چیزون کی لذت سے
بچنا دشوار تر ہی کہ جسکی نباہ کے لئے ضرور بادشاہ کی کمک کا محتاج ہوگا کہ اسکے آفات بہت سے
ہین اسی سے لئے رسولؐ حب الدنیا راس کل خطیئۃ فرماے پس یہہ آفت ایک نہ دس نہ سو بلکہ

بحساب ہین اور یہہ ایک خار و فرخ کا ساہی کہ جسکو نہایت نہین اگر تنعم اور حظ سے بچے تو
بھی اسکا تعلق خدا کے ذکر اور اسکے عظمت کے خیال سے کبھی نہ کبھی باز رکھیگا حالانکہ تمام عبادتونکا
خلاصہ ذکر ہی پس جو کوئی چاہتا ہی دنیا کے اسباب کے ساتھہ خاطر جمعی ذکر کی حاصل کرے وہ
اس شخص کے مانند ہی کہ پانی مین ڈوبے اور ارادہ کرے کہ نہ بھیگون اسی لئے عقلمند دنیا سے
قدر ضرورت پر اکتفا کئے اور حضرت رسالت پناہ اپنے اہل بیت کے لئے دعا مانگے کہ
یا اللہ میری آل کو قوت بقدر کفایت دے انتہی عرف شرع مین کفایت و ضرورت یہہ ہی کہ
موٹا کھانا اتنا کہ جان بچے اور کپڑا موٹا ایسا کہ بدن ڈہپے اور گھر ایسا کہ دہوپ اور بارش
تھنڈ کی پناہ رہے اور اگر ضرور ہو نکاح کرے گھر بھی عورت کو یا جورو والے مرد کو چاہئے
وگرنہ مسجد و یا خانقاہ بس ہی یہی خلاصہ کیمیائے سعادت اور احیاء العلوم کا ہی اسی لئے امام
حسنؑ بعد اتمام ایام خلافتِ کبری جو چہے مہینے تھے ترک قصد حکومت کئے **مسعود کی**
بدخلقی نہم رجا ترک کسب حلال الخ **ہدایت** مسعود کی عبارت سے جعل سازی
صاف نظر آتی ہی یعنے جواب مذکور سب صوفیہ کا عقیدہ ہی نہ فقط ہمارا اور قول مسعود کا اسواسطے
ہم کسب نہین کرتے ہین الخ محض افترا ہی کیونکہ انکا کسب نکرنا اسواسطے ہی کہ کاسب کا توکل
ضعیف ہی جیسا مسعود کی بدخلقی ہشتم مین اسکا بیان ہوا اور انکا ہر امر موافق اس فرمان
رسولؐ کے ہی ان اللہ یحب معالی الامور و اشرافہا و یبغض سفسافہا اسی لئے اہل بیت رسولؐ
(یعنی تحقیق کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی بہتر کامونکو اور دشمن رکھتا ہی نکمے کامونکو)
اور اکثر اصحاب رسول اللہ مانند اصحاب صفہ وغیرہ کے اور اکثر مشایخین کبار کسب وغیرہ ہرگز
نہین کئے چنانچہ آج یہہ بات اُن کی اولاد مین جو مسعود کے ہم مذہب ہین جاری ہی اور بعض
انبیا و اولیا جو کسب کئے یا تعلیم کے واسطے کئے جیسا رسولؐ نماز بھی قضا کئے وگرنہ شان رسولؐ
کی اس موافق نہین کہ نماز قضا کرے یا اپنے توکل کو چھپانے چنانچہ کیمیا کے چوتھے رکن کے

آٹھوین اصل سے توکل کے اعمال کے بیان مین ہی ابو جعفر حداد رحمۃ جو خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ
کے پیر ہین فرماتے ہین کہ مین توکل کے چھپانے کو بیس سال کسب کیا مگر کبھو اُس کسب کی کمائی
سے ایکدرم دیکر حمام کو نہین گیا سب خیرات کر دیا خلاصتاً الغرض بعض انبیا اور اصحاب کا
کسب اسلئے تھا کہ انکو سلطنت دینوی سے بھی علاقہ تھا اور اُس سے کچھ لیکر کھانیکو مکروہ
جانتے تھے کیونکہ وہ حق سب مومنین کا ہوتا ہی جیسا داؤد و سلیمان علیہما السلام نے یہ کہ
انکو یہ یقین تھا کہ ہمکو بن کسب کی روزی نہ ملیگی یہہ کام ناقصون کا ہی اور اسی کے نیچے
کیمیا مین لکھتے ہین اس مقام مین توکل کے تین درجے ہین پہلا درجہ جنگل مین بھی بے توشہ
جانا یہہ سب سے عالی ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ کسب نکرے اور جنگل مین بھی بے توشہ نجاوے
بلکہ کسی مسجد مین اقامت اختیار کرے پر لوگون سے توقع نرکھے تیسرا درجہ یہہ ہی کہ کسب سنت
اور شرع کے موافق کرے انتہی خلاصہ اور اسکے بعد لکھے ہین کسب کرنا توکل کا ادنی مرتبہ ہی
اور اُسکی حالت پیدا کرنے کی تدبیر مین لکھتے ہین کہ ایک عابد متوکل کسی مسجد مین تھا وہان کا
امام اسکو کہا کہ کچھ کسب کرنا تجھے بہتر ہی عابد نے کہا مجھے پڑوس کا ایک یہودی دو روٹی کا
روز کفیل ہی تو امام نے کہا کہ ایسا ہو تو کسب نکرے بعد اس نے کہا کہ تجھے خدا کے بھروسے سے
یہودی کا بھروسا زیادہ ہی تو امامت مت کیا کر اور ایک مسجد کا امام کسی سے پوچھا کہ تو
روٹی کہان سے کہاتا ہی اوسنے کہا ذرہ صبر کر پہلے جو مین نمازان تیرے پیچھے ادا کیا ہون
پھیر لون کیونکہ تجھے اللہ پر ایمان نہین ہی اور حذیفہ مرعشی اور ابراہیم ادہم اور ابو یعقوب
بصری رحمۃ اللہ علیہم کے حکایات بیان کئے ہین کہ بھوک پر بسبب توکل صبر کئے اور باوجود بھوک سے
مضطر ہونیکے کسب نہین کئے اور صاحب عیال کے توکل مین لکھتے ہین کہ اگر بھوک کی سختی پر
صبر نکر سکے تو کسب کرے کہ یہہ ادنی درجہ ہی اگر سختی کر سکتا ہی اور عیال بھی راضی ہون تب کسب نکرنا

اولی ہی کہ اعلیٰ درجہ ہی انتہی خلاصہ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقہا اب ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ کسیکو بن کسب کے قوت حلال ایسا ملے کہ اُسکی جان بچے
اور اسکے عبادات مین خلل واقع نہو اور اُسکو اللہ تعالی کی رزاقیت کامل پر بھروسا ہے
سو اسکو بھی کسب کرنا ضرور ہی یا نہین اگر کہے کہ اُسکو بھی کسب کرنا فرض ہی تو یہ سب مشائخین کا
خلاف ہی بلکہ اکثر علماے ظواہر کا بھی کیونکہ بہت علماے سلف بھی ایسی روزی سے عمر بسر کئے اور
کرتے ہین ہمارے امام کا دعوی توکل تام کا تھا کہ بن زہد کے آدمی متوکل نہین ہو سکتا
پس زہد تو بن ترک طلب حلال حاصل نہین بلکہ کمال وہ ہی کہ بہشت بھی نچاہے جیسا کہ احیا وغیرہ
سے اسی بحث مین اوپر لکھے گیا اور مسود کی بدخلقی یازدہم مین بھی اسکا جواب معلوم ہوگا کہ وہان
ایسے لوگون کا ذکر ہی کہ اپنی عمر عزلت مین آخر کئے ہین اور اُن کے اسما اور اقوال بھی لکھے
جاوینگے انشاء اللہ اور مسود نے حدیث جعل رزقی تحت ظل رمحی کا معنے یا لسبب بے سمجھی کے
ایسا لکھا ہی یا لسبب تحریف معنوی کے کیونکہ رسولؐ فرماتے ہین رجعنا عن جہاد الاصغر الی
جہاد الاکبر ترجمہ پھر گئے ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی طرف پس اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ حضرتؐ آپ ہی جہاد اصغر سے جہاد اکبر طرف پھر گئے ہین اور جہد وہ اُسکے عامل ہین اور اہل دنیا
مانند کتون کے دنیا کے لذات مین دانت لگاتے ہین جیسا حدیث مین آیا ہی الدنیا جیفۃ و
طلابہا کلاب بااین اگر کہین کہ رسولؐ کا کسب جہاد اصغر ہی اور مخالف اُسکا ذلیل وصغیر
پس اسمین دوسرے کسب کے کاسب اور کسب بالکل نکرنیوالے برابر ہوے اب ہم حدیث کے صحیح
معنے بیان کرتے ہین اہل انصاف کو ضرور ہی کہ داد انصاف کی دیوین یعنے رسولؐ فرماتے
ہین کہ اللہ تعالی مجھے کفار سے جہاد کرکے انکا مال لیکر تصرف مین لانیکو حلال کیا ہی بخلاف
دوسرے انبیا کے کہ انکو مال کفار کا لینا درست نتھا اور فرماتے ہین گرا دے گئی ذلت اور

ہلکا ئی اُسکو جو میرے حکم کا خلاف کیا یعنے اسلام نہ لایا یعنے عورتون کو منکرین کے بے نکاح
اپنے علاقے مین لانا اور بندے بنانا اور گہرونسے نکال دینا میرے واسطے اللہ تعالی نے
حلال کیا ہی کہ یہہ بھی دوسرے انبیا کو نتھا نہ یہہ کہ جو شخص مسلمان جہاد نکرے وہ بھی
ذلیل و صغیر ہو بلکہ ایک وقت فقرا صحابہ رسول سے عرض کروانے کہ ہم بسبب محتاجی کے
نہ خیرات کر سکتے ہین نہ جہاد تو آپ نے ان کے رسول کی بڑی تعظیم کر کے فرمایا کہ
تمہاری ایک تسبیح اغنیا کے ہزار دینار کے خیرات اور بندونکے آزاد کرنے اور جہاد کرنے
سے افضل ہی کیونکہ وہ لوگ ہمیشہ جہاد اکبر مین مصروف تھے اور رسول سے منع کسب مروی

ہی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ لا تتخذ والضیعة فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی
ابن مسعود رض نے کہا کہ فرمایا رسول نے مت اختیار کرو تم جائداد کو سو رغبت کرو گے تم دنیا مین روایت کیا اسکو ترمذی اور
فی شعب الایمان - عن جبیر بن نفیر مرسلا قال قال رسول اللہ ما اوحی الی ان اجمع المال
بیہقی نے شعب الایمان مین - جبیر بن نفیر نے بطریق ترسیل روایت کر کے کہا کہ فرمایا رسول نے نہین اوحی کی میری طرف یہ کہ جمع کرون مین
واکون من التاجرین ولکن اوحی الی ان سبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک
مال اور ہون مین بیپاریون سے مگر وحی کی میری طرف یہ کہ تسبیح کر اپنے رب کی حمد کی اور ہو سجدہ کرنیوالون سے اور عبادت کر اپنے رب کی
حتی یاتیک الیقین رواہ فی شرح السنة وابو نعیم فی الحلیة عن ابی مسلم اور مسعود حدیث
جبتک کہ آوے تجھے یقین روایت کیا اسکو شرح سنت مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ابی مسلم سے
اطیب ما اکلتم من کسبکم الخ جو دلیل لایا ہی مسعود کے جبل مرکب کی دلیل صریح ہی کیونکہ یہہ
دلیل ہماری ہی کسواسطے کہ ایک حدیث دوسرے حدیث کی تفسیر ہوا کرتی ہی رسول
فرماتے ہین کہ تمہارے تین باپ ہین ایک وہ کہ جس سے جنے گئے ہو دوسرا سسرا
تیسرا جو علم دین سکھایا پس مریدین فرزندون مین داخل ہین کہ انکی وساطت سے
جو پہنچے پیرون کے لئے بہی اطیب ہی اس حدیث کے موافق اور امام احمد رح کی روایت
کا خلاصہ یہہ ہی کہ بے صبر آدمی کو بھیک مانگنے سے کسب کرنا اچھا ہی چنانچہ ایک شخص
رسول سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ کچھ تو رکھتا بھی ہی تو اسنے عرض کیا کہ ایک
کاسہ چوبین اور ایک چادر آپ نے کاسہ منگواکر فروخت کر کے ایک تیشہ منگا کر اسکو

دیگر فرمائے کہ لکڑی کاٹ کر اپنا گذر کرنا بھیک نہ مانگنا انکو اپنے ہات کے کسب کا ہی مال پاکیزہ

ہوتا اصحاب رسول کوئی اسبات سے محروم نرہتے کیونکہ انکو ایسے باتون کی تری حرص تھی

اور بیہقی رح کی روایت مین جو فرضیت بیان ہی مضطر کے لئے ہی کہ اسکو بن کسب کے کچہ نملے

اور جان کا خوف ہو یا بھیک مانگنا ضرور پڑے کہ حرام ہی نہ یہہ کہ سب پر فرض ہی جیسا نماز

روزہ وغیرہ بلکہ یہہ فرض نکاح کے مانند ہی مضطر کے لئے افسوس ہی کہ یہہ تحریفات بدشوقی

معانیون مین کرنا اور عالم کو راہ حق سے فریب دیکر بہرانا دین کی چوری ہی اسی لئے رسول

فرمائے کہ علما دین کے چور اور رہزن ہین کسواسطے کہ اکثر اولیائے کبار جوانکے بعض کا ذکر

مسود کی بدخلقی یازدہم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی بلکہ اکثر اصحاب رسول اللہ بقول مسود

کے خدا کے گناہ گار ٹہرے کہ مانند جہدیون کے کسب نہین کئے اور آج بہت مشائخ مسود کے

ہم مذہب کسب نہین کرتے ہین کہ اونکے مریداونکی خدمت کرتے ہین **مسود کی بدخلقی**

دہم رجا دعوی اہل سنت وجماعت مین ہونیکا کرنا الخ ہدایت

یہہ اعتراض بھی مسود کا مانند اعتراضات ماقبل کے یا دلیل جہل مرکب ہی یا دین کی چوری

کیونکہ اول اُسنے کلام امام مین تحریف کیا دوسرا اکابرین صوفیہ نے جس امر کی تحقیق کی

اسکو اعتقاد خوارج بیان کیا پس لازم ہوا کہ اکثر لوگ جو سنت جماعت کہلاتے ہین انکا اعتقاد

بھی خوارج کے اعتقاد سے ملا یعنے جو لوگ اولیاء اللہ کے مرید او معتقد ہین سب کے سب

خوارج بنے مگر چند مسود سریکے جو منکر اولیاء اللہ ہین وہی سنت جماعت ٹہرے الحاصل

حسینی مین لکل وجہتہ ہو مولیہا الآیہ کی تفسیر مین لکہا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر ایک

کے گہمنڈ سے ایک چیز نکلے اور ہر ایک کے دل سے ایک چاہت ظہور کرے کہ وہ اُسکا قبلہ

ہی اور یہہ ابیات بھی لکہا ہی **نظم** قبلہ شاہان بود تاج وکمر ٭ قبلہ ارباب دنیا سیم و زر

قبلۂ صورت پرستان آب و گل ٭ قبلۂ معنی شناسان جان و دل ٭ قبلۂ زہاد محراب قبول ٭
قبلۂ بدسیرتان کار فضول ٭ قبلۂ تن پروران خواب و خورش ٭ قبلۂ انسان بدانش پرورش
قبلۂ عاشق وصال بی زوال ٭ قبلۂ عارف جمال ذو الجلال ٭ اور یاایہا الذین آمنوا آمنوا
کی تفسیر مین لکھا ہی از حضرت سید الطائفہ جنید قدس سرہ منقول است کہ فرمودند یاایہا الذین
آمنوا آمنوا پنجاہ سال است کہ در ایمان آوردنم و در ایمان تازہ کردن ہنوز درانم **مثنوی**
دمی بی حق زدن محض گناہ ہست ٭ بخود مشغول گشتن کفر راہ ہست ٭ ترا ہر دم کشد پندار ہستی
سوی ظلمت سرای خود پرستی ٭ خودی کفر است نفی خویش کن زود ٭ کہ جز حق در حقیقت
نیست موجود ٭ اور علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاء الدین آبری کے انفاس قدسیہ سے
قسم دوم کے بارہوین رشحے مین لکھا ہی مولانا موصوف نے اس امر کو بیان کرکے
شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ کا یہ شعر دلیل لائے ہین **شعر** ہر آن کو غافل از
حق یک زمان است ٭ در اندم کافر است اما نہان است ٭ اگر آن غافلی پیوستہ بودی ٭ در
اسلام بروی بستہ بودی ٭ اور خواجہ امامی اصفہانی کے پہلے رشحے مین لکھا ہی کہ فرماتے
ہین فکر در حقایق و توجہ بجزیات مین کفر است **مصرع** باخودی کفر و بیخودی دین است ٭
اور بہت سے اولیاء اللہ سے ایسا ہی منقول ہی اور جو منکر اولیاء اللہ ہی اسکا قول
مجہول ہی فاما جسکو اس امر کی تحقیق منظور ہی انصاف نامے کا باب پنجم دیکھین کہ اسمین
اس امر پر جو آیات کہ دال ہین سو بھی لکھے ہین مگر یہان استے پر ہی کفایت ہوا اور امام محمد غزالی
احیا اور کیمیا وغیرہ مین یہی لکھے ہین کہ کوئی شخص جسکے قید مین اور جسمین مشغول ہوا وہی
اسکا خدا ہی کہ یہ فرمان امام ع کا ہی چنانچہ انصاف نامے کے باب مذکور مین یون ہی
نقلست کہ حضرت میران علیہ الصلوۃ والسلام فرمودند وجود حیات دنیا کفر است یعنی

۱۷۴

زلیستن یکجان ہر کہ خواہد ہستی وخودی گوئیم اموال واولاد وجزآن متاع حیات دنیا نام
کردند پس مراد اس نقل سے یہہ ہی کہ جو اللہ تعالی سے غافل ہو کر اپنی ہستی یعنے دنیا کی محبت
اور زندگی مین مشغول ہوا کہ وہ مال وزن وفرزند وغیرہ اسباب زندگی دنیا ہی کافر ہوا
کہ اللہ تعالی سے منہہ پھیرا یہی معنی کفر کا ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی زین للناس حب الشہوات
من النساء والبنین الآیہ رجا اب سوال یہہ ہی کہ زنان وفرزندان الخ **ہدایت**
یہہ سوال بھی دلیل ناوانستگی مسودی ہی کیونکہ دنیا کے تین درجے ہین ایک درجہ مقدار ضرورت
کا کہ کہانا لباس گہر مرد کو عورت اور عورت کو مرد وغیرہ آدمی کو بجز اسکے گزر نہین یہہ اشیا
بقدر کفایت داخل دنیا نہین چنانچہ رسول دعا مانگتے ہین یا اللہ قوت آل محمد بقدر کفایت
دے اور ابراہیم ع ایک وقت اپنے ایک دوست سے قرض مانگے وحی آئی کہ یا ابراہیم
مین تیرا دوست ہون تو قرض میرے سے کیون نہین چاہا تو عرض کئے کہ یا الہی مین جانتا ہو
کہ دنیا تیری مغضوب ہی اسلئے مین ڈرا پھر وحی آئی کہ بقدر ضرورت دنیا نہین ہی چنانچہ حدیث
مین آیا کہ رسول فرماتے ہین دنیا کو اہل دنیا کے ساتھ چھوڑ دو کہ جسنے اسکو حاجت سے زیادہ
لیگا وہ اسکی ہلاکت کا سبب ہوگی دوسرا درجہ مقدار حاجت کا ہی تیسرا درجہ مقدار زینت
کا لاکن جو مقدار ضرورت پر اکتفا کیا وہ زاہد ہی کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرمایا ونہی النفس عن
الہوی فان الجنۃ ہی الماوی مشکات کے باب القیامت مین ہی کہ رسول فرماتے ہین
شرم ڈہانپے اتنا کپڑا اور بھوک دفع کرے اتنی روٹی اور گرمی سردی سے بچے اتنا گھر
روز قیامت داخل پرسش نہین اور جو زینت کو اختیار کیا ہلاک ہوا کہ جسکے لئے اللہ تعالی
فرماتا ہی من کان یرید الدنیا نوتہ منہا مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور حاجت کے مقدار پر جو
اسکے استعمال سے انبیا اولیا علیہم الصلوۃ والسلام ڈر کر قدر ضرورت پر ہی اکتفا کئے تصرف کرنا

از بس خطرناک ہی یہہ سب خلاصہ کیمیاء سعادت کا ہی پس اُس سے معلوم ہوا کہ بقدر کفایت
دنیا مین داخل نہین ہی کہ ترجیح بلا مرجح کہا جاوے اور ترک اُسکا بالکلیہ رہبانیت ہی
اور میان جب مسود سے کچہ بات بن نہ آئی تبر تبر کی بولی پر آیا الیسون کے لئے اللہ تعالی
فرمایا ہی اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا مسود کی بدخلقی یازدہم - رجا -
سنت اجابت دعوت الخ ہدایت خود مسود کے کلام سے چوری اور تحریف ظاہر ہی
یعنے لکھا ہی کہ دائرے کے باہر موافقین مذہب کے مکان پر بھی واسطے ضیافت کے نجانا الخ
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دایرے کے اندر ضیافت کو جاتے تھے پھر ترک مطلق ثابت نہوا
اور باب ہشتم انصاف نامے کا ترک ملاقات تارکان ہجرت اور اہل دنیا مین ہی چنانچہ انصاف
نامے کی عبارت یہہ ہی باب ہشتم میل کردن و دوستی کردن با تارکان ہجرت حضرت میران
علیہ الصلوۃ والسلام منع فرمودہ اند و درین باب آیات قرآن و نقلہاے حضرت میران علیہ السلام
بسیار است اس عبارت سے دیکھئے کہ بنائے باب یا ترک اجابت دعوت مین ہی یا ترک
صحبت تارکان ہجرت مین اور چند نقل بھی اس سے لکھے جاتے ہین نقل است از حضرت میران
علیہ السلام اگر کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراسان رفتہ باشد و قرابتان او در گجرات باشند
و میل دل او سوے قرابتیان باشد آنکس ظالم است و در حق ایشان این آیتہا خواندند یا ایہا الذین
امنوا لا تتخذوا آباءکم و ابناءکم و اخوانکم اولیاء الآیہ - قولہ تعالی والذین لم یہاجروا مالکم من
ولایتہم من شئی حتی یہاجروا الآیہ نقلست کہ حضرت میران و مہاجران کہ در خانہ کسی نہ از جہت
طعام خوردن و نہ در مرض و نہ در معذرت رفتند مگر درون دائرہ نقلست از میان
عبدالقادر برادری از احمدآباد آمدند و از سید مصطفی عرف غالب خان میران سید محمود را
سلام آوردند میران بسیار زجر کردند کہ اینجا چرا رفتی کہ سلام آوردی نقلست کہ وقتی ملک

۱۷۷

المہدا وعنہ باد ائرہ نزدیک ہر والہ چند روز ماندند فرمودند کہ مبادا کسی برای ملاقات قرابتان روند در شہر پس باز در دائرہ نیایند ہر جا کہ خواہند بروند یا ہمانجا بمانند دیکھئے کہ ان نقلون سے ترک اجابت دعوت ہی یا ثبوت سنت عزلت کہ جسپر اکثر اکابرین اہل تصوف کا اتفاق ہی اللہ تعالی فرماتا ہی قل اللہ ثم ذرہم یعنے اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول رہ اور اہل دنیا کو چھوڑ اور فرمایا واہجرہم ہجرا جمیلا یعنے چھوڑ اہل دنیا کو پورا چھوڑنا اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے روایت کیا کہ رسول م فرماتے ہین ایک زمانہ آویگا کہ آدمیونکا دین سلامت نرہیگا مگر بھاگے ایک جا سے دوسری جاے کو اور ایک پہار سے دوسرے پہار کو اور ایک سوراخ سے دوسری سوراخ کو مانند لومریون کے جو اپنے کو لوگون سے چھپاتے ہین ابن سیرینؒ سے روایت ہی فرماے عزلت عبادت ہی اور رسول ایک مدت غار حرہ مین عزلت اختیار کئے تھے اور مالک بن انس رضہ اور سعید بن زید رضہ کہ اکابرین صحابہ سے تھے ایسا عزلت اختیار کئے تھے کہ تادم مرگ نہ جماعت کی نماز مین حاضر ہوئے نہ جنازے مین نہ کسیکی ملاقات کو نہ عیادت کو بلکہ عزلت کی فضیلت کو اکابرین سلف اتفاق کئے ہین مثلا سفیان ثوری ابراہیم ادہم داؤد طائی فضیل عیاض ابراہیم خواص یوسف اسباط حذیفہ مرعشی بشر حافی رضی اللہ عنہم اجمعین وہم رضوا عنہ یہہ خلاصہ کیمیاے سعادات کا ہی با این اس عزلت مین اتنا اعتدال بدرجہ کمال ہی کہ جس سے کوئی فرض یا واجب یا سنت ترک نہین ہوتا اور اکثر آفات و منہیات سے بچاؤ ہی مثلا نماز جنازہ اور اشاعت اسکی اور نماز جماعت وغیرہ اور ترک صحبت اہل دنیا کہ جسکے لئے رسول عائشہ صدیقہ رضہ کو فرماے کہ مجھہ سے اول بہشت مین ملنا چاہتی ہی تو اہل دنیا کی صحبت ترک کر اور فرماے صحو دنیا کو اہل دنیا کے ساتھہ چھوڑو بلکہ دنیاداروں کی دنیا کو دیکھنا منع فرماتے رسول کو اللہ تعالی فرمایا لا تمدن عینیک الی ما متعنا الایہ اور رسول فرماتے مت دیکھو تم ان کی دنیا کو کہ وہ

تمہارا فتنہ ہی اور یہہ بھی سبب تھا کہ وائرے کے باہر رہنے والونکو فاسق جانتے تھے چنانچہ
کیمیا کے تیسرے رکن سے پانچوین اصل زین ہی ایک روز عیسی م کا گذر ایسے مقام مین ہوا
کہ جہان مردون کے بہت ہڈیان پڑے تھے آپ نے حواریون سے فرمایا کہ یہہ لوگ خدا کے
غضب سے مرے ہین حواریون نے انکا کشف حال چاہنے سے آپ نے پکارے ای اہل قریہ
سو ایک شخص آواز دیا آپ نے پوچھے تم کیا ہے اُس نے کہا دنیا کو دوست رکھنے کے سبب سے
ہمپر خدا کا غضب ہوکر سب ہلاک ہوکر دوزخ مین ہین آپ نے کہے کہ تو ہی جواب دینے کا کیا سبب
وہ عرض کیا سب کے منہہ مین لگام ہین میرے منہہ مین نہین اسکا یہہ سبب ہی کہ مین اُنمین تھا مگر
دنیا کو دوست رکھنے مین اُن مین داخل نتھا الخ اور حدیث مین آیا ہی کہ فاسق کی دعوت قبول نا
نکچاہنے اور امر معروف کرنے نکرنے کی آفت سے بچنا ہی اور مسود احادیث کے معانیون مین
بھی از بس تحریف کیا یعنے اجابت کہ معنی مین قبول کرینگے ہی اسکو حاضر ہونیکا معنی کہدیا اور ترک
دعوت کہ بعذر منع ہی اسکو مطلقا حمل کیا یہہ کہنا اسکا ہماری دلیل ہی چنانچہ لکھا ہی اسی لئے
تھا جب کھانا وایرے کے اندر لایا جاتا تھا کھاتے تھے الخ پس معلوم ہوا کہ دایرے کے باہر
بسبب اندیشہ وقوع آفات کثیرہ کے نہ جاتے تھے کہ یہہ ترک اجابت نہین ہی بلکہ عین اجابت
ہی کہ یہی سنت ہی اب جاننے کہ مسود جیسا احادیث کی صحت امام ع کے موافقت پر منحصر ہونے مین
ہمپر افترا کیا ہی ویسا ہی یہہ سب اُسکے مفتریات ہین کہ اسکا ذکر عقیدہ ہفتم اور دلیل ہفدہم
مین بدلایل قاطعہ ہوچکا عذب من کذب **مسود کی بدخلقی دوازدہم**
رجا کہ راس واصل تمامی بداخلاقیون کی ہی الخ **ہدایت** مسود کو دروغ گوئی مین
اتنا کمال ہی کہ اس مثل کی حد تک پہنچا یعنے دروغ گو تیم بروی تو کیونکہ ہمارے امام علیم فرضیہ
پڑہنے مین تاکید شدید فرماتے تھے چنانچہ انصاف نامے کے باب نہم مین کہ مسود جسکا

١٧٩

حوالہ دیا ہی یون مذکور ہی نقلست از بندگیمیان ملک جون برخوردار رض کہ بعضے خراسانی پیش
میران گفتند کہ یاران شما نماز گزاردن ہم نمیدانند میران علیہ السلام زجر کردند و فرمودند کہ این
مقدار ریش کجا دراز کردید نماز گزاردن ہم نمیدانید فرمودند میان یکدیگر بیاموزید نقلست
از بندگیمیان لاڑ شاہ رض کہ حضرت میران علیہ السلام فرمودہ اند کہ علم لابدی میباید تا نماز وروزہ
وما نند این افعال در دین رسول اللہ درست خواہد نقلست از میان عبدالفتح کہ در شہر نہروالہ بدست
بندگیمیان شاہ نظام رض کتابی میران ع دیدند حضرت میران ع پرسیدند چہ میخوانید عرض کردند کتاب
پس از دست میان گرفتند و بر فتند و بعد از چند روز در ناگور باز بدست میان مذکور کتاب
دیدند باز منع کردند بعدہ ہوس خواندن علم تمام منقطع کردند بعد مدتی در خراسان میان
مذکور را حضرت میران ع فرمودند چیزی علم حدیث بخوانید چونکہ کسی کامل شد زبان ندارد
نقلست از میان نظام غالب رض در خراسان حجرہ ملک معروف رض و میان مذکور متصل بود
میان نظام غالب را ملک معروف پرسیدند شما را چیزی خواندن می آید گفتند اندک اندک
فرمودند بعد از مشغولی گاہی چیزی بخوانید باز ملک مذکور فرمودند کہ حضرت میران ع را بپرسم
پس ہر دو پیش میران ع رفتند حضرت میران ع در خلوت نشستہ بودند ہنوز این معاملہ بسمع مبارک
نرسیدہ بود کہ این رباعی خواندند **رباعی** علمی بطلب کہ باتو ماند تو آندم کہ ترا ز تو رہا ند
آن علم فریضہ را بخوانی تو تحقیق صفات حق بدانی تو و نیز فرمودند کسیکہ بسیار خواند بسیار خوار شد
یا طلب دنیا کند یا عجب بسیار شود بعدہ فرمودند آنچہ بندہ ذکر کردن گوید بکند تا بینائی خدا
حاصل شود اب جانئے کہ پہلی دوسری نقل سے ثابت ہوا کہ امام ع علم رسمی لابدی تر جو پہنچے
کہ وہ بھی علم فریضہ میں داخل ہی زجر و تاکید فرمائے ہین کسواسطے کہ علم ظاہری علم باطنی
کے لئے مانند وسایل کے ہی جیسا کہ نماز کو وضو اور طہارت ظاہری کہ جسکا ذکر آگے قریب

ہوگا انشاءاللہ تعالی تیسری نقل سے یہی تحقیق ہوا کہ سالک مبتدی کو زاید حاجت سے
تر رہنا منع ہی کس لئے کہ بندگیان شاہ نظام رضہ جب امام ؑ کے حضور مین آئے طالب العلمی
کر چکے تھے جیسا مسودا اپنی کتاب کے دوسرے باب مین بچیسوین صفحے پر لکھا ہی اور امام
محمد غزالی رحہ کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے زاہد قناعت کرنیکے چیزون کے بیان مین
لکھے ہین کہ جنید بغدادی رحہ فرماتے ہین دوست نہین رکھتا ہون یہہ کہ صوفی کچھ پڑہے اور لکھے
اور علی بن الحسین نے مولانا علاؤالدین آبری رحہ کے احوالات مین لکھا ہی مولوی گفتند کہ در مبادی
حال در ہرات بتحصیل علوم اشتغال داشتم چون ملازمت حضرت مولانا سعدالدین قدس سرہ اختیار
کردم فتوری در مطالعہ پیدا شد متردد بودم کہ آیا بتمام ترک تحصیل نمایم یا گاہی مشغولی کنم
درین اندیشہ روزی از شہر بیرون آمدم چو بدر مدرسۂ میر فیروز شاہ رسیدم بجماعت خانۂ وی
درآمدم و در را از اندرون بستم و لپشت بمحراب نشستم و در اندیشہ تحصیل و ترک آن افتادم ناگاہ
از گوشۂ محراب آوازی شنیدم کہ گویندہ گفت ترک نما و بیا سا ، حال بر من بگشت از انجا
بیرون آمدم و روی بخیابان نہادم تا بتل قطبان رسیدم دران گورستان دیوانۂ بود نجم الدین
عمر نام ناگاہ از دور پیدا شد و با خود زمزمہ میکرد گفتم پیش وی روم و بہ بینم کہ درین باب چہ میگوید
چون نزدیک او رسیدم گفت حالیکہ در مسجد فیروز شاہ بودی نہ ترا گفتم کہ ترک نما و بیاسا
متحیر شدم و از پیش برگشتم و داعیہ ترک و تجرید غالب شد بہمان قدم بملازمت مولانا سعدالدین
قدس سرہ آمدم و دران محل ایشان تنہا در مسجد جامع جائی مراقب نشستہ بودند چون پیش ایشان
نشستم سر برآوردند و فرمودند کہ اطرح و افرح مثل مشہور ست حاصل آنکہ ترک تحصیل
بی حاصل میباید کرد و تمامی روی در این نسبت میباید آورد و ازین سخن کہ ایشان فرمودند
خاطرم بتمام از تردد و خلاص یافت اور مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی قدس سرہ کے

١٨٠

احوالات مین لکھا ہی مولانا عبدالرحیم کاشغری کہ از دانشمندان مقرر ہرات بود چنین میگفتہ

ست کہ تا خدمت مولانا عبدالرحمن جامی ترک مطالعہ نکردند و روی بطریق صوفیہ نیاوردند

مارا الیقین نشد کہ بہتر از مطالعہ و تحصیل علوم رسمی کاری دیگر میباشد و فوق مرتبہ دانشمندی

امر دیگر میبوده ست اور مولانا سعدالدین کاشغری کے انفاس قدسیہ مین لکھا ہی بہر شحہ

میفرمودند کہ خواجہ محمد پارسا رح فرموده اند کہ حجاب میان بنده و حق سبحانہ تعالی این

انتقاش صور کونیہ ست در دل و این انتقاش بسبب صحبتہای پراگنده و سیرہا و دیدنہای

الوان و اشکال گوناگون زیاده میشود و در دل جا نہ میکند و بمحنت و مشقت تمام نفی میباید کرد

و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن سخنان رسمی و کلمات شتی آن نقوش می افزاید و از

مشاہده صور جمیلہ و استماع نغمات و سازہای طرب انگیز آن نقوش در حرکت و تموج می آید

و این جملہ موجبات بعد و غفلت ست از حق سبحانہ تعالی و طالب را نفی ازان کردن واجب

ست پس باید کہ از ہر چہ خیال را می افزاید بواجبی اجتناب نماید و با دل صافی توجہ بجناب

حق کند الخ اور ے رشحہ مین لکھا ہی اہم آداب دل را از حضور اغیار نگاہداشتن ست چہ خیر و چہ شر

ہر دو برابر ست در حجاب بودن از حق تعالی سبحانہ اور ۸ رشحہ مین لکھا ہی میفرمودند کہ حق سبحانہ

تعالی بپیغمبر خود را طریقہ مراقبہ تعلیم کرده ست آنجا کہ فرموده ما تکون فی شان وما تتلوا منہ من قرآن و

لا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ اصل مسئلہ اینست کہ حق سبحانہ تعالی فرموده

ست و حضرت رسالت را تعلیم کرده خلاصہ کار اینست کہ بجناب حق سبحانہ مشغول باشید حق سبحانہ

بہ بنده از ہمہ نزدیک تر ست و از نزدیک تر گفتن ہم نزدیک تر ست چراکہ در حال قرب

عبارت نمی گنجد وقتیکہ قرب را بعبارت در آورند بعد میشود اور دسوین رشحہ مین لکھا ہی

فرمودند کہ در ابتدا باید کہ بہیچ چیز مشغول نشود مگر بنفی خواطر آنہا کہ مسایل مطالعہ میکنند و سخنان

۱۸۱

از انجا می چینند ایشان از ہیچ نفعی نیست اینہا ہمہ بیکار یہاست راہ حقسبحانہ تعالی وکار را و
رفتنی وکردنی ہست نہ گفتنی وشنیدنی اگر کسی پیش پادشاہ در بغداد نشستہ باشد و در حضور
بادشاہ دایم تواند بود و بادشاہ مکتوبی بشام فرستادہ باشد ازان مکتوب غائبانہ حظی
میگیرند باید کہ ہر کسیکہ جاہل و بی عقل و غافل باشد کہ حضور بادشاہ باختیار خود دور شود و از
برای خواندن آن مکتوب از بغداد روی بشام نہد اور مولانا محمد روجی رہ کے ذکر مین لکھا ہی
میفرمودند کہ در مبادی حال در سقایہ مسجد بودم و کتاب مثنوی در دست داشتم ناگاہ حضرت
مولانا بسقایہ درآمدند و فرمودن از خواندن مثنوی کاری نکشاید سعی کنید کہ معانی آن از دل
شما جوشد میفرمودند کہ وقتی ایشان بحجرۂ من درآمدند و مصحفی بر کنار طاق دیدند فرمودند
کہ آن چہ کتاب ہست گفتم مصحف ہست فرمودند کہ اینہا علامت بیکاریست یعنی مبتدی را باید
کہ در بدایت سلوک بطریق نفی و اثبات مشغول بود تلاوت قرآن کار متوسطانست و نماز
یعنے نماز نوافل گذاردن کار منتہیان اہل بدایت را اہم مہمات نفی و اثبات ہست اور رشاد
السالکین کے مقدمے مین کہ خلاصہ معدن الاسرار کا ہی لکھا ہی و دیگر ذاکر را باید کہ در حین
اشتغال بذکر تا فراغ آن بجز صلوۃ فریضہ و سنن موکدہ بنماز تطوع و اوراد و وظائف
بلکہ بتلاوت قرآن ہم متوجہ نگردد و در رسالہ ثمرۃ الحیوۃ مکتوب است کہ بہترین عبادات
و نیکوترین طاعات در جمیع احوال و اوقات ذکر حق است سبحانہ زیراکہ نافی ماسوا اللہ است
و مثبت اسرار اوست چوتھی نقل اسبات کی دلیل ہی کہ علم فانی سے علم باقی سیکھنا افضل
ہی جسکے سبب اس ہستی موہوم سے رہائی ہو کہ واردہی موتوا قبل ان تموتوا اور علوم فریضہ
حسب حال ہر ایک شخص کے ہین مگر اُن سے اس علم کو پڑہے کہ جس سے صفات حقتعالے
شانہ جانے اور زاہد صلی الحاجات پڑہنے والا یا طالب دنیا مین گرفتار رہے یا عجب و تکبر مین

چنانچہ کیمیا کے پہلے رکن کے دوسری اصل مین طلب العلم فریضۃ کی شرح مین ہی کہ علم
ہر آدمی کے حال کے موافق متفاوت ہی یعنے ہر مسلمان پہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی ہمارا
خالق ایک ہی اور اسکو فرشتے ہین اور اُس کے کتابان سچے ہین اور اسکے احکام رسولون
کی معرفت سے بھیجے ہین اور آخر ایک روز قیامت کا ہی کہ اُس روز سب مردے اُٹھینگے
اور تقدیر نیکی اور بدی کی اُسی سے ہی اور نماز کے روزے کے اور زکوۃ کے اور حج کے
اور جورو والے کو متعلقات نکاح کے اور عورت کو مرد کی خدمت کے موافق اور بیپاری
کو فرق بیع و ربا کا اور جو اسکے متعلقات ہین جاننا فرض ہی مگر ہر بالغ عاقل مسلم کو اللہ تعالی
کی پہچانت واجب ہی کہ اُسکا جاننا بجز علم سلوک کے کہ وہ بغیر از کسی شیخ کامل کے حاصل نہوگا
پس اسی سے ثابت ہی کہ یہان جسقدر راندھا وہان اسقدر راندھا ہی۔ اور آدمی جب منطق
حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کے طرف مشغول ہوا تو اُس بیمار کے مانند ہوگا جو ایک
چیز کھایا جس سے بیماری اسکی بڑھ گئی کیونکہ یہ علوم اکثر حسد و ریا و فخر اور عداوت اور نخوت
اور مکر اور حب جاہ کا تخم دلمین بوتے ہین جتنا زیادہ پڑھیگا اُسکی بیخ دلمین محکم تر ہوگی
اور جب صحبت رکھیگا الیسون سے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہون تو ایسا ہو جاتا ہی کہ ندامت
اُن سے توبہ کرنا دشوار ہو۔ خلاصہ اور معرفت الٰہی بجز ذکر فکر کے کہ وہ کسی پیر کامل سے بسند
صحیح حاصل کیا جاوے محال ہی انتہی اور تیسرے رکن کی پہلی اصل مین ہی سالک کو پہلے
مرتبے مین چند شرط ہین پہلی شرط یہہ کہ اپنے مین اور خدا مین جو پردہ ہوا اسکو اٹھا دیوے
کہ وہ مال وجاہ و تقلید و معصیت ہی مال زاید ضرورت سے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور
جاہ بھی از بس بد ہی اور تقلید اس لئے بد ہی کہ کسیکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظرے
مین رہیگا اور معصیت دلکو اندھارے مین ڈالتی ہی جب ان سب باتون سے پاک ہوا تو

"ایسا ہوا کہ طہارت کرکے نماز کو تیار ہی، اب اسکو امام چاہئے سو وہ پیر ہی کہ بن پیر کے پیدہ
چلنا نہین ہوسکتا ہی کہ شیطان کے ہزار راہ اُس سے ملے ہین جب پیر پکڑے اپنے کو پیر کے
ایسا سپرد کرے کہ پیر کی خطا کو اپنی منفعت سمجھے یہہ سب مانند پاکی زمین کے ہی اب بیان تخم ذکر
الٰہی کا بووے لیکن سلوک سے پہلے اُسکی حقیقت نہ جانا ہو کیونکہ اسکا علم بسبب انتظار معلوم
کے حجاب ہوتا ہی اور اسکی حقیقت لایق قیل و قال نہین کیونکہ یہہ راہ سلوک ہی یہہ سب کہنے
سے مقصود یہہ ہی کہ آدمی اسپر ایمان لاوے کہ اکثر علما اسبات کے منکر ہین اور جو بات علم
رسمی کے برخلاف ہو اُسے باور نہین کرتے ہین انتہیٰ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسعود ہمارے
امام پر افترا کیا ہی اور ہمارے امام علم بقدر فرض پڑہنے اور سیکھنے ہر شخص کے حال کے موافق
فرماے ہین اور علم سلوک بغیر اتباع کسی پیر کامل کے حاصل ہونیوالا نہین اور ایسا ہی یواقیت
کے تیسرے فصل اور تیسرے مبحث مین بھی لکھا ہی اور شاہ شرف یحییٰ منیری رح مکتوب پنجم
مین فرماتے ہین باجماع مشایخ طریقہ پیر طلب کرنا فرض ہی کہ یہ علم و سلوک بے پیر ممکن
نہین **رجا** اور میرانؑ کا یہہ قول الخ **ہدایت** یہہ مسعود کی جہل اور تعصب کی دلیل
ہی یعنے فرمان امامؑ کا یہہ ہی نقلست کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ برا فہم معنی قرآن و فقیکہ
بیان کردہ شود نور ایمان بس است مراد اس فرمان سے یہہ ہی کہ بعد پڑہنے قرآن اور اُسکے
معنے ظاہر سمجھنے کے دقایق و حقایق قرآنیہ سمجھنے نور ایمان بس ہی چنانچہ اُسپر لفظ فہم اور بیان
دلالت کرتا ہی کیونکہ بیان ہر کلام کا بعد اُسکے علم کے ہی مسعود داب علما کو بھی خیال نکیا جہان
کچھ دقیقہ ہو فافہم لکھتے ہین اور یہہ فرمان امامؑ کا مطابق قرآن و حدیث کے ہی جیسا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علیٰ نور من ربہ الایہ اُسکی نیچے مدارک
مین ہی بیان و تبصرۃ اور بیضاوی مین ہی المعرفت والاہتداء اور حدیث مین ہی عن ابن

ابن مسعود رضہ قال تلا رسول اللہ من یرد اللہ ان یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ
ابن مسعود رضہ نے کہا کہ پڑھا رسول اللہ نے من یرد اللہ الآیۃ کو پس فرمایا رسول اللہ
ان النور اذا دخل الصدر انفسح **رجا** اسکا سر یہ دلیل ہی الخ **ہدایت** یہہ بھی سراسر
پرہیز ہی جب داخل ہوتا ہی سینہ مین تو کشادہ ہو جاتا ہی
دغا اور بدبیانی پر اسکے دلیل ہی کیونکہ اوپر کے نقلون وغیرہ سے ثابت ہوا کہ علم منطق
وغیرہ جو زاید علی الحاجت ہو موجب انکار امر حق اور سبب ارتکاب اخلاق رذیلہ
ہوتا ہی اسی لئے تھا کہ عیسیٰ پر چند دہوبی اور ہمارے رسول پر بھی اکثر بے علم محتاج لوگ
ایمان لائے بلکہ اکثر انبیا پر ایسے ہی لوگ ایمان لائے ہین آپ مسعود کے لکھنے سے معلوم
ہوا کہ ہمارے نبی کی بلکہ اکثر انبیا کی نبوت بھی مانند مہدویت ہمارے امام ع کے ہی پس
یہی دلیل حقیقت ہوئی اور مصنف ہدایۃ المسلمین عماد الدین عیسوی نے بھی اپنی کتاب کے
ساتوین باب مین یون ہی لکھا ہی بلکہ ہر نبی کے منکرین یہی تقریر کئے جو مسعود سے بن پڑی
مرحبا اسکی تحقیق پر کہ اپنے بزرگونکی پیروی مانند فرمان رسول کے بالشت بالشت گز بگز
کیا **رجا** میان خوندمیر نے الخ **ہدایت** یہہ بھی قبیل سابق ہی یعنے یہہ حدیث حسن
غریب ہی جیسا کہ مشکات مین ہی اور ذکر کے شرف کے لئے اسی مشکات مین بہت احادیث
صحیحہ بخاری اور مسلم کی روایت سے موجود ہین یعنے ذاکر کو قرب الٰہی حاصل ہی بلکہ مرد
ہی جو ذاکر کے ساتھہ بیٹھے گو کہ گنہگار بھی ہو بخشے جاتا ہی اور بسند صحیح اسمین لکھا ہی کہ ذکر
تمامی اعمال سے بہتر ہی پس ان حدیثون کے بہ نسبت حکم ایسی حدیث کا جو غریب ہی ساقط
ہی بلکہ حدیث بیہقی جو عایشہ رضہ سے روایت کیا اسمین فقط تسبیح وتکبیر ہی نہ ذکر اللہ اور
مسعود ذکر بھی قبیل دعا سے ہی کرکے اور پر جو ذکر کیا عین خطا اور حقیقت ذکر و ذاکر سے
جہالت ہی کیونکہ ذکر سے مراد نفی ماسوا اللہ اور اثبات ذات واجب الوجود ہی کہ موجب
تقرب اور رویت ہی بیان کمال یہی ہی کہ خود باقی نرہے پھر سوال کہان جب سایل

خود فانی ہو اگر موافق مسودہ کے فرض بھی کرین رویت اور قرب الٰہی سے کونسی بات برتر
اور بہتر ہی مگر جو لوگ اس مقام کو پہنچے ہین انکو دوسرے نوافل مستحبات سے قرات قرآن
افضل ہی اسی لئے امام احمد بن حنبل رح کو حکم ہوا فافہم اور ذکر دوام فرض ہی کہ اللہ تعالیٰ فرمایا
فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم الآیہ اور فرمایا جل جلالہ فاذکرونی اذکرکم الآیہ اور فرماے
رسول اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون من فصل الخطاب مولوی ویلوری وہو حال ابی شاء اللہ
پانی پتی فی فائدۃ ۴۴ پس امر عبادات مین افادہ فرضیت کا دیتا ہی جیسا سب کتب اصول
اُسپر دال ہین اور تلاوت قرآن سنت یا مستحب ہی تلاوت قرآن کو طہارت ظاہری ضروری
اور ذکر کو طہارت باطنی اور ترک تلاوت موجب عصیان نہین ترک ذکر موجب عصیان
بلکہ صوفیہ کے نزدیک کفر ہی اور قرات قرآن موجب حصول صواب ہی اور ذکر سبب تقرب
ذات باری عز اسمہ بلکہ حصول رویت کہ اسیکا نام ولایت ہی کہ جسکے لئے قرآن مین اللہ تعالیٰ
فرمایا ان اولیاء اللہ لا یموتون اور حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی اللہم بخلاف
قاری قرآن کے یعنے اکثر ذاکر بسبب ذکر الٰہی کے مرتبہ ولایت وقطبیت وابدالیت وغیرہ کو
پہنچے ہین نہ کوئی قاری بسبب قرات کثیرہ کے بلکہ بعض اولیاء اللہ قرآن پڑھنا بھی نہین جانتے
تھے مگر بقدر ضرورت یعنے حصول ولایت کو ذکر شرط ہی نہ قرات قرآن چنانچہ علی بن الحسین نے
رشحات مین حضرت مولانا سعد الدین کے خلیفے مولانا شمس الدین محمد روجی رحمۃ اللہ علیہ کے
ذکر مین جو لکھا ہی مع دوسرے چند دلایل کے اوپر مذکور ہوا الغرض موجب حصول نفی
واثبات ذکر لا الٰہ الا اللہ ہی اور تلاوت قرآن بعد اثبات ذکر کے دوسرے سنن و مستحبات
سے افضل کیونکہ یہہ جب ثابت ہو چکا پھر سالک کسی حال مین رہے ذکر اُس سے چھوٹنے
والا نہین جیسا کیمیا کے تیسرے رکن کی پہلی اصل مین ہی جب زمین پاک ہو گئی تو اُسمین

تخم ریزی کرے یہان تخم ذکر الٰہی ہی جب ماسوا اللہ سے خالی ہو گیا گوشے مین بیٹھکر اللہ
اللہ دل اور زبان سے کہا کرے یہان تک کہ زبان خاموش ہو اور دل گویا رہے پھر
دل بھی خاموش ہو کر معنی اس کے کا دل پر یون غالب ہو کہ اُسمین حرف کا دخل نہ رہے
نہ عربی نہ فارسی کیونکہ وہ بھی بولنا بھی بات کرنا ہی اور گویائی اس تخم کا پوست ہی نہ مین
تخم پھر وہ ولمین ایسا نقش ہو کر بلا تکلف دل اُس سے وابستہ ہو جاوے بلکہ تکلف سے بھی
اُس سے نکل نہ سکے انتہی ایسے شخص کو کوئی چیز مانع نہین اب اسکا قرآن پڑھنا دوسرے
سنن و نوافل سے افضل ہوا یہی معنے احادیث کے ہین اور فضل علم و عالم مین جو آیات
واحادیث مسطور ہیں برابر ہین لاکن اس بشارات کے احق علما باطنی ہین کس لئے کہ ہر علم کا
شرف اسکے موضوع اور معلوم کے شرف کے تابع ہی پس جس علم کا معلوم معرفت صفات
وذات باری عز اسمہ ہوا اسکا شرف سب علوم پر ہوگا پھر عالم اُس علم کا سب سے اشرف و
اکرم وافضل ہوا اور ہر ایک کا مرتبہ موافق اسکے تشبیہ اور تنزیہ کے رہیگا بلکہ جو علم رسمی سے
معرفت ذات الٰہی حاصل کرے فی الحقیقت وہ جاہل ہی چنانچہ یواقیت کے مبحث رابع مین

لکھا ہی فما تقول فی من اخذ معرفۃ الحق تعالی من خلف حجاب الحروف والالفاظ الواردۃ فی
الکتاب والسنۃ فھل یسمی عارفا فالجواب کما قال الشیخ رحمۃ اللہ فی الباب الوصایا من الفتوحات
لیس ھو عارف بل ھو جاہل باللہ تعالی اور حدیث العلما ورثۃ الانبیا کا معنی یواقیت کے
۴۷ وین مبحث مین یہہ لکھا ہی المراد بقولہ العلماء ورثۃ الانبیاء ھل ھم المحدثون او مطلق العلماء
فالجواب المراد بھم کل من کان علمہ لا یستقر بہ المعقول ولا الحواس بل تخیلہ العقول من نظرھا وسیر
المراد بھم المستقل المعقول والحواس بادراک علمھم فان ذلک لا یکون وارثہ فافھم واعلم انہ لا یصح
میراث لاحد الا بعد انتقال الموروث الی البرزخ لان کلما حصل للعبد بغیر انتقال لا یسمی ارثا وانما

۱۸۷

یسمی ہبۃ و عطیۃ و یکون العبد فیہا نائبا و خلیفۃ لا وارثا خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ جسکا
علم متعلق بعقل و حواس ہے ہے وہ وارث نہیں ہو سکتا کیونکہ مرتبہ تعلق عقلی معلم و متعلم ہر دو کی
حیات میں بھی متصور ہے مگر مرتبہ باطنی کہ وہ قطبیت وغیرہ ہے بغیر ایک کی انقراض حیات
کے دوسرے کو حاصل ہونیوالا نہیں پس ورثہ وہی ہے جو ایک کی موت کے بعد دوسرے کو
پہنچے و گرنہ حیات میں دینے کو ہبہ و عطیہ کہتے ہیں نہ وراثت جب وراثت امر باطنی ہے اسکو
علم ظاہری میں کمال و بلاغت ضرور نہیں بقدر فریضہ بس ہے چنانچہ یواقیت کے فصل ثالث
میں حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رہ کے حوالے سے لکھا ہے قال و کل ذلک لکون ہم لا یعتقدون
فی اہل اللہ تعالی انہم یعلمون الشریعۃ و انما ینسبونہم الی الجہل و العامیۃ لا سیما ان لم یقرؤا علی احد
من علماء الظاہر و کثیرا ما یقولون من این اتی ہؤلاء العلم لاعتقادہم ان احدا لا ینال علما الا علی
ید معلم و صدقوا فی ذلک فان القوم لما عملوا بما علموا اعطاہم اللہ تعالی علما من لدنہ باعلام ربانی
انزلہ فی قلوبہم مطابق لما جاءت بہ الشریعۃ لا یخرج عنہا ذرۃ قال تعالی خلق الانسان و علمہ البیان
و قال علم الانسان ما لم یعلم و قال فی عبدہ الخضر ع و علمناہ من لدنا علما فصدق المنکرون حیثما
قالوا ان العلم لا یکون الا بواسطۃ معلم و اخطاؤا فی اعتقادہم ان اللہ تعالی لا یعلم من لیس بنبی
و لا رسول قال تعالی یوتی الحکمۃ من یشاء و الحکمۃ ہی العلم و جاء بمن و ہی نکرۃ و لکن ہؤلاء المنکرین
لما ترکوا الزہد فی الدنیا و اثروہا علی الآخرۃ و علی ما یقرب الی اللہ تعالی و تعودوا اخذ العلم من
الکتاب و افواہ الرجال حجبہم ذلک عن ان یعلموا ان للہ عبادا تولی تعلیمہم فی سرائرہم اذ ہو المعلم
الحقیقی للوجود کلہ و علمہ ہو العلم الصحیح لا یشک مومن و لا غیر مومن فی کمالہ انتہی اسکا خلاصہ
یہ ہے کہ علماء ظاہر اولیاء اللہ کا انکار کر کے ان کی تکفیر اور ایذا کے درپے ہونے سے انہوں نے
اپنے علم کو ایک اصطلاح میں پوشیدہ کر لئے اور سبب اسکے انکار کا اولیاء اللہ سے یہ ہے

بدر طلع سوم

کہ علماء ظاہر یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اولیاء اللہ علم شریعت نہین جانتے ہین اور اولیاء اللہ
کو علماے ظاہر جاہل و عامی جانتے ہین کیونکہ اولیاء اللہ کسی عالم ظاہری سے کچھ نہین سیکھے
ہین اور بہت لوگ یعنے علماے ظاہری یہی کہتے ہین انکو علم کہان سے آیا سبب اپنے اُس
اعتقاد کے کہ کسی کو بجز کسی استاد سے سیکھنے کے علم نہین آتا ہی سمجھتے ہین یہہ بات جو سوا
استاد کے علم آتا نہین کر کر کہتے ہین سو اس مین سچے ہین مگر اولیاء اللہ جب اپنے پیر وغیرہ سے
نماز روزے وغیرہ ضروریات کے موافق علم سیکھے پر عمل کرتے ہین اللہ تعالی آپ انکو تعلیم
کرتا ہی سو نہین جانتے ہین یعنے علماء ظاہر کی یہ خطا ہی کہ بغیر انبیا اور رسولون کے اللہ تعالی
کیسکو تعلیم نہین کرتا ہی کر کے سمجھتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی اللہ تعالی جسکو چاہے اسکو علم دیتا ہی
یہان کیسیکا قید نہین لاکن یہہ علماے ظاہر زہد کو دنیا مین لگ کر چھوڑ دئے اور محبت دنیا کو
آخرت پر اور اللہ تعالی سے نزدیک ہونے کی راہ جو سلوک ہی اُسپر غالب کئے اور یہہ
مقرر کر لئے کہ علم بجز کتاب کے اور بن استاد کے نہین آتا ہی تو یہہ بات انکی اللہ کی پہچانت کا
پردہ ہوئی کہ اللہ تعالی اپنے خاص بندون کو آپ تعلیم کرتا ہی کہ وہی معلم حقیقی ہی سبکو
اور وہی علم صحیح ہی کہ کسی مومن اور کافر کو اسمین شک نہین اور بحر العلوم کی شرح مسلم مین
ہی فالعجب کل العجب عن مثل ہذا الشیخ قدر فضل وعاء من العلم ولعلہ زعم ان الالہام مایحدث
فی القلب من قبیل الخطرات ولیس کذلک اما سمعت ما کتب الشیخ قطب وقتہ ابو یزید البسطامی
قدس سرہ الشریف لبعض من المحدثین انتم تاخذون عن میت عن میت فتنسبون الی رسول اللہ
ونحن ناخذ من الحی الذی لا یموت وان تاملت فی مقامات الاولیاء ومواجیدہم واذواقہم
کمقامات الشیخ محی الدین وقطب الوقت السید محی الملۃ والدین السید عبد القادر الجیلانی الذی
قدمہ علی رقاب کل اولیاء اللہ والشیخ السہل ابن عبد اللہ التستری والشیخ ابی مدین المغربی

والشیخ ابی یزید البسطامی والسید الطائفہ جنید البغدادی والشیخ ابو بکر الشبلی وشیخ عبداللہ

الانصاری والشیخ احمد النامی وغیرہم قدس اسرارہم علمت علم الیقین ان لیمون بہ لا یتطرق

الیہ احتمال وشبہۃ بل ہو حق حق مطابق لما لنفس الامر انتہی چنانچہ اسکی تحقیق رشید شاہ

محی الدین قادری نے فصل الخطاب مین لکھا ہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی عجب اس شیخ سے

یہ ہی کہ الہام کو قسم خطرات سے سمجھا کیا نہین سنا خواجہ ابو یزید قدس سرہ اپنے وقت کے

علماے ظاہری حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اپنا علم ایک میت دوسرے میت سے لئے

اور اوسکی نسبت رسولؐ طرف کرتے ہو اور ہم اپنا علم حیؐ لا یموت سے لئے ہین پس اس

تحریر و تقریر کا خلاصہ یہہ ہی کہ شیخ ہونیکے لئے علم ظاہر سے بقدر ضرورت بس ہی تاکہ جیسے

یا سیکہ لے نہ یہہ کہ کمال علم رسمی موجب حصول فضیلت شیخیت و ولایت یا شرط شیخیت

و ولایت ہی بلکہ جو کوئی یون سمجھا تو اسکا علم معرفت الٰہی کا حجاب ہوگیا جیسا اوپر گذرا

اسی لئے ہی العلم حجاب الاکبر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ علماے ظاہری کی طہارت اور

نماز و روزہ حج اور زکوۃ سیر کی علماے باطنی یعنے صوفیہ کی نہین اُنکی اور انکی عبادت

مین زمین آسمان کا فرق ہی یعنے علماے ظاہری کی طہارت فقط نجاسات ظاہری سے

بدن اور کپڑے کو پاک کرنا ہی انکی طہارت نجاسات باطنی سے یعنے ماسوا اللہ سے پاک

ہونا بتمامہ جب ایسی طہارت سے نماز روزہ وغیرہ عمل کرتے ہین تو معرفت خاص ذات

باری عز اسمہ تنزہ صفاتہ کا علم حاصل ہوتا ہی یہی معنے اس حدیث شریف کا کہ من عمل

بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم ہی نہ یہہ کہ علماے ظاہری کو یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی علماے ظاہری

سری کی عبادت تو ہر ادنا مسلمان بھی کر سکتا ہی چنانچہ حدیث ابی داؤد و ابن ماجہ

العلم ثلاثہ الخ اسی پر دال ہی کہ علم یا قرآن ہی یا حدیث یا فریضہ عادلہ یعنے جیسا حدیث

اور قرآن مین فرق ہی ویسا ہی فریضہ عادلہ بہی ضرور ہی کہ دونون سے جدا ہو پس احکام
مستنبطہ عین قرآن وحدیث ہین نہ مغایر مگر عمل اسپر اُس سے جدا ہی کہ کمال اسکا صوفیہ
کو حاصل ہی اسی لئے رسول نے فریضہ عادلہ فرماسے فافہم چنانچہ شیخ الہند نے مشکات سے
کتاب العلم کی شرح مین لکہا ہی کہ مراد علم دین ہست کہ متعلق است بکتاب وسنت وآن دو قسم
ہست مبادی ومقاصد مبادی علومیکہ موقوف است معرفت کتاب وسنت بران مثلا لغت
ونحو وجز آن از علوم عربیہ ومقاصد آنچہ متعلق ہست باعمال واخلاق وعقاید وانہمہ علم معاملت
است وعلم مکاشفہ نوریست بعد از سلوک طریق حق وصدق معاملت دردل افتد کہ بدان
معرفت حقایق اشیا چنانچہ ہست منکشف گردد ومعرفت ذات وصفات وافعال حقسبحانہ
تعالی روی نماید واین را علم حقیقت وعلم وراثت خوانند بحکم حدیث من عمل بما علم ورثہ
اللہ علم مالم یعلم اور اسکو سید شاہ محی الدین قادری نے فصل الخطاب کے دوسرے مقدمے
مین لکہا ہی یعنے علم عمل کا جیسا صوفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ فاغسلوا وجوہکم سے مراد دنیا کے
الواث سے منہہ دہونا یعنے پہرنا ہی ایسا ہی ہاتہہ دہونا اور مسح غرض اپنے سے گذرنا ہی
کہ یہی علم فریضہ عادلہ ہی اور آیہ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ بہی اسی معنی پر حجت قوی ہی جو
ہی کہ اللہ تعالی فرمایا ہی ان اکرمکم عنداللہ اتقکم اور آیہ والذین جاہدوا فینا الآیہ بہی صاف
دلیل روشن ہی جو لوگ اللہ کی عبادت مین ریاضت شاقہ کرتے ہین کہ وہ نفس کا خلاف
اور عمل طریقت رسول اللہ کہ وہ ترک دنیا وطلب مولا ہی انہون کو تعلیم ربانی ہوتی
ہی اور جو علم ظاہر پر عمل کرکے طالب دنیا ہوتے ہین کہ عین اطاعت نفس ہی انکو تعلیم
شیطانی ہوا کرتی ہی پس اب معلوم ہوا کہ علما دو طور پر ہین ایک طبقہ ربانی کہ وہ
دنیا اور اہل دنیا سے بیزار اور محبت مولا کی شراب کے نشہ سے سرشار ہین دوسرا طبقہ

شیطانی کہ دنیا اور اہل دنیا کے طالب اور پرستش مین گرفتار اور رہزنی مین لوگونکے
استوار کہ اُن کے واسطے رسول فرماتے ہین کہ یہہ دین کے چور اور رہزن ہین کیونکہ
دین کی راہ یعنے خدا کی معرفت کی راہ دنیا کی راہ کے خلاف ہی جو خود دنیا مین گرفتار ہو
دوسرے کو بھی اُسپر دعوت کریگا جیسا مسود عقیدہ چہاردہم مین لکھا ہی کہ مال دنیا کا کتنا بھی
رکھین ضرر نہین ہی بلکہ مالدارونکی بڑی صفت کرتا ہی اور یہہ خادم الفقرا اُسکی برائی با حجہ د
براہین اُسی جگہہ لکھ چکا اور یہہ مشہور ہی کہ رسول فرماتے ہین دنیا مُردار ہی اور طالب اسکا
کتا پس مسود جیسا یہہ جھوٹ لکھا ہی کہ مشایخ طریقت سب علما تھے اور اسمین بایزید بسطامی
اور جنید قدس سرہما کا بھی نام ہی مگر اقوال اُنکے جو اوپر گذرے اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی
کہ اُنکا علم خلاف علم ظاہری کے تھا اور علماے علم باطن تھے نہ علماے علم ظاہر جو علماے ظاہری کے
عرف مین حد اکتساب ظاہری اسقدر وہ علم رسمی نہین رکھتے تھے بلکہ اس دلایل سابقہ
سے یہی پایا جاتا ہی کہ بعضے مشایخ جو علم رسمی مین تبحر رکھتے تھے بعد داخل طریقت صوفیہ
ہونیکے اُسکو ترک کئے ہین چنانچہ صاحب رشحات لکھتا ہی کہ مولانا جامی رح علم رسمی کو
ایسا بھولے تھے کہ بتکلف تام کچہ لکھتے تھے اور مسود یہہ بھی یک دروغ بیفروغ لکھ دیا
کہ منشا اس غلطی کا یہہ ہوا کہ سن پایا ہی کہ حضرت خاتم الرسالت امی تھے بھلا یہہ کہان سے
تحقیق کیا اُسکا پتا نہین بتایا یہہ دروغ اور افترا دلیل تعصب اور بد دیانتی ہی کہ صاحب
سراج الابصار کو اپنے پر قیاس کیا کہ مشہور ہی المرء یقیس علی نفسہ مگر مسود کا حال اُس مثل کے
موافق ہی کہ چور اور چھنال کی زبان دراز ہوتی ہی۔ جاننا چاہئے کہ اب ہم مسود کی اس
بد خلقی اور اُسکے جوابات کا خلاصہ لکھتے ہین یعنے مسود اس مین پانچ امر فرض کیا اول یہہ کہ
ہمارے امام؏ علم پڑہنے منع شدید کرتے تھے جو لکھا ہی سو صاف دلایل قویہ سے ثابت

مسود کے اندہے ہنے پر امام فخر الدین رازی سری کے فاضل کو علم ظاہر موجب حصول علم باطن نہوا دوسرا کون ہی کہ بے پیر کے علم ظاہری سے علم باطن کو پہنچے مگر کہ شیطان اسکی راہ مارا ہو چنانچہ وارد ہی الرفیق ثم الطریق **مسود کی بدخلقی سیزدہم** رجا اپنے پیغمبر پر چنانکہ نا الخ **ہدایت** جب آدمی کا دل ظلمت کفر سے اندہا ہوتا ہی اسکو سیدہی بات ٹیڑہی سمجھ پڑتی ہی اسی سے لئے کفار رسولؐ کو کہے کہ انبیاؑ کے بعثت کا مقام شام کا ملک ہی تو آنحضرتؐ سفر کی تیاری کئے جب حکم ہوا کہ اسطرف مت جاؤ موقوف کر دیئے اور جب بیت المقدس کے طرف سے آپؐ کعبے کی طرف پہر کر نماز کئے جب بہی کفار یہی کہے کہ یہہ سب انبیاؑ کے خلاف اپنے آبا و اجداد کے بتخانے کو سجدہ کرنے بات بنالئے کہ خدا کا حکم ہی بلکہ عماد الدین عیسوی نے ہدایت المسلمین کے باب ہفتم کی فصل اول میں لکہا ہی کہ محمد صاحب ریا کی نماز پڑہتے پڑہتے آخر اپنے بتخانہ قدیم کو سجدہ کرنے لگے بلکہ منکرین قرآن کو سب مفتریات اور کذب سمجھتے ہین الحاصل مسود جو احادیث کو لایا ہی اسکا معنی بالکل نہ سمجہا یعنے جناب رسالت مآبؐ فرماتے ہین جو میری قبر کی زیارت کیا گویا مجھ سے زندگی میں ملا اس سے صاف ظاہر ہی کہ جسکو ملاقات مانند حیات کے روح مطہرہ سے ہو پہر زیارت قبر سے کیا حاجت باین ہمارے امامؑ بسبب بقاء تقلید کہ معتقد لوگ چند امر کی ادا ضرور ہوتی ہی تیاری سفر مدینہ کر کے کردیئے بہی اونٹون کا دے چکے تھے چنانچہ وہ مبلغ ساربانون سے واپس نہین لئے اتنا سفر قریب ترک کرنے کو ئی ایسا امر مانع نہ تہا بلکہ سکان اہل مدینہ طیبہ اہل مکہ سے بہت نرم دل اور سلیم الطبع ہین بیت اللہ میں دعوی کرتے پر دہمان کرنے کچہ مخالفت نہتی مگر یقین ہی کہ مدینے کے لوگون سے جہے مین ایمان نہ تہا اگر امامؑ تشریف لیجاتے اکثر لوگ ایمان سے مشرف ہوتے اور اہل گجرات اس عطیۂ کبریٰ کے

مستحق تھے لاکن مسود نے یہان لکھا ہی گجرات کو جاکر بعد ابتدا رہ مہینون کے دعوی مہدویت کا

کئے یہہ بری جعل سازی اور دغابازی کی بات ہی چنانچہ خود باب دوم مین لکھتا ہی کہ

درمیان رکن و مقام کے مہدویت کا دعوی کئے اور لکھا ہی کہ گجرات مین جاکر بھی طریقہ

وعظ و دعوت کا شروع کیا اور ملک برہان الدین اور ملک گوہر و ہین مرید ہوئے فاما

حق یہہ ہی کہ وہان سیکرون آدمی تصدیق کئے مگر پہلا دعوی کہ رکن و مقام مین امام نے

کئے اتنا ہی تھا کہ مین مہدی موعود ہون چنانچہ گجرات مین بھی سیکرون آدمی ایسی دعوے پہ

ایمان لائے اور دوسرا دعوی پھر حکم سے خدا کے یہہ کئے جو مجھے قبول کیا مومن ہی چنانچہ

بعد اسکے تیسرا دعوی یہہ کئے کہ جو مجھے قبول کیا مومن ہی اور جو انکار کیا کافر پس اس سے

ثابت ہوا کہ جناب امامؑ حکم سے خدا تعالی اور رسول خدا صلعم کے مدینہ طیبہ کا سفر موقوف

کرکے گجرات کو تشریف فرما ہوئے جیسا رسولؐ بیت المقدس طرف جانے اور سجدہ

کرنے کو موقوف کئے اور منکرین ایسا ہی طعنہ کئے جیسا مسود لکھا ہی ایسے لوگون کے لئے

اللہ تعالی فرمایا قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات و بالذی قلتم فلما قتلتموہم ان کنتم

صادقین فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک **رجا** اس کشف خلاف شرع پر عمل کیا الخ

ہدایت یہہ کشف عین شرع محمدیؐ ہی مگر مسود بسبب اپنے اندھے پنے کے اسکو خلاف

شرع لکھا چنانچہ یواقیت کے فصل رابع مین فتوحات کے ۲۷ باب کے حوالے سے لکھا ہی

اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لا تخطی الشریعۃ ابدا فہم محفوظون من مخالفۃ الشریعۃ وان

کانت العامۃ تنسبہم الی المخالفۃ فما ہی مخالفۃ فی نفس الامر و انما ہی مخالفۃ بالنظر الی موازین غیرہم

ممن ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لا یقدح فی علم اہل اللہ تعالی خلاصہ اس عبارت کا

یہہ ہی علماء ظاہر اولیاء اللہ کے کامون کو مخالف شریعت جانتے ہین سو غلط ہی کیونکہ

اُنکی سمجھ کرتی ہی جب اولیاء اللہ کے کام علماے ظاہر کے نظر مین نہ آوین تو خاتم الاولیا کے کام پر اعتراض کرنا مین جہالت ہی فاما خلاصہ امر یہہ ہی کہ دعویٰ کرنا مہدی کو فرض ہی اُسکے مقام اور وقت پر جیسا حج نماز وغیرہ ہمپر اور زیارت قبر شریف رسول اللہ سنت مستحبہ ہی فافہم واومن

مسود کی بد خلقی چہاردہم

رجا یہہ کہ ارادہ اتباع سنت محمدی کا کرنا الخ

ہدایت

مسود کا یہہ اعتراض بچند وجہ سراسر اُسکی تعصب وجہالت کی دلیل قوی ظاہر ہی پہلا حدیث بخاری کے مطلب کو بالکل نہ سمجھا کہ صاف ظاہری ارادہ رسول خدا کا بسبب عائشہ رض کا مکان ہی محل وفات ہونیکے اُسی جاے کی اقامت کا تھا کہ بی بیون نے جناب رسالت مآب کے ارادے کو سمجھ کر اجازت دین دوسرا حدیث متفق علیہ سے ثابت ہی کہ سودہ رض نے اپنی نوبت عائشہ رض کو ہبہ کیا تھا نہ نبی کو جیسا اُن بی بیون نے کیا تھا تیسرا مسئلہ عدل نوبت مین خلاف جمہور لکھا ہی کہ روز داخل نوبت نہین مسئلہ اذا کان للحر او المملوک امرأتان حرتان ان شاء اقام عند کل واحد یوما ولیلۃ وان شاء ثلثۃ ایام و لیالیہا لان المستحق علیہ التسویۃ فمفوض الیہ وہذہ التسویۃ فی البیتوتۃ عندہا للصحبۃ والمؤانسۃ لا فی المجامعۃ لانہا تبتنی علی النشاۃ فلا یقدر علی المساواۃ کما فی المجتبیٰ عن خزانۃ الروایۃ من الکافی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ دو عورت والا ہر ایک کے نزدیک ایک ایک رات دن یا تین رات دن رہے کیونکہ برابری گھر مین رہنے سے صحبت اور موانست کی غرض ہی نہ مجامعت سے پس اسمین روز کو بھی دخل ہی مگر کوئی ضرورت والا ہو اپنی ضرورت کے لئے باہر جانا منع نہین کہ الضرورات تبیح المحظورات ہی چوتھا حد شرع محمدی سے غرض حد مقدرہ الٰہی قیاس کیا واسے براین عقل کج ہین بلکہ اس حد سے مراد حد متعارفہ عامہ ہی ہر مسئلہ اور حکم شرعیہ کے لئے ایک حد ہی کہ اُسکی نگاہبانی ضرور ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرمایا تلک حدود اللہ من یطع اللہ

ورسولہ الآیہ اسکی تفسیر جلالین مین لکھا ہی الاحکام المذکورة من امر الیتامی و ما بعدہ الخ یعنے
مراد حدود سے یہان یتیمون کے مال کی تسلیم اور تقسیم ترکات و وصایا ہی پس ہر ایک
اللہ تعالی اور رسول اللہ کے حکم کو حد بولنا درست ہوا بہر کیف عدل فی القسمہ واجب ہی
جیسا ہدایہ مین ہی القسم واجب اور ہبہ اور قبول اُسکا جواز ہی جیسا خزانۃ الروایت مین
ہی ان رضیت احدی الزوجان لترک قسمہا لصاحبتہا جاز الخ ترجمہ اگر راضی ہو ایک دو
عورتون مین سے اپنی نوبت دوسری کو چھوڑنے تو جواز ہی پس فعل امامؑ مین یہان چند
نکات غریبہ ہین کہ جسکی پہچانت مومنون کا حق ہی ایک یہہ کہ جب کسی امر مین وجوب اور
جواز جمع ہون ادا کرنا واجب کا اولی ہی دوسرا یہہ کہ قبول ہبہ کو موہوب لہ مختار ہی کسی
شئ مین ہو کیونکہ ہبہ کا قبول کچہ امر ضروری نہین کہ جسکا خلاف ترک سنت ہو جاوے
بلکہ خلاف سنت وہ ہی کہ اس امر کو ناجواز جانے تیسرا یہہ کہ رسول کے بی بیون نے عائشہ صدیقہ
کو ہبہ کیا تھا نہ رسول کو یہان اُسکے خلاف پر ہی کہ بی بی ملکانؓ نے امامؑ کو بخشا نہ کسی دوسری
بی بی کو کہ وہان اختیار امامؑ کو نرہے جب امامؑ کو بخشا تو امامؑ کو ہی اختیار رہا کہ جہان
چاہین وہان رہین یہان افضل و احق وہی سمجھتے ہی کہ جسکی نوبت واجب تھی اسی لئے امامؑ
فرماے کہ حد شرع محمدی ہی کہ خدا تعالی کا حکم ہی کون بخش سکتا ہی چوتھا یہہ کہ رسول کو خبر تھی
کہ مکان وفات عائشہ کا گھر ہی اور امامؑ کو خبر تھی کہ اپنا مکان وفات بی بی بونؓ کا گھر ہی
پانچوان یہہ کہ بی بی ملکانؓ کے بہ نسبت بی بونؓ کے مکان مین اسباب خانہ کمتر تھا کہ بجز ایک
پرانے بورئے اور اُن کے انگ پہ کے کپڑے اور کچہ ضروری مٹی کے برتن کے اور کچہ نتھا چنانچہ
عائشہ صدیقہ رض کے یہان بھی ویسا ہی تھا اور مسود کی آخری بات بعینہ اُسکے ترے
بھائی عماد الدین عیسوی مصنف ہدایۃ المسلمین کی پیروی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین باب کے

پہلے فصل مین رسول ؐ کے جناب مین لکھا ہی کہ وہ جاہل آدمی تھے چال چلن انکا بہت خراب
عورتون کا بہت شوق تھا لعنت اللہ علی طاعنین الخ تین **مسود کی بدخلقی یازدہم**
رجا یہہ کہ بسبب اپنے مہدویت کے انکار کے الخ **ہدایت** اسکا جواب اتنا ہی بس تھا
کہ یہہ مصرع لکھین **مصرع** جواب جاہلان باشد خموشی ؛ مگر یہہ کتاب ہندی ہونے سے
کم علم لوگ اس دقیقے کو سمجھنا محال جانکر لکھا جاتا ہی یعنے اسی اپنی بدخلقی کے جواب سوم مین
مسود خود لکھتا ہی پس علامات مہدویت کہ احادیث مین مذکور ہین وہ اُس مدعی مین
موجود چاہیئے ہونا تاکہ اُسکی تصدیق لازم ہو اور انکار کفر ہو اس تسوید مسود سے ثابت ہی
کہ مسود کا اعتقاد یہہ ہی کہ مہدی موعود حقیقی گو کہ اپنے منکر پر کفر کا حکم نکرے تب بھی منکر
اُسکا کافر ہی جب مہدی موعود حقیقی حکم تکفیر کرے بطریق اولی ثابت ہوا فافہم مسود کو شک
و تردد اسمین ہوا کہ باوجود ہمارے امام ؑ منکر کو کافر کہنے کے انکا حکم حربیون کا یا ذمیون
وغیرہ کا نرکھے بلکہ اُن کے پیچھے نماز جمعہ و اعیاد پڑہے یہہ خلاف شرع محمدیہ ہی پہلے جواب کا
رد یہہ ہی کہ انکا کفر عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام جیسا شرح عقاید نسفی مین کبایر کے
بحث مین لکھے ہین ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعله الشارع امارة التكذيب و علم كونه
كذلك بالادلة الشرعيه كسجود الصنم والقاء المصحف فى القاذورات والتلفظ بكلمات الكفر
ونحو ذلك مما ثبت بالادلة انه كفر انتہی اور ایمان کے بحث مین لکھے ہین كما فرضنا ان احدا
صدق بجميع ما جاء به النبی وسلمه واقر به وعمل به ومع ذلك شد الزنار بالاختيار او سجد للصنم
بالاختيار نجعله كافرا اب جانے کہ ایسے لوگون پر حکم اہل اسلام کا جاری رکھتے ہونے کافر
کہنا درست ہی نہ انکو مانند حربیون کے قتل کرنا اور ان کا مال اور انکے عورتون کو لینا
اسی لئے ہمارے امام ؑ یون ہی فرماتے ہین چنانچہ فرمان ہمارے امام ؑ کا مسود خود

اپنے پہلے جواب مین انصاف نامے کے باب پنجم کے حوالے سے لکھا ہی کہ میران ع نے
کہا کہ جو کہ کلمہ کہے اُنسے جزیہ نچاہئے لینا اور اُن کے عورتون کو بے نکاح تصرف نچاہئے
کرنا اسیطرح حرمت کلمے کی چاہئے رکھنا جیسا رسولؐ فرماتے ہین امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا
لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ اسی لئے بندگیمیان
سید خوندمیر سید الشہدا بھی تھے جبکہ موافق بشارت میران ع کے پہلے روز ظفریاب ہوئے
اور میرانؑ ملاکی درخواست دعا سے فرماتے کہ اللہ تعالی قوت دیوے یعنے حکم کرے تو
جزیہ لیؤن پر حکم نہین ابھی ہے لئے بندگیمیان سید خوندمیر رض بھی اتنا ہی فرماتے کہ یہہ اب حربی
ہوئے ہین یعنے منکرین طریقہ حربیون کا اختیار کئے ہین کہ مانع تسبیح و صلوۃ ہوتے ہین
چنانچہ آجتک منکرین مین یہہ طریقہ جاری ہی کہ ہمارے لوگون کو تسبیح و صلوۃ سے مانع ہوکر
قتل کردیتے ہین نہ یہہ فرماتے کہ اُن پر حربیون کے احکام جاری کرنا ہی اب مخالفت و
تردد کہان رہا دوسرے جواب کار و نماز کے نہ پڑہنے مین بھی خود مسود فرمان امام ع اور
بندگیمیان سید خوندمیر رض کو لکھہ چکا ہی مگر اُسمین بعضے اصحابؓ کا شک ہی سو اُسکا خلاصہ یہہ
ہی کہ ہمارے امام ع قبل دعوت پڑہے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ خود مولف انصاف نامہ
نقل مذکور مسود کے اخیر مین لکھتے ہین کہ حکم اس نقل کا بھی اوپر کے نقلون کے موافق ہی یعنے
اوپر کے نقلون مین میرانؑ سے منع وارد ہی اُسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت چہارم مین
ہو چکی اور بندگیمیان عبدالملک سجاوندیؒ منہاج التقویم مین اُسکو مفصلاً بیان کئے ہین
مگر ہمارے یہان اسوقت کے بعض لوگ جو عید اور جمعہ مین اقتدا کرتے ہین انکو یہہ دہوکا
ہوا ہی کہ بندگیمیان سید خوندمیر رض فرماتے ہین جمعہ اور عید مین جاؤ تو اس فرمان سے
غرض فقط جانے کی ہی اظہار رعب کے لئے نہ نماز مین اقتدا کرنے کی۔ تیسرا رد جواب

بیہ ہی کہ بیان دور سمجھنا عین ناوانستگی ہی کہ مہدویت کا ثبوت موقوف ہی اخلاق و
آثار اور معجزات پر جب انسے مہدویت ثابت ہو چکی وہ مدعیٔ مہدویت کہ وہی موعود
ہی اگر اس حدیث کی صحت بیان کرے بلاشبہ منکر اوسکا کافر ہی اور اگر مسود کا کہنا صحیح ہو تو
بیہ شبہ ہمارے رسولؐ کی رسالت مین بھی موجود ہی چنانچہ اسکا بیان اسی باب کی دلیل
اول مین ہو چکا مگر تعجب بیہ ہی مسود اپنے جواب حقیقی سے کیا مراد رکھا ہی اگر مراد بیہ ہی
کہ خروج کا انکار کفر ہی تو از بس مہمل ہوا یعنے جسکے خروج کا انکار کفر ہو بعد خروج اسکی
ذات کا انکار بطریق اولیٰ کفر ٹھہرا کیونکہ خروج تو اسی ذات کا موعود ہی اگر مراد بیہ ہی کہ اول
خروج کا انکار کفر ہی بعد خروج کے ذات کا تو وہی ہمارا مطلوب ہی کہ ہمارے امامؑ کی ذات
ہی مہدیٔ موعود ہونے مین اوپر آثار و اخلاق سے ثبوت ہو چکا اگرچہ منکرین ایسے چند امر
مین متردد ہین جیسا منکرین رسولؐ دقایقِ اوامرِ الٰہیہ اور حقایقِ احکامِ نبویہ نہ سمجھ کر متردد
ہوتے ہین چنانچہ اسمت عیسوی نے دین حق کی تحقیق کے پہلے باب مین لکھا ہی اور آیتوں مین
لکھا بھی ہی کہ بدلتے نہین اللہ کی باتین تو بھی دوسرے آیتون سے ثابت ہوتا ہی کہ بدلتے
ہین اللہ کی باتین کیونکہ ایک دوسرے کو رد کرتی ہی اور ایک حکم دوسرے کو منسوخ کرتا ہی الخ
رجا ہر چیز کے واسطے کچھ علامات الخ **ہدایت** اخبارِ شارع سے آثار کو قابل
صحت و سند خاص کرنا مجتہد کا کام ہی با این اکثر امور دینیہ مین مجتہدونکو حیرت و خلاف
رہا پس امر مہدی مین اخبارات کا خلاف اتنا ہی کہ مجتہدونکو بھی طاقتِ دم زدنی نہوئی
چہ جائیکہ دوسرے قطاع الطریق اس راہ مین قدم رکھین مگر ہمارے امامؑ کے لئے دلایل
مسلمۂ طرفین کہ حکم قطعیت کا رکھتے ہین موافق ہین جیسا اشارہ اسکا اسی باب کی ابتدا
مین مذکور ہوا بلکہ بنظر انصاف دیکھو تو بیہ ساری کتاب حجت و اثقہ ثبوت ہی **رجا**

اب ان مدعیان مہدویت کا ابطال الخ **ہدایت** اول یہہ کہ مسودان کے بعض کے
فسادات و فسق و فجور اور دنیا طلبی کہ تمام گناہونکا سر ہی اور انکی باوجود دولت دنیوی
رکھنے کے بربادی اور توبہ بعض کا اس دعوے سے آپ ہی لکھا ہی کہ پھر ان کے ابطال
کو دوسری دلیل کی حاجت نہین بخلاف ہمارے امام برحق مہدی موعود کے کہ بیان تجز
خدا طلبی و ترک دنیا کہ سب عبادونکا اور علامت امام برحق کی ہی دوسری بات منظور
نہین اور اخلاق ایسے کہ آپکی یک دو روز کی صحبت کے فیض سے بڑے بڑے فاسق
و فاجر چور زانی خونی شرابی زاہد و متوکل متقی و صالح ذاکر و شاغل شب خیز و صایم و سخی
و حلیم ایسے ہوئے کہ ہمقدم اصحاب رسول اللہ کے بنے کہ انکی صحبت سے کئی عالم متورع
و فاضل متشرع فیض یاب علم باطنی ہوکر ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جنکی صوم و صلوٰۃ و ترک
و تجرد و تاثیر وعظ و بیان قرآن کے مخالفین متعصبین بھی قایل ہین جیسا شیخ علی اور یہہ مسود
بھی چنانچہ ان کے اس حال کی تسلیم کے مقولے انکی کتاب مردودہ کے باب دوم اور باب
سوم کے دلیل دوازدہم کے جواب مین لکھے گئے ہین بلکہ آج کہ چار سو برس کا زمانہ امامؑ
گذر چکا ہی فقرا و علما ہماری قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہی ایسے اخلاق سے متخلق
ہین کہ ان کے ادنی کی نظیر ان کے مخالفین کے اعلی مین محال ہی دوسری یہہ کہ باوجود فقیری
اور محتاجی کے مانند دین انبیا کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت و ترقی پر ہی گو کہ بعض
بادشاہان وغیرہ مخالفین اس مذہب حقہ کے انہدام و ابطال کے لئے صدہا کوشش کئے اور
کرتے ہین پر کچھ سود مند نہوئی یہی دلیل حقیت بس ہی تیسرا یہہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو
مذہب بعد صاحب مذہب کے تیس برس باظہار غلبہ و حجت اور بقیام آثار متبرکہ چلے وہ دین
حق ہی جیسا خاتم النبی کے لئے امام سعد الدین نے شرح عقاید نسفی مین لکھے ہین چونکہ یہہ کہ احادیث

٢٠١

آثار یہ جو اوپر مذکور ہوے اور مسلمۂ زعین ہین سب کے سب ہمارے امام ؑ کے موافق ہین
اگرچہ اُنکو مسود جیکر مورد اعتراض بنایا ہی پانچوان یہہ کہ ثبوت اخلاقِ حسنہ مرضیہ مکارمہ
مانند خلق خاتم الانبیا کے ہمارے امام ؑ مین جوتھے دلیل قوی ہی گو کہ منکرین مانند منکرین
رسولؐ کے اعتراضات بیجا اور شبہات واہیہ کئے ہین مگر معترضین کی جہالت و دروغ گوئی
اُس امر مین صاف ظاہر ہوگی جیسا منکرین رسول اللہؐ کے لئے ثابت ہوئی چنانچہ مسود کے لئے
اوپر بیان ہو چکا اور آیندہ بھی ہوگا انشاءاللہ تعالی اور ان کے لئے جو دعوے ہین کئے
حاجت قیام دلیل نہین ہی کیونکہ مہدویت کو پہلے ایک مدعی چاہئے نہ یہہ کہ لوگ کسی کو مہدی
بنالین اور وہ مہدی بنجاوے باآنکہ وہ خود اپنی مہدویت مین یقین نرکھتا ہو کسواسطے کہ
مہدویت ایک امر جلیل مانند نبوت کے ہی پس کوئی نبی ایسا نہین کہ وہ اپنی نبوت نہ جانے
اور لوگ اُسکو نبی بنا دین ہذا جہل مرکب و بہتان عظیم **مسود کی بدخلقی شانزدہم**
رجا شیخ جونپور نے ایسا خلق اختیار کیا الخ **ہدایت** یہہ حکم موقت ہی یا تہدید
اسکا ذکر باب اول سے عقیدۂ دوازدہم اور سیزدہم معترضۂ مسود کے جواب مین گذرا اور
بعضون کے نزدیک یہہ شرک وغیرہ مراتبی وخفی ہی کہ جیسا اسی باب سوم سے مسود کی
بدخلقی دہم مین مذکور ہوا اور مسود کی بدخلقی دوازدہم مین ذکر دوام کی فضیلت بیان ہوئی
اور امام محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن کی پہلی اصل مین فرماتے ہین اور سب تقصیروںکی
جڑ یہہ ہی کہ آدمی حق تعالی کو بھولے اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو اُس سے بھی توبہ کرنا واجب ہی
اور اسکے نیچے فرماتے ہین سوال اگر کوئی پوچھے غفلت اور تقصیر درجات کے کمال سے
توبہ کرنا فضایل مین داخل ہی فرض نہین پھر کیون بولے کہ توبہ اُس سے واجب ہی ہم
جواب دیتے ہین کہ واجب کے دو قسم ہین ایک یہہ کہ ظاہر فتوی مین عوام کے درجے کے

موافق دوسرا واجب یہہ کہ عوام کو اُسکے بجالانیکی طاقت نہین انتہی خلاصۃ بیان مراد
واجب سے فرض کی ہی جب توبہ اُسکے یک لحظے کے ترک سے فرض ہی تو ذکر دوام بھی
فرض ہی حسب المراتب پس شرک وکفر وغیرہ بھی اسی قیاس پر ہی رجا حالانکہ خود انکے
مذہب کے موافق الخ ہدایت یہہ فریب اور تعصب ہی کیونکہ سید میان صاحب نے
توضیح المراتب مین کہان لکھا ہی کہ مرتے دم کا توبہ قبول نہین بلکہ اُنہون نے لکھا ہی کہ لہو
ولعب فسق وفجور مین عمر گذارے اور امید رکھے کہ مرتے دم توبہ کرلون تو یہہ فریب نفس ہی
شاید کہ اُسی حال مین مر جاوے اور توبہ نکرسکے تو موافق فرمان رسول اللہ کے جس حال مین
مرے اُسی حال مین محشور ہو نہ یہہ لکھے ہین کہ گنہگار مرتے دم توبہ کرے تب بھی مقبول
نہین بلکہ حدیث شریف جو لائے ہین اُس سے صاف ظاہر ہی کہ عہدویہ سب کے سب پاک
مرتے ہین اور حشر بھی انکا پاکی کے ساتھہ ہوگا کیونکہ رسول اللہ فرماتے ہین جیسا تم جیتے ہو ویسا
تم مروگے الخ تو عہدویہ سب ادنی اعلی پیر وجوان غریب وتونگر مرد وعورت مرنیکے آگے ہوشیاری
تمام بدرستگی عقل وحواس ترک دنیا وہجرت حقیقی سے مشرف ہوکر مرتے ہین کہ اسکی حقیقت
عقیدۂ پانزدہم مین بھی بدلایل بیان ہوئی اگر بعد ترک بیماری سے صحت پاتے ہین اُسی فقیری پر
قایم رہتے ہین چنانچہ اکثر آدمی ایسے موجود ہین اور حدیث مین مراد عمر بھر کا جینا نہین بعد توبہ کے
حالت ہوشیاری مین یک ساعت کا جینا بھی بس کرتا ہی کیونکہ معنی عیش کا جینا ہی مطلقاً
پس اُٹھایا جانا اُسی جینے پر مرتب اور مقید ہی کہ اُسکو مرتے دم حاصل تھا چنانچہ آیت بھی اُسکی
دلیل ہی اللہ تعالی فرمایا اذا حضر احدکم الموت الآیہ یعنے جب موت حاضر ہو جاوے تو حضور کا
معنی روبرو آنا ہی کہ وہ حالت یاس ہی اگر اُسکو قبل یاس متصور کرین تو سب کے روبرو موت ہی کہ
یہہ ایسا امر یقینی ہی اچھے صحیح سالم تندرست کو بھی یک ساعت کی زیست کا اعتبار نہین پس

مسود حدیث مین تعبشون کا معنی عمر گزا یا جو لکھا ہی تحریف معنوی ہی جیسا حدیث مین
تحریف کیا ایسا ہی آیت مین بھی تحریف کیا کہ اس آیت کو ہوشیاری کی حالت زندگی
پر محمول کیا اور حضور موت کہ حالت نزع ہی وہ زندگی اور موت کے درمیان موت سے
ملتی حالت ہی جیسا شام کہ روز اور شب کے درمیان رات سے ملتا وقت ہی اور اسی
مانند سید نمیان صاحب کی تحریر مین بھی تحریف کیا جیسا اوپر مذکور ہوا بلکہ سب مہدویہ
بسبب اپنے نیک نیتی کے بہتر ثواب پاتے ہین کہ رسولؐ فرماتے ہین نیۃ المومن خیر من
عملہ یعنے نیت مومن کی بہتر ہی عمل سے اسکے اور فرماتے المنتظر للصلوۃ کانہ فی الصلوۃ
یعنے نماز کے لئے انتظاری کرنیوالا گویا کہ وہ نماز مین ہی ہی کہ مہدوی لوگ مہدیؑ کی
تصدیق کہ مانند طہارت کے ہی کرلیکر ترک دنیا کو کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ ہی
ہمیشہ مستعد اور منتظر ہین بلکہ منکرین ہمارے امام عہ کے سبب سے قرب تک دنیا کو دنیا
کرتے فرتے ہین کہ حب دنیا راس کل خطیئۃ ہی اور بلے توبہ دنیا سے جاتے ہین کہ اسی حال
مین انکا حشر ہوگا پس ثمرۂ حصول توبہ کہ نجات اخروی ہی سب مہدویہ کو حاصل ہی اور
بلے توبہ مر جانا کہ ثمرۂ انکار مہدی موعودؑ ہی کہ مآل اسکا عذاب دوزخ ہی سب منکرین مہدی
موعود کو کہ ہمارے امام ہین نقد وقت ہی رجا غرض کہ مہدوی لوگ ہر چند کہ اپنے
مہدی پر بھول رہے ہین الخ **ہدایت** ہم فقط اپنے مہدیؑ ہی پر نہین بھول رہے
ہین جناب ختم المرسلینؐ پر بھی بھول رہے ہین کہ منکرین آتش حسرت سے مخمول ہو رہے ہین
رجا ازینجا رانده وازانجا مانده الخ **ہدایت** یہہ مانند قول عیسویون کے ہی کہ
عماد الدین عیسوی نے اپنی کتاب ہدایۃ المسلمین کے ساتوین باب سے چوتھے فصل مین
لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ تمام دن تسبیح و ذکر کرنا دیوان ہین ہی اسواسطے مسیحؑ نے

ہاہی تم غیر قومون کے مانند بک بک مت کرو اور اسمت عیسوی بھی اپنی کتاب دین حق کے
دوسری تیسرے باب مین لکھا ہی **مسعود کی بدخلقی ہفدہم** - رجا
شیخ جونپور کتا پالتے تھے الخ **ہدایت** یہہ بھی مسعود کا اندھا پنا ہی یعنی آپ جو نقول
بیان کیا ہی اُسی سے صاف ظاہر ہی کہ وہ جن تھا کہ کتے کی شکل سے متمثل ہو کر خدمت امام
مین رہا کرتا تھا جیسا کہ مسعود لکھا ہی کہ مہدی ثانی ؑ کے پاس بھی ایک کتا تھا لالہ نام ایک
روز بی بی ملکان ؓ نے اسکو اینٹ کا ٹکڑا مارا میان نے کہا کہ اگر وہ کتا ہو اسکو مارو لیکن
وہ کتا نہین ہی الخ اور میان ولی یوسف ؓ کی حجۃ المنصفی کے قول مین بھی مسعود تحریف کیا
ہی کہ وہ لکھتے ہین ضرور بانگ نماز کے وقت وہ کتا پکارتا تھا ایسا کہ اگر کبھی موذن بسبب
شب بیداری کی ماندگی یا اور کسی سبب سے غنودگی مین غافل رہے تو ہوشیار ہوتا تھا اور
جنون کے بہشت مین جانے کے باب مین علماے سلف کو اگرچہ اختلاف ہی مگر حق انکے
جانب ہی جو انکا دخول بہشت ثابت کرتے ہین کیونکہ نتیجہ تکالیف شرعیہ کا حصول اجر
وثواب اور دخول بہشت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
یعنے نہین پیدا کیا مین جن وانسان کو مگر اسیواسطے کہ عبادت کرین اور دخول دوزخ بھی
کہ مترتب اُسپر ایذا پاتا ہی جنون کو ثابت ہی تو لیا ہی دخول بہشت بھی اُن کے لئے
واجب ہوا کیونکہ جو بسبب بدعمل کے سزاوار عذاب ہوجاتے ہین وہ بسبب نیک عمل کے لایق
ثواب ہو اور انسان بھی بعد ترک تعلق جسم خاکی کے مجرد روح بہشت مین داخل ہوتا ہی پس
جنی بعد ترک جسم ناری کے داخل ہونے کو کونسی ممانعت ہی اگرچہ اسمین بہت دلایل ہین لاکن
یہہ محل اسکے بیان کا نہونے سے اتنے پر ہی اکتفا کیا گیا پس معلوم نہین کہ اُس مردجنی کا
کیا مرتبہ تھا کہ لوگ اسکی برابری کو آرزو کرتے تھے اور جن اشکال مختلفہ سے بدلنا اور اسلام

لا نا مشہور ہونے سے اسکے دلایل کی حاجت نہوئی فاما یک نکتۂ نادرہ لکھا جاتا ہی
کہ اگرچہ اللہ تعالی علماے بے دیانت کو کتے سے مثال دیا ہی مگر علماے کفار کتے سے
کئی درجے بدتر ہین اور کتا اُن سے کئی درجے بہتر یعنے کتا عذاب و عقاب سے پاک ہی
انکو بڑا سخت عذاب ہی اور کتا اپنے مالک کو اندھارے اُجالے مین پہچانتا ہی یہہ
باوجود علم و عقل کے اُسکو بالکل نہین پہچانتے ہین اور کتا اپنے مالک کا حکم بجالانے
مین جان تک دریغ نہین کرتا اور انکو بالکل اوامرے احکام پر التفات نہین بلکہ اکثر کام
اُسکے حکم کے برخلاف کرتے ہین اور کتا اپنے مالک کے دروازے سے ہرچند نہین جاتا
اگرچہ بھوک سے مرجاوے یہہ باوجود اگھانے رہنے کے اپنی ترقی زینت دنیا کے لئے
خدا کے دشمنون کے دروازے پر مرتے ہین اگر کوئی کہے کہ مسلمان جن کتے کی صورت
جو نجس العین ہی کیون اختیار کیا جواب اسکا یہہ ہی کتے کی صورت نجس نہین بلکہ کتے
کی ذات نجس ہی اسمین بڑی حکمت ہی کیونکہ دوسرے جانور یا آدمی کی صورت لیوے تو
بسبب مصاحبت کے راز فاش ہونیکے قطع نظر دوسرے جانور کو اتنی مطلق العنانی
محال ہی بنظر اُن تعلقات کے جو ہر جانور کے ساتھ ہین بہرکیف مسود کیا بوستان سعدی
بھی نہین دیکھا کہ فرماتے ہین **نظم** زویرانۂ عارف ژندہ پوش ٭ یکی را بناج
سگ آمد بگوش ٭ یعنے یک عارف کی جائے سے کتے کی آواز آنے لگی سننے والا تعجب
کرکے اُسکے حجرے پاس گیا تو وہان کتا نتھا اُسکے تعجب کو دیکھ وہ عارف کہا چو دیدم کہ
بیچارگی می خرد ٭ نہادم زسر کبر و رائے خرد ٭ چو سگ بر درش بانگ کردم بسی ٭ کہ مسکین تر
از سگ ندیدم کسی ٭ اور جنید بغدادی قدس سرہ کا مقولہ لکھتے ہین **بیت** کہ سگ با ہمہ
زشت نامی چو مرد ٭ مر اورا بدوزخ نخواہند برد ٭ اور لکھتے ہین **بیت** ازین بر ملایک شرف

داشتند کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند شاید اسی لئے وہ مردجنی کتے کی صورت لیا ہوا اور اکثر صحابہ سے بھی مروی ہی کہ اپنے کو جنوروں سے کم تر سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ کاشکے ہم ایسے ہوتے **مسعود کی بدخلقی بجد ہم** ترجا شیخ جونپور حج بیت اللہ سے الخ **ہدایت** اللہ تعالی فرماتا ہی من استطاع الیہ سبیلا اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جو قدرت بیت اللہ کے طرف کی راہ جانے کی رکھے اور حدیث بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہی کہ جسکو حاجت ظاہری کسی طور کی مانع نہو اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین خدا کو حاصل کرنے کی حاجت سے بھی کوئی بڑی حاجت ہی اگر کہے کہ معرفت آلہی سے اُسکا گھر دیکھنا افضل ہی تو اس کلام کی قباحتین ہر ادنی و اعلی پر ظاہر ہین کیونکہ بموافق ضابطے اصول و فقہ کے حج کرنے تمام عمر کی وسعت ہی بخلاف حصول معرفت آلہی کہ بمجرد عقل و بلوغ فرض ہو جاتی ہی جب کوئی ایسا شخص ملے کہ اُس سے معرفت آلہی حاصل ہو بلکہ دیدار ذات نامتناہی تو اسکو چھوڑ کر بیت اللہ کا جانا کہ مشروط بالشرائط ہی اور اسمین یہہ بھی سبب حاجت قویہ ہونیکے داخل ہی ہر چند جائز نہین اسیلئے بایزید بسطامی رح اور کئی مشائخین کبار حج موقوف کرکے بزرگان دین کی خدمت مین رہے ہین اور جب اس امر قوی الفروض سے فراغت پا چکے بیت اللہ کو گئے ہین مثلاً مثنوی شریف کے دوسرے دفتر کے ترجمے مین شاہ مستعان نے لکھا ہی **حکایت** جب کہین جاتے سفر کو بایزید تو جستجو کرتے بزرگون کی مزید تو راہ مین دیکھے کہین یک پیر مرد تو اُسکو دیکھے اہل دل وہ شاہ فرد تو ذات مین تھا اُسکے مردون کا کمال تو تھا پنت درویش اور صاحب عیال تو روبرو اُسکے ادب سے بیٹھ کر تو پوچھتے تھے حال اُسکا سر بسر تو پس کہے اُسکو کہ ای روشن ضمیر تو ہی مجھے کعبے کو جانا ناگزیر تو وہ کہا تم پاس کیا ہی زاد راہ تو وہ کہے دو سو درم اندر گرہ تو

پس کہا اطراف میرے سات بار کر کر طواف حج سے بھلا کیجے شمار کہ ہی بجان خدمت

مری حمد خدا کہ تا نجا تو تم خدا مجھ سے جدا ہو اور زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل پنجم کے آخر میں

عین القضات ہمدانی رح بھی یہی نقل لاکر لکھتے ہیں چہ می مثنوی نوریت کعبہ الاول

ما خلق اللہ نوری در قالب بایزید بود زیارت کعبہ حاصل آمد اور شاہ محی الدین صاحب

قادری ویلوری نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں لکھا ہی پس باید دانست کہ در مثنوی

شریف ؎ گفت طوفی کن بگردم ہفت بار الخ آمدہ است بحر العلوم در شرح آن میفرمایند

درین اشارت است باآنکہ چنانچہ ظہور ذات با اسما و صفات در صورت انسانیہ است

ہمچنین در صورت کعبہ است اگرچہ در ہر دو ظہور مختلف است کہ در صورت انسانیہ ظہور ذات

با اسما و صفات الٰہیہ است با ظہور صفات کونیہ پس انسان مظہر اتم است بخلاف کعبہ کہ

در وی ظہور جمیع صفات منفعلہ کونیہ نیست و نیست ظاہر در وی مگر ذات با اسما و صفات

الٰہیہ بحسب پس کعبہ شریفہ مجلی الٰہ است لہذا کعبہ قبلۂ عبادت گردید نہ انسان کہ اینجا مذکور

است شاید کہ دران وقت دران قطب الٰہ مشہود بود نہ صفات کونیہ انتہی و نیز بحر العلوم

در شرح مصرع ؎ تا بہ بینی نور حق اندر بشر گو می نگارد این دلیل است برانکہ در وقت

طواف الٰہ مشہود بود در بشر پس طواف آن الٰہ مشہود را بود چنانکہ در کعبہ الٰہ مشہود

می شود بعارفان و طواف کعبہ طواف الٰہ است و مشاہدہ کہ در طواف حاصل میشود عارفان

را بایزید را درین بشر حاصل شد اور شاہ شرف الدین یحییٰ منیری رح مکتوب سی و پنجم

میں فرماتے ہیں سلطان العارفین قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز چہ گفت چون بحرم رفتم و جمال

کعبہ دیدم با خود گفتم من جنس این خانہ بسیار دیدم مر خداوند خانہ باید باز گشتم سال دوم

چون بحرم رسیدم چشم خیر بگشادم خداوند خانہ دیدم و خانہ گفتم در عالم الوہیت مشارکت

در نگنجد و در عالم وحدانیت زحمت دوئی نہ محجوب و خانہ و من سہ باشند آنکہ دو بیند ملحد

بود منکہ سہ بینم چگونہ ملحد نباشم در حال باز گشتم در سال سیوم چون بحرم رسیدم لطف محجوب

مرا در بر گرفت و پردۂ غیریت از بصر بصیرت من بر گرفت و شمع معرفت در دلم بر افروخت

و ہستی مرا بانوار تجلی بسوخت و این خطاب بسرم رسانید ندانت زایری حقا فحق علی المزور ان

یکرم زایرہ **بیت** چون چشم برکشادم نور رخت بدیدم ؛ تا گوش بر کشودم آواز تو

شنیدم ؛ اور رشحات مین مولانا سعد الدین کاشغری کے واقعات مین نفحات الانس

کے حوالے سے لکھا ہی مولانا سعد الدین کو مولانا نظام الدین باوجود قصد قوی کے اجازت

حج نہین دیتے آخر وہان سے نکلکر خدمت مین شیخ زین الدین خوافی کے بہت سال

خراسان مین رہکر بعد حصول مقصد کے حج کو تشریف لے گئے فاما صوفیہ کے نزدیک آیہ

مذکورۂ مسود مین یک معنی لطیف و نفیس ہی کہ اُسمین کسیکو طاقت انکار نہین کیونکہ

اہل کلام بہی اسبات کے قایل ہین کہ معنی اولیاء اللہ کا صحیح ہی جیسا شرح عقاید نسفی مین

لکھتے ہین اما ما ذہب الیہ بعض المحققین من ان النصوص علی ظواہرہا و مع ذلک ففیہا اشارۃ

خفیۃ الی دقایق تنکشف علی ارباب السلوک یمکن التطبیق بینہا و بین ظواہر المراد فہو من کمال

الایمان و محض العرفان یعنے اللہ تعالی جلشانہ پہلے فرمایا وللہ علی الناس حج البیت مراد

اُس سے یہہ ہی کہ حج مقبول جسپر ثواب کامل مترتب ہو کہ نتیجہ اُسکا رویت الٰہی ہی انسان پر

ہی واجب ہی اور انسان صوفیہ کے نزدیک وہی ہی جو اپنے کو بہولکر معرفت الٰہی بکمال حاصل

کرے یا اللہ کی معرفت سے ہی کمال موانست پیدا کرے اگر ایسا نہو تو علی المومنین یا علی المسلمین

کیون نفرمایا اگر انسان سے مراد نوع انسان لین بالکلیہ اقبح ہی کس لئے کہ کافر بجز ایمان کے

سزاوار تکلیف نہین چنانچہ فتوحات کے باب حج کی وصل شروط حج مین بعد تحقیق اس

۲۰۹

امرکے اسکو بھی یک شرط جو لکھتے ہین ا شرط ہر عبادت مین ایسا امر ہی کہ جسکے نہونے سے مشروط باطل اور ساقط ہوتا ہی جیسی طہارت شرط نماز اور حکم حاکم عادل شرط جمعہ ہی اور حدیث مذکورہ مسود کا معنی بھی یہی ہی کہ رسول فرماتے ہین کہ اسکو کوئی حاجت غالبہ مانع نہو اور کوئی مرض بھی موجب پابندی پس ہر آدمی کو حصول معرفت الٰہی سے کونسی بڑی حاجت غالبہ مانع ہی اور مرض روحانی سے زیادہ کونسا مرض حالبس ہی جب کوئی رہبر صادق اور طبیب حاذق راہ معرفت الٰہی بتانیوالا اور مرض روحانی کا علاج کرنیوالا ملے اسکو چھوڑکر فقط ادائے طاعتِ بدنی غیر موقت کے لئے اندہی ڈہن سے جانا درست نہین اسی لئے رسول فرماتے ہین عم ما من رجل نظر الی والدہ نظر رحمۃ الا کانت لہ بہا حجۃ مقبولۃ قیل یا رسول اللہ وان نظر فی الیوم مایۃ مرۃ قال فان نظر فی الیوم مایۃ مرۃ جیسا خانیہ اور خزانۃ الروایۃ مین ہی اور باپ شرع مین تین ہین ایک وہ کہ جس سے پیدا ہوا دوسرا وہ کہ علم سکھایا تیسرا وہ کہ بیٹی دیا یعنے سسر اس بیان پر کہ جس سے اپنے اصل مرتبۂ انسانی کو حاصل کرتا ہی معنی لینا انسب ہی کیونکہ جب مرتبۂ کمال کو پہنچے کعبۃ اللہ خود اسکے لئے آتا ہی جیسا امام محمد غزالی رح کیمیا کے دوسرے رکن کی ساتوین اصل مین لکھتے ہین سفر باطن ایسا فایدہ حاصل ہوتا ہی کہ کعبہ اسکے نزدیک آتا ہی اور اسکے اطراف طواف کرتا ہی اور اپنا بھید اس سے کہتا ہی جس سے یہہ نہو سکے اپنے کالبد کو لیکر پھرے اور ہر جا سے فایدہ لیوے اور اپنے پاؤن سے کعبہ کو جاکر ظاہر کعبے کو دیکھے اسی لئے شیخ ابو سعید کہتے ہین کہ نامردون کے پاؤن کو چھالے پڑے ہین اور مردون کے چوترون کو انتہی خلاصہ اور کیمیائے مترجم مطبوعہ مطبع مسلمانی واقع بنگلور کے حاشئے پر دیکھا گیا کہ حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی قدس سرہ کے رسالے کے حوالے سے یہہ لکھا ہی قال اللہ تعالیٰ یا غوث الاعظم

من حرم عن سفري في الباطن ابتلی بسفر الظاهر ولم يزد مني الا البعد اي سفر الظاهر يعني غوث
الاعظم قدس سره نے الله تعالی فرمايا کہ جو سفر باطن سے ميرے طرف کے محروم رہا اسکو
سفر ظاہر مين مبتلا کرتا ہون کہ ميري دوري کے سوائے اسکو کچھ حاصل نہوگا اس تقرير سے
معلوم ہوا ہر شخص کو ضروري ہے کہ آدمي بنکر حج کو جاوے اسي لئے اکثر پيرون نے اپنے
مريدون کو رخصت اداے حج نہين دے کہ اسکا معني منع حج نہين بلکہ اداے حج اکبر
ہے چنانچہ خزانة الرواية کے باب حج مين لکھا ہے في زاد المعاد قال ابوبکر الوراق رح
لان احفظ قلب مومن فقير احب الي من الف حجة مبرورة يعني زاد المعاد مين ہے کہ
کہا ابوبکر وراق نے کہ اکابرين مشائخ سلف سے ہے مومن فقير کے دل کے حفاظت کرنا مير
نزديک ہزار حج مبرورہ سے زيادہ دوست ہے اسي لئے ہمارے امام ع کہ امام العارفين
سيد الاولين والآخرين ہين آپکي اور آپکے اصحاب کي صحبت سے دوسري کونسي افضل عبادت
ہے پس امام ع اور اصحاب وغيرہ بنظر عطا فيض صحبت وحصول کمال انساني روکے ہين تا بعد
کمال کے حج بيت الله بجالاوين اور خود جناب امام ع کا حج کو جانا اسپر دليل ہے اور زمانہ
امام ع سے آجتک ہمارے يہان حج کو جاتے رہے ہين اور آج بھي ہمارے يہان سيکڑون
حاجي موجود ہين اور بندگيميان شاہ دلاور رض کے حجرے کي چکر سے مراد انسے استفادہ
لينا ہے بطريق انکي خوشنودي کے تھا مسعود جو زن پارسا کا ذکر کيا محض نادانستگي ہے
کہ عورتون کو تين دن کا سفر بھي حج کے واسطے بے ہمراہي محارم يا شوہر کے منع ہے پس
اب ہم مسعود سے پوچھتے ہين کہ اگر تمہارے کہے موافق ہے تو ضرور ہوا کہ ابراہيم ع بيہ بھي
بکارے ہون کہ يا اس گھر کے حج کو آنا يا باپ کو ديکھتے رہنا يا کسي فقير کي خوشي مين لگے رہنا
يريدون ان يطفئوا نور الله والله متم نوره ولو کره الکافرون رجا خداے عالم کے

بر طعن پانزدہم

بیت اطہر کے طواف مین نظر نہین آتی الخ **ہدایت** اور یہ تمہارے مقتدا کے
اُس مقولے سے جو مثنوی شریف کے ابیات کی شرح مین لکھا ہی اور شاہ شرف الدین
یحیی منیری رح کے فرمان سے اپنے جواب کو سمجھ لیوین فاما مسود کا لکھنا بیجا نہین کیونکہ
اندہے کا مقولہ ہی رأیت الشمس ولا ضوء لہا یعنے آفتاب کو مین نے دیکھا کہ اُسکو روشنی
بالکل نہین اگر مسود کو بالکل اندہا پا گیر ا ہو تو حافظ شیرازی قدس سرہ سے سن لیوے
ع جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو خانہ می بینی و من خانہ خدا می بینم
ع خر عیسی گر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد جو ازلی اندہے ہین یہان بھی اندہے ہین اور وہان بھی اندہے رہینگے
مسود کی بد خلقی نوزدہم - رجا
یہی میان ولاور الخ **ہدایت** حجرے کی تجلی گاہ ہونیکا جواب مسود کی بد خلقی
ہجدہم سے اور عرش سے تحت الثری تک روشن ہونیکا باب اول عقیدہ ہفدہم سے
اور خلاصہ رام وغیرہ کے نار سے معذب نہونیکا جناب بندگیمیان شاہ دلاور رض کے
جواب سے ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا انکو عذاب زمہریر کا ہی یعنے خاص انکو پس اس سے
انکار مطلق جنون کے ناری ہونیکا کہان سے ثابت ہوا اور آیہ مذکورہ مین بھی لفظ
من سے یہی معنی ظاہر ہی وگرنہ سب جن اور سب انس کافر و عاصی معذب بعذاب نار
ہونا متصور ہوگا اور یہہ خلاف جمہور ہی کہ درکات باردہ کا ہونا باطل یا بیکار ہوگا
اور جواب لم یلد ولم یولد کا مسود کی بد خلقی ششم مین گذرا پس یہہ نکات سمجھنا کام
مومنین علو منزل کا ہی نہ کفار کور دل کا **مسود کی بد خلقی بیستم رجا**
پنج فضایل مین لکھا الخ **ہدایت** کشف کی حقیقت اور اسکا جواب باب اول
عقیدہ ہفدہم مسود مین گذرا اور مقبولیت اور مردودیت لکھنے لکھانیکا جواب ہم اسکے

مقتدا عبد الوہاب شعرانی صاحب یواقیت کے طرف سے دلوا دیتے ہین کہ مبحث
خامس مین لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب السادس والسبعین وثلثمائۃ ان الحق تعالی ان
یوجب علی نفسہ ماشاء ولکن لا یدخل تحت حد الواجب علی عبادہ من المنع من ترک ذلک
الواجب لانہ تعالی لفعل ما یرید فلہ تعالی ان یخلف ماکتبہ ویخذل من شاء من المومنین ولا یلحقہ
ذم ولا لوم لان الواحد المختار لا یصح منہ ان یلزم نفسہ ولو الزمہا لا یلزمہا الوفاء بخلاف العبد
اور اُسی مبحث مین دوسری جاے پر لکھا ہی ثم قال فعلم ان الحق تعالی لا یجب علیہ شئی ولو
اوجب ہو علی نفسہ شیأ فلہ الرجوع عنہ من حضرۃ الاطلاق اُسکے بعد لکھا ہی ذکر الشیخ محی الدین
فی الباب الثالث والتسعین ومائتین ایضا ما یوید اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ من ان الحق تعالی
لا یوجب علیہ شئی ان تینون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب
نہین اگر وہ اپنے لکھیکا خلاف کرے برا نہین کہ وہ یگانہ مختار ہی اور اسکو سزاوار ہی
جو کہ اپنے پر لازم کر لیوے اُسکو وفا نکرے بلکہ اُس سے رجوع کرے اور اعتقاد سنت
جماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی پر کوئی بات واجب نہین یعنی اگر چاہے جیسا فرمایا ویسا
کرے اگر چاہے اُسکا خلاف کرے اور اُسی مبحث مین لکھا ہی فان التوبۃ والاصلاح من
الجود المطلق یعنی قبول توبہ و توفیق اصلاح جود مطلق سے ہی اگرچہ یہ دلایل محققون کے ہین
لاکن اہل کلام بھی اُسکے قایل ہین چنانچہ مسلم الثبوت کے دوسرے باب مین ہی تعریف
الواجب وہو ما استحق العقاب تارکہ استحقاقا عقلیا او عادیا والعفو من الکرم وقیل ما اوعد
بالعقاب علی ترکہ ولا یخرج العفو لان الخلف فی الوعید جایز دون الوعد اور اُسکے اوپر حاشیہ
ملک العلما عبد العلی بحر العلوم کا یہہ ہی لان الخلف فی الوعید جایز فیجوز ان یوعد بالعقاب
ولا یاتی بہ فان اہل عقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا وہو مروی عن عبد اللہ بن عباس

خلاصہ ان دونون عبارتون کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی وعید سے خلاف کرنا جایز ہی یعنے
گنہ گارون کے عذاب جو خبر دیا ہی اُس سے خلاف کرنا جایز ہی اسبات کو عقل والے
فضل سمجھتے ہین علم آلہی کا نقصان نہین سمجھتے مگر مسود سر یکے جاہل کہ یہہ بات عبد اللہ
بن عباس نے روایت کیا ہی اور اُسکے حاشیے پر مولوی محمد معین الدین نے لکھا ہی کہ
خلاف کرنا اللہ تعالی کا اپنے قرار سے درست ہی کہ شفاعت اور قبول توبہ جو ثابت ہی
مستحق عفو ہوتا ہی بسبب دفع کدورت عصیان عاصی اور مزین ہونے اسکے اخلاق حسنہ
مرضیہ سے کہ اللہ تعالی غفور رحیم ہی خلاصۃ اور بستان المحدثین کے ایکسو ساتوین صفحہ پر
لکھا ہی کہ ابو الحسن علی جزء فضل اہل بیت کی آخر کتاب مین کہتا ہی عبد اللہ رض نے روایت
کیا کہ فرماتے بنی اسرائیل مین دو بادشاہ تھے بھائیان ایک نیک دوسرا بد سو اوس وقت
کے نبی کو حکم ہوا نیک کی عمر سے تین برس اور بد کی عمر سے تیس برس باقی ہین سو وہ
نبی اونکے رعیتون سے کہے تو سب رعیت اپنے اہل وعیال سمیت شہر کے باہر جا کر
تین دن بھوکے دعا مانگنے لگے تو اللہ تعالی اونکی دعا مستجاب کر کے عادل کی عمر بد کو
اور ظالم کی عمر عادل کو بدلا دیا پھر ظالم تین سال مین مر گیا اور عادل تیس سال جیا کیا یہ
بھی اللہ تعالی کو معلوم نتھا جو وحی کیا پس بہان یا جھوٹ بولنا یا جہل لازم آیگا نعوذ
باللہ عما قال الظالمون وہو علو اکبیرا ایسے حکمتونکو فضل وکرم کہتے ہین کہ اوسکو اسکا
بھید معلوم ہی اور اس امر مین ایک حکمت عظیمہ ہی کہ اسکو مومنین جانتے ہین نہ منکر
رجا بس کشف عرشی اور فرشی پر تاریخ دانی الخ ہدایت اکثر اہل حق پر اہل باطل
ایسے ہی اعتراضات کئے ہین جیسا عماد الدین عیسوی ہدایۃ المسلمین کے باب ہفتم
سے فصل سوم کی ابتدا مین قرآن کے واسطے لکھا ہی اول آنکہ رسول وپیغمبرون کے جو

قصے اُسمین محمد صاحب نے بیان کئے اکثر بیان خلاف واقع ہی کیونکہ سنے سنائے قصے
اکثر آدمی کو کم یاد غلط یاد رہا کرتے ہین خصوصًا اس شخص کو جو بے علم ہی اور اسمت عیسوی
نے اپنی کتاب دین حق کی تحقیق سے دین محمدی کی آزمایش کے
چوتھے باب مین لکھا ہی قطع نظر اُس سے بہت سے باتین تاریخ کی بھی ہین جنکو محمد صاحب
نے نہ توریت زبور نبیونکی کتاب اور انجیل سے انتخاب کیا بلکہ یہود و ناصریون کے
قصے کہانیون سے نکالا کیونکہ اگر ان باتون کو اگلی کتابون سے لیا ہوتا تو اتنا اختلاف
نہ پڑتا انتہی بعد اسکے اکثر نبیون کا ذکر لاکر لکھا ہی کہ یہہ سب خدائی کتابونکا خلاف ہی
خصوص سکندر کے واسطے لکھتا ہی کہ بت پرست تھا اور سکندر کے دیوار بنانیکا
بھی انکار کیا ہی الغرض مسو نے بھی اپنے بڑے بھائیون کی اتباع کیا آدمی بر سر مطلب
مسو جہاز سے آدمی کے پیدا ہونے مین جو لکھا ہی عین جہالت ہی غرض آدمی سے
صورت آدم ہی نہ بنی آدم چنانچہ ایک کتاب ۱۲۸۷ہجری مطبع عیسوی مین اہتمام سے
شیخ عبد العزیز کے مولفات سے میرزا نادر حسین کے مسمی بطلسمات عجایب اور مشہور
باندرجال کہ اُسپر میرزا ایپادرملی کی غرایب الاشکال بھی مندرج ہی چھپی ہی سو اُسکے
بتیسوین ۳۲ صفحے پر ہی کہ ایک جزیرے مین بھل بشکل انسان ایک جہاز کو لگتے ہین اور
کدو سریکے بھی کہ اسکو انسانی شکل کے بھل لیپٹ کر دودھ پیتے ہین اور اڑتیسوین ۳۸ صفحے
پر ہی ایک درخت کہ نام اُسکا واق واق ہی اسکو انسان سریکے بھل لگتے ہین چالیسوین
صفحے پر ہی کوہ عجیبہ مین بیل کو انسان سریکے بھل لگتے ہین انچاسوین صفحے پر ہی کہ اندلس
کے بادشاہ کے باغ مین یک جہاز ہی کہ دیو کی صورت کے بھل ہوتے ہین اٹھاونین
صفحے پر ہی کہ درخت عجیبہ کو ہیئت انسان کا بھل لگتا ہی پس عجب نہین کہ وہان صورت

انسان کے پیدا ہون اور خروج منی سوا۔ بنی آدم کے دوسری کسی صورت سے
شاید اُنکے نبی کی شرع مین منع نہو فرضا اگر گناہ بھی ہو سکندر کی پیغمبری قطعی نہین اگر
پیغمبر بھی ہون ہماری شرع کی صورت سے بھی یہہ کبیرہ نہین فاما مسود کی عقل سے
یہہ عجب ہی کہ یہان بے نکاح دختر دد خنی سے جماع کیسا کیا لکھا ہی واہ کیا علم و فہم ہی
نکاح تو نوع انسانی مین بشرط ایجاب و قبول ہی نہ کسی جزء نباتی سے مرحبا مسود کے
اُستاد پر کہ اُسکو علم فقہ مین بے عدیل بنایا یہہ احوال مسود کے فقہ کی تحقیق کا سنے اب
قرآن و حدیث اور تاریخ کی توفیق دیکھیے کہ اُس سے بدتر ہی کیونکہ معتبر تفسیرون اور
تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس شہر کا احاطہ ہر جانب چالیس کوس اور بعض دس کوس
لکھے ہین چارو نطرف سے ایکسو ساٹھ یا چالیس کوس ہوئے اور اُسکی دیوار پانسو گز
اونچی ہی اور اسمین ہزار محل بڑے بڑے ہین اور اُسکو شداد تین سو برس مین تیار کیا
اور عمر شداد کی چھے سو برس ہوئی اور سفر کی تیاری وغیرہ کو دس بارہ برس لگے پھر اپنے
مصاحبون وغیرہ سے کوچ کرکے بعد قطع منازل کے ایک رات دن کے راستے پر ارم
اور جثے اسکے اہل قوم کے چار سو گز کے تھے جیسا مدارک بیضاوی وغیرہ معتبر کتابون مین
ہی پس اس بیان سے بچند وجہ ظاہر ہی کہ وہ شہر ارم قاف مین ہی ایک یہہ کہ عدن سے
اُسکا بہت دور رہنا ثابت ہی کہ ہمارے جثے کے موافق ہماری ایک منزل معتدل آٹھ
دس کوس یعنی سولہ یا بیس میل ہی پس اُنکا جثہ ہمارے بہ نسبت سو ا تھا بلکہ بڑکر ہمارے
سو منزل انکو ایک منزل ہوئی یعنے ہمارے ساڑے تین مہینونکی راہ انکو ایک روزہ
راہ تھی پس اب عدن کا تمام ملک ساڑے تین مہینونکی راہ نہین اگر کتب معتبرہ سے کہ
جس مین ذکر اقالیم سبعہ وغیرہ مذکور ہی پایا جاتا ہی کہ عدن سے قاف جنوبی اور مغربی قریب

ہی چنانچہ آج کوئی شخص قصد کرے تو خشکی کی راہ سے کہ آدمی سید ہا نہین جا سکتا ہی

قافِ جنوبی کو کم و بیش یکسال مین پہنچ سکتا ہی پس انکی تین چار مہینہ کی راہ ہوتی ہی

جب بادشاہ اسباغ کی تیاری کیا البتہ کوئی سیدہا راستہ بہی تیار کروایا ہوگا کہ کام

تمام ہوئے تب تک کام کرنیوالے آسانی سے جاوین اور لشکر بادشاہی کو جو بادشاہ

کے ہمراہ رہے آرام کا رستہ رہے اس صورت مین اور نزدیک تر ہونا لازم ہی دوسرا

یہہ کہ اتنی وسیع جاے ایسے مکانات اور باغ وغیرہ بنانے قریب آبادی مین ملنا

دشوار اور قاف مین ملنا آسان ہی تیسرا جب ایسا باغ بنانے چاہا تو البتہ اسکو جاے

بہی لایق ضرور ہوتی ہی اور عدن کے اطراف کوئی ایسا مقام نہین کہ وہان اتنی بڑی

جاے شاداب ملے۔ چوتھا وجہ یہہ کہ اتنا بڑا اسد جب لوگون کے پھر نیکے اترے ہو

بسبب راہ بند ہونے یا اختلاف جہت مسیر کے البتہ وہ جاے مشہور ہوتی اگرچہ

انکھون سے نظر نہ پڑے کیونکہ اُسمین آبادیان مختلف مختلف مقامون مین ہوئی ہین اور

آج تک عدن کا جنگل موجود ہی کہ لوگ وہان سب طرف بلا ممانعت پھرتے ہین اگر کہین کہ آدمی

اُسپر گذر جاتے ہین اور اُنکو نظر نہین آتا ہی یا اوپر کے سب وجہ اللہ تعالی کی قدرت سے

وقوع مین آنا ممکن ہی تو ہم کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو کیا قدرت نہین کہ قلابہ کو قاف

مین پہنچاوے اور وہان سے ایسا لاوے کہ انکو مسافت سے خبر نہو بلکہ یہہ بات

موافق عادت اللہ کے ہی اور وہ مخالف کیونکہ ایک آدمی ایسا جانا آنا اکثر حکایتون مین

وغیرہ سے ظاہر ہی پس اب ثابت ہوا کہ باغ ارم قاف کے پہاڑ دن مین ہی تیار ہوا

ہی مگر ایک شخص جو اصحابِ رسول سے اسکے دیکھنے کا موعود تھا دیکھ لیا تاکہ اُس سند سے

بعضے شکی لوگون کا رفع شبہ ہووے نہ یہہ کہ وہ عدن کے قریب بنا تھا اور اُسکے

۲۱۷

قریب اطراف مین موجود ہی **مسود کی بد خلقی نسبت وعلم** - رجا میران کو

دعوی بتائے ہدایت یہہ بات سچ ہی اور ویسا ہی ہمارے امام سے قولاً و فعلاً

موافق اس حدیث کے کہ رسول اللہ فرماتے یقفوا اثری ولا یخطی کبھی رسول کی مخالفت

صادر نہوئی چنانچہ بیان بھی ظاہر ہوگا کہ مسود اپنی عمیت قلبی کے سبب حقیقت امر نہ سمجھکر

بے محابا اعتراض کر بیٹھا یعنے ہمارے امام اپنے منکرین سے جو امت اجابت محمدیہ

مین جہاد نکرنے اور ان پر احکام حربیون کے جاری نکرنے کی حقیقت مسود کی بد خلقی بیان دہم

مین بدلایل ساطعہ و حجج قاطعہ لکھی گئی ہی اور مشرکین وغیرہ کفار جو امم سابقین مین اپنے

بھی جہاد نکرنے کی اسباب مین اصل اصول یہہ کہ رسول آپ ہی اپنے منکرین سے

ترک جہاد کئے ہین کہ فرماتے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر یعنے پلٹ گئے ہم چھوٹی

لڑائی سے بڑی لڑائی کی طرف پس لفظ رجعنا سے کہ بعد اسکے لفظ عن ہی یہہ بات ثابت

ہوئی کہ جناب رسالت مآب بالکلیہ کفار کے جنگ سے دست بردار ہوگئے ہین کیونکہ

معنے رجوع کے ایسا پھرنا ہی کہ پھر چھوٹی چیز طرف متوجہ ہونا جیسا صراح اللغت مین ہی

وفلان یومن بالرجعۃ ای بالرجوع الی الدنیا بعد الموت ترجمہ فلانا شخص ایمن بایار رجعت

سے یعنے پلٹنے سے دنیا طرف موت کے بعد عن بھی معنی مین تجاوز اور بعد کے ہی

یعنے دور ہو جانے کے جیسا رمیت السہم عن القوس یعنی پھینکا مین تیر کو کمان سے اور

رسول کو ہمیشہ مرتبہ ادنی سے طرف اعلی کے رجوع تھا اسی لئے اسکو جہاد اکبر فرماتے

پس مہدی کہ جتنے کمالیت دین ہونیکی خبر رسول سے وارد ہی اول قدم اس مرتبے

پر رکھے کہ یہی اتباع تامہ ہی افسوس صد افسوس مسود کی جہالت پر کہ مدعی کے مقابلے مین سخن

بلحاظ تمام ادا کرنا چاہئے خصوصاً احادیث کے معنے مین ہر شخص کو جو مسلمان کہلاتا ہی

احتیاط کامل لازم ہی سو ہیجا بہ الحمد یا کہ وقت دعا کے ہاتھ اُٹھانا خصوصًا بعد فرض
نمازون کے کہ سنت مستمرہ ہی الخ اب ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ مسودے کے جھوٹ
پر بغور و تامل نظر کرے کہ اسکی لکھے ہوئے حدیثون مین کسی ایک حدیث سے صراحتًا
تو کجا کنایتًا بھی یہہ معنی پایا جاتا ہی کہ رسول کسی نماز کے پیچھے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے ہین
سواے استسقا کے پہ جاے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھاے ہون یا کسی صحابہ سے
مروی ہی فاما حدیث ابو داؤد اور ترمذی سے جو حضرت عمر فاروق رض کی روایت ہی
اور حصن حصین سے بھی یہی پایا جاتا ہی جہان کہین دعا مین ہاتھ اُٹھانا مروی ہی یعنی
اور ہتھیلیونکو خوب کھولکر ہتھیلیان آسمان طرف کر کر دعا مانگے اور بعد فراغت منہہ پر پھیر لیوے
نہ یہہ کہ کسی نماز کے بعد ہاتھ اُٹھانا رسول سے مروی ہی اور دوسری حدیث ترمذی سے
بھی صاف ظاہر ہی کہ پچھلی رات اور فرض نماز کے بعد یعنے دبر صلوۃ کے دعا مقبول ہی

بعد و بر تحقیقین و بضمتین پس آینده بهر کار یقال فلان لا یصلی الصلوۃ الا دبرا ای فی آخر

وقتها کذا فی الصراح پس دبر صلوۃ آخر نماز ہی کہ بعد درود اور قبل سلام دعا پڑھنا سنت
بلکہ بعض تابعین واجب جانتے ہین نہ یہہ ثابت ہی کہ امام فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر
رسول دعا مانگے یا مانگنے حکم کئے ہین یا اس بات کو پسند فرماے ہین اور ابراہیم
سے ہر چند یہہ دلیل نہین ملتی کہ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے پس اسکو نماز کے بعد
کی دعا کے تخصیص کرنا انبیاء پر افترا کرنا ہی اور کسی پر خیالی واہیات سے تہمت
کرنا نیمہ ہی کہ رسول نام کے درود دوزخ مین بار ہا فرماے ہین بھلا اسکو کیونکر معلوم
ہوا کہ ہم حدیث الرح پر اپنے عمل کو ثابت کرتے ہین بلکہ ہم بسند صحیح ہمارے امام سے
تحقیق کر چکے ہین کہ رسول استسقا کے سوا بھی کئی جاے پر دعا مین ہاتھ اٹھاے ہین

اور حدیث بخاری سے معلوم ہوتا ہی کہ ابو بکر صدیق رض عین نماز مین ہاتھ اٹھا کر حمد
خدائے پاک بجا لائے ہین نہ بعد نماز کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہین حیرت ہی کہ مسود
کو ان دلیلون کے پیش کرنے سے شرم نہ آئی اور خیر جاری مین ایک وقت سوائے
عقب نماز کے رسول اللہ کا ہاتھ اٹھانا مروی ہی نہ بعد نماز گو کہ نفل بھی ہو پس فرض
تو کجا اور ویسی روایت بخاری خیبر پر رسول پہنچنے کے وقت کی بھی ہی الحاصل ان
تمام روایات مذکورۂ مسود سے اتنا بھی ثابت ہوا کہ جب دعا مانگین مستحب ہی کہ
ہاتھ اٹھاوے مگر اتنا ہی ان روایات مین پایا جاتا ہی کہ کبھی کبھی رسول اللہ سوائے
عقب کسی نماز کے دوسرے خالی وقتو نمین ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہین اور منہہ پر پھیرے
ہین اور ہاتھ جہان اٹھاتا ہی وہان سیدھے کھلے ہاتون کو اٹھا کر دعا مانگنے اور بعد
اتمام دعا کے منہہ پر پھیر لینے حکم فرمائے ہین مگر نماز استسقا کے بعد ضرور ہاتھ اٹھا کر
دعا مانگے ہین پس انس رض سے مسلم نے جو روایت کیا ہی اسکا خلاصہ موافق تاویل نووی
کے یہہ ہی کہ رسول دعاون مین جہان ہاتھ نہین اٹھائے وہی انس رض نے دیکھا
مگر اورون نے حضرت کو دعا مین ہاتھ اٹھاتے بھی دیکھا ہی تو صحت دیکھنے والون
طرف ہی یا یہہ کہ رفع بلیغ استسقا مین کیا ہی ان ہر دو تاویل کے سوائے اس خادم
الفقرا کے نظر مین ایک معنی آتا ہی کہ اگر یہان مستثنی متصل مانین کلام ابلغ ہوتا ہی کہ
الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ ہی یعنے شئی سے مراد عقب صلوۃ لیا جاوے مگر موافق ضابطے
مسود کے نووی کی دوسری تاویل غلط ہو جاتی ہی یا یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ
انس رض نے بجز نماز استسقا رسول اللہ کو کبھی دوسری نماز پڑہتے نہین دیکھا ہی یہہ
جہل بسیط ہی اب انصاف پسندون سے التماس یہہ ہی کہ مسود جو دلایل کہ نماز کے بعد

ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنا سنت مستمرہ ہونے پر لایا ہی اُس سے صراحتًا تو کجا کنایتًا بھی کہین
پایا جاتا ہی کہ جہان کہین دعا مانگین ہاتھ اٹھانا مستحب ہی چہ جاے کہ رسولؐ خصوص
ہاتھ اُٹھانیکے قطع نظر دعا بھی بے ہاتھ اُٹھانے بعد نماز فرض مانگے ہین مگر اتنا کہ کبھی
کبھی رسولؐ اللہ بھی ہاتھ اٹھاکر دعا مانگے ہین اب ہم اُسکا بدعت ہونا ثابت کرتے ہین اسپر
غور و ملاحظہ فرماکر بعد نماز ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنا ترک کردین احمد بن محمد قسطلانی ارشاد
الساری فی شرح صحیح البخاری ہکے باب مکث الامام فی مصلاہ بعد السلام سے ام سلمہؓ
کی روایت کی شرح مین لکھا ہی عن ام سلمۃؓ ان النبی کان اذا سلم من صلوتہ یمکث فی
مکانہ الذی صلی فیہ یسیرا قال ابن شہاب الزہری بالاسناد المذکور فنری بضم النون ای
فنظن واللہ اعلم ان مکثہ فی مکانہ کان لکی ینفذ بفتح اولہ وضم ثالثہ والذال معجمۃ ای یخرج
من ینصرف من النساء قبل ان یدرکہن من ینصرف من الرجال ومقتضی ہذا ان الماموین
اذا کانوا رجالا فقط انہ لا یستحب ہذا المکث اس تمام حدیث کا خلاصہ یہی کہ رسولؐ
بعد سلام نماز کے تھوڑا وقت اُسی جاے پر بیٹھ کر بعد وہان سے اُٹھتے تھے اس لئے
کہ جماعت مین عورات بھی حاضر ہوتے تھے سو چلے جانے کے بعد مرد اپنے جاے سے
اُٹھتے تا عورت مرد نہ ملین شارح نے لکھا ہی کہ اگر فقط مردون کی جماعت ہو تو بعد
نماز کے تھوڑا وقت بیٹھنا بھی مستحب نہین ہی اور آخر باب مین لکھا ہی قال فی الفتح
واستنبط من مجموع الادلۃ ان للامام احوالا لان الصلوۃ اما ان تکون مما یتنفل
بعدہا اولا فان کان الاول فاختلف ہل یتشاغل قبل التنفل بالذکر الماثور ثم یتنفل وہذا لک
اخذ الاکثرون بحدیث معاویہؓ وعند الحنفیۃ یکرہ لہ المکث قاعدا یشتغل بالدعاء والصلوۃ
علی النبی ص والتسبیح قبل ان یصلی السنۃ لان القیام الی السنۃ بعد اداء الفریضۃ افضل من

٢٢١

الدعاء والتسبيح والصلوٰة لان الصلوٰة مشتقة من المواصلة وبكثرة الصلوٰة ليصل العبد الى مقصوده انتهى من المحيط والصلوٰة اللتى لا يتنفل بعدها كالعصر فيتشاغل الامام ومن معه بالذكر الماثور لا يتعين له مكان بل ان شاؤا انصرفوا وان شاؤا مكثوا وذكروا انتهى اس عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ جس نماز کے بعد سنت ہو اُسمین اختلاف ہی کہ بعد سلام کے امام ذکر ماثورہ کا شغل کرے یا نکرے پہلی بات بہتون نے قبول کیا معاویہ رضہ کی حدیث پر اور نزدیک حنفیہ کے امام کو بیٹھنا مکروہ ہی کہ کچہ دعا یا درود نبی پر یا تسبیح آگے سنت ادا کرنے کے پڑہے کیونکہ بعد فرض ادا کرنے کے ان سب سے بہم سنت کو کمتر رہنا افضل ہی کسواسطے کہ صلوٰۃ مشتق ہی مواصلۃ سے یعنے مطلب کو پہنچنا اور بسبب کثرت نماز کے بندہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہی یعنے نمازون کے ملجانے سے کثرت صلوٰۃ ثابت ہوتی ہی اور کسی دوسری شی کے درمیان آنے سے ہر نماز جداگانہ ہوجاتی ہی اور جسکے بعد سنت نہو تو امام اور قوم ذکر ماثور مین شغل کرے مگر اسکو یہہ بات مقرر نہین کہ جہان نماز پڑہے ہون اُسی جاے پر ذکر کرین انتہی پس حدیث سلمہ رضہ سے اور شارح کے فتح القدیر اور محیط کے حوالے سے معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد رسول صلعم سنت ہو تو ہرگز بیٹھے نہین بہم سنت ادا کئے ہین مگر معاویہ رضہ کی روایت سے بسبب بیان ثواب کے لوگون نے کچہ ذکر وغیرہ کا شغل کئے ہین اور حنفیہ کے نزدیک جس فرض کے بعد سنت ہو سنت نہ پڑہکر نماز کے بعد ذکر و تسبیح وغیرہ مین مشغول ہونا مکروہ ہی۔ اور عبادات کے مکروہات امام محمد رح کے نزدیک جتنے ہین سب تحریمی ہین اور اُسی پر فتوی ہی جب فرض نماز کے بعد کچہ پڑہنا مکروہ تحریمی ہی ہاتہہ اٹھا کر دعا کی طلب کی صورت ہی اور کہین حدیثون لعبہ محدثون کے کتابون مین بعد نماز کے اسکا

پتا بھی ہاتھ نہ لگے بدعت سیئہ ہی اور مسعود نے جو اسکو سنت مستمرہ کر کے قرار دیا سو
فقط اسکی جہالت کی دلیل ہی رہا اور ایک سنت انبیا بھی ہی الخ ہدایت
عرب مین بلکہ ہر ملک مین آج بھی بکریان والون یعنے ڈھنگرون کو دوسرے لوگ
حقیر دیکھتے ہین خصوص گھوڑے اونٹ بیل رکھنے والے کہ وہان عمدگی اسمین ہی
اسی لئے رسول اللہ بسبب برابری سب اہل اسلام کے انکی تسلی خاطر کے لئے فرماے
چنانچہ یہہ حدیث بخاری کی اُسپر دلیل ہی عن ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ قال راس
الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی
اہل الغنم ابو ہریرہ رض سے روایت ہی فرماے رسول نے اصل کفر کی مشرق طرف ہی
اور فخر اور تکبر گھوڑے اور اونٹ اور بیل اور گدہے والون مین ہی کہ باند آواز تکبر
سے اُن کے لئے کرتے ہین کہ موجب قساوت قلبی ہی اور نرمی دلکی بکریان والونین
ہی اور فرماے رسول اللہ الجفاء والقسوۃ فی الفدادین یعنے جفا اور بددلی اپنے جنورونکو
بڑے آواز سے پکارنیوالونین ہی یعنے اونٹ وغیرہ کو اور حدیث مذکور مسعود بھی اسی
مانند ہی چنانچہ باندیونکی اولاد کے لئے رسول اللہ فرماے انجب ولد الجاریۃ انا ولد
الجاریۃ یعنے بہت اشرف ہوتا ہی باندی کا جنا اور مین باندی کا جنا ہون پس اگر
جو بکریان چرایا ہو وہ نبی ہو تو عیسیٰ ع اور یوسف ع اور کئی نبی اللہ بکریان نہین چرا
کیا وہ نبی نہ تھے فاما رسول کے عمل دو طور پر ہین ایک رخصت کہ عوام اُسکی اتباع کرین
دوسری عالیت کہ وہ بجالانا خواص کا کام ہی چنانچہ رسول فرماے ہین کہ اللہ تعالی
امور عالیہ کو دوست رکھتا ہی اور سفلی کو دشمن پس رسول سے یہہ بھی وارد ہی کہ
فرماے ہین اللہ تعالی میرے طرف یہہ وحی نہین بھیجا کہ مال جمع کرون اور بیپاریونین

داخل رہون مگر یہہ وحی بھیجا ہی کہ اﷲ تعالی کے حمد کی تسبیح کر اور ہو سجدہ کرنیوالونمین

انتہی پس بکریان بھی مال مین داخل ہین کہ یہہ عوام کے لئے منع نہین ہی نہ خواص کو

اسی لئے ہمارے امامؑ وہی کام کئے کہ جو عالیہ ہو اور نبیؐ سے بعد نبوت کے اسکا ثبوت

ورود ہو با این بکریان چرانا داخل عبادت بھی نہین ہی بحمد اﷲ عزیز القوی الباری

مسود کے اعتراضات جو آثار اور اخلاق جناب امام الاولین والآخرین وارث ختم

ولایت خاتم النبیین مہدئ موعود محمد رسول اﷲ سید محمد بن سید عبد اﷲ صلی اﷲ علیہا

افضل الصلوۃ مین کیا ہی سبکے سب باطل ہوکر کذب اور مفتریات اسکے صاف صاف

ظاہر ہو چکے اب ردان اعتراضات واہیہ کا جو مسود نے اصحابؓ اور توابع جناب خاتم

الاولیا پر کیا ہی لکھا جاتا ہی رجا بنا الفاسد علی الفاسد الخ **ہدایت** بناء

الفاسد علی الفاسد کی نسبت مسود کے جانب صحیح ہی باینطور کہ پہلے اُس ہجرت کو جو

فرض ہی اور اسکا ثبوت عقیدہ مقررہ پانزدہم مسود مین معہ رد مسود کی رہبانیت

کے گذرا فعل منع یعنے لایق ترک مقرر کیا کہ معنی انکار کا یہی ہی اور فرض کا انکار

کفر اور اسپر عاصیون کی مدد کو خدا اور اسکے رسولؐ کی اتباع قرار دیا چنانچہ اسکی تصریح

اور توضیح مسود کی بدخلقی بعمل مین بیان ہو چکی اسی لئے بندگیان سید خوندمیر سید الشہدا

امیر کبیر خلافت خاتم الاولیا دلیل واضح رسالت ختم الرسل والانبیاؐ فرمائے اگر اقربا

اسکے ہجرت و جہاد کرین تم مین سے ہونگے الخ جیسا ابو بکر الصدیق اور عمر فاروق

رضی اﷲ عنہما و ہمارضا عنہ نے تارکان زکوۃ وغیرہ کو قتل کئے پس جان کا امن مال

زیادہ اور اقدم ہی فافہم اور وہ مال الیسا متروکہ تھا کہ آپکو اُسی مرض موت مین آیا تھا

کر اسکو خرچ کرنے نپایا فاما اگر ایک شخص رکھے نقصان دین ہوا جیسا اصحاب صفہ سے

۲۲۴

کسی نے زودرہم منتر کہ چھوڑا تو جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا اُسکے لئے دو داغ ہین۔

رجا بندہ کہتا ہی کہ دعوی میان ولا ورالخ **ہدایت** مسعود کو علم مناظرے سے بالکلیہ بہرہ نہین کیونکہ مورد اعتراض ایسا امر کیا چاہئے کہ اتفاقی ہو نہ یہہ کہ کسی بک سے کچھ سن پاوے اور خیالی کوے اڑاوے یہہ نقل ہمارے کسی کتب معتبرہ کے قطع نظر غیر معتبر کتب مین بھی مذکور نہین مگر بعض بطریق سمع اُسکو بیان کرتے ہین بہر تقدیر ہر دانشمند سمجھ سکتا ہی کہ مسعود باوجود بیان خطا مین اتنا حارص ہی کہ اُسکو ابن الحارث کہا جاوے الغرض مسعود نے جہان کہین کہ سراج الابصار مین بعد دریافت بسیار برس چار یک تک مطالعہ کرکے اپنی جاے پر بہت ثابت اور استوار اعتراضات اور پر لکھا ہی سو اسکے ردات جو گذرے اُس سے مسعود کا کذب اور تعصب اور جہل خوب معلوم ہو چکا اگر اور کچھ اعتراضات ہوتے کیون چھوڑتا یہ فقط منہہ زوری ہی آب اسمقام مین بھی بدیدۂ انصاف دیکھین کہ کس کی جانب خطا ہی یعنی ترکیب عبارت کی یہہ ہی فالجواب مبتدا بہذا الحدیث تک اُسکی خبر ہی نہ ان الحدیث کیونکہ یہہ اِنّ مکسورہ ہی وگرنہ انما کالا ناکس فایدے پر پس اس صورت مین کلام فصیح و بلیغ ہوتا ہی اسی لئے میان علما باللہ رہ نے لکھے ہین کہ یون کہنا بہتر تھا اگرچہ ویسی صورت بھی بتکلف بن سکتی ہی پس دیکھئے کہ شیخ علی کا رسالہ پورا ایک جزء کا نہین کہ اُسمین دوسرے علوم کے قبایح کثیرہ کے سواے فقط نحو مین دس جاگہ میان علما باللہ رہ نے اعتراض کئے ہین سو سب چھوڑ کر اُن مین سے جنکو مسعود نے محل نظر کیا ہی سو اسکا حال دیکھ لئے جب سراج الابصار کو کوئی قابل منصف دیکھیگا تو سمجھیگا کہ گو یا یہہ کتاب سراسر دلیل اعجاز ہی گو کہ منکرین متعصبین کا کام ہی کہ قرآن پر اعتراض کرتے ہین اور مخذول اور مخسور ہوتے ہین جیسا حال مسعود کا ہی فاما حیرت ہی کہ مسعود کو

جھوٹ بولنے مین کیا جرأت ہی اتنا خیال ہنین کیا کہ البتہ اہل انصاف فقط اپنے کلام پر
اعتبار ہنین کرینگے کیونکہ اکثر مقام مین آپ اپنی تسویدکو کذب اور مفتریات سے پر کردیا
ہی پس جو سراج الابصار کو دیکھیگا اس جرأت پر کیا کچھ نہ کہیگا کس لئے کہ مشہور ہی س
چون از قومی یکی بیدانشی کرد ؞ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ؞ رجا ایضا سید محمود بن
سید خوندمیر الخ ہدایت جب آدمی کے دلمین کسی کی دشمنی پیدا ہوکر اُسکی
بدنامی کے درپے ہوتا ہی تو اپنی بدنامی کا لحاظ بھی اٹھا دیتا ہی خصوصًا کفار کو بسبب
کورباطنی کے بھلا برا بالکل نظر ہنین آتا تیغے پہلے تو اسنے خواب کو مورد اعتراض کیا
دوسرا صاحب رویا سے کوی تعبیر بھی تحقیق ہنین کیا تاکہ اسپر اعتراض کیا جاوے
اور آپ بھی اُسکی کوئی تعبیر موافق داب معبرین کے کہ جسمین بہت کتب بنے ہین ٹھہرا کے
بعد الزام ہنین دیا الغرض ایسے واہیات کا جواب خاموشی ہی اگرچہ اس امر کو صاحب
علم و شعور سمجھتے ہین فا ما کم علم والون کے لئے لکھا جاتا ہی تاکہ حقیقت اُسکی فہم کرین
خواب تین قسم پر ہی ایک رویاے صادق کہ انبیا کا خواب ہی دوسرا رویاے
صالح کہ اولیاء اللہ کا خواب ہی تیسرا اضغاث احلام کہ عوام کا خواب ہی شیخ اکبر رح
فصوص کی فص حکمۃ حقیہ نے کلمہ اسحاقیہ مین لکھتے ہین فالتجلی الصوری فی حضرت الخیال
محتاج الی علم آخر یدرک بہ ما اراد اللہ بتلک الصورت الا تری کیف قال رسول اللہ
لابی بکر رض فی تعبیر الرویا اصبت بعضا و اخطات بعضا ترجمہ پس تجلی صوری حضرت
خیال مین محتاج ہی دوسرے علم طرف کہ پایا جاوے اُس علم سے اس صورت مین
اللہ تعالی کیا ارادہ کیا ہی کیا ہنین دیکھا تو نے کیا فرماے رسول ابی بکر صدیق رض
کو خواب کی تعبیر مین کہ تھوڑا برابر سمجھا تو اور تھوڑے کے سمجھنے مین خطا کیا تو اور ایسے

بہت خواب ہین کہ دیکھا کچہ ہی اور معنی کچہ ہوتا جیسا رسول اللہ صلعم فرماتے کہ مین

اپنے رب کو خواب مین دیکھا جوان پریشہ بال سر کے چھٹے اور پاؤن مین سونے کی

جوتیان تہے اسکی صحت یواقیت کے باولیسوین مبحث مین طبرانی اور شیخ اکبر اور

جلال الدین سیوطی سے کیا ہی یواقیت کی عبارت یہہ ہی ان الاصل فی صحۃ

الرویا ما رواہ الطبرانی وغیرہ مرفوعاً رایتہ لیلۃ ربی فی صورۃ شاب امرد قطط لہ و

فرۃ من شعرہ وفی رجلیہ نعلان من ذہب الخ قال الحافظ السیوطی وہو حدیث صحیح

قال الشیخ محی الدین فی الباب الحادی والثمانین وثلث مایۃ قد اضطربت عقول العلماء

فی معنی ہذا الحدیث وفی صحتہ فنفاہ بعضہم واثبتہ بعضہم وتوقف فی معناہ واولہ ولا یحتاج

الامر الی تاویل فانہ صلعم انما راہ فی عالم الخیال الذی ہو النوم وشان الخیال ان النایم

یری فیہ تجسد المعنی فی الصور المحسوسۃ وتجسد ما لیس من شانہ ان یکون جسدا الان

حضرۃ تعطی ذلک فما ثم اوسع من الخیال قال ومن حضرۃ الخیال ظہر وجود المحال فانک

تری واجب الوجود الذی لا یقبل الصورۃ فی صورۃ ویقول لک المعبر المنام صحیح ما رایت

ولکن تاویلہا کذا وکذا اور یوسف اور زلیخا کا خواب مشہور ہی اگر مسود کو سورۃ

یوسف سے معنی نہ سمجھا ہو کیا کتاب زلیخا دیکھنا بھی نصیب نہوا کہ خواب کیا تھا اور

تعبیر کیا ہوئی پس خواب مین اعتراض کرنا صاف دلیل تعصب وجہالت ہی کہ جسکا

نتیجہ خذلان وخسران ہی اور معراج اولیا کے لئے سب محققین متفق ہین خواجہ شاہ

شرف الدین یحیی منیری مکتوب بستم مین ایک ایسی نقل بایزید بسطامی رح کی لکھکر

فرماتے ہین این را اہل طریقہ معراج بایزید خوانند الخ اور یواقیت کے سینتالیسوین

مبحث مین فتوحات کے تین سو انچاسوین باب کی یہہ عبارت لکھا ہی کہ شیخ نے

فرماے کہ فلما اطلعنی اللہ تعالی علی مقامات الانبیاء علمت ان للاولیاء معراجین الخ

اور چھیالیسوین مبحث مین شیخ اکبرؒ کے حوالے سے ہی لکھا ہی کہ فرماے وانما نبہ

ذلک ان لوکان المعراج باجسامہم مع ارواحہم ان صح ان احادیث رسول اللہ

فی ہذا المعراج ومن عرج بہ بخاطرہ وروحانیتہ بغیر انفصال موت وجسدہ فی بیتہ مثلا

فقد لا یحفظ من التلبیس الا ان یکون لہ علامۃ فی ذلک الخ ان دونون عبارتون کا

خلاصہ یہہ ہی کہ اولیاء اللہ کو دو معراج ہین ایک مع جسد وروح کے اگر صحت کو

پہنچا کہ کوئی وارث رسول اللہ کا ہی اور جسکو فقط روحی معراج ہی اُسمین علامت

چاہئے یعنے دیکھنے والا اُسکے لایق ہو ورنہ تلبیس ہی پس ہمارے یہان کی علی العموم

ریاضت اور تورع اور ترک دنیا کے مخالفین جب قایل ہین جسکو خطاب خاتم

مرشدی کا ہو اُن کا احوال کیا کچہ ہوگا کیا عجب کہ انکو معراج ہو اور اصحاب مہدی

موعودؑ کے دستکین بجانے وغیرہ مین جو اعتراض کیا ہی یہہ بھی عدم علم پر دلیل ہی

کہ اسنے کتب صوفیہ بالکل نہین دیکھا عین القضات ہمدانی قدس سرہ زبدۃ الحقایق

مین کہ تمہید عین القضات سے مشہور ہی لکھے ہین شنوی کہ مارا در خدمت پیر از خضر

بطریق سمع حاصل شدہ است کہ اورا بطریق مشافہ از خدمت مصطفیٰ حاصل آمدہ بود

چون راوی خضر باشد حدیث چنین جامع وکامل بود گوشدار قال علیہ السلام خلق اللہ

تعالی بنور بہائہ سبعین الف رجل من امتی واقامہم فوق العرش والکرسی فی حضرت القدس

ولباسہم الصوف الاخضر وجوہہم کالقمر لیلۃ النصف من الہلال صورہم کصورۃ البدر

المرد والشاب الحسن وعلی رؤسہم شعر کشعر النساء فقاموا متواجدین والہین الی بعد

حدیث طویل بیان کرینگے اخر حدیث مین لکھتے ہین کہ یہہ بھی رسول اللہ فرماے

آہ اشوق الی لقاء اخوانی الخ اور امام ؑ کے معراج کے واسطے وہی جواب اپنی جا پر
مسعود کو فہم کیا چاہئے جو منکرین معراج خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقرر
ہی فافہم ان کنت ذا فہم اب مسعود کے واسطے ان آیات پر جواب کی انتہی کرتے ہین
قولہ تعالی ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ترجمہ سچ ہی وہ جو بری بات
لگانے والے تھے یعنے کفار ان سے جو ایمان لاے ہین ٹھٹھہ کرنیوالے ہین وقولہ تعالی
وما تاتیہم من نبی الا کانوا بہ یستہزؤن ترجمہ اور نہین آیا ان کو یعنے کفار کو کوئی نبی مگر
کہ تھے اس سے ٹھٹھہ کرتے دوسری مسعود کی بدزبانی کا علاج اور بدلہ منتقم حقیقی کے حوالے
کیا گیا اتنا ہی اسکو بس ہی کہ اعتقاد اور آثار اور اخلاق مین اعتراضات کرکے جھوٹا
بنا کہ سب اعتقاد ہمارے موافق سنت جماعت کے اور آثار سب ہمارے امام کے احوال
کے اور اخلاق بھی برابر جناب رسالت مآب ختم الانبیاؐ کے ہوچکے کہ علت تصدیق
مہدی موعود یہی ہی اور مسعود کہین اعتقاد معتزلہ بیان کیا اور کہین مشبہ وغیرہ کا پس
اہل علم و انصاف اسکی بد اعتقادی اور کذب کو اس کتاب کے یہان تک مطالعہ سے
خوب سمجھینگے اور آگے بھی چند واہیات و مفتریات لکھا ہی سو اسکا سبب یہہ ہی کہ
سب لوگ ہمارے دشمن ہنجاوین کیونکہ مسعود بالکل جاہل محض نہین مگر متعصب اعضل
ہی یہہ سمجھا کہ ان کے اعتقادات وغیرہ اکثر موافق صوفیہ کے ہین کہین ان کے ساتھ
اپنے مشائخین بھی اپنے پر معترض ہنون جب نام پر مشائخین کبار کے ہمارے طرف سے
کچھ برائیان لگین تو البتہ وہ بھی ہم سے بدگمان ہوجاوینگے نعوذ باللہ من شرور المفسدین
اللہم ثبتنا علی دینک وعلی اتباع حبیبک بہ برکۃ اولیائک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ومن اتبعہ العذیم ـ یہان سے مسعود کے باب چہارم کا بیان ہی کہ بنا اس باب کی

فقط لوگون کو ہمارے دشمن کرینگا نشان ہی رجاب محررا وداق اُن سے
پوچھتا ہی الخ ہدایت جانا چاہئے لہ غرض معترض کی اس تمامی بات سے
ایک ہونے کے سبب بطریق شمول اُسکا جواب لکھا جاتا ہی یعنے مسودا سمین چھے امر
موردِ اعتراض فرض کیا۔ پہلا جناب خواجہ سید محمد گیسودراز قدس سرہ کی قبر شریف
کو مہدی موعودؑ بسبب انکی درخواست کے جوتیون کے پاؤن سے روندنا اور بندگیمیان
شاہ دلاور رضہ کہ خلیفہ خاص مہدی موعودؑ ہین کسی عاصی کی قبر کو خدا کے حکم سے روندنا
دوسرا مقام فخر مین مہدی موعودؑ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ السامی وغیرہ اولیا کبار
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تم بھی بڑے ہنین ہو بولنا تیسرا مہدی موعود کے جہاز
کے رسیان کاندہون پر اولیاء اللہ کا اٹھانا چوتھا یک میان یوسف نامی مہدی
موعودؑ کے تابعی کا چند اولیاء اللہ سے اعلی مرتبہ بندگیمیان شاہ دلاور رضہ خلیفہ
خاص مہدی موعودؑ بیان کرنا پانچوان ایک تابعی مہدی موعودؑ کے لئے بندگیمیان
شاہ دلاور موصوف رضہ بعد مرے کے باوجود بایزید بسطامی قدس سرہ کا مرتبہ ملے
اُسپر راضی نہو کر جناب باری مین اپنی ترقی چاہنے کی خبر دینا۔ چھٹا مہدی موعودؑ
جناب سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل اولیاء اللہ
فرمائے سو سنکر اولیاء اللہ کا قدم اپنے کاندہے پر بولنا اچھا تھا فرمانا۔ اب معلوم
کرین کہ ہم جواب اسکا بطور جامعیت مسود کے قول سے ہی پہنچاتے ہین مگر بعض
دلایل بطور حجت بیان بھی ہونگے نہ بطور انکار بہر کیف فرمان مین خواجہ محبوب سبحانی رض
کے کسیطور کا قید اُن کے وقت کے اولیا ہی مقرر کرنے پایا نہین جاتا اور اکثر اولیا
اُس کلام کے بے قید ہونے پر قایل بھی ہین مگر یہہ مقام اس بحث کا ہونے سے

کہا نہین گیا لاکن منع تفاخر مین اتنے احادیث صحیحہ وارد ہین کہ اس امر کو
متواتر المعنی کہا جاوے بعض اُن سے یہہ ہین مشکات کے باب الریا والسمعہ
مین ہی عن ابی تمیمہ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب یوصیہم فقالوا ہل سمعت
من رسول اللہ شئی قال سمعت رسول یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیمۃ ومن
شاق شق اللہ علیہ یوم القیمۃ رواہ البخاری ترجمہ ابی تمیمہ نے کہا دیکھا مین نے
صفوان اور اسکے مصاحبون کو کہ جندب نے انکو وصی کرتے تھے پس کہے وے
جندب کو کیا سنا ہی تمنے رسول سے کوئی بات تو کہا جندب نے کہ سنا ہون مین کہ
رسول فرماتے تھے جو اپنی برائی سنا یا گیا برائی سناویگا اللہ تعالی اُس کر کے
یعنے جتنا آپ کو بزرگی اور صلاحیت کی مفاخرت سے یہان ظاہر کریگا اتنا قیامت
کے دن سبکی سے مشہور ہوگا اور جوکہ ایذا دیا ایذا دیگا اسکو اللہ تعالی قیامت کے
دن روایت کیا اسکو بخاری نے عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ یقول من
سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی سچ ہی کہ سنا انہون نے رسول سے کہ
فرماتے تھے جوکہ اپنے عمل کی برائی سنایا یعنے اپنی بزرگی جتایا لوگون کو رسوا کریگا
اسکو اللہ تعالی اپنی خلق کو سنانے اور حقیر کریگا اسکو اور ہلکا کریگا اسکو اور اسی کتاب
کے باب التفاخر مین ہی عن انس قال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یا خیر البریہ
فقال رسول اللہ ذاک ابراہیم رواہ مسلم انس نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ
طرف آیا اور کہا ای بہتر زمانے کے تو آپ نے فرمایا یہہ ابراہیم ہی روایت کیا اسکو
مسلم نے عن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ قال ان اللہ تعالی اوحی

الیٰ ان تواضعوا حتی لا یفتخر احد علی احد ولا یبغ احد علی احد رواہ مسلم ترجمہ عیاض رضہ
سے روایت ہی یہہ کہ فرماے رسول اللہ صلعم سچ ہی کہ اللہ تعالی وحی بھیجا مجھے
یہہ کہ تواضع کرو یہان تک کہ فخر نہ کرے کوئی تم سے کسی پر اور نہ ستم کرے کوئی کسی پر
روایت کیا اسکو مسلم نے اور مدارک مین قولہ تعالی تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین
لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا کے نیچے لکھا ہی عن علی رضہ ان الرجل لیعجبہ ان یکون
شراک نعلہ اجود من شراک نعل صاحبہ فیدخل تحتہا یعنے علی رضہ نے فرمایا کہ سچ ہی آدمی
جب البتہ اپنی بزرگی اور بہتری پر نظر کرے یون کہ ہے موزہ بند اپنے موزیکا بہتر
اپنے ہمراہی کے موزہ بند نعل سے پس داخل ہوتا ہی اس وعید کے نیچے اور یحیی منیری رحمہ
کے مکتوب نہم مین ہی مادر مومنان عایشہ صدیقہ رضہ سے عرض کئے کہ آدمی کب
بد ہوتا ہی فرماے جب اپنے کو نیک دیکھتا ہی اور اجماع اہل طریقت کا ہی جو
فرعون سے اپنے کو بہتر جانا وہ فرعون سے بد اور نظر مین اس طایفے کے متکبر خود
پرست ہی اللہ تعالی فرمایا فلا تزکوا انفسکم یعنی تعریف مت کریو تم اپنی اور فرماے
جب اللہ تعالی کسی بندے کو دوست رکھتا ہی تو اسکے عیب اسکو دکھاتا ہی اور بھی
فرماے اسکو خوشی ہووے جو اسکا عیب اوسکو نظر آیا کہ دوسرون کے عیب سے بچا
پس دیکھنا اپنے عیبون کا اللہ تعالی کی دوستی کی نشانی ہی اور دوسرون کے
عیب نہ دیکھنا نشانی بہتری اور خوشی کی اسی سبب سے ہی کہ بزرگان آپ کو
کتے سے بھی بلکہ کافر فرنگ سے بدتر کہے ہین اور چند ویش دستی کا فرشتون
سے لیگئے ہین **ابیات** تواضع کرے ہوشمند گزین ہو رکھے شاخ پر میوہ سر
برزمین ہو فرشتون پہ اس سے شرف سے رکھے ہے تکتے سے اپنے کو کم جانتے ہو

عبدا سکے جان کہ کبر یعنی تکبر خلق بد ہی کہ آپکو اس کے سبب دوسرون سے آگے رکھتا ہی اور
اچھا جانتا اور اسی سبب سے اسمین بار اور خوشی پیدا آوے کہ اسیکو کبر کہین رسول فرماتے
ہین پناہ چاہتا ہون مین تکبر کے بارے سے جب یہہ بار اسمین ظاہر ہووے دوسرونکو
اپنے سے کم جانے فرمائے بہشت مین وہ شخص نہ جاوے کہ دلمین اسکے رائی کے
دانے برابر غرور ہووے اور فرمائے ایک شخص ہو جو اپنی بزرگی کا پیشہ قبول کرے
یہان تک کہ اسکو جبارونمین لکھتے ہین اور وہی اسکو پہنچے جو انکو پہنچتا ہی اور فرمائے
متکبرون کو چیونٹیون سریکے حشر مین کرینگے کہ لوگون کے پاؤن مین پڑے رہین من
فصل الخطاب سید شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری فائدہ ۲۶ - اب ہم مسود سے
پوچھتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی تم اپنے کو بہتر مت جانو اور رسول فرمائے کہ مجھے
اللہ تعالی وحی بھیجا ہی کہ ایک دوسرے پر فخر نکرے اور اپنے کو نہ بڑا کہوے اور
جناب رسالت مآب صلعم آپ کثر النفسی سے فرمائے کہ مین خلق اللہ سے بہتر نہین ہون
بلکہ ابراہیم ہی اور فرمائے جو کہ اپنے کو بڑا یا بزرگ جانا قیامت مین اللہ تعالی اسکو
حقیر و ذلیل کریگا اور علی کرم اللہ وجہہ فرمائے اگر کوئی اپنا موزہ بند دوسرے کے
موزہ بند سے بہتر جانا وہ اس وعید مین داخل ہی جو قارون کے لئے نازل ہوئی
ہی بااین یہہ کشف جناب قطب الاقطاب غوث الصمدانی خواجہ محبوب سبحانی سید
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کو کیونکر ہوا کہ خلاف شرع شریف ہی اگر کہے
کہ آپ کو خدا کا حکم ہوا تو ہم پوچھتے ہین کہ رسول اللہ کو وحی آئی حکم کرو کہ ایک دوسرے
پر فخر نکرے ویسا ہی جناب رسالتمآب فرمائے پھر آپکو خلاف وحی اور فرمان رسول اللہ
کیسا حکم ہوگا پس اسکا جو کچھ جواب مسود کے نزدیک ہی وہی جواب ہمارے طرف سے

اولیا کا اس مقدمے مین نتیجہ بیان پیش گوئی

تصور کر لیوے بلکہ جو احادیث منع فخر مین ہین سب صحیح ہین اور زیارت کی حدیث
ضعیف احاد کی قسم سے ہی اور یہہ بھی خوب تامل سے جان لیوے کہ ایک غوث
کی مقبولیت سے آدمی ایسے مرتبے کو پہنچتا ہی کہ جس مرتبے کا دعوی انبیا بھی نہین
کئے اور غضب سے اسکے دنیا دار اور کافر ہوجاتا ہی گو کہ کیسا ہی عالم فاضل متورع
اور حافظ قرآن ہو تو بشارت اور قبولیت سے مہدی موعود کے صحابی کے کیا کچھ
مرتبہ نملے بااین مہدی موعود خاتم الاولیا کہ ذات انکی خاتم الرسل سید الانبیا علیہما
الصلوۃ والسلام کے برابر ہو کہ جسکا ثبوت باب ہشتم مین ہوگا اسکے اصحاب وتوابع
کا مرتبہ کیسا ہوگا اور ان کے مرتبے کا بیان مسودے کے باب اول کے تتمے مین ہوا ہی
کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ الآیہ اور خود مسود
دلیل نہم مین ذکر کیا ہی۔ مسودے کے فایدۂ ذلیلہ کا جواب یہہ ہی کہ ایک ولی کے
خطا کرنے اور دہوکا کہانے سے یہہ لازم نہین کہ ہر مدعی مہدویت پر دہی قیاس
ہو و گرنہ تمیز اور تصدیق مہدی موعود کی محال ہوگی پس مہدویت کے واسطے چہار
امر ضرور ہین اول دعوی موکد کہ وقت وفات تک رہے بعد اخلاق بعد معجزات بعد
آثار یہہ سب ذات کے لئے ہین سوا اسکے کیسا فاسق فاجر بے علم ہو جب صحبت
مین اسکے جاوے مثل اصحاب صفہ کا بلکہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کا ہو جاوے اور
مذہب اسکا بعد اسکے قایم اور ترقی پر رہے چنانچہ یہہ سب امور ہمارے امام ع
مین اور گروہ مبارک مین ظاہر اور ثابت ہین جیسا اوپر بیان ہوا اور آیندہ بھی
ہوگا انشاء اللہ تعالی پس عجب نہین کہ مہدی موعود کا تابعی محبوب عالم اور بایزید
قدس سرہ سے برتر مرتبہ پاوے اور وجہ اس تابعی کے مرتبے کی یہہ ہی کہ اسوقت کے

۲۳۵

فاقے خود مسعود کے بیان سے ظاہر ہین اسپر معلوم نہین کہ اُس بزرگ پر کتنے فاقے
گذرے تھے اور وہ پہل بہی کسی کی ملک نتھی جو اُسکو لوگون کا مال کہہ سکین جب
ندی مین بہجاوے اگر ہو بہو بہی بعد تین دن کے حرام بہی حلال ہوجاتا ہی مضطر
کے لئے اور اختلاف میان عبد الفتح رہ کا خطاء اجتہادی ہی اور توبہ کے لئے
مسعود جو لکہا ہی یہہ توبہ نہین بلکہ رفع خجلت ہی اگرچہ مقبولیت توبہ بمجرد توبہ حاصل
نہین یہہ محل اُسکے بحث کا نہین ہی فاما مسعود کی بلادت پر افسوس ہی یک ولی
کسیکو بسبب اپنی مقبولیت کے مرتبہ غوثیت کا دلادیوے اور کسیکو بسبب غضب کے
کافر بنادیوے اور ایک ولی بسبب قرب کے یہہ مرتبہ پاوے کہ اُسکا قدم دوسرے تمام
اولیا کی گردنون پر رکہا جاوے خاتم الاولیا کہ سب اولیا بلکہ سب انبیا کا سردار ہی
دوسرے اولیا کو بہلے کہنا اور وہ اُسکے فیض مقیدہ کے خواہان ہونا اور اُسکے
جہاز کے رسیان اپنے کاندہون پر لینا برا ہوجاوے اور عجب تر اس سے یہہ ہی
کہ اللہ تعالی سے کچہ مانگنا بد سمجہا چنانچہ اللہ تعالی قرآن مین متعدد جا یونہین دعا کے لئے
فرمایا ہی اور اس باب مین احادیث بیشمار وارد ہین اور معنی دعا کا مانگنا ہی جو اپنی
خواہش ہو اللہ سے کہ شرع اسکے منع طلب پر وارد ہو نہ یہہ کہ اللہ تعالی سے کچہ نہ
مانگے کہ وہ خود سب جانتا ہی اور بدلہ ہر عمل کا دینے والا ہی اور جو آپ مقرر کیا ہر
پہنچانے والا ہی یہہ کہنا دعا سے انکار ہی اور اسپر بڑی دلیل شفاعت شافع یوم
الجزا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیونکہ رسول پر بہی یہہ جرات لازم آتی ہی نعوذ باللہ من
ذلک جب اللہ تعالی جسکا حق اسکو برابر دینے والا ہی تو سفارش کی کیا حاجت اور
منکر دعا اور شفاعت کافر ہی اور عمل کا معنی محنت کا لینا کیونکر ہوسکتا ہی عمل عام ہی

نیک ہو یا بد جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی جوکہ کام کرے ذرے برابر نیک تو دیکھیگا اسکو اور جوکہ کام کرے

ذرے برابر بد تو دیکھیگا اسکو قولہ تعالی یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالہم ترجمہ وہ روز جوگذرین آدمی جدا جدا یعنے نیک و بد تا دیکھین اپنے اعمال کو یعنے ثواب و عقاب کو کہ عمل پر مرتب ہی مگر مسعود کے ان آیات کو لانے سے انکار شفاعت بھی پایا جاتا ہی اور دوسری آیت بھی منع طلب پر نہین بلکہ اظہار فضل ہی اگر مسعود کا یہی اعتقاد ہی تو دعا نہ مانگے اور شفاعت شافع محشر کے امید نرکھے اگرچہ فی الحقیقت تو محروم ہی **رجا** دوسرے ملا فیظ مشایخ الخ **ہدایت** یہہ کہنا صاف اسبات کی دلیل ہی کہ مشایخین کو من حیث المجموع اُسنے لفاظ یعنی جھوٹے زبان دراز معتر کیا کہ کہا یہہ بات مشایخون کے دوسرے جھوٹے ہاتون سریکے نہین ہی یہہ کہنا بھی اسکا منافقانہ ہی کیونکہ ہمارے الزام کے لئے اِسکو تسلیم کیا وگرنہ دوسرے امور مشایخین سریکا یہہ بھی ایک امر ہی **رجا** اب باقی رہا کلام مہدیون کے میان سے **ہدایت** اسکا جواب یہہ ہی کہ فرمان امام عم اسپر دال ہی کہ اگر یہہ بات ہوتی مرتبہ جناب محبوب کا اور ترقی پاتا مثلاً رسول ص کے روبرو کسی نے کہا کہ عیسیٰ پانی پر جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر اسکا یقین اور زیادہ ہوتا ہوا پر جاتا فاما مرتبہ خوف کا مرتبہ رجا سے افضل ہی جیسا امام محمد غزالی رح کیمیا کے رکن چہارم کے اصل چہارم مین لکھتے ہین جوکہ زیادہ عارف ہی اسکو خوف زیادہ ہی یہان تک کہ حدیثون مین آیا ہی رسول اور جبرئیل ہر دو رونے لگے تو حکم اللہ تعالی کا ہوا ہم تمکو بیفکر کر دیئے ہین پھر کیون روتے ہو عرض کئے خداوندا ہم تیرے مکر سے بیفکر نہین ہین حکم ہوا

ایسا ہی چاہئے راوی بولتے ہین یہہ بسبب کمال معرفت کے کہے تا اسمین کچہہ بھید دوسرا ہو کہ ہم نہ جان سکین بھلا ہم پوچھتے ہین کیا صحابہ کبار وغیرہ رض کو اپنے مرتبے سے خبر نہ تہی کہ اپنے کو بالکل ناچیز محض سمجھے ہین چنانچہ کیمیا کی اصل مذکور مین ہی کہ صدیق اکبر رض باوجود اپنی ایسی بزرگی کے جب کسی جانور کو دیکھتے تھے فرماتے کاش مین تیرے مانند ہوتا اور ابوذر رض فرماتے تھے کاش مین یک جھاڑ ہوتا اور عائشہ رض فرماتے کاش مجھہ سے نام ونشان نہوتا اور عمر رض فرماتے کہ کاش عمر ماں سے جنا نجاتا بہتر ہوتا اگر کوئی کہے کہ جناب محبوب سبحانی قدس سرہ السامی کو حکم ہوا تھا تو جواب اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ باوجود حکم مغفرت ہونے کے کیون یقین نہین کئے مگر جتنا علم معرفت زیادہ اتنا خوف زیادہ بلکہ خود مسود باب ہشتم کے مطلب دوم مین دوسو اٹھہ ست ۲۶۸ صفحے پر لکھا ہی کہ عارفون نے فرمایا ہی حقیقۃ الطریق ان تکون مفلسا ابدا وان تکون طالب الاعلی ومتی ظننت انک وصلت ما وصلت ومتی ظننت انک ظفرت ماظفرت ومتی ظننت انک حصل لک حال لاحال لک خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جب سالک کو معلوم ہوا کہ مین بھی کچہہ ہون تو وہ کچہہ چیز نہین ہی اور شاہ شرف الدین یحیی منیری رح کے مکتوب سی و پنجم مین ہی لبساط عزت ربوبیت لبساطیست کہ ہرکہ بحاشیہ آن بساط رسید ہمہ عوبہا بریدے یعنے نماند آخر رسید وہمہ سرمائہا ش فروریخت اور مکتوب پنجاہ و چہارم مین فرماتے ہین ہمہ گفتہ اند فی البدایۃ نطق فی نطق وفی النہایۃ سکوۃ فی سکوۃ مبتدی را زبان بود وگفت ومنتہی را نہ زبان بود نہ گفت پس یہی معنی فرمان امام کا ہی اسی لئے فرمائے کہ شیخ ثانے قدم ستورونکا اپنے کاندہے پر لیا یعنے زبان کھولنے والا خوف ونقصان مین ہی اب مسود سے ہمارا بیان یہہ سوال ہی کہ ہمارے نبی کی امت کے

۲۳۷

خاصونکو بھی من جانب اللہ احکام کی تعلیم ہوتی ہی یا نہین اگر تسلیم کرے خاتم الاولیا
مہدی موعودؑ اور اُن کے اصحاب اس امر کے حق مین چنانچہ آپ ہی خود قایل ہین
کہ مہدیؑ کو خطا نہین اور برابر رسولؐ کی پیروی کرنیوالے ہین اور اصحاب مہدیؑ کا
شان بھی باب سیوم دلیل نہم اور دوازدہم مین آپ ہی نے کچھ چوری چوری سے
لکھا بھی تو بھی اگر انکار کرین آپکی باب چہارم کی بنا غلط ہوجاتی ہی اور ابتدا سے
اِس کتاب کے یہان تک جو لکھا گیا ہی اسی سے بصحت تام ثابت ہوچکا کہ جناب
سید محمد بن سید عبداللہ جونپوری مہدی موعود خاتم الاولیا ہین صلی اللہ علیہ وسلم
اور آیندہ بھی اسکی توثیق بحج ساطعہ و براہین قاطعہ ہوگی انشاء اللہ تعالی فوقع بافر

مسود کے باب پنجم کا رد جواب - رجا بیان اُن بے ادبونکا

کہ مہدویون نے الخ ہدایت اس کلام سے مسود کا اندھاپنا صاف دستا ہی
یعنے خود باب سیوم دلیل نہم مین فتوحات کی یہہ عبارت مع ترجمہ تسلیما لکھا ہی وہم
علی اقدام رجال من الصحابۃ صدقوا ما عاہدوا اللہ یعنی وزراے مہدیؑ صحابہ کرام رسولؐ
کے قدم پر ہونگے کہ جنکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ انہون نے سچ کر دکھایا جسپر
قول و عہد کیا تھا اللہ سے انتہی اور اُسی باب کے دلیل دوازدہم مین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہہ لکھا ہی کہ فرماے لم یسبقہم الاولون ولا یدرکہم الاخرون یعنے
نہ سبقت لیگئے ان پر اول والے اور نہ اُن کے مقام کو پاوینگے پچھلے لوگ انتہی پس
اب ان کو اصحاب رسول اللہ کے ساتھ نسبت لگانا بے ادبی ہی کہنا اپنے قول سے
آپ الزام پانا ہی علاوہ اسپر یہہ ہی کہ بدلیل اپنی انکل سے کہدیا کہ ولایت انکے
نزدیک افضل ہی نبوت سے یہہ سب ولایت کے عہدہ دار بھی اصحاب و اہل بیت

نبوت سے افضل ہونگے الخ اس تعصب اور جہل بسیط کو ہر عقلمند سمجھتا ہی واللہ ہم مین
کسی نے یہہ نہین کہا کہ کوئی صحابی مہدی کا کسی نبی کے برابر ہی بلکہ ہمارا اعتقاد یہہ ہی
جو سب نبیون مین کمتر مرتبے کے نبی ہون اُن کے مرتبے کو کوئی امتی نہین پہنچتا ہی گو کہ
صحابۂ خاتم النبیؐ یا صحابۂ خاتم الولی علیہما الصلوۃ والسلام سے ہو اور ہمارا اعتقاد
یہہ بھی ہی کہ اصحاب رسولؐ مین چار صحابی کہ جنکو مرتبۂ خلافت کبری تھا افضل
ہین اُنمین شیخین افضل ہین اُنمین ابوبکر الصدیقؓ افضل ہین رضوان اللہ علیہم
اجمعین جو اُسکے خلاف مین اعتقاد رکھے بدعتی ہی اور گنہگار بلکہ منکر خلافت شیخین
خوف کفر مین ہی پھر تابعین پھر اُن کے تابع اور اصحاب مہدی موعود علیہ السلام
مین پانچ سب صحابیون سے افضل اُنمین سیدین صالحین افضل رضوان اللہ علیہم
اجمعین اُن کے بعد تابعین ثم فثم مگر بعضے ہمارے یہان خلیفۂ اول بندگیمیان سید
محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل جانتے ہین اور یہہ پانچ اصحاب مہدی
موعودؑ کے رسولؐ کے چار اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کے مرتبے کے برابر ہین ثم فثم
باقی اصطلاحات بھی ازان قبیل ہین کہ کچھ بیان اسکا مسود کے باب اول کے تتمے
مین بھی گذرا اب مسود کے لکھے ہوئے حدیثون کا خلاصہ اور اُسکے اعتراضات کا
جواب ایسے وجہون سے بیان ہوگا کہ مسود کی چوری اور اندھاپنا ہر شخص کو معلوم
ہوجاوے یعنے صواعق محرقہ اور بغوی طبرانی وغیرہ اور دار قطنی اور ابن ماجہ کے
روایتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین حفاظت کرو میری میرے اصحاب
اور اصہار اور انصار مین اور جو کہ حفاظت نکرے اور ایذا دیوے مجھے وہ اللہ کے
عذاب مین گرفتار ہوگا اور وہ میرا نہین اور میرے نزدیک حوض کوثر پر نہ آوے گا

اور ایسا ہی اُن کے بعد والون کو طبقۃ بعد طبقۃ بیان رسالت پناہ فیہم یا فی اصحابی فرمائے یعنے اصحاب اور اہل بیت مین میری نگہہ بانی کرو اس نگاہ بانی سے حفظ مراتب مراد ہی چنانچہ بعضون نے نبی کو سب انبیا کے برابر کر دیا جیسا مسود باب اول عقیدہ دہم مین لکھا ہی اور اسی باب کے ابتدا مین رسولؐ کے لئے صلوۃ نہ اصحابؓ کے لئے رضوان لکھا اور بعضون نے صحابہ کو رسولؐ کے برابر اعتقاد کئے اور بعضے اپنے بھائی برادر سریکے کہتے ہین چنانچہ مسود کا بہی اعتقاد یہی ہی باب سیوم سے اپنی بدخلقی بغیم کی مثال اول سوال دیگر کے جواب مین لکھا ہی کہ ہمارے رسولؐ سب انسانون کے برابر ہین نعوذ باللہ یہہ کفر ہی اور بعضے بعض صحابہ کبار کی تکفیر کے قایل ہین اسی لئے رسولؐ فرمائے کہ میری اور میری آل و اصحاب کی حفاظت کرو اور ایذا نہ دو یعنے برا نہ بولو عذب اللہ لمن اعتقد بذلک نہ یہہ کہ جنکے لئے اللہ تعالی مراتب صدیقیہ مقرر فرماوے انکو صدیق نہ کہا جاوے - دوسرا جواب یہہ ہی کہ مسود خود لکھا ہی کہ ایک حدیث سے دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہی پس رسولؐ ابا بکر صدیق رضؓ کے لئے بشارات فضیلت جو فرمائے ہین بعد انبیا کے ہی جیسا مسود خود چند احادیث جو تبرکا بیان کرتا ہون کرکے لکھا ہی اُس سے ظاہر ہی اور مہدی موعود کا نبی ہونا باب اول عقیدہ شانزدہ کے جواب مین ثابت ہوچکا اور مہدیؑ کا فرمان مین رسولؐ کا فرمان ہونا بھی اسی جگہ مذکور ہوا تیسرا جواب یہہ ہی کہ مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ ہونا اور معصوم ہونا اور مبعوث من اللہ ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہی اور مہدیؑ کا رسولؐ سے ہم مرتبہ ہونا چہ اوپر بیان ہوا اور باب ہشتم مین بخوبی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پس ہر دو خاتم کے خلیفے بھی ہم مرتبہ ہونا لازم ہوا چوتھا جواب یہہ ہی کہ اصحابؓ سے ہر فرد بذاتہ ہدایت

اور مہدی موعودؑ سید امت جیسا رسولؐ فرماے ہین کیونکر ہلاک ہو امت کہ جسکی ابتدا مین

مین ہون اور آخر مین عیسیٰؑ اور وسط مین مہدیؑ بلکہ مسعود کی ابونعیم کی حلیہ سے لائی ہوئی

حدیث بھی مہدی موعودؑ کے اصحابؓ کی افضلیت پر دلالت کرتی ہی کہ اُس سے برابری

اصحاب رسولؐ اور اصحاب عیسیٰؑ کی ثابت ہی اور دوسرے جن حدیثون مین کہ مہدی کا ذکر

آیا ہی آپ کے اصحاب کی فضیلت کل امت پر ثابت ہوتی ہی جیسا مشکات کے باب ثواب

ہذالامتہ مین رزین کی روایت ہی امام جعفر نے اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت

کرتے ہین کہ فرماے رسولؐ میری امت کی مثل مانند باغ کے ہی کہ اس سے دوسرے

طبقے والون نے کہ جنمین مہدیؑ ہی سب امت سے بہتر فایدہ پایا اور میری امت کے

تین مددگار ہین پہلا مین دوسرا مہدی تیسرا عیسی علیہم الصلوۃ والسلام لاکن جو ان سے

منہہ پھیری نہ وہ میری نہ مین انکا ہون یہہ حدیث کا خلاصہ ہی کہ اس حدیث کو یہہ خادم

الفقرا باب سیوم دلیل پنجم مین لکھہ چکا ہی اسپر فرمان جناب مرتضوی بھی شاہد ہی کہ اصحاب

مہدیؑ کے لئے فرماے ہین نہ اُن سے اول والے بڑہتے ہین نہ بعد والے انکو پہنچینگے پس

حاکم کی روایت کا حکم طبقۂ اول کے واسطے تمام ہو چکا کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے ہین اگر

میری امت صلاحیت پر ہو تو ہزار برس تک پہنچیگی یہ حدیث باب سیوم دلیل دوازدہم

مین مذکور ہی یعنی امت کا وہ طبقہ کہ جسمین رسول اللہ آپ مددگار ہین پہلا طبقہ ہی پھر

دوسرا طبقہ ہوا کہ جسمین مہدیؑ ہین اور نعیم کی حدیث مین آخر سے معنی انتہا کا ہین جیسا کہ

مسعود نے سمجھا ہی بلکہ دوسرکا ہی اب دونون حدیث موافق ہوگئے ورنہ مسعود کی سمجھ کے

مطابق حدیث حاکم کا معنی کہ جسمین ثم کا قید ہی حدیث نعیم سے مخالف ہو جاتا ہی اور

اولہا فیہم رسول اللہ واخرہا فیہم عیسیٰ بن مریم جو نعیم کی روایت مین ہی کسی راوی کی

تفسیر جہادی صاف معلوم ہوتی ہی نہ لفظ حدیث کیونکہ رسول نبیکم یا رسولکم یا انا
وغیرہ فرماتے اسپر اوپر کی توجیہ تو معلوم ہو چکی پانچوان جواب یہہ ہی کہ احادیث عامۃ
التفضیل جو ابابکر صدیق رض کے لئے وارد ہین ان آیات کے موافق ہین قولہ تعالی
ولقد اخترناہم علی علم علی العالمین ترجمہ اور البتہ سچ ہی کہ چن لئے ہم انکو علم پر یعنی فضیلت
علمیہ کے لئے سب عالم پر کیونکہ عالمین عالم کی جمع ہی اور قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا
نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین ترجمہ ای بنی اسرائیل یاد کرو تم میری وہ
نعمت کہ انعام کیا مین تم پر یہہ دونون آیت موسی ع کی امت کے لئے ہین اور سب مفسرین
اسکو اسیوقت کے لوگون کے واسطے خاص کئے ہین اور امت محمدیہ کو بسبب ورود
دوسرے دلایل کے مستثنی کرتے ہین اور قولہ تعالی یا مریم ان اللہ اصطفیک وطہرک
علی نساء العالمین ترجمہ ای مریم سچ یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہتر اور پاک کیا ہی تجھے تمام
زمانے کے عورتون پر باوجود ایسے طور سے کہ یہان بالکل شبہ نظر نہین آتا ہی عترت
رسول سے فاطمہ وغیرہا رض کو مریم رض سے افضل جانتا ہی پس ایسا ہی مہدی ع اور آپکے
اصحاب وغیرہ بسبب ورود دوسرے احادیث کے کہ انکی شرف وعلوی منزلت پر
دلالت کرتے ہین اسمین داخل نہین ہین جیسا اوپر بارہا مذکور ہوا اسی لئے شیخ اکبر
بھی بجناب خاتم الاولیا کا شرف بیان کرتے ہین یواقیت کے سینتالیسوین مبحث
مین ہی فان قلت فمن ہو اعظم الورثۃ للانبیاء فالجواب کما قال الشیخ فی الجواب الثالث
عشر من الباب الثالث والسبعین ان اعظم الورثۃ الختمان واحدہما اعظم من الآخر اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ شیخ رح کو تردد تھا کہ ان دونون مین کون افضل ہی یعنی مہدی اور
عیسی ہین علیہما الصلوۃ والسلام چنانچہ خود فرماتے ہین کہ مہدی ع کے اصحاب کا احوال

جناب باری عز اسمہ سے بسبب ادب کے پوچھ نہ سکا جب مہدی کے اصحاب کا احوال ادب سے نہ پوچھے ہون تو خاتم الولی کا حال کہ وہی مہدی ہی دریافت کرنا از بس سوٴ ادب جانتے ہین اُسکا ذکر دلیل ہشتم مین مفصل ہی اور کچھ عقیدۂ شانزدہم مین بھی گذرا اور باب ہشتم مین مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا جیسا کہ شروع اسباب مین ضمن نقل دوم مین الخ ہدایت خطیب کہ الثقہ رُوات ہی طنفسی کی روایت کیا ہی کرکے خود مسعود قایل ہی قطع نظر اس کے کہ اور بھی اسکے راوی ہین ہم فقط مسعود کے مقولے سے ہی اُسکا رد کرتے ہین ابن کثیر کا قول دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کو بہت سے لوگ متداول کئے ہین پس یہہ کیسی جہالت و بد دیانتی ہی کہ قطب الدین اور ابن العراق کے قول کو مانند نص قطعی کے حجت پیش کیا اوپر اکثر جا بے مذکور ہوا کہ صحابہ سے لیکر الی یومنا ہذا ہر ہر باب مین کئی طرح کے اختلافات وارد ہین خصوصاً حدیث مین کسی کے ضابطے کو قطعی الثبوت جاننا صاف دلیل کور باطنی ہی مگر کہ معصوم عن الخطا ہو جیسا مہدی موعود پس ہمارے امام کی مہدویت کا ثبوت من کل الوجوہ یہان تنگ ہو چکا وہی حق ہی جو وہ فرماے کہ فرمان مہدی من جانب اللہ و من روح رسول اللہ قطعی ہی اور مخالف مہدی موعود کا مخطی کہ اپنے قیاس و اجتہاد سے کہتا ہی کہ ظنی ہی پس ظن مقابلے مین قطع کے ساقط الاعتبار ہی مگر حیرت مسعود کی بلادت پر یہہ ہی کہ تھوڑی دور مین گوکہ ایک ہی بحث ہونیے رعایت اپنے کلام سابق کے جو جی چاہا لکھ دیتا ہی چنانچہ اسی بحث مین لکھا ہی کہ رسول صلعم خیر القرون قرنی الخ فرماے ہین یعنے بہتر میرے وقت کے لوگ ہین بعد تابعین ایسا ہی مرتبا بعد مرتبۃ پس اشنانی کہ کئی طبقے قطب الدین

اور ابن عراق سے اعلیٰ رتبے مین ہی ان سے بہتر اور اتقیٰ ہونا ضرور ہوا سوا
واسطے اِتنا تر امقدمہ ثابت کرو یا جب متقدمین سابقہ کا اعتبار نہو متاخرین بدرجۂ
اولی بے اعتبار ہو سکتے ہین خصوصًا اِس مقدمے مین اُنشانی کو کوئی امر متقاضی
نہین کہ رسولؐ اور ابن عباس رضہ پر جھوٹ باندہے اور خطیب بھی کہ تر امحدث
اور عیوب محدثین کے جاننے مین فرد کامل اور اوپر کا آدمی ہی قطب الدین اور ابن
عراق کہ اُس سے کئی درجے کمتر ہین اُن کے مقابلے پر اُسکو مخطی جاننا محض نادانی
اور عین تعصب و جہالت ہی کہ مسود جسمین گرفتار و ہلاک ہوا ورگرنہ خلاف حدیث
مذکور کا لازم آتا ہی بادین کونسی دلیل قطعی یا ظنی ہی جو قطب الدین اور ابن عراق نے
اُس تہمت پر قایم کیا مگر فقط اپنا قیاس کہ از بس وہم باطل ہی **رجا باب ششم**
بیان مین اُن بے ادبیون کے الخ **ہدایت** اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم مسود
کی زبان درازی اور تعصب و بددلی ثابت اور ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہی مگر مسود
عجب حیا کا آدمی ہی کہ بے محابہ جو جی چاہتے لکھ دیتا ہی رسولؐ فرماے ہین الحیاء
من الایمان یعنی حیا بھی جزء ایمان ہی الحاصل اسباب مین مسود انیس شبہے جو جمع کیا محض
ہماری بدنامی کے قصد سے ہی اسکی دلیل یہہ ہی کہ تتمۂ باب سیوم مین لکھا ہی کہ اگر اِس سے
زیادہ شوق مطالعہ کا ہووے ابواب اربع مابعد مین شیخ موصوف اور اُن کے
خلفا کے مابقی اقوال و افعال ہر باب کے آغاز مین جمع کر دئے گئے ہین کہ اُن سے اُنکی
مخالفت اخلاق زیادہ تر واضح ہوتی ہی انتہی یہہ مقولہ مسود کا سراسر جھوٹ ہی کیونکہ
اِس عبارت سے معلوم ہوا جو کہ اِن ابواب اربع اخیرہ کے آغاز مین شبہات جمع کیا ہی
سواے اُن کے ہون جو ابواب ثلثہ سابقہ مین اُنکا ذکر ہوا فاما یہان بھی انھین شبہات کو

بعینہٖ بیان کیا جو ابواب ثلثہ سابقہ مین متعدد جا سے بیان ہوے ہین اگرچہ عبارات
مختلفہ مین یہ معنی متحد ہی مثلاً چہٹا شبہ انبیا کے اسلام کی کم وبیش کا باب اول عقیدۂ
دہم مین لکہا ہی اور اسکا جواب بہی بدلایل واضحہ اسی مقام مین گذرا اور نوان شبہ
باب اول عقیدۂ ہفدہم مین کہ اسکا جواب بہی بحج قویہ اُسی محل مین مذکور ہی اور چودہوان
شبہ باب اول عقیدۂ شانزدہم مین معہ جواب اور مسود کی چوری اور عبارت شواہد
الولایت کے گذرا اور سولہوان شبہ باب اول عقیدۂ یازدہم مین تفصیل وتحقیق بیان
ہوا اور سترہوان اٹہارہوان انیسوان شبہ مسود کے باب اول کے تتمہ مین ذکر کیا گیا
اور یہ خادم الفقرا ان سبہون کے جوابات بہی بتحقیق تام لکہ چکا بیان بہی بطور اختصار اسی
باب کی ترتیب پر ذکر کیا جاتا ہی شبہ اول کہ بشارت مقام انبیا کی موافق حدیث رسول
کے ہی کہ جناب رسالت مآب بہی ایسے بشارات اپنے عوام مومنین کے لئے فرماے
ہین چہ جائیکہ خواص اصحاب کے لئے مدارک مین قولہ تعالی فتہاجروا فیہا کی تفسیر مین لکہتے
ہین کہ نبی نے فرمایا جو کہ بہاگا اپنا دین سنبہال کر ایک زمین سے دوسری زمین طرف
اگرچہ ہووے ایک بالشت بہر زمین بہی واجب ہو گئی اسکے لئے جنت اور ہی رفیق
یعنے جنت مین اپنے باپ ابراہیم کا اور اپنے نبی محمد کا صلی اللہ علیہما وسلم اور مشکات کے
باب العلم مین دارمی کی روایت سے ہی کہ فرماے رسول نے جسکو آئی موت اور علم
سیکہتا ہی تاکہ زندہ کرے اُس علم سے اسلام کو پس اُسکے اور انبیا کے درمیان جنت مین
ایک ہی درجہ ہی انتہی پس جب اپنے دین کو بچانیکے لئے ہجرت کرنیوالے کو اور دین
کے زندہ کرنے طالب العلمی کرنیوالے کو یعنی علم فریضہ کہ جسکی تحقیق اور تفصیل مسود کی
بدخلقی دوازدہم کی تحقیق مین گذری انبیا کا مرتبہ ملے تو اغواث واقطاب وابدال کا

مرتب کیا کچھ ہوگا فاما اس سے یہہ بات صادق نہین کہ نبی ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہا
اسکا بیان مفصلا مع دلایل مسودے کے باب اول کے تتمے مین گذرا اور اسی مانند ہی
دوسرا تیسرا شبہ بھی چنانچہ خود مسودے نے مصنف شواہد الولایت سے نقل کرتا ہی
کہ انہون نے لکھا ہی البتہ فیضیاب مہدی کو چاہیے کہ مین مقام عیسیٰ مین قُم باذن اللہ
سے احتراز کرے یعنے باوجود قرب مقام عیسیٰ کے اپنی کرامت کہ قم باذن اللہ کہکے
مردے اٹھانا ہی ظاہر نکرے کیونکہ کرامت ظاہر کرنا دلیل ضعف ایمان ہی اسی لیے تھا
کہ صحابہ اور تابعین سے نادر کرامتین منقول ہین بخلاف اولیاء خلف کے کہ ان سے
بہت سے کرامات سرزد ہوے اور اکثر مقام مین اس رسالے کے خصوص باب اول کے
تتمے مین یواقیت سے منقول ہی کہ اکثر کاملین امت محمد قدم و قلب پر انبیا کے ہوتے ہین
اور چوتھا شبہ انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین حل ہوگا کیونکہ مسودا اس جگہہ ترا
دہوم و ہام کیا ہی یہہ خادم الفقرا بھی اقوی الدلایل اور اوضح الحجج اس جگہہ بیان کریگا
کہ مہدی موعود مانند رسول کے سب انبیا اور اولیا کے سردار ہین اور کچھ باب ہفتم کے
شبہ دوم کے دفع مین لکھا جایگا انشاء اللہ تعالی جواب پانچوین شبہے کا بھی مانند جواب
اول کے ہی کہ وہ بھی باب اول کے تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کے جواب سے حل ہوچکا
چھٹا شبہ دلیل جہالت مسودہ ہی کہ اسلام انبیا سے غرض انکی توحید و اخلاص ہی
کہ جسمین ہر ایک کو فرق ہی اسکا کمال بجز خاتمین کے دوسرے کو نہین اسکا بیان باب اول
عقیدۂ دہم مین گذرا مع جواب باصواب ساتوان اٹھوان شبہ مسئلہ تسویہ کو متعلق
ہونے کے سبب باب ہشتم مین جو دلایل کہ لکھے جاینگے انشاء اللہ تعالی اسکے دلایل
ہین اور اتفاق اہل سنت کا بلکہ سب اہل اسلام اسپر ہی کہ ہمارے رسول ساری جہان کے

سردار ہین چنانچہ رسول اللہ فرماتے ہین انا سید ولد آدم یعنے مین سردار سب اولاد آدم کا ہون اس شبہ کا باقی بحث جو ولایت کے واسطے مسود لکھا ہی باب اول عقیدۂ ہجدہم مین بھی اسکو ذکر کرنے سے اسکا جواب اسی جگہہ مذکور ہوا اور جواہر نامہ کس مفتری کا کلام ہی معلوم نہین اور نوین شبہ کو مسود عقیدہ ہفدہم مین ذکر کر چکا ہی اسکا جواب بھی وہان گذرا دسوین شبہے کے بعض کا جواب عقیدۂ دہم مین گذرا اور بعض کہ تسویہ ہی باب ہشتم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی گیارہوان شبہ فوح الاسرار سے لکھا ہی اگرچہ اس امر کی سند صاحب کتاب نہ ہمارے امام سے لکھا ہی نہ کسی اکابرین اہل سلف نے کہ اسکے جواب کے لئے التفات کیا جاوے تاہم اسمین کونسی قباحت ہی کہ مسود مورد اعتراض کیا کیونکہ معنی نظیر کے یا مانند کے یا منظور کے ہوتے ہین اور عیسیٰؑ کو جو میرانؑ سے کم لکھا ہی سو باب ہشتم سے اسکی تحقیق ظاہر ہوگی بارہوان شبہ بھی تسویہ سے متعلق ہی انشاء اللہ تعالی اثبات تسویہ باب ہشتم مین بخوبی ہوگا اور تیرہوین شبہے کا جواب خود مسود کی تحریر ہی جو باب سیوم کی دلیل ہشتم سے اپنی دوسری تحریف مین شیخ اکبر کے حوالے سے مہدی کے لئے لکھا ہی مشابہ ہوگا رسول خدا کے یہہ خلیفہ صورت و شکل مین انتہی پس ہمارے امامؑ بسبب ہم شکل ہونیکے یہہ دعوی کئے یعنے جیسا اخلاق مین برابر رسولؐ سے تھی ویسی شکل مین مناسبت تامہ تھی کہ اسی سبب سے بندگیمیان شاہ دلاورؓ فرماتے چنانچہ رسولؐ بھی فرماتے ہین کہ معراج کی رات مین ابراہیمؑ کو دیکھا میری ہمشکل ہین چودہوین شبہے کا جواب عقیدۂ شانزدہم مین گذرا پندرہوان شبہ متعلق بہ تسویہ ہی باب ہشتم مین اسکا ثبوت ہوگا انشاء اللہ تعالی سولہوان شبہ مسود باب اول کے گیارہوین عقیدے مین بیان کرنے سے

اسکا جواب بدلایل قویہ وہان گذرا ستر ہوان اٹھارہوان انیسوان یہہ تینون
شبہے بعینہ باب اول کے تتمے مین لکھا ہی اُسکا جواب بھی براہین واضحہ قویہ سے
اسی مقام مین تحریر کیا گیا۔ ای مسلمانو خدا اور اسکے رسول کے لئے مقامات مذکورہ
مین بدیدۂ انصاف نظر فرماکر جھوٹے مغتری پر لعنت ملامت کرو تاکہ اتباع حق نصیب ہو
اور مسلمانون پر پھر ایسے جھوٹے بہتان نہ لگاوے۔ اور قول مسعود کا کہ لیکن بعضے
انمین سے جواب نہین اہل علم جانتے ہین الخ سراسر افترا بہتان کی قسم سے ہی کس لئے کہ
اس کو جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہی ورنہ نام کیون نہ لکھتا سمجھنے کی بات ہی تھوڑا
علم رکھنے والا بھی یہہ بات کیون بولیگا کہ ایسا کہنا صاف اپنے مذہب کو جھوٹا قرار
دینا ہی۔ اور یہہ قول مسعود کا کہ اور ان کے خلیفون کا اپنے مریدون کو حضرت خاتم
الرسالت سے افضل بولنا الی آخرہ یہہ سب جھوٹ اور افترا ہی نعوذ باللہ منہا محل غور
ہی کہ جسکے مرتبے کو نبی مرسل اولوا العزم نہ پہنچین امتیون کی کیا طاقت وہ صاحب یہہ
خدمتگار حضور باش ہین کہ وہان بجز ان خدمتگارون کے نہ کسی نبی کا گذر ہی نہ رسول کا
جیسا باب اول کے تتمے وغیرہ مین مذکور ہوا رحا باب ہفتم مین بیان اُن لعلی اور نکالنم
ہدایت اب یہان مسعود کے لئے کچھ لکھنے دل نہین چاہتا کیونکہ جو شخص سراسر
عیب ہی اسکا عیب بیان کرنا عیب ہی مگر یہہ بیت مثنوی شریف کی تا دیا اسکو
بس ہی **ﮯ** چشم ابلیسانہ را یکدم بہ بند تا بہ بینی صورت آخر چند چند ہو اب مسعود
اور اسکے اخوان کو چاہئے کہ پہلے ان آیات واحادیث کو جو فقیہ علی جامی نے معہ
چند قواعد کے امحاض النصیحہ مین لکھا ہی بغور وتامل دیکھین تا عقل وفہم سلیم سے
بہرہ یاب ہون الشیخ الامام الکامل محی الحق والحقیقۃ والدین محمد بن عربی الطائی الاندلسی

نفع بہ اہل الفہم وانکرہ اہل التقلید والوہم الکمالات صدرۃ عنہ مثل ما صدرۃ من اللہ تعالی ورسولہ وقدماء الصوفیۃ
من المتشابہات فکفر عامۃ زماننا للاولیاء کما نسب عامۃ الاولین الی الجنون للانبیاء فلو سمعوا من ابن العربی مثلا
نحو ید اللہ فوق ایدیہم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی الرحمن علی العرش استوی الحجر الاسود یمین اللہ فی
الارض انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن مرضت فلم تعدنی وجعت فلم تطعمنی ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی
احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا رایت ربی
فی احسن صورۃ فقال لی فیما یختصم الملاء الاعلی یا محمد فقلت انت اعلم ای رب فوضع یدہ بین کتفی فوجدت بردہا
بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض لہبط علی اللہ ولم یسمعوا
ذلک من اللہ ولا من رسولہ لقالوا ما اکفرہ جعل للہ یدا ورجلا وجعل رمیہ رمی اللہ ویدہ ید اللہ وجعل اللہ مریضا
وجائعا اثبت لہ صورۃ ومکانا ولیدہ برودۃ وجعل الحجر جزءا منہ وجعل الیمن انف الرحمن وجعل اللہ تحت رجلیہ تعالی
عما یقولون علوا کبیرا وزعموا ان قول الحلاج انا الحق وقول ابی یزید سبحانی ما اعظم شانی کقول فرعون انا ربکم
الاعلی وما علمت لکم من الہ غیری وان من اقر کلامہما کالامام حجۃ الاسلام وفخر الدین رازی وشیخ شہاب الدین
سہروردی کآل فرعون واعتمدوا فی معرفۃ رایہم وردوا علی اولیائہ فیہا بما احاطوا بدقایق باب الحیض والطلاق
واللعان فکذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولم یطلعوا علی اصطلاحہ فیہم کما قال علیہ السلام ان من العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا
العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی ویل لکل ہمزۃ لمزۃ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ علی ہمایی نے
اوپر کے چند آیات واحادیث بیان کر کے لکھتے ہین کہ شیخ محی الدین ابن عربی پر جو اعتراض کرتے ہو کیا
اللہ ورسول سے نہین سنے کہ فرماتے ہین اللہ کو ہاتھ ہی اور پاؤن ہی اور مٹی پھینکنے کو رسول اللہ تعالی اپنے
ہاتھ سے پھینکنا فرمانے اور فرمائے رسول صلعم کہ اللہ تعالی بیمار ہو کر مجھے کہا کہ تو میری بیمار پرسی کیون نہین
کیا اور بھوکا ہو کر مجھے کہا کہ تو مجھے کیون نہین کھلایا رسول صلعم فرماے کہ اللہ کو صورت ہی اور مکان اور
ہات اسکا ٹھنڈا ہی اور حجر اسود اللہ کا ایک جز ہی اور یمن اللہ تعالی کی ناک ہی اور اللہ تعالی پاؤن کے
نیچے ہی بعضون نے زعم کئے سچ ہی کہ قول منصور حلاج کا ہی جو انا الحق ہی اور قول ابی یزید کا جو سبحانی ما اعظم
شانی ہی مانند قول فرعون کے ہی جو کہا انا ربکم الاعلی وما علمت لکم من الہ غیری پس جو کہ ان کے کلام کو مانند
کلام فرعون کے کہا آل فرعون سے ہی اور اعتماد کئے انکار کرنیوالے اپنی راے پر اور رد کئے اولیا کے
کلام کو اسپر جو سمجھے ہین حیض اور طلاق اور لعان کے باریکیون کو اور جھٹلاے ایسی چیز پر جو نہین

سمجھے اُسکو آپ رسول فرماتے ہین کہ بعض علم سے مانند چھپے بھید کے ہی کہ نہین جانتے ہین اُسکو مگر علما باللہ
پس جبکہ وہ اُس علم سے بات کرتے ہین انکار کرتے ہین اُسکا اللہ تعالی سے غرور کرنیوالے اللہ تعالی فرماتا
ہی دوزخ ہی واسطے ہر طعنہ کرنیوالے اور عیب چین کے اِسکی تفصیل شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری نے
فصل الخطاب کے چودہوین مقدمے مین بھی لکھے ہین پس اُنیا ہی مسود بھی ہمارے امام اور اصحاب کے
کلام پر طعنہ اور عیب جینی کرتا ہی بہر کیف مسود اسباب مین ترہ شبہے اور پانچ سوال لکھا ہی شبہہ اول مین
سوال کرنے سے اُسکا جواب سوالات مین دیا جائیگا شبہہ دوم کا جواب یہہ ہی کہ زبدۃ الحقایق مین عین
القضات ہمدانی قدس سرہ فرماتے ہین قومی از محمد صورتی و تنی و شخصی می دیدند و بشر و بشریتی ما بیند گاہ ظاہر
مینمودند قل انما انا بشر مثلکم تا ایشان درین مقام گفتند و قالوا ما لہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اما این
اورا بہ اہل بصیرۃ بحقیقت نمودند تا بہ جان و دل حقیقت او بدیدند بعضی اللہم اجعلنا من امۃ محمد و بعضی گفتند
لا تحرمنا من صحبۃ محمد و بعضی گفتند اللہم ارزقنا شفاعۃ محمد اگر درین حالت و درین ولایت او را بشریت جوئید
یا او را بشر گوئید کافر گردند بر خوان فقالوا ابشر یہدوننا فکفروا بہ تا وی نیز بیان گردانی لست کاحد منکم پس خاتم
ولایت محمدی کہ خاص باطن خاتم النبوۃ ہی آپ کا مرتبہ جسکو کہ خدانے جتنا کچھ بتایا اتنا ہی پایا جبکہ نادر لوگ
بقدر حوصلہ پہچانے بحکم النادر کالمعدوم اور بفحواے للاکثر حکم الکل کے یعنے نادر کا دیکھنا نہ دیکھنے کی جانے
ہی اور اکثر کا حکم کل کا ہی فرماے کہ کسی نے جیسا پہچاننا تھا ویسا نہین پہچانا۔ شبہہ سوم کا جواب یہہ کہ مسود
اس مین چوری اور تحریف کیا ہی یعنی شواہد الولایت کی عبارت کے آخر مین یہہ تھا اور انہون نے اس کلام
پر کچھ انکار نہ کیا انتہی۔ بھلا غور کرین کفار کے مقولے مین دخل نہ دینا کچھ عیب کی بات ہوتی ہی مثلا رسول
کفار کو فرماے کہ لا الہ الا اللہ کہو تو کفار کہے کہ اِتنے الہونکو ایک اللہ بنا دیا کہ اُسسے اتنے عالم کی سربراہی
کیسی ہوگی بیان مفسرین و محدثین بعد اس بیان کے یہہ کسی نے نہین لکھا کہ رسول اس سے انکار کئے اور یہہ امر
قبل ہجرت واقع ہوا ہی اُسوقت جہاد کا حکم بھی نہین تھا کہ بول سکین ابھی پر جہاد شروع ہوا پس صاحب شواہد
الولایت بھی واقع بیان کئے ہین اسپر عدم انکار کا قیاس کر کے ایک عبارت اپنی طرف سے درج کرنا بد دیانتی
ہی بااین اُسکا کہنا کیا بیجا تھا کہ کہا گاے کے پیدا کرنیوالے نے گاے کو مارا یعنے اللہ تعالی یہہ نہین کہا کہ آپ
خدا ہو کر محل انکار رہے چوتھا شبہہ سوالات کے جوابات مین حل ہوگا انشاء اللہ تعالی شبہہ پنجم کا جواب
مسود کے پیشوا کے جانب سے دلواتے ہین علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاء الدین ابری رح کے ذکر مین

لکھا ہی راقم این حروف گوید کہ بعضی اکابر گفتہ اند کہ پیر در آئینہ مرید خود را بیند اما مرید در آئینہ پیر خدا را می بیند
از ایشان در سمرقند استماع افتاد میفرمودند اکنون کہ من در قید حیاتم شما خدا بین نمیشوید کی خواہید شد انتہی
اور زبدۃ الحقایق میں کہ تمہید عین القضات ہمدانی ہی فرماتے ہیں ای دوست دلہا منقسم ست بر دو قسم قسمی خود
در مقابلہ قلم اللہ ست بروی نوشتہ شدہ ست اولئک کتب فی قلوبہم الایمان و یمین اللہ کاتب باشد ہر چہ داند
با دل خود رجوع کند بدین سبب بداند قسم دوم ہنوز نارسیدہ باشد و خام در مقابلہ قلم اللہ نبود چون از کسیکہ پیش
آئینہ لوح و قلم اللہ باشد بہ پرسد و معلوم کند دانیجا باشد و بداند کہ خدا را در آئینہ جان پیر دیدن چہ بود پیر در جان
مرید خود را بیند اما مرید خدا را در جان پیر بیند یہہ جواب اسکا ہوا کہ بندگمیان سید خوندمیر رض سے نقل کیا ہی بیشک ین
وہ آنکھیں کہ مہدی کو دیکھیں ہوں بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور جواب فرمان امام ع کہ خدا کتین خدا دیکھتا ہی
یہہ ہی کہ اُسی علی بن حسین نے اُسی رشحات کے اُسی مولانا آبری کے انفاس قدسیہ کی دوسری قسم کے چودہوین
رشحہ کے نیچے لکھا ہی راقم این حروف موید این سخن بخط مبارک حضرت ایشان بر ظہر کتابی نوشتہ دیدہ بود
این کلمات قدسیہ را کہ کمال سلطنت و سلطانی آنکہ متصرف خود تمام رعایا و خواص خود را کسوت خود پوشاند
چنانکہ نظر او ہر کہ افتد جز خود را بیند کمال بندگان او در آنکہ از خود تمامی تہی شوند و در خود و غیر خود آنچہ غیر از شاہ باد
در ایشان ہست نہ بینید و نہ دانند و از نادیدن و نادانستن نیز تہی شوند اذا تم فقرہم فلاہم الا انا اور تمہید
مذکور میں مسطور ہی شیخ بایزید از ان نشان میدہد کہ ان اللہ تعالی صفی الصوفیۃ عن صفاتہم فاذا صفیہم سموا
صوفیۃ مقام تصوف اول زہد باشد و اعراض از جملہ موجودات پس صفات حق تعالی صوفی را از ہمہ صفات
ذمیمہ و بشریت صفا دہد زاہد و صوفی حقیقی شود آنگہ فقر روی نماید کہ اذا تم الفقر فہو اللہ مگر این از ینجا گفت او را
پرسیدند کہ صوفی کیست و کدام ست گفت الصوفی ہو اللہ تعالی گفت صوفی خدای تعالی اذا تم الفقر فہو اللہ
این باشد الفقر فخری پیشہ این صوفی و زاہد فقیر شود در بیا کہ از و گفتن اما کو شد ار کہ وقتی بایزید را پرسیدند من
الزاہد فقال ہو الفقیر و من الفقیر ہو الصوفی من الصوفی ہو اللہ تعالی مرتدی اگر ہمہ عمر در فہم این کلمات نہ بندی مدانی
و ندانستن این کلمات عیبی و ضرری عظیم ست و این ضرر را ہرگز تدارک نباشد و عوض نباشد انتہی پس ہر شخص کو
ضروری ہی کہ تصدیق مہدی موعود کرے اور اسکی حقیقت کو جانے و گرنہ مانند فرمان عین القضات رح کے مرتد
مرجاوے سید شاہ محی الدین صاحب کی فصل الخطاب کے فایدہ بیست و ہشتم میں ہی و نیز در اثبات در بیان سلسلہ
صابریہ کہ بوساطت شیخ مجدد رسیدہ ست میگذارد مطلوب دیگر آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کردہ بعد

ذاکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق ایشان است و برای نفی خواطر اثری تمام دارد بلکہ حضرت الموحدین و برہان
العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصح قدس سرہ العزیز
چنین میفرماید کہ صورت مرشد کہ ظاہر او دیدہ میشود مشاہدۂ حق تعالی است در پردۂ آب و گل اما صورت مرشد
کہ در خلوت نمودار میشود آن مشاہدۂ حق تعالی است بی پردہ آب و گل کہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن
ومن رانی فقد رأ الحق در حق او وارد شدہ است ؎ گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بین ۵ ذات
حق را آشکارا اندر و خندان بہ بین ۵ شبہ ششم کا جواب بسبب تسویہ کے وہی ہی جو مسود باب اول عقیدۂ
ششم مین لکہا ہی مصرع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۵ ساتوین شبہ کو مسود سوالات مین لانے سے
اسکا جواب اسی جگہہ لایا جایگا انشاء اللہ تعالی شبہ ہشتم کا جواب شبہ پنجم سے معلوم کرلین یعنی اذا تم الفقر
فہو اللہ اور شبہ نہم بہی اُسی پنجم کے قیاس پر ہی کہ رسولؐ بہی فرماتے ہین انا احمد بلا میم یعنے مین احد ہون اور
فرمائے انا عرب بلا عین یعنی مین رب ہون شبہ دہم مین مسود سوال کرنے سے اسکا جواب سوالات مین
دیا جایگا انشاء اللہ تعالی شبہ یازدہم کا جواب وہی شبہ پنجم کا جواب ہی اور حدیث قدسی ہی کہ اللہ تعالی
فرمایا جب بندے کو قرب بالنوافل صوفیہ کے نزدیک ایک مرتبۂ عروجیہ کا نام ہی حاصل ہوتاہی تو مین اُسکے آنکہین
کان ہات پاؤن ہوجاتا ہون مختصر الخ اور اسکے بعض کا جواب یعنی دیدار کا باب اول عقیدۂ دوازدہم مین
گذرا شبہ دوازدہم کا جواب یواقیت کے چالیس پر پانچوین مبحث مین شیخ اکبر کے فتوحات کے حوالے سے
لکہاہی کہ قطب سے اللہ تعالی عالم کی حفاظت کرواتاہی ایسا کہ اُسی پر کام سب عالم کا رہتا کہ وہ ہمیشہ حضور الٰہی
مین رہتاہی ہر حکم اسی کی وساطت سے جاری ہوتاہی پس وہ مانند حاجب پادشاہ کے ہی چنانچہ اسکی عبارت
بعینہ باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ مین گذری شبہ سیزدہم کا جواب خاموشی
ہی کہ مثل ہی مصرع جواب جاہلان باشد خموشی ۵ کیونکہ خواب پر اعتراض کرنا فقط جہل بسیط ہی اور
خواب کا بیان باب سیوم کے تتمے کے جوابات مین گذرا رجا سلف سے خلف تک آجتک کوئی
مسلمان الخ ہدایت تقریر بالا مذکور سے معلوم ہوا کہ مسود سراسر جہوٹا ہی رجا باین ہمہ خلفاء آن کے
کہتے ہین الخ ہدایت یہہ اعتراض تمہارا ہمپر نہین بلکہ اصحاب رسولؐ اور تابعین اور کبار مشائخین
سلف پر ہی کیونکہ وہ بہی اسیطرح کہہ رہے ہین چنانچہ یواقیت کے تیسرے فصل مین لکہا ہی ذکرہ الشیخ
محی الدین رح فی رسالۃ التی کتبہا الی الشیخ فخر الدین الرازی وہی نحو ثلثۃ کراریس ثم لو قدران الانکار لم یقع

في الوجود على اهل الله تعالى وكان الناس كلهم اصحاب عقول سليمة لم يفد قول ابي هريرة رض حفظت عن
رسول الله وعائين فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته لقطع مني هذا البلعوم يعني مجرى الطعام وكذلك لم يفد قول
ابن عباس رض لو اني ذكرت لكم ما اعلم من تفسير قوله تعالى يتنزل الامر بينهن لرجمتموني او لقلتم اني كافر ونقل الامام
الغزالي في الاحياء وغيره عن الامام زين العابدين علي بن الحسين رض انه كان يقول شعر يارب جوهر علم لو ابوح به
لقيل لي انت ممن يعبد الوثنا ولاستحل رجال المسلمين دمي يرون اقبح ما ياتونه حسنا ثم قال الغزالي رح المراد
بهذا العلم الذي يستحلون دمه هو العلم اللدني الذي هو علم الاسرار لا من يتولى من الخلفاء حاصل اس عبارت کا
یہہ ہی کہ شیخ محی الدین ابن عربی رح امام فخر الدین رازی کو ایک رسالہ بھیجا کہ اسمین یہہ مذکور تھا پس اگر مقرر
یہہ ہوا کہ سب آدمی عقل سلیم رکھنے سے اہل اللہ پر کسی نے صحابہ کے وقت انکار نہین کیا تو کیون فایدہ
ندیا ابو ہریرہ رض کا یہہ کہنا اُن کے اہل زمان کو کہ انہون کہا یاد کیا مین نے رسولؐ سے دو امر اُن سے ایک کو
مین نے شہرت دیا اگر دوسرے کو ویسا ہی مشہور کرون تو البتہ میرا گلا کاٹا جاویگا اور ایسا ہی ابن عباس رض
کا کہنا بھی بے فایدہ ہوا کہ انہون نے کہا قولہ تعالی یتنزل الامر بینہن کی تفسیر جو مین جانتا ہون اگر بیان
کرون تو تم لوگ مجکو پتھر مار کرینگے یا مجھے کافر کہینگے اور امام محمد غزالی رح نے اپنی احیاء العلوم وغیرہ مین امام
زین العابدین علی بن حسین رض سے نقل کیا ہی کہ وہ یہہ اشعار پڑہتے تھے کہ اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ای میرے
رب اگر مین علم کے جوہر کو مباح رکھون تو لوگ مجھے بت پرست کہینگے اور مسلمان میرا قتل مباح رکھینگے کیونکہ
سمجھینگے کہ آپ جس بات کو نیک جانتے ہین مین بری کہتا ہون امام محمد غزالی رح نے اس سخن پر کہا ہی کہ
جس علم پر آپ کا قتل حلال جانتے تھے وہ علم لدنی ہی کہ وہی علم اسرار ہی نہ وہ کہ خلفا سے پہنچا انتہی اور یہی
فصل مین لکھا ہی وقد کان الحسن البصري وكذلك الجنيد والشبلي وغيرهم لا يقرؤن علم التوحيد الا في قعود بيوتهم
بعد غلق ابوابها وجعل مفاتيحها تحت وركهم ويقولون اتحبون ان ترمى الصحابة والتابعون الذين اخذنا عنهم هذا
العلم بالزندقة بهتانا وظلما ترجمہ اور تھے حسن بصری اور ایسا ہی جنید اور شبلی رض اور مشائخین اُن کے
سوائے بھی نہین پڑہتے تھے علم توحید کو مگر اپنے گھرونکی بیٹھک کی جاے مین اور دروازے اپنے
بند کر لیتے تھے اور کنجیان اپنے چوتڑون کے نیچے رکھہ لیتے تھے اور جو کہ آشکارا کرنا چاہئے اُسکو کہتے
تھے کیا گالیان کھانیکو اصحاب اور تابعین کے دوست رکھتے ہو کہ جنسے ہم نے اس علم کو لئے زندیقیت کے
بہتان و ظلم کے طور پر عین القضات رح بھی تمہید مین چند اصحاب کے ایسے ہی اقوال لکھے ہین سو باب اول

عقیدۂ شاتر وہم کے جواب مین یہہ خادم الفقرا بعینہ نقل کیا ہی پس اب یہود و نصاری کہین کہ اُن کے ظاہری اعتقاد یہہ ہین کہ خدا آدم سرکا جوان بے ریشہ رکہا ہی بلکہ انکا خدا مات پا ئون بھی ہوجاتا ہی پھر اُن کے بڑے بڑے لوگ کہتے ہین کہ ہمارے رسول اللہ فرماے سو ہم کہین تو ہمارے ساتھی ہمارا اگلا کاٹین اور کافر بولین یہہ کیا بُرا اعتقاد ہوا پس اسکا تم جو جواب دوگے وہی ہم ہمارے طرف سے بھی سمجھ لیوین **رجا** مقبولیت خلایق علامت ہی مقبولیت خالق کی الخ **ہدایت** یہہ بھی کم فہمی اور سراسر مسود کی جہالت کی دلیل ہی کہ حدیث مشکات شریف کی اس امر مین بیان کیا سو اسکا معنی بالکل نہ سمجھا یا عمدًا تحریف معنوی کیا کیونکہ حدیث مذکور مین مراد اہل زمین سے ان لوگونکی ہی جو صفت ملایکہ رکھتے ہون کہ سننے سے ندائے جبرئیلؑ کے یا اس تاثیر سے جو ان کے دل بسبب محبت الہی اور خلوص و یقین کے اللہ تعالی اور ملایکہ کے محبوب انکے بھی محبوب ہوجاتے ہین اُس محبوب الہی کی محبت اور مقبولیت انکے دل مین القا کئے جاتی ہی وگرنہ بہت محبوبان الہی کو علی الخصوص پیغمبرونکو خلق اللہ اتنا ایذا دیئے کہ کوئی مومن اُن کے برابر ایذا نہ پایا ہوگا چنانچہ رسولؐ سے مروی ہی آپ نے فرماے اشد بلا انبیا کے لئے ہی بعد اولیا کے بعد عام مومنین کے اور اللہ تعالی فرماتا ہی ولیبلی المومنین بلاء حسنا اور بلا مین ڈالتا ہی اللہ تعالی مومنین کو بلا حسنہ کرکے یعنے اُس بلا کے سبب انکو بہتری دیتا ہی بھلا انبیا کے نقول اگرچہ چندان مشہور نہین ہین گو کہ اُن کو منکرین قتل کئے ایذا دیئے ہین اور صحابہ اور تابعین وائمہ مجتہدین اور سلف وخلف کے مشایخین کہ اولیاء اللہ ہین اُن کے حکایات بھی کم کسی جاے لکھے ہین کہ عوام کو اُس سے خبر نہین فاما ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ امام حسین رضہ کو بھی اللہ تعالی دوست رکھتا تھا یا دشمن اگر دوست رکھتا تھا تو مسلمان کہ سب توابعین تھے کس لئے آپ کو معہ علایق وعشایر و رفقا بہزار تصدیع وایذا قتل کئے بلکہ حق یہہ ہی جو اللہ تعالی کا دوست ہوا اسپر اللہ تعالی بلا نازل کرتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی قولہ ان اللہ یجرب المومنین بالبلاء کما یجرب احدکم الذہب بالنار یعنے اللہ تعالی مومن کو آزماتا ہی جیسا کہ کوئی تم مین سونے کو آتش مین آزماتا ہی کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے درویشی کی فضیلت مین ہی کہ رسول اللہؐ فرماے ہین جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہی تو اسکو اقسام کے آفتون مین گرفتار کرتا ہی جب کسی کو زیادہ چاہتا ہی اقتنا کرتا ہی اصحاب عرض کئے یا رسول اللہ اقتنا کیا ہی تو فرماے اقتناوہ ہی کہ نہ اُسکا مال باقی رکھے نہ اہل وعیال اور ملا حسین کاشفی مصنف تفسیر حسینی روضۃ الشہدا کی ابتدا مین لکھا ہی رسالت پناہؐ فرماے ہین کہ ان اعظم الجزاء مع عظم البلاء اور فرماے انا وذوی بنی مثل بالاوذیت اور لکھا ہی کتب سماویہ سے ظاہری مین

احب او احببت نصب علیہ البلاء اور لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اذا احب قوما ابتلاہم پہلی حدیث کا معنی یہہ ہی۔
سچ ہی زیادتی ثواب کی بلا کی زیادتی پر ہی دوسری حدیث کا معنی یہہ ہی کہ کوئی نبی اتنی ایذا نہین پایا کہ جتنی
مین پایا ہون اور خلاصہ کتب سماوی کا یہہ ہی کہ جو اللہ تعالی کو دوست رکہا یا اللہ تعالی کا دوست ہوا نازل ہوا اسکے اوپر بلا
اور تیسری حدیث کا معنی یہہ ہی کہ جب اللہ تعالی کسی قوم کو دوست رکھتا ہی اسکو بلا مین گرفتار کرتا ہی۔
اور یواقیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی وقد قال تعالی وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وقد نقل الجلال الدین
السیوطی فی کتابہ التحدث بالنعمۃ ما صورتہ مما انعم اللہ بہ علی ان اقام لی عدوا یوذینی ویمزق فی عرضی لیکون لی
اسوۃ بالانبیاء والاولیاء قال رسول اللہ صلعم اشد الناس بلاء الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون رواہ الحاکم فی
مستدرکہ واوحی اللہ تعالی الی عیسی لا یفقد نبی حرمتہ الا فی بلدہ الخ ترجمہ اس عبارت کا مع اسکے بقیہ کے مقدمہ
کی سبین پنجم کی ابتدا مین لکھا گیا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالی کا دوست ہوا خلق اُسکو ایذا دینا
شروع کرتے ہین جتنی محبت زیادہ اُتنی ایذا زیادہ ہوتی ہی اور دنیا کا آرام اللہ تعالی کے دشمنون کے لئے
ہی چنانچہ اللہ تعالی سورۂ زخرف مین فرماتا ہی نحن قسمنا بینہم معیشتہ الآیہ اور جلالین وغیرہ مین قولہ تعالی یبسط
الرزق لمن یشاء کی تفسیر مین لکھتے ہین یوسعہ امتحانا یعنے اللہ تعالی کشادہ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے چاہتا ہی
امتحان کرنا کرکے اور قولہ تعالی یضیقہ لمن یشاء یعنے ابتلاء تنگ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے کہ چاہتا ہی
مبتلا کرنا کرکے پس کشادگی دنیا کہ جسکا نام آرام دنیا ہی کہ سبب راحت دنیا ہی ہے دشمنون کے امتحان کے
واسطے ہی اور تنگی دنیا کی کہ سبب ایذاء دنیا ہی دوستونکو مبتلا کرنیکے لئے ہی کہ دنیا سے متنافر ہوکر تمام تر
اُسی کی طرف رجوع کرین بشرط سلامتی ایمان کہ علامت اسکی بیزاری دنیا اور اہل دنیا سے اور متوجہ ہونا
ریاضات شاقہ کے لئے کہ جسکے سبب انکے دل روشن ہوکر تاثیر وعظ وبیان قرآن پیدا ہوا اور جو انکی صحبت
بصدق دل کیا دنیا ومافیہا سے بیزار اور اللہ تعالی کی محبت اور عبادت کے نشہ مین سرشار ہوجاتا ہی جیسا
حال مہدویونکا ہی جیسا کہ مروی ہی کسی نے انحضرت سے عرض کیا کہ مین آپکو بہت دوست رکھتا ہون تو آپنے
فرمایا ہان کیا کہتا ہی اُسنے عرض کیا مین آپکو بہت دوست رکھتا ہون پھر آپ نے ویسا ہی فرمائے اُسنے
وہی عرض کیا آپ فرمائے محتاجی اور فقیری کو تیار ہو بعد عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ تعالی کو بہت دوست
رکہتا ہون تو آپ نے تین بار ویسا ہی فرمائے اُسنے ویسا ہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا بلا کو تیار ہو رجا
سوال اول نقل اول کے کیا معنے ہین الخ **ہدایت** اللہ تعالی فرمایا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنے

اللہ تعالی کسیکو اُسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ہی اسی لئے ہی لڑکون پر تکلیف شرعیہ نہین کہ
انکو کھیل اور بازی منع ہو بلکہ کبھی علی العموم بھی جواز ہی جیسا کہ کیمیا ء سعادت مین امام محمد غزالی رح لکھتے ہین سو
اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول اللہؐ عایشہ صدیقہ رض کو آپ باعث ہوکر زنگیون کا ناچ کہ مسجد مین ہوتا تھا دکہاے
ہین اور زنگیون کو حکم کئے ہین کہ ناچو پس منہیات پر حکم کرنا اُس جناب کا کام نہین ہی اور آپ بھی دیکھے ہین
اور عایشہ صدیقہ کو گڑیان کہیلنے سے کہ اُس مین شباہت انسان وغیرہ حیوانات کی صورت پرستی کی تھی
منع کرنے کے قطع نظر مدد فرماے کہ لڑکیون کو جناب عایشہ صدیقہ رض کے نزدیک کھیلنے کو بھجواے ہین اور
امام رح فرماتے ہین کہ جو کام جسکے لایق ہی وہ کرے تو بُرا نہین انتہی فامانقل بخضایل کی یون ہی روزی
در کہا نبیل میان سید یحیی پیش وایرہ تہنا بازی میکردند میان دولت شاہ دست گرفتہ پیش بندگیمیان رض
آوردند و گفتند میانجی ایشان تنہا بر سر راہ بازی میکردند ما آوردیم کہ مبادا کسی بر داشتہ بردمیان درکنار
گرفتند و پرسیدند سید یحیی راست بگوئید کہ شما آنجا تنہا بودید و دیگر کدام کس بود گفتند یکی من بودم و دیگر خدا
با من بازی میکردہ بود پس میان فرمودند ای برادران بعد امروز بار دیگر کسی سید یحیی را آزار نرسانید
کہ خدا با او ہمیشہ در بازی شریک است اِس نقل سے کہان ثابت ہی کہ خدا کھیلتا ہی بلکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ
خدا یتعالی آپ کے ساتھہ ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی انی معکم اینما کنتم سچ ہی کہ مین تمہارے ساتھہ ہون
جہان کہ تم ہو یعنے مین تمہارا مددگار ہون پس نقل مین بھی خدا با او ہمیشہ شریک است سے یہی مراد ہی چنانچہ
رسولؐ ایک وقت ایک باندی سے پوچھے ہین کہ تیرا رب کہان ہی جیسا یواقیت کے آٹھوین مبحث مین
ہی فان قیل فما الحکمۃ فی سوال رسول اللہؐ الجاریۃ التی شکوا فی اسلامہا وارادوا عتقہا بالاینیۃ حین قال لہا
این اللہ فاشارۃ الی السماء فقال مومنۃ ورب الکعبۃ مع انہ ؐ یعلم قطعا استحالۃ الاینیۃ علی الباری جل وعلا
فالجواب کما قالہ الشیخ فی الباب خامس والثمانین وثلثمائۃ انہ ؐ ماسال الجاریۃ بالاینیۃ الا لتحقق لعقلہا والشریعۃ
قد نزلت علی حسب ما وقع علیہ التواطی فی السنۃ العالم قال تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
ترجمہ پس اگر کہا جاوے کیا حکمت تھی اس باندی سے رسولؐ کے سوال مین کہ جسکے اسلام مین لوگ شک
رکھتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے اُسکو آزاد کرینگا قید مکان کرکے جبکہ فرماے اُسکو کہان ہی اللہ تعالی تو اشارہ
کری آسمان کیطرف پس فرماے رسولؐ مومنہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی باوجودیکہ رسولؐ جانتے تھے یقینا محال
ہونیکو مکان کے باریتعالی جل علا پر پس جواب یہہ ہی جیسا کہ کہے شیخ اکبر رح نے تین سو پچیاسی باب مین سچ ہی

کہ رسول سوال نہین کئے باندی کو مکان کے واسطے مگر نزول کرتے اسکی عقل طرف اور شریعت نازل ہوئی ہی برابری پر اسکے جو ترہے موافقت عالم کی زبان مین فرمایا اللہ تعالی اور نہین بہیجے ہم کوئی رسول مگر اسکی قوم کی زبان کی موافقت پر تا بیان کرے انکو انتہی بندگیمیان سید خوندمیر بہی میران سید محمود کو کرتے تہے اُنکی موافقت پر کسی کا لفظ بیان فرماے وگرنہ مراد نقل سے یہہ ہی اللہ تعالی انکا مددگار ہی جس حال مین کہ ہون کس کی طاقت ہی جو پکڑ لیجاوے چنانچہ وارد ہی کہ اللہ تعالی فرمایا مین بندے کے آنکھ کان ہاتھ پاون ہوجاتا ہون **رجا** سوال دوم نقل چہارم مین الخ **ہدایت** اسکا پہلا جواب ہم مسود کے مقتدا کی طرف سے دلاتے ہین سید شاہ محی الدین صاحب قادری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دوم مین لکھے ہین صاحب احل التائید فی شرح ادلۃ التوحید می نگارد انما یقولون افشاء سر الربوبیۃ کفر نظرا الی العامۃ اذ یتصورون بذاک حیث لا یبلغ فہمہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام من حدث علی قوم بحدیث لم یبلغہ افہامہم الا کان فتنۃ علی بعضہم فہو یصیر سببا لانکارہم علی الاولیاء وتکفیرہم ایاہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام ان من العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی اور مسود نے لکہا ہی کہ وہان عوام کہان تہے نعوذ باللہ من ذلک الجہل رسول کے حضور مین ناقص کامل تہے مہدی کے نزدیک اس امر محال کو فرض کرنا جہل بسیط ہی دوسرا جواب حقیقی یہہ ہی کہ مسود با معنی فرمان امام کا نہین جانا یا تحریف کیا کیونکہ شواہد الولایت کی نقل یہہ ہی نقل است یکروز بندگیمیان شیخ بہیکہ را جذبۂ حق شدہ بزبان شان ہمین سخن مکرر بود کہ ہمہ حق است بنابر حضرت امیر بر سر ایشان خود تشریف آوردہ فرمودند کہ می بینید یا میگوئید ایشان ہمین جواب دادند ہمہ حق است حضرت امام فرمودند کہ آرے دانستن ایمان گفتن کفر است الخ پس یہہ کہنا مطابق اسکے ہی کہ علی بن الحسین نے رشحات مین مولانا علاؤالدین آبری کے انفاس سے دوسری قسم کے تیولیسوین رشحہ مین لکہا ہی رشحہ میفرمودند کہ حسین بن منصور رح کہ انا الحق گفت حقیقت خود را میگفت و فرعون کہ انا ربکم گفت صورت خود را میگفت کہ اگر او نیز حقیقت را بشناختی آن انا گفتن از وی مقبول بودی اگر اسپر مسود کے فہم ناقص مین نہ آوے تو سمجہے کہ جب اپنی حقیقت اپنے پر منکشف ہووے جیسا جانا اور دیکہا ویسا کہنا عین ایمان ہی اور بن دیکہے فقط زبان سے کہنا کفر ہی کہ وہ منطبق حقیقت پر ہی اور یہہ فقط صورت پر چنانچہ امام کے استفسار سے ظاہر ہی کہ فرماے می بینید یا میگوئید **رجا** سوال سوم ہسی نقل چہارم الخ **ہدایت** ایک ہی تجلی مین محو ہوجانا نقصان مرتبہ سالک ہی کیونکہ

تجلی الٰہی کو تکرار نہین جیسا یواقیت کے باونسوین مبحث مین لکھا ہی فان قلت فکم ترجع صور التجلی الالٰہی الی

مرتبۃ فی العدد فالجواب کما قالہ الشیخ فی باب الثامن والتسعین ومأتہ انہا ترجع کلہا الی صورتین صورۃ تنکر وصورۃ

تعرف ولا ثالث لہما قال وقد ان اللہ تعالیٰ لما کلم موسیٰ تجلی لہ فی اثنی عشر الف صورۃ وفی کل صورۃ یقول لہ

یا موسی لیتنبہ موسی فیعلم انہ لو کان جمیع التجلی بصورۃ واحدۃ لم تقیں لہ فی کل صورۃ وکلمۃ یا موسی انتہی ترجمہ پس

اگر کہے تو کتنے عدد سے رجوع ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کی تجلی کی صورت پس جواب یہہ ہی جیسا کہے اسکو شیخ اکبر

اکسو اٹھیانوین باب مین سچ ہی کہ تجلی الٰہی رجوع کرتی ہی اپنے تمامی افراد سے دو صورت کی طرف ایک

صورت وہ کہ پہچانے نجاوے ایک صورت وہ کہ پہچانے جاوے تیسری نہین ہی اُسکے لئے کہے شیخ نے

وارد ہوا حدیث مین تحقیق ہی کہ اللہ تعالیٰ جب کلام کیا موسیٰؑ سے ظاہر ہوا ازروے تجلی کے اُن پر بارہ ہزار

صورت مین اور ہر صورت مین فرماتا تھا انکو یا موسی تاکہ آگاہ ہون موسیٰؑ پس جانا جاتا ہی سچ شان یہہ ہی کہ اگر

ہوتی سب تجلی ایک ہی صورت پر نفرماتا ہر صورت اور ہر بات مین یا موسی انتہی اسی لئے رسولؐ فرماے ہین

یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی کل یوم مأتہ مرۃ رواہ مسلم ترجمہ ای لوگو توبہ کرو بیچ اللہ تعالیٰ

کے طرف پس سچ ہی کہ مین ایکدن مین سو بار توبہ کرتا ہون اور فرماے ہین کہ سو بار میرے دلپر پردہ آتا ہی کہ

سو بار استغفار کرتا ہون یہہ روایت مسلم سے ثابت ہی اور بخاری کی روایت سے ہی کہ آنحضرتؐ ستر بار

فرماے اور شارحین وغیرہ اس تعدد سے مراد کثرت کی لیتے ہین جیسا قسطلانی وغیرہ مین لکھے ہین اور امام

محمد غزالی رحمہ فرماتے ہین کہ مراد یہہ ہوگی کہ جناب رسالت مآب کو ہمیشہ ہر قدم مین ترقی تھی جس مقام پر کہ

پہنچتے تھے قدم گذشتہ سے کمال زیادہ پاتے تھے اسلئے قدم گذشتہ سے توبہ استغفار کرتے تھے پس کمال

جناب ختم نبوتؐ قرب الٰہی ہی کہ مراد صوفیہ کے نزدیک رویت سے ہی کہ تازہ تازہ تجلیات ہوا کرتے تھے

اسی لئے جناب ختم ولایت محمدی محمد مہدی موعودؑ فرماے تجلی حاصلہ تجلی آتیہ کے بہ نسبت پرانی ہی مین

اس سے بیزار ہون تم بھی اُسپر مقید نرہو آگے بڑھو جیسا کہ رسولؐ بھی فرماے اس سے قید خدا دانی کا غرض

کرنا فقط اندھا پناہی رجا سوال چہارم نقل ہفتم مین الخ ہدایت اسی باب کے شبہ پنجم کے دفع سے

اسکا بھی حل ہو چکا یعنے اذا تم الفقر فہو اللہ فقیر جب اتمام فقر کے مرتبے کو پہنچا اسکو سواے خدا کے نہ آپ نظر آتا ہی

نہ دوسرے کوئی شی یہہ مرتبہ صوفیہ کے نزدیک ادنیٰ ہی مگر مرتبۂ اعلیٰ وہ ہی کہ اس قرب مین اپنا بندہ پنا

نچھوٹے یہہ مرتبہ کمال ہی کہ جتنا قرب زیادہ تر ہوتا اپنی بندگی مین بڑہتا جاوے جیسا رسولؐ فرماے

زمین تجھے جیسا کہ پہچانت کا حق تھا اور نہین عبادت کیا مین تیری جیسا کہ حق عبادت کا تھا ہی لئے
ایک قطب المدار کو کہ فرد وقت ہوتا ہی عبداللہ کہتے ہین جیسا یواقیت کے چالیس پر پانچوین

٥٥ ہی قال فی الفتوحات فی باب السبعین ومائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبداللہ و عبدالجامع
المنعوت بالتخلق والتحقق بمعانی جمیع الاسماء الالہیۃ بحکم الخلافۃ ترجمہ کہا فتوحات مین دو سو ستر باب مین سچ ہی
یہہ کہ نام قطب کا ہر زمانے مین عبداللہ اور عبدالجامع ہی کہ سراہا گیا ہی تعریفون سے بسبب اخلاق اور
تحقیق تمامی اسمائے الہی کی معانیون کے جو بسبب حکم خلافت کے ہی اور قطب وقت مالک الملک ہی اسکی تحقیق
باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کے جواب مین مفصل لکھے گئی ہی جب کہ ہر قطب وقت
مالک الملک خلافۃً اور نیابتہً ہوسکتا ہی تو مہدی موعود کہ جسکا خلیفۃ اللہ اور امام العالمین اور معصوم خطا سے
ہونا نصی ہی کہ رسول سے اسکا ثبوت بحد تواتر پہنچا مالک الملک ہونا اور خلیفہ مہدی اُس بشارت سے
مبشر ہونا بطریق اولی ثابت ہوا اور آیہ قل اللہم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء
بیدک الخیر اسی معنی پر دلیل ہی کہ اسکا ترجمہ یہہ ہی بول ای محمد ای باریتعالی مالک ملک کا ہی تو دیتا ہی تو ملک
جسکو کہ چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی تو جسکو کہ چاہتا ہی اور ذلیل کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تیرے ہی ہات مین سب
نیکیان ہین مسود اس آیت مین تحریف معنوی کرنے فقط قل اللہم مالک الملک ہی لکھا ہی بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی
کہ بول ای محمد اللہ تعالی جسکو چاہتا ہی اپنے ملک کا خلیفہ بناتا ہی کہ وہ بھی مالک الملک بطریق مجاز کہلا سکتا
جیسا کہ مختار الملک خطاب وزیر دکہن ہی اور دوسری آیت کہ دلالت شرکت پر کرتی ہی خلیفہ کے مالک الملک
ہونے پر متعارض نہین کیونکہ شریک وہ ہی کہ حکومت مین برابری کا دعوی کرے نہ اتباع کا پس مسود کو
جب صاف محکم آیات مین تحریف کرنیکا اندیشہ نہ مالک الملک علام الغیوب سے ہی نہ اسکے مخلوقات سے
شرم پھر ہمارے اور دوسرے کتب کے عبارات و معنی مین تحریف اور تبدیل کرنے اسکو کیا خوف الحریص
علی نفسہ چنانچہ ہر جگہہ اس کتاب مین ایسا ہی کیا ہی یہہ پیروی اور مطابقت ہی یہود و نصاری کے علما کی کہ
جنکے لئے اللہ تعالی فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی اہل کتاب بدلاتے ہین باتونکو انکی جگہون سے رجا
سوال پنجم نقل مہم مین الخ **ہدایت** افسوس اس مسود کی چوری اور جرأت پر کہ بے محابہ تبدیل
و تحریف کرتا ہی کہان کا معاملہ کہ ہر لگایا جواب یلد و یولد کا مسود کی بدخلقی ششم تحریف چہارم مین گذرا
وہ بیان ذات باریتعالی نہین بلکہ مراد کثرت در وحدت بیان کرنیکی تھی واسطے ولایت کے مرتبے کو علیدہ

بولد فرماتے ہین گو کہ محرومان فیض ولایت کو یہہ نکتہ نہ سمجھا جاوے اور جواب فرمان امام عہ کا یہہ ہی اللہ تعالی
رسول ہ کو ماکان محمد ابا احد الآیہ فرمایا یعنے محمد کسیکے باپ نہین خاتم النبیئین ہین اور رسول فرماے کہ انبیا
نہ کسی کے وارث ہین نہ انکا کوئی وارث کہ جس حدیث پر باغ فدک تحت حکومت خلافت رہا پس ہمارے امام
کہ خاتم ولایت محمدی ہین یہہ بھی نہ کسیکے وارث ہین نہ کوئی انکا وارث نہ یہہ کہ بے ماباپ کے ہون یریدو

ان لیطفوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

مسود کے باب ہشتم کا جواب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین آمین اب جاننے کہ مسود نے یہہ ابواب ہفتگانہ مین قرآن وحدیث وآثار وغیرہ کے جو جو
تحریفات کیا اور جھوٹے افترے کرکے ہمارے مذہب حقہ کو کہ عین پیروی رسول ہ ہے اسکی مدد پر
آپ مالک الملک احکم الحاکمین جل جلالہ وعظم برہانہ وسلطانہ بفحواے حسبک اللہ ومن اتبعک الآیہ ہی باطل
کرنے چاہا سوانہی مالک الملک نے المومنین کی مدد وقوت سے سب چوریان ودغابازیان اور ابلہ فریبیان
مسود کے ظاہر کر یقین کو پہنچا کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ المعروف بہ سید خان جونپوری مہدی موعود
ہین اور تصدیق اس ذات کی عین تصدیق محمد مصطفی ہی اور انکار اس ذات کا عین انکار اس ذات کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بمجرد ثبوت اس امر کے کل مطلب باب ہشتم مسود کہ فرع اسی اصل کا ہی باطل
ہو چکا یعنے جو مہدی موعود فرماوین اور آپکے یاروا صحاب جسبات پر اتفاق کرین وہی حق ہی اور مخالف
اونکا جو کہے باطل فاما جب کوئی معترض پیش آوے تو علما کو واجب ہی کہ اسکا دفع اعتراض کرکے طالب
حق کو راہ صواب کہ صراط المستقیم ہی بتاوین اس لئے مسود کے ان اعتراضات واہیہ ظاہر البطلان کی
حقیقت لکھی جاتی ہی رجا بلکہ اسواسطے کہ وہ دونون امر بھی الخ ہدایت مسود کی پہلی جہالت اس
امر مین یہہ ہی کہ مہدی سے شیخین کے افضل ہونے کے دلایل پر صحت واثقہ کا اعتقاد کرتے ہوئے رسول سے
ابطال تسویہ کے دلایل کے بیان مین طول کلامی کیا اور ہمکو بھی شیخین پر مہدی موعود کی تفضیل ثابت کرنا
ہرچند ضرورت نہین کیونکہ ہم برابری اس جناب کی رسول سے بدلایل قویہ ثابت کرتے ہین کہ یہی اصل
مذہب اولیاء کبار امت ہی اور وہی خاص پیروان سنت وجماعت ہین مگر مسود کے مطلب اول مقدمہ
ثانیہ سے بعض اقوال کے ابطال سے فقط مسود کا اندھاپنا اور اسکی چوری ظاہر کرنا مطلوب ہی واللہ ولی
الذین امنوا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ رجا مخفی نرہے کہ

کہ مہدوی اپنے مہدی کو کی الخ ہدایت سچ ہی یہہ تقریر خلیفۃ اللہ کی ہی
اسکی غرابت و اعجاب کو سمجھنا کام مومنان ضیا تمثل کا ہی نہ منکران کور دل کا کہ بیمار
ایسی ضلالت کی اندھیری مین ہین انکو آفتاب بھی روبرو آوے نظر نہین آتا الغرض
مسود اپنے برادرونکی غرض کو ہی پایا مثل ہی کہ دلی را دل شاسد و لی را الی مگر امام
کے جواب کو ہر چند فہم نکیا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اسی لئے
مسود کو گمراہی نصیب ہوئی یہہ بھی فہم نکیا کہ خود لکھا ہی علمانے کہا کہ تم اس امت مین
داخل ہو الخ تو اسکا جواب امام نے فرمایا کہ مین داخل ہون جیسا نبی اس امت مین
داخل ہین کیونکہ رسول فرماے ہین کیف تہلک امۃ انا فی اولہا و عیسی فی آخرہا والمہدی
من اہل بیتی فی وسطہا ترجمہ کیونکر ہلاک ہو وہ امت کہ مین اسکے اول مین ہون اور
عیسی اسکے آخر مین اور مہدی میری اہل بیت سے اسکے بیچ مین ہی یہہ حدیث مدارک
مین قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی الآیہ کے نیچے ہی یعنے علما جب دخول
امام کو جزئیت امت پر حمل کئے تو امام انکے دفع شبہ کے لئے فرماے کہ میرا داخل ہونا
مانند رسول کے ہی کہ سید امت ہون نہ جز امت اور ان کا یہی جواب شافی تھا
الجواب معاد للسوال مگر بلادت پر مسود کی افسوس ہی کہ خود کہتا ہی آیت مین ظرفیت
کا بیان ہی پھر کہتا ہی کہ انبیا امتین داخل ہونا محال ہی شاید دخل سے معنی اتحاد حقیقت
کا سمجھا بلکہ داخل ہونا انبیا کا امت دعوت مین قرآن سے ثابت ہی قولہ تعالی الی عاد
اخاہم ہود الآیہ قولہ تعالی الی ثمود اخاہم صالحا یعنے بھیجے ہم انکیطرف انکے بھائی ہود
اور صالح کو ان دونون قومون کی سرکشی و خرابی مشہور ہی اور قولہ تعالی لقد جاءکم
رسول من انفسکم الآیہ ترجمہ سچ ہی آیا تمکو رسول یعنے محمد تمہاری جنس سے یعنے عربی

قریشی سب مفسرین اسمین متفق ہین اور ایسا ہی ہمارے امام کا داخل ہونا بھی ہی بہر کیف
ضمیر فیہم کی کفار طرف پھرتی ہی کر کے مسود لکھا اور اکثر معتبر تفسیر و نمین لکھتے ہین کہ کفار
قابل استغفار نہین اسلئے ضمیر مومنونکی طرف راجع ہی مدارک مین اسکے نیچے لکھا ہی معناہ

وما کان اللہ معذبہم وفیہم من یستغفر وہم المسلمون اور حسینی مین ہی حالانکہ ایشان استغفار
میکنند یعنی در میان ایشان مستغفر انند از مومنان پس برکت ایشان بلائی رسد ایسا ہی
بیضاوی جلالین کبیر وغیرہ مین ہی پس مسود مرجع فیہم کی ضمیر کا کفار ہی ٹھرایا سوا سی کا
نام تفسیر بالرا ہی اب معلوم ہوا کہ مرجع فیہم کا امت ہی کہ جسمین کفار مومن سب تھے مگر
عذاب کے مستحق کفار اور مغفرت کے مستحق مومن کہ نبی بھی انہین مین تھے ایسا ہی امام
کے وقت بھی پس قول مسود کا ان کے مہدی سے اس ظاہر آیت کے فہم مین الخ جھوٹا
دلیل تعصب وجہالت ہی رجا سوال اسکے کیا معنے ہین کہ ایمان اس بندے کا
ہدایت اگرچہ اسکا بیان اسی باب کے مطلب دوم مین بوضوح تمام ہوگا انشاء اللہ
تعالی لاکن بیان تھوڑا اجمالا لکھا جاتا ہی کہ خاتم الاولیا کو کہ حقیقت و باطن خاتم الانبیا
ہونے سے نام و اخلاق و شکل و شباہت امت کی مددگاری و افتتاح اور استکمال دین اور انہدام
اختلافات ما قبل اور حکم مین رسول اللہ سے جب برابری ہی دلیل ہی ایمان کی عینیت
پر یعنے ہر دو خاتم کی حقیقت یک ہی ہی جیسا حیوان و ناطق زید و عمر کے لئے فافہم
پس ایمان بھی ویسا ہی کہ اسی سے متعلق ہی با این مسود کو یہ حدیث بھی یاد نہ آئی کہ
رسول نے علی کرم اللہ وجہہ کے لئے لحمک لحمی جسمک جسمی روحک روحی فرمائے یہ نکات
عالیہ کور باطنون کو کب معلوم ہوتے ہین اور مسود کا قیاس و خیال شیخین سے کم ہونیکا
باطل و کذب ہوگیا اور دوسرے احتمالات واہیہ ہباء منثورا ہین اور قول صاحب مرقات کا

مسود کے نزدیک اگر منظور بھی ہو ہمارے نزدیک مردود ہی **مصرع** باطل است
آنچہ مدعی گوید کو اور اس مقدمے کی تقریر باقی کہ اُس سے غرض مسود کی یہی ہی
بعد انبیا کے ابابکر صدیق رض افضل امت ہین اور مہدی بسبب جزامت ہونیکے
مفضول ہین سب صریح البطلان ہی کہ انکا بیان باب اول عقیدۂ شانزدہم اور
باب سوم و پنجم اور کچہ اسی باب مین ہوچکا کہ مہدی موعود نبی متبع اور معصوم عن الخطا
اور خلیفۃ اللہ اور مبعوث من اللہ سید امت ہین اور امامت مہدی موعود کی نفی
ہی نہ ابابکر صدیق رض کی الی غیر ذلک کہ بسبب اندیشہ طوالت کے اس محل مین مشروحاً
لکھا نہین گیا پس تمام باب کا یہی جواب بس ہی اور مسود عالم میان صاحب میان
دام برکاتہ کے چھٹے قول کے نیچے لکھا ہی کہ کہان سے ثابت ہوا کہ بری ہین ضعف سے الخ
جواب غرض ضعف سے بری ہونیکی فقط اسی حدیث مین ہی جو ابن سرین سے
روایت کیا کیونکہ یہ حدیث دوسری طریق صحیحہ سے بھی مروی ہی نہ یہہ کہ بالکلیہ ضعف سے
بری ہوجاوے اور ابن عراق کی عبارت کا نتیجہ نکالا کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہی وہ
حدیث ابوہریرہ رض سے مروی نہین بلکہ قول ابن سیرین کا ہی یہہ محض بددیانتی
ہی کیونکہ ابن عراق اوپر من حدیث ابی ہریرۃ رض لکھا ہی اور مراد فقد ورد بسند صحیح اخرجہ
ابن ابی شیبہ فی المنصف عن ابن سیرین قولہ سے یہہ ہی کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین
سے دوسری طریق سے روایت کیا ہی نہ یہہ کہ ابن سیرین کا قول ہی اور اٹھوین
قول کے نیچے اسکے جواب مین مسود عجب چوری اور حیلہ سازی کیا کنز الدلایل کی
عبارت سے یک این کا لفظ نکال دیا یعنے صاحب کنز الدلایل رح فرماتے ہین نزدیک
ابن سیرین این مہدی غیر بنی فاطمہ ست یعنے مہدی موعود جو بنی فاطمہ مین وہ نہین

اسی لئے بعد اتمام حدیث فرماتے ہین لہذا ابن سیرین ذکر کردہ المهدی من هذا الامة یوم عیسی بن مریم بلا قید از بنی فاطمہ انتہی بلکہ اس مہدی کے ذکر مین رجل صالح اور مہدی موعود کے ذکر مین خلیفے کا لفظ ہی پس یہ مہدی بمعنی ہدایت یافتہ ہی یعنے ابو الیمین مہدی موعود نہین اور جواب شیخ محی الدین ابن عربی رہ کے قول کا قریب مطلب دوم کے رد مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا بلکہ ابن عدی کی حدیث الخ **ہدایت** مراد آخر زمانے سے نہایت زمان نہین بلکہ اختتام دور ولایت ہی جیسا ہمارے رسول کو پیغمبر آخر زمان کہتے ہین بسبب اختتام دور نبوت کے فافہم اور مسعود کے باقی دوسرے واہیات کا جواب اوپر ہوچکا **مسعود کے مطلب دوم کا جواب و رد**

رجا والد و ولد کا ایک ہونا الخ **ہدایت** افسوس ہی مسعود کی اس بلادت اور جہالت پر کہ ہندی عبارات سے مطلب کو فہم نہین کر سکتا کیسے کہا ایک ہین لفظ برابری اور لفظ دو محمد سے ظاہر ہی کہ دو مظہر ہین دو شخص کو دو چیز کو روا نہین کہنے سے مراد یہہ ہی کہ دوسرے دو شخص کو اور دوسرے دو چیز کو مانند خاتمین کے برابری روا نہین نہ یہہ کہ مہدی اور رسالت پناہ مین بھی روا نہین کیونکہ لکھے ہین اتنی برابری دو محمد کی پائے ہم یعنے جیسی برابری نام مین پائی گئی ویسی برابری من کل الوجوہ ہی سوائے اُن دونون ذات کے زمانے مین کسی دوسرے دو مین ایسی برابری روا نہین اسکا خلاصہ آگے قریب محل پر ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** ہمارے حضرت کی کونسی بات پر الخ **ہدایت** یہہ خصیصہ سب انبیا کے منکرین کا ہی کہ ہر ایک بات مین انبیاء کے تعجب کرنا اور اسکو اعتبار نکرنا اور مسخری کرنا چنانچہ اللہ تعالی فرمایا یا حسرة علی العباد ما یاتیهم من رسول الا کانوا به یستهزءون بڑی افسوس ہی اُن بندون پر

مراد است گشته مخالفات دایرهٔ طرق ولایت و ہدایت را جامع گردد و سعادت دو جہان
در متابعت آنحضرت منحصر شود و اصول دین بر یک اساس قرار گیرد و اختلاف کثرت
بحکم ظہور احکام وحدة از مابین برخیزد و شیخ سعد الدین حمویہ رح فرمود کہ لن یخرج
المہدی حتی لیسمع من شراک نعلیہ اسرار التوحید بر منصۂ ظہور جلوہ گری کند چون حقیقت
انسان کامل مظہر اسم جامع الہیت و نسبت با جمیع موجودات ربوبیتی دارد فرمود
بیت پنجم اسکے نیچے لکھتے ہین یعنے خاتم الاولیا کہ باطن نبوت خاتم الانبیاست و
حسنہ از حسنات آنحضرت است بعد از انکہ بمقتضای لی مع اللہ وقت از خودی خود فنا یافتہ
بلقاء حق باقی گردد و بحکم اتحاد مظہر و ظاہر کمالات بالقوہ در و بفعل آید و مطلع بر حقیقت و
کمال نشاء انسانی شود مقدم و مقتدا و واسطہ فیض ہر دو عالم کہ ملک و ملکوت گردد و باسما
الہیہ تصرف در جمیع عوالم نماید و خلافت در روی بظہور پیوندد و بدانکہ جمیع اقطاب را
اگرچہ خلافت حاصل گشتہ فاما چون خلافت تام باصالت حقیقت محمدی است ختم الولایت
بحقیقت باطن نبوت آنحضرت است کہ در نشات باکمال خاتم الاولیا ظہور یافتہ است
پس کانہ کہ خلافت بحقیقت از میان اولاد آدم مخصوص اوست دیگر آنکہ نشاط اقطاب
در ہر دور زمان علی تفاوت استعداداتہم مظاہر خلافت خاتم الاولیا اند و در جمیع نشاط
خلافت و قطبیت بغیر آنحضرت را نیست زیرا کہ چنانچہ ذکر یافت باطن نبوت ختم محمدی خاتم
ولایت است کہ جمیع کمل از حیثیت ولایت اقتباس نور کمال از مشکوة آنحضرت مینمایند و
خلافت باصالت او راست و دیگران را بواسطۂ مظہریت و تابعیت است پس ابیات بالا
مذکور اور اسکے شرح کا خلاصہ یہہ ہی کہ حقیقت محمدی پہلا مخلوق ہی یعنے آینہ اور مظہر
وحدت ذاتیہ الہیہ کہ صوفیہ کے اصطلاح مین جوہر اول اسیکو کہتے ہین مانند ایک نقطے کے

ہی کہ ابتدا اور انتہا دایرۂ وجود عالم کا وہی ہی جس جہت سے کہ ابتدا، دایرہ اُس سے
متصور ہی ظہور نبوت ہی کہ اسکا ختم محمد مصطفیٰ صلعم پر ہوچکا اور جس جہت سے کہ انتہا دایرہ
اُسپر متصور ہی ظہور ولایت ہی کہ اسکا ختم محمد مہدی موعودؑ پر ہی اِس سے ثابت ہوا
کہ خاتمین یعنی محمد نبی و محمد مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام من حیث الحقیقت ایک ہی ہین
اِسی لئے نام اور نسبت اور حلیہ اور اخلاق وغیرہ مین ہر دو کو ایسی برابری ہی کہ پھر عالم
مین اتنی برابری من کل الوجوہ کسی کے لئے متصور نہین چنانچہ ابیات مذکورہ سے چند
بیتون کے بعد یہہ بیت فرماے ہین ؎ ولایت شد بخاتم جملہ ظاہر ؛ باول نقطہ ہم
ختم آمد آخر ؛ شارح اسکے نیچے لکھے ہین و آین ولایت بسبیل اتمیت و اکملیت در نشاء
کاملہ خاتم الاولیا ظہور می یابد زیرا کہ مظہر ولایت مطلقہ اوست و باقی اولیا علی تفاوت
مراتبہم اقتباس نور ولایت از مشکات خاتم الاولیا مینمایند والبتہ مطلق شامل مقید است
و این ولایت مطلقہ باطن نبوت حضرت رسالتست کہ در نشاء نبوت وصف رسالت مانع
اظہار کمال آن بود چون باطن آنحضرت در صورت خاتم الاولیا بروز و ظہور یابد اظہار
آن کمال کہ بروجہ اتم و اکمل باشد بفرماید فلہذا فرمود کہ براول نقطہ ہم ختم آمد آخر یعنے در دایرہ
کمال ظہور و اظہار براول نقطہ کہ حقیقت محمدی مراد ست کہ اول ما خلق اللہ نوری است ولایت
ختم شود چنانچہ دران نشاط ختم نبوت نمود درین نشاط ختم ولایت کند و خاتم الاولیا ہمان
خاتم الانبیا و باطن نبوت آنحضرت است الخ اب ہم مسود سے پوچھتے ہین اتفاق ہمکا
کا خاتمین کی حقیقت کے ایک ہونے مین ہی آپ جو اسکو ایک شخص ہونا فہم کئے ہو
اسکی کیا دلیل بتاتے ہو اگر آپ کو اس عبارت سے معنے معلوم ہنو اور ہمارے سخن کو
صحیح نجانین تو کسی اپنے برادر سے تحقیق کرین کہ اس عبارت سے مراد شخصیت ہی

یا حقیقت مہر بان من علم نام ورق گردانی کا نہین افسوس تمکو شرم نہین آتی کہ ہندی صاف عبارت سمجھ نہین سکتے ہو ایسے بڑے زبردست مناظر بین کیون دخل دیے بیٹھے خیر پھر آگے ایسی جرأت نکرنا کیا تمکو تمھارا اُستاد نہین کہا کہ یہہ عبارت صدرہ کی جواہر کی حقیقت ایک ہونے کے منع مین نہین بلکہ دو یا اکثر جوہر کلاً یا بعضاً مل جانیکے منع مین ہی تمکو اور تمھارے اُستاد کو مرحبا اور اسپر یہہ بھی خوب سمجھین کہ اصطلاح صوفیہ کچھ اور ہی اور اصطلاح حکما کچھ اور جبتک کسی کی اصطلاح سے خبر نہو اون پر اعتراض کرنا داب مناظر سے بعید ہی یہہ بھی ہم سے یاد رکھین اور شکریہ بجالاوین کہ جبتک رسول اللہ اپنا مرتبہ نہین بیان کئے صحابہؓ کیا جانتے تھے کہ اپکا رتبہ کیا ہی پس ہنیۃ اللہ کو واجب ہی کہ اپنا رتبہ بیان کرے تاکہ اپنے مومنین کا ایمان صحیح ہووے چنانچہ رسولؐ فرماے کہ مین تمامی بنی آدم کا سردار ہون اور یہہ بات فخر یہ نہین یعنے فی الحقیقت ایسا ہی ہی پس مہدیؑ کو بھی واجب تھا کہ اپنا مرتبہ بیان فرماوین بلکہ خود رسولؐ سے ثابت ہوچکا ہی کہ فرماے مہدی خُلق بالضم اور خلقت مین میرے سریکا ہی جیسا باب سوم کی دلیل ہشتم سے مسود کی دوسری تحریف مین اسکا اثبات ہوا اور فرمائے دین کی کمالیت اُسی سے ہوگی کہ ہمین سے فتنون سے مومنین امت چھٹینگے اور ہمین سے باہم دوست ہونگے بعد عداوت فتنے کے اور فرماے کہ میرا نام سو اسکا میرے باب کا نام سو اُس کے باب کا نام ہوگا کہ یہہ سب اشارات اتحاد حقیقت پر ہین کہ وہی جوہر اول ولایت محمدی حقیقت محمدی ہی کہ جسکے مظہر اکمل اور خاتم محمد مہدی ہین علیہما السلام جب ولایت حقیقت خاتمین ہونے پر ہمارے یہان کے اکابرین کا اتفاق ہوا اور بنوت خاتم النبی اُسیکا ظاہر مطابق حقیقۃ الشئ ما علیہ الشئ کے ٹھہر اہمارا اعتقاد رتبۂ جناب ختم رسالت کسبی ہونے پر رہے سریکا

۲۷۱

اتہام کرنا محض تعصب اور بددیانتی ہی قس علی ہذا الباقی **رجا** اصل سخن یہہ ہی کہ خبر خروج
مہدی کی الخ **ہدایت** ہم یہہ سخن یعنے فقط مہدی کے خروج کا انکار کفر ہی نہ مہدی کا
بعض عوام بازاری سے سنتے تھے انھین کی سنت پر مسود کا بھی اعتقاد پایا گیا افسوس ہے
اس جہل بسیط پر جسکے خروج کا انکار کفر ہو اُسکے خروج کے بعد اسکا انکار عین انکار خروج
ہی کیونکہ وہ بسبب ایک شخص ہونیکے خروج اُسکا ایک ہی بار موعود ہوگا بعد خروج پھر انتظار
کرنا انکار متواتر ہی وگرنہ ہر بعثۃ اللہ کے منکر مخصوص جناب رسالتماب کے منکر کتابی
بھی یہی بول سکتے ہین موافق قول مسود کے انکو بھی کافر کہنا درست نہوا **رجا** بلکہ بخبر واحد
بھی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ بعینہ منکرین رسول اللہ کا ہی علی الخصوص یہود کا کہ کہے تم
مبشر اور مستحق اس مرتبے کے نہین بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح داود ہی کہ بادشاہ بر و بحر
ہوگا اور ندیان اُسکے ہمراہ رہینگے اور دولت پھر ہمکو آویگی تب اللہ تعالی فرمایا۔

ان الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتٰہم ان فی صدورہم الا کبر ما ہم ببالغیہ فاستعذ
باللہ انہ ہو السمیع البصیر حسینی کشاف ارواح ثلثہ اگرچہ اس اعتراض جہل کے جوابات باب
سیوم مین بدلایل ساطعہ گذرے تاہم مسود جہان سلطنت کا پتا بھی نہین وہان فقط بادشاہت
دنیوی مراد بے بنیاد نکالا اور لفظ سلطان جہان کہ آیہ یا حدیث مین دیکھا بفحواے الدنیا
جیفۃ و طلابہا کلاب سکے بے اختیار بہکا اگرچہ معنی وہان دلیل و حجت کا ہی جیسا ابھی
آیت سے معلوم ہوا علاوہ یہہ کہ آپ خبر خروج مہدی متواتر نہین جانتے ہین چنانچہ لکھے
ہین علماء محققین کے نزدیک خبر واحد ہی الخ اگرچہ یہہ بات مجہول ہی کیونکہ خبر خروج بطریق
متعددہ اسطور سے مروی ہی کہ احتمال کذب باقی نہین بہرکیف علامات کہ بتعارض
واقع ہین مسود کے قرار داد کے موافق کیونکر متواتر ہوسکتی ہین بلکہ جن کے نزدیک خبر

۲۷۳

خروج متواتر ہی اُن کے نزدیک بھی سواے فاطمیت اور مطابقت اسمی اور خروج فی آخر زمان اور بیعت رکن و مقام اور نصرت دین محمدی کے کوئی علامت بصحت تمام محقق نہین مگر اعتقاد کے لئے مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ ہونا بھی بیشک متواتر ہی اس محل مین اہل انصاف سے ہمکو یہہ التماس ہی کہ بقیاس مسوّد ہمارے امامؑ درویش متوکل مظلوم ظاہر مجبور سلاطین انام بیکس اور بے بس نہ مالک ملک و لوا نہ صاحب جہاد و غزا تھے اور سب لوگ جانتے ہین کہ بسبب اغواے علماے متعصبین اکثر بادشاہان ہمارے امام کو اپنے اپنے ملکون سے اخراج کئے اور بعد امامؑ کے اکثر اصحاب و تابعینؓ وغیرہ کو اکثر جایون مین قید و قتل و طرح طرح کے ظلم کئے تاکہ اس مذہب حقہ سے باز آوین جیسا انبیا اور ان کے توابع و مذہبونکو کئے لاکن مدد سے ناصر المومنین مالکِ آسمان و زمین کے یہہ مذہب ترقی پر رہا اور ہمارے لوگ جہان رہے آشکارا رہے اور جس جگہہ مقابلہ ہوا باوجود اس درویشی اور بے اسبابی اور تھوڑے لوگ رہنے کے غالب رہے اور ہمارے امامؑ کے قطع نظر صحابہؓ کو بھی بسبب فیض صحبت اور خلوص و یقین کے وعظ و بیان قرآن مین تاثیر کیا کچھہ ہوتی تھی کہ اکثر لوگ متاثر ہو جاتے تھے گو کہ مخالفین بھی ہون بلکہ یہہ اثر بہت دور پہنچا کہ جسکے لئے مسود سرہنگا متعصب قایل ہی کہ باب دوم مین میان شیخ علائی قدس اللہ سرہ کے احوال مین لکھا ہی پس اس سے زیادہ دلایل آپکی تصدیق کے اور کیا ہین کہ تم مہدویت کا انکار کرتے ہو اور خروج سفیانی کی خبر بالکل اضعف ہی بلکہ مہدی موعودؑ کے خروج کے لئے خروج سفیانی کو علامت ٹھہرانا خطاء فاحش ہی کہ خروج سفیانی عیسیٰؑ کے زمانے مین ہوگا اور مہدی موعودؑ کا عیسیٰؑ سے ملنا ممنوع ہی جو کہ یہہ بات لکھا بجبر اس سے رجوع کیا جیسا ملا سعد الدین تفتازانی رح شرح عقاید نسفی مین لکھکر پھر شرح مقاصد مین

اُس سے رجوع کئے ہین کیونکہ رسولؐ فرماے کیونکر ہلاک ہو وہ امت کہ جسکے اول مین مین
ہون اور وسط مین مہدیؑ اور آخر مین عیسیٰؑ ہی بلکہ جو مہدی کہ حدیث سفیانی مین مذکور
ہی وہ بمعنی ہدایت یافتہ کوئی اور مومن ہی کہ بادشاہ ہوگا اور جنگ عظیم کریگا بخلاف
مہدی موعود کے کہ جسکے لئے بہت اخبار وآثار سے ثابت ہی کہ مہدیؑ کے طرف سے
فتنے مٹ جاینگے اور مہدیؑ کے ہمراہ قوم گریان کہ یہہ حال فقرا کا ہی بقدر اصحاب بدر
ہوگی با این خبر سفیانی کا ثبوت کتب معتبرہ صحاح وغیرہ سے کہین نہین جسکہ صحت مین اوسکی
توقف ہی لایق حجت واعتقاد نہوئی چنانچہ مسود کا مقتدا شیخ علی لکھا ہی فالجواب علی
التنزل من ان الحدیث احاد ضعیف وعلی تقدیر صحتہ فلا یفید الا الظن خلاصہ اسکا یہہ ہی
حدیث احاد ضعیف ہی اُسکا حکم گمانی ہوا پس ایسی گمانی ضعیف خبر کو قریب بتواتر کہنا
عوام فریبی اور بددیانتی ہی با این حدیث کی صحت وسند مجتہد کو سزاوار ہی اسکا
بیان باب سویم کے ابتدا مین گذرا الغرض جن علامتون کو مسود متواتر سمجھے جانا انکا
حال بخوبی سن لئے کہ انکو صحیح کہنا بھی خلاف عقیدۂ اہل سنت ہی چہ جائیکہ متواتر کہین
اور ابواب سبعہ ماسبق مین بتحقیق تاریخ خروج مہدی موعود اور مہدویت جناب سید محمد
بن سید عبد اللہ جونپوری علیہ وعلی آبائہ الصلوۃ والسلام اور مساوات اصحاب مہدیؑ
واصحاب خاتم النبی بدلایل قویہ گذری پس انکار مہدویت وحکم وامر اتفاق اجماع اصحاب
جناب موصوف علیہ السلام مین انکار فرمان رسالت مآب علیہ التحیات ہی یعنی انتظار
بعد خروج موعود اشد الانکار خبر خروج اور انحراف فرمان موعود سے حقیقتاً انحراف فرمان
مخبر سے ہوا **رجا** تمام اہل سنت وجماعت الخ **ہدایت** اگرچہ جواب اسکا اونکے
ابواب مین بربسط تمام بیان ہوا علی الخصوص شیخ اکبرؒ کا اعتقاد باب اول عقیدۂ ششم

مین اور بیان احادیث و آثار وغیرہ باب سویم اور اسی باب کی ابتدا مین گذرا مگر یہان بھی
مسود کی چوری مع اشارات چند دلایل لکھی جاتی ہی یعنی خلاصہ شیخ اکبر رح کے تصانیف
اور شرح مقاصد و مواقف بلکہ تمامی کتب صوفیہ و کلامیہ وغیرہ کا یہہ ہی کہ ولی نبی کے
درجے کو نہین پہنچنے کا سبب یہہ ہی کہ نبی خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ ہونے سے اسکو
بواسطۂ ملک یا بیواسطہ تنزیل احکام دینی و تعلیم اسرار ذات و صفات الٰہی خاصۃً ہوتی ہی
کہ عصمت اُسکے علم و عمل مین لازم ہی بخلاف ولی کے کہ اُسکو بغیر وساطت نبی کے کوئی بات
حاصل نہین ہوتی علم و عمل اُسکا ظنی مگر اُنسے یہہ کسینے نہین لکھا کہ مہدی موعودؑ بھی عموماً اولیا
مین داخل رہنے سے کسی نبی کے مرتبے کو نہین پہنچتے ہین بلکہ مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ مبعوث
من اللہ معصوم عن الخطا سید امت محمدیہ ہونے پر سیکڑون احادیث صحیحہ صریحہ وارد ہونے سے
اصحاب و اہل بیت و تابعین و اولیاء کبار وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جناب کو
ہمارے امامؑ کے ظہور و دعوے تک انبیا کے طور سے ذکر کئے ہین نہ صرف اولیا کے چنانچہ
جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ فرماے کہ مہدیؑ کے اصحاب پر نہ اول والے
سبقت کرینگے نہ آگے آنے والے انکو پہنچینگے جب اصحاب مہدیؑ اگلون کے برابر اور
پچھلون سے بہتر ہون تو مہدی کہ جنکے سبب سے انکو وہ مرتبہ ملا ہو کیا رتبہ رکھینگے اور یہہ کلام
مرتضویؑ تفسیر اس حدیث کی ہی جو رسولؐ فرماے میری امت کے تین طبقے ہین انمین
دوسرے طبقے والے کہ جن کا مہدیؑ مددگار ہی سب سے زیادہ ثواب و مرتبہ حاصل کرینگے
اور یہہ حدیث اس آیت کا بیان ہی کہ اللہ تعالی فرمایا فسوف یاتی اللہ بقوم الآیہ اور
سوف استقبال بعید پر دلالت کرتا ہی اور بیان اس آیت کا کہ اللہ تعالی فرمایا و
آخرین منہم لما یلحقو بہم اسکا بیان باب سیوم دلیل یازدہم مین ہوا اور کعب الاحبار نے

فرمایا مین کتب انبیا مین بھی دیکھتا ہون مہدی کا ذکر یون ہی کہ آپکا حکم بے عیب ہی یعنے قطعی چنانچہ رسول اللہ بھی یون ہی فرماے ہین اور امام باقر رض فرماتے ہین کہ مہدی اپنے آگے کے بدعات اور مجتہدون کے اختلافات یون اٹھا دینگے جیسا رسول اللہ اپنے آگے کے اختلافات کو دفع کئے گویا مہدی موعود اسلام تازہ بنا دینگے یہہ اس حدیث کی تفسیر ہی کہ رسول فرماے مہدی آخر زمانے مین دین کی درستگی کے لئے قایم ہوگا جیسا مین اول زمانے مین قایم ہوا ہون اور یہہ حدیث بھی کہ فرماے مہدی سے دین کمال کو پہنچیگا اور انکے سوا بہت احادیث وآثار باب سویم مین مذکور ہین پس روایت ابن سیرین بھی اسی قبیل سے ہی کہ اسکو بہت احادیث شاہد ہین یعنے رسول اللہ مہدی کو نام اور شکل اور اخلاق اور دین کی مدد و درستگی وغیرہ مین اپنے برابر فرماے اسی لئے اکثر اکابرین علماء حدیث انکی روایت کو بصحت واعتبار بلا تعرض وانکار نقل کئے ورنہ مانند ابن حبان کے انکو بھی بن قتل کئے نچھوڑتے اور انکے کلام کو صاف وضع ابن سیرین لکھدیتے کیونکہ یہہ امر ابن حبان کے مقولے سے سخت تر ہی اسی لحاظ سے مسود لکھا ہی کہ عدم تعرض مستلزم صحت کو نہین الخ اسی سے مسود کی چوری ظاہر ہی با این ہمہ مصنف عرف وردی کے لکھنے کو کالوحی فرض کرلیا چہ نسبت خاک را بعالم پاک لکن معلوم رہے کہ منکرین مہدی کا قول مانند قول منکرین رسول کے اس امر مین غیر معتبر ہی فاما مجتہدون اور اماموں وغیرہ نے اس اعتقاد پاک کی تحقیق وتشدید کے طرف اس لئے متوجہ ہوے کہ ہر خلیفۃ اللہ کے مرتبے کا اعتقاد اسکی ذات کی تصدیق کے مانند اسکے ظہور ودعوے وبیان کے بعد واجب ہوتا ہی نہ قبل اسکے جیسا ہمارے رسول کی ذات ومراتب کی تصدیق امم سابقہ پر فرض تھی اسی لئے کتب سالفہ مین تصریحاً مذکور نہین بلکہ حقیقت

یہہ ہی کہ بلند مرتبے والے کا حال نیچے والون پر بجز اُسکے بیان کے صاف نہین کھلتا اور مسود
بھی تعرف و شرح تعرف سے یہی لکھا ہی آخر شیخ کا یہہ فرمان بھی دلالت کرتا ہی کہ لکھے ہین
مہدیؑ کے اصحاب کا حال مین اللہ تعالی سے ادب کے سبب پوچھ نہ سکا اب باقی رہا
یہہ شبہ کہ بعض احادیث و آثار وغیرہ مین لفظ خلیفہ فقط مذکور ہی اس سے عیسیٰ مراد ہین یا
مہدی موعود علیہما الصلوۃ والسلام اسکا حل آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مسود ہمارے
رسول اللہ خاتم الانبیا کی فضیلت کے دلایل بیان کیا سو بھی اُسکی کو رباطنی پر دال ہین کیونکہ
اللہ تعالی جسکی شان مین فرمایا قد جاءکم من اللہ نور اور رسولؐ فرمائے اول ما خلق اللہ
نوری اور فرمائے انا من نور اللہ کل شئی من نوری پس مظہر وحدت ذاتیہ باری عز اسمہ
اپکی حقیقت ہی اور سب عالم علوی و سفلی آپ کے مظاہر اسی لئے فرمائے انا احمد بلا میم
ایسا ہی خاتم الاولیا بھی چنانچہ اسکا کچھ بیان باب اول عقیدۂ دہم و یازدہم اور اسی لئے
باب سے اسی مطلب کی ابتدا مین لکھا گیا پس معلوم رہے کہ جو شرف ذاتی خاتم الانبیا کے
ثابت ہی خاتم الاولیا کو اُس مین شرکت ہی چنانچہ فصوص مین شیخ اکبر رح فرماتے ہین
کہ خاتم ولایت محمدیؐ کو خاتم الرسلؐ کے ساتھہ اتحاد حقیقی ہی اور اُسکے شارحین بھی اسی
امر کے قایل ہین اور فصوص فتوحات کے کئی مدت بعد اس دعوے سے لکھے ہین کہ
یہہ کتاب بجنسہ رسول اللہ کی عطا کئی گئی ہی فص شیثیہ مین فرماتے ہین و لیس ہذا العلم الا
لکھے ہین الذی یعطی صاحبہ السکوۃ بالاصالۃ شیخ فرماتے ہین الا لخاتم الرسل و خاتم الاولیاء
و ما یراہ جامی رح فرماتے ہین ای ما یری ہذا العلم و الشہود و ما یاخذ اور شیخ محب اللہ
الہ بادی نے لکھا ہی نیست این علم و معرفت باصالت و استقلال مگر مر خاتم رسولان
و پیغامبران را چہ غیر آن از انبیا و دیگر مشاہد حق و مراتب آن نباشد مگر از مشکوۃ خاتم

الرسل که مددالیشانست بباطن خود واسم الیشان ودون اسم خاتم الرسل باشد که اسم اعظم باشد
وہمچنین حال خاتم الاولیا چنانکه ہست وخاتم الاولیا یعنی دیگر خاتم الاولیا را بیشتر انشاء اللہ
تعالی معلوم خواہی نمود چه غیر او از اولیا مشاہد حق نیست مگر از انعام خاتم الاولیا چه رب او
نیز اسم اعظم وجامع باشد بخلاف اولیاء دیگر بلکه رسل نیز نمی بینند مگر از مشکوة خاتم الاولیا
واز مقام او چنانکه خواہی شنید واگر دل وجان داری خواہی دریافت **بیت** تو نامی کرده
ورا او چاره او ز دل بگذشته چاره چه دانی که شیخ رح فرماتے ہین احد من الانبیاء والرسل
جامی رح لکھتے ہین من حیث انہم اولیاء الا من حیث انہم انبیاء ورسل فان ہذا العلم لیس
من حقایق النبوة شیخ رح فرماتے ہین الا من مشکوة الرسول الخاتم جامی رح من حیث ولایته
شیخ رح ولا یراه احد من الاولیاء الا من مشکوة الولی الخاتم جامی رح التی ہی جہة باطنیة الرسول
الخاتم شیخ رح حتی ان الرسل ایضا جامی رح من حیث انہم اولیاء شیخ رح لا یرونه متی
راوه الا من مشکوة خاتم الاولیاء جامی رح التی ہی مشکوة ولایة الرسول الخاتم والاظہر کلا
الحصرین حصر رویة المرسلین اولا فی مشکوة خاتم الانبیاء وحصرہا ثانیا فی مشکوة خاتم الاولیاء
فمشکوة خاتم الانبیاء ہی الولایة الخاصة المحمدیة وہی بعینہا مشکوة خاتم الاولیاء لانه قائم
بمظہریتہا خلاصه اس عبارت کا یہہ ہی که کل اولیا انبیا رسولان خاتم الولی کے استفعوہ
سے اللہ تعالی جل شانہ کی معرفت ودیدار کا علم حاصل کرتے ہین که یہہ علم باصالت و
استقلال سوائے خاتمین کے دوسرے کو نہین اور فی الحقیقت ہر دو خاتم ایک ہین کیونکہ یہہ
خاتم الولی ولایت خاصہ محمدیہ کا خاتم ہونے سے مشکوة اس خاتم الولی کا عین مشکوة خاتم
النبی ہی اگر کوئی کہے که خاتم الولی خاتم النبی کے خزانچی ہین باطل جواب یہہ خلاف قرار داد
شیخ ہی کیونکہ شیخ رح فرماتے ہین فان الرسل من کونہم اولیاء لا یرون ما ذکرناه جامی رح

۲۷۹

من العلم الذی یعطی صاحبه السکوة شیخ رح الا من مشکوة خاتم الاولیاء فکیف من دونہم

من الاولیاء وان کان خاتم الاولیاء جامی رح بحسب نشاتہ العنصریہ شیخ رح تابعا فی الحکم جامی رح

الالہی شیخ رح لما جاء بہ خاتم الرسل من التشریع فذلک جامی رح ای کونہ تابعا بحسب نشاتہ

العنصریہ شیخ رح لا یقدح فی مقامہ جامی رح الذی یقتضی المتبوعیہ بحسب حقیقتہ شیخ رح ولا

یناقض ما ذہبنا الیہ جامی رح من ان المرسلین لا یرون ہذا العلم الا من مشکوة خاتم الولایت

شیخ رح فانہ من وجہ جامی رح ہو کونہ ولیا تابعا بحسب نشاتہ العنصریہ شیخ یکون انزل

جامی رح مرتبۃ من الرسول الخاتم من حیث رسالتہ شیخ رح کما انہ من وجہ جامی رح وہو کونہ

جہتہ باطنیتہ الرسول الخاتم باعتبار حقیقتہ شیخ رح یکون اعلی جامی رح مقاما منہ بحسب نبوتہ

و نما ہر بیتہ شیخ رح وقد ظہر فی ظاہر شرعنا ما یؤید ما ذہبنا الیہ جامی رح من ان الفاضل یجوز

ان یکون مفضولا من وجہ شیخ رح فی فضل عمر جامی رح علی ابی بکر رضی اللہ عنہما خلاصہ اسکا

یہہ ہی تمامی رسل بسبب ولی ہونیکے اس فیض کو خاتم الولی سے لیتے ہین تو اولیا جو ان سے

کم درجے والے ہین کیونکر نہ لین اگرچہ خاتم الاولیا اپنے ظاہری وجود کی صورت سے

حکم الٰہی مین خاتم الرسل کا تابع ہی مگر ولیا ہی خاتم الرسل بھی ظاہری وجود کی صورت سے

خاتم الولی کا تابع ہی پس یہہ بات موجب ضرر و نقصان نہین کیونکہ ہر دو مظہر تابع ہین

اپنی حقیقت کے کہ وہ ولایت ہی جیسا کہ ظاہر شرع مین بھی ایسا ہی ہوا کہ بدر کے قیدیون

کے باب مین عمر رض کو ابی بکر صدیق رض پر فضیلت ہوئی اگرچہ حقیقۃً ہر دو بزرگوار رسول

کی شرع کے تابع ہین مگر یہان فضیلت علم معرفت ذات و صفات و رویت الٰہی مراد ہی

نہ علم شرایع چنانچہ شیخ رح فرماتے ہین و انما نظر الرجال الی التقدم فی رتب العلم باللہ سبحانہ

جامی رح لا فیما عداہ فانہ شیخ رح ہنالک جامی رح ای فی رتب العلم باللہ تحقیق شیخ رح مطلبہم

جامی رح الذی به یعرف تقدمهم و تاخرهم شیخ رح واما حوادث الاکوان جامی رح کتابیر النخل

وامثاله شیخ رح فلا تعلق لخواطرهم جامی رح بها لدنا تها بالنسبة الی همهم العالیة فلو کانوا فیها

انزل درجة ممن بعداهم لا یقدح ذلک فی کمالهم شیخ رح فتحقق ما قلناه جامی رح من علو مرتبة

خاتم الاولیاء فی العلم بالله بحسب حقیقته وانه لا یقدح فیه نزول مرتبته عن الرسول الخاتم بحسب

نشاته العنصریة حیث یکون تابعا له من حیث نبوته فان قیل متبوعیة خاتم الاولیاء لخاتم

الانبیاء فی حقایق الولایة تقدم فی رتب العلم بالله لا فی العلم بحوادث الاکوان فکیف

یصح ما ادعاه الشیخ رح من متبوعیة خاتم الولایة لخاتم الانبیاء فان خاتم الانبیاء مقدم الکل

فی رتب العلم بالله قلنا هی فی الحقیقة عبارة عن متبوعیة حقیقة ولایته المطلقة لولایته المشخصة

بعد نشاته العنصریة وان شئت تحقیق ذلک فاستمع لما نتلوا علیک اعلم ان الحقیقة المحمدیة

مشتملة علی حقایق النبوة والولایة کلها فاحدیة جمع حقایق النبوة ظاهرها واحدیة جمع حقایق

الولایة باطنها فالانبیاء من حیث انهم انبیاء مستمدون من مشکوة نبوته الظاهرة ومن حیث

انهم اولیاء مستمدون من مشکوة ولایته الباطنة وکذا الاولیاء التابعون یستمدون من

مشکوة ولایته فالاولیاء والانبیاء کلهم مظاهر لحقیقته الانبیاء لظاهر نبوته والاولیاء

لباطن ولایته وخاتم الاولیاء مظهر احدیة جمع لحقایق ولایته الباطنة والاستمداد من

مشکوة خاتم الاولیاء بالحقیقة هو استمداد من مشکوة خاتم الانبیاء فان مشکوته بعض

من مشکواته فلا استمداد بالحقیقة الا من مشکوة خاتم الانبیاء وانما اضیف الاستمداد

الی خاتم الاولیاء باعتبار حقیقته التی هی بعض من حقیقة خاتم الانبیاء ومعنی استمداد

خاتم الانبیاء منه بحسب ولایته استمداده بحسب النشاة العنصریة من حقیقته هی بعض من

حقیقته وذلک الولی الخاتم مظهره وهذا بالحقیقة استمداد من نفسه لا من غیره والله اعلم

بالحقایق خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اوپر جو شیخ رح فرماے ہین خاتم الرسل بھی خاتم الاولیا سے
اخذ علم کرتے ہین اس سے مراد علم معرفت صفات وذات وروئیت الٰہی عز اسمہ ہی نہ علم
ظاہر شرع چنانچہ اسکی شرح مین محب اللہ الہ آبادی نے لکھا ہی یعنے نیست نظر در دلیشان
وہمت دل ایشان مگر بسوی تقدم در مراتب علم بخدا یتعالی واسما وصفات او در انجاست
مطلب ومقصد عرفا کرام چہ ہمگی ہمت کاملان برآنست کہ معرفت ذات وصفات ومراتب
تنزلات وامتیاز میان مراتب جمال وجلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشد نہ
عبادت چہ جاء تعلق بحوادث اکوان ازینجاست پس اس صورت مین مرتبے کی بلندی حقیقتاً
خاتم الولی کو ثابت ہوئی اگرچہ بحسب تشخص ونشات عنصری اخذ علم شرایع مین خاتم الولی نبوت
خاتم النبی کے تابع ہین یعنے حقیقۃ محمدی کے کہ جسکو برزخ جامع جوہر اول تعین اول عقل اول
روح الارواح وغیرہ نام ہین کہ شان مین اسکی رسول اول ما خلق اللہ روحی اور اول
ما خلق اللہ نوری فرماے اور وہ حقیقۃ تمامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوت من حیث التشخص عنصریہ اسکے خاتم ہین اور ولایت
اسکا باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیا ہین من حیث وجود عنصری اور افضل ومفضول
ہونا اور تابع ومتبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس مین من حیث التشخص ونشات عنصریہ
ہی وگرنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد ذاتی ہونے سے استمداد خاتم الولی کے مشکوۃ سے
عین استمداد خاتم النبی کے مشکوۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الولی اور خاتم النبی ہر یک من حیث
التشخص اپنی حقیقت کے بعض ہین جیسا ہر یک عمرو وبکر سے من حیث التشخص حقیقت
انسانیہ کا بعض ہی نہ یہہ کہ عمرو شخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر شخص عمرو کا پس عمرو انسان
حقیقت انسانیہ سے استمداد کیا تو گویا عمرو سے ہی کیا اگر بکر بھی اپنی حقیقت سے فیض پاے

ہو تو باعتبار حقیقت عین عمرو سے فیض لیتا ہی جبکہ عمرو اپنی حقیقت سے منسوب ہو کس لئے
کہ کل کا شمول اپنے سب اجزا کو بالتساوی ہی اسی لئے جامی رح فرماے کہ استمداد
خاتم النبی کا بحسب نشات عنصریہ ہی خاتم الاولیا کی حقیقت سے کہ وہ بعض ہی خاتم
النبی کی حقیقت کا بہ نسبت اپنے مظہریت یعنے اپنی نشات عنصریہ کے اور اُس حقیقت
کا خاص مظہر اکمل وہی ہی مثلا عمرو کہ انسان کا بعض ہی جبکہ بکر پر انسان کا اطلاق
حقیقۃً کریں تو عمرو کو اُسکے تحت مین بطور بعضیت ذکر کرنا واجب ہی ایسا ہی شیخ رح
فرماے وہو حسنۃ من حسنات سید المرسلین مگر بیان خاتم النبی کے لئے کثرت اور خاتم الولی
کے لئے وحدت بیان کرنیکا سبب یہہ ہی کہ نبوت عالم طرف کی جہت ہونے سے مظہر
کثرت اور ولایت خاص اللہ تعالی طرف کی جہت ہونے سے مظہر وحدت ذاتیہ باری
عز اسمہ ہی پس یہہ دونون جہت حقیقت محمدیہ کے ہین جسکا ذکر اوپر مقصد الاقصی وغیرہ
سے بھی ہوا اسی لئے شیخ رح فرماتے ہین فان فہمت ما اشرت بہ فقد حصل لک العلم النافع
محب اللہ الہ بادی اسکے نیچے لکھتے ہین یعنے پس اگر فہمیدی ای طالب اسرار چیزی کہ
اشارت نمودم و قبول کردی کہ انبیا ازین راہ کہ اولیاء اللہ باشند نمی بینند حق تعالی
را مگر از مشکوۃ خاتم الولایۃ پس بتحقیق حاصل شد مر ترا علم نافع در دنیا و آخرت یا بگوی
کہ فہمیدی چیزیکہ اشارت کردم بسوی آن کہ خاتم الولایت عین خاتم النبوت باشد کہ ظاہر
میشود ثانیا برای بیان اسرار و معارف چنانچہ ظاہر شد اولا برای بیان احکام و شرایع
پس بتحقیق حاصل شد مر ترا علم نافع در ہر دو سرا پس اب خاتم النبی کا خاتم الولی سے استمداد
فی الحقیقت اپنی ذات سے ہوا نہ غیر سے کیونکہ دوسرے انبیا اولیا کی نبوت و ولایت
عوارضات سے ہی نہ ذاتیات سے بخلاف خاتمین کے علیہم الصلوۃ والسلام اور ادم سے

عیسیٰؑ تک کہ بنہایت زمان پر پھر آپکا بعث ہوگا سب انبیا کو حقیقت محمدیہ صلعم سے ہی فیض ہی
جنانچہ شیخ رح فرماتے ہین فکل نبی من لدن آدم الی آخر نبی مامنہم احد یاخذ النبوۃ الا
من مشکوۃ خاتم النبیین وان تاخر وجود طینتہ فانہ بحقیقتہ موجود وہو قولہ کنت نبیا
وآدم بین الماء والطین وغیرہ من الانبیاء ماکان نبیا الاحین بعث وکذلک خاتم
الاولیاء کان ولیا وآدم بین الماء والطین اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ سب نبیونکو آدمؑ سے
عیسیٰؑ تک کہ پھر تشریف لاوینگے سبطرح کا فیض بجز مشکوۃ حقیقت محمدیہ کے نہین
قبل وجود عنصری خاتمینؑ باطنا اور بعد ظہور نشات عنصریہ ظاہرا و باطنا کیونکہ جناب
سید کائنات حقیقۃً قبل خلقت آدمؑ اپنی نبوت سے موجود تھے اور اب بھی موجود
ہین ایساہی قیامت تک بھی رہینگے بخلاف دوسرے انبیاؑ کے کہ وہ سب بعد وجود
عنصری وحصول شرائط نبوت وولایت متصف ومامور ولایت ونبوت سے
ہوئی ہین اور ویساہی خاتم الاولیا بھی ولی تھے کہ آدمؑ پانی مٹی مین تھے کس لئے کہ
اُس حقیقت کے ظاہر کے مظہر خاتم النبی اور باطن کے مظہر خاتم الولی ہین محب اللہ
الہ بادی نے لکھا ہی یعنے مثل رسول خاتم خاتم الاولیا باشد چہ بودہ است خاتم الاولیا
ولی وحال آنکہ آدم صفی ابو البشر میان آب بود وخاک بخلاف غیر خاتم الاولیا چنانچہ
مثنوی ودرین قول مومی ست بسوی اتحاد ہر دو خاتم یعنے از روے حقیقت کے اور
آخذ فیض من جانب اللہ بلاواسطہ خاتم الاولیاؑ ہی جیسا اوپر معلوم ہوا اور شیخ کے
اس قول کے نیچے جو اوپر فرمائے ہین لما مثل النبی النبوۃ بالحائط الخ محب اللہ الہ بادی
یون لکھتے ہین درین قول تا آخر اشارتست بسوی فرق میان نبوت وولایت و
تساوی خاتم النبوت وخاتم الولایت در اخذ اسرار ومعارف از سر وباطن در غیب الخ

اور شیخ رہ فرماتے ہین من کون اللہ سبحانہ تسمی بالولی الحمید جامی رہ اسکے نیچے لکھتے
ہین ولما ذکر ان المرسلین من حیث کونہم اولیاء لایرون مایرون الا من مشکوٰۃ
خاتم الاولیاء وکان یتوہم ان ہذا المعنی انما یصح بالنسبۃ الی من عدا خاتم الرسل
دفعہ بقولہ شیخ رہ فخاتم الرسل من حیث ولایتہ جامی رہ المقیدۃ الشخصیۃ شیخ رہ نسبتہ
مع الخاتم للولایۃ جامی رہ من حیث انہ مظہر الحقیقۃ والولایۃ الخاصۃ او المطلقۃ شیخ رہ
نسبتہ الانبیاء والرسل معہ جامی رہ ای مع خاتم الولایت فکما ان الرسل یرون مایرون
من مشکوتہ کذلک خاتم الرسل یری مایری من مشکوتہ التی ہی مشکوتہ فی الحقیقۃ وانما
یصح ان یری خاتم الرسل مایری من خاتم الولایۃ شیخ رہ فانہ جامی رہ ای خاتم الرسل
شیخ رہ الولی جامی رہ باعتبار باطنہ شیخ رہ الرسول جامی رہ باعتبار تبلیغ الاحکام
والشرایع شیخ رہ النبی جامی رہ باعتبار الانباء عن الغیوب والتعریفات الالہیۃ
ولکن بوساطۃ الملک شیخ رہ وخاتم الاولیاء الولی جامی رہ باعتبار باطنہ شیخ رہ الوارث
جامی رہ خاتم الرسل فی شرایعہ واحکامہ فالوراثۃ فیہ بمنزلۃ الرسالۃ شیخ رہ الآخذ عن
الاصل جامی رہ بلا واسطۃ فیصح ان یاخذ منہ من یاخذ بواسطۃ شیخ رہ المشاہد للمراتب
جامی رہ العارف باستحقاق اصحابہا لیعطی کل ذی حق حقہ شیخ رہ وہو جامی رہ
ای خاتم الولایۃ مع رفعۃ شانہ کما ذکرنا شیخ رہ حسنۃ من حسنات سید المرسلین محمد مقدم
الجماعۃ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ جیسا خاتم الانبیا کے مشکوٰۃ سے سب انبیا اولیا وغیرہ علم
اسرار دیکھتے ہین ایسا ہی خاتم الانبیا خاتم الاولیا کے مشکوٰۃ سے دیکھتے ہین کس لئے
کہ خاتم الانبیا کو فیض واسطے سے پہنچتا ہی اور خاتم الولی کو بلا واسطہ پس ضروری
کہ جسکو واسطے سے فیضان علمیہ ہو بلا واسطہ فیض لینے والے سے اسکو حاصل کرے

اس لئے وراثت خاتم الولی کی بمنزلہ رسالت ہی کیونکہ خاص ذات باری سے اس علم کو حاصل کر کے برابر جسکا حق اُسکو پہنچانے والا ہی باین مرتبہ اعلی خاتم الاولیا یک حسنہ ہی حسنات سید المرسلین سے یعنے بحسب نشات عنصریہ خاتم الاولیا بعض ہین حقیقۃ محمدی کے جیسا خاتم الانبیا من حیث وجود عنصری اپنی حقیقت کے بعض ہین انتہی اب جنکو عقل سلیم ہی بغور ملاحظہ کرین کہ شیخ اکبر اور جامی رح وغیرہ کیا فرماتے ہین یعنے اس تمامی عبارت کا حاصل یہہ ہی علماء ربانی کے نزدیک شرف وفضل مترتب ہی اللہ تعالی کی ذات وصفات کے علم پر سو وہ خاتم الاولیا کو بے واسطہ غیر بالمشافہ جناب باری عز اسمہ سے حاصل ہوتے پر حقیقت محمدیہ کا بعض ہی نہ شخص محمد مصطفی کا علیہما الصلوۃ والسلام فاما اس حقیقت کے ظہور کا پہلا تعلق مظہر نبوت سے کہ اس حقیقت کا ظاہر ہی ہو کر اسی سے مسمی اور مشار رہا جب دوسرا تعلق مظہر باطن سے کہ ولایت ہی ہوا تو واجب ہوا کہ اول کو بہ نہج کلیت ذکر کر کے ثانی کو اسکی بعضیت کے طور پر ذکر کرین مثلاً ہم کسی حیوان کو مشخص کر کے تعریفات حیوانیہ اس سے معلوم کرین تو انسان کو اسکے بہ نسبت بطور جزئیت یا ذکرنا واجب ہوگا اگرچہ انسان بہ نسبت اُسکے اشرف وافضل ہی چنانچہ عبد الرزاق کاشی رح تاویلات مین ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم الآیہ کے نیچے لکھتے ہین اذ المتاخر بالزمان والظہور ای الوجود الحسی ہو الحایز لصفات الکل وکمالاتہم کالانسان بالنسبۃ الی سایر الحیوانات ولہذا قال کان بنیان النبوۃ قد تم وبقی منہ موضع لبنۃ واحدۃ فکنت انا تلک اللبنۃ وقد اتفق الحکماء المتالہۃ من قدماء الفرس ان مراتب العقول والارواح علی مذہبہم فی التنازل تتضاعف اشراقاتہا فکل ما تاخر فی الرتبۃ کان حظہ من اشراقات الحق وانوارہ

وسبحات اشعته اوجه ومن اشراقات انوار الوسائط اوفر وازيد فكذا في الزمان فهو الجامع الحاصر لصفات الكل وكمالاتهم الحاوي لخواصهم ومعانيهم مع كماله الخاص به اللازم للهيئة الاجتماعية كما قال بعثت لاتمم مكارم الاخلاق ومن هذا ظهر تقدمه عليهم بالشرف والتفضيل اور اسکے بعد ایک بحث طویل بیان کرکے اخر مین لکھتے ہین

وباعتبار علو مرتبته ومكانته وسبقه في القدم وارتفاع درجة كماله وفضيلته كان اقدمهم واوليهم وافضلهم كما قال اول ما خلق الله نوري وكنت نبيا وادم بين الماء والطين فهو متقدم عليهم بالرتبة والعلية والشرف والفضيلة ومتاخر عنهم بالزمان هو عينهم بالسر والوحدة الذاتية الحاصل فاما خاتمین کو بحسب نشات عنصریہ اگرچہ پسین فضل و نزول ہی لاکن من حیث الحقیقۃ اتحاد ہونے سے تساوی فی الخاتمین کا اعتقاد

واجب ہوا جیسا لاریب فیہ کے اور ان ربکم الذی خلق السموات والارض الآیہ کے اور عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے نیچے عبد الرزاق کاشی اور محمود تبریزی گلشن راز مین اور شارح اسکے مفاتیح الاعجاز مین اور صاحب مقصد الاقصی سعد الدین حموی سے اور شیخ اکبر رح فصوص مین اور مولانا جامی رح نقد النصوص مین اور محب اللہ الہ بادی فصوص کی شرح مین لکھے ہین خلاصہ اس تمام تقریر کا یہہ ہی اگرچہ ہمارے رسول اللہ گو کہ بہ نسبت فرزندی آدم کے جز بلکہ جز الجز اور فرع الفرع ہین جیسا انسان بہ نسبت جوہر و حیوان کے مگر کوئی یہہ بول سکتا ہی کہ آنحضرت آدم ع سے اور انسان جوہر و حیوان سے مرتبے مین کمتر ہین کیونکہ کل جز سے اور اصل فرع سے اعظم ہی پس ایسا ہی خاتم الاولیا بھی اگر کوئی کہے کہ شیخ اکبر رح خاتم الاولیاء کو خاتم الانبیا ص کے خزانچی مقرر کئے ہین تو ہم کہتے ہین شیخ اکبر رح فرماتے ہین جیسی نسبت

فائدہ

سب انبیا کو خاتم الانبیا کے ساتھ ہی ویسی نسبت خاتم الانبیا کو خاتم الاولیا کے ساتھ ہی پس اگر موافق قرارداد شیخ اکبرؒ کے خاتم الاولیا خاتم الانبیا کے خزانچی ٹھہرے تو خاتم الانبیا سب نبیوں کے خزانچی مقرر ہوے علیہم الصلوۃ والسلام یہہ مطلب کبھی خواب مین بھی شیخ اکبرؒ کو نہ سوجھا ہو شیخ تو فرماتے ہین من حیث التشخص ہر یک کو فضل و نزول ہی اور من حیث الحقیقت اتحاد مگر مثال بتانے مانعت ہنین **تنبیہ** اس بیان مین کہ خاتم الاولیا کا ذکر قرآن و حدیث مین ہی اور وہ خاتم الولی جو خاتم النبی سے مشارکت حقیقی رکھتے ہین مہدی موعود ہین نہ عیسی علیہما السلام اس مین دو حکمت ہین **حکمت اول** خاتم و ختم ولایت کا ذکر قرآن و حدیث مین کنایا رہنے کے اسباب مین اول ولایت مانند مادہ کے ہی اور نبوت مانند صورت کے ثانی ولایت متعلق ہی حقیقت محمدی سے اور نبوت تشریعی وجود عنصری محمدی سے علیہ الصلوۃ والسلام ثالث ولایت مظہر وحدت ہی اور نبوت مظہر کثرت پس کثرت کے ظہور کے وقت واجب ہی کہ وحدت پوشیدہ رہے اگرچہ کثرت کو بغیر وحدۃ وجود نہین رابع ولایت امر باطنی ہی اور اللہ تعالی کی جانب کا جہت اور نبوت امر ظاہری ہی اور عالم طرف کا جہت پس جب تک ظہور دور نبوت تھا اسکا اخفا واجب رہا کیونکہ ایک شی ایک وقت مین دو جہت مخالف سے مامور و موصوف ہونا ممنوع ہی چنانچہ نصوص مین جامی رح فص شیثیہ سے ہو حسنۃ من حسنات سید المرسلین کی شرح مین فرماتے ہین

لانہ حین کان ظاہرا بالشریعۃ فی مقام الرسالۃ لم تظہر ولایتہ بالاحدیۃ الذاتیۃ الجامعۃ للاسماء کلہا لیو فی اسم الہادی حقہ فبقیۃ ہذہ الحسنۃ یعنی ولایتہ باطنۃ حتی تظہر فی مظہر الخاتم للولایۃ الخ اسکا خلاصہ یہہ ہی جناب رسالت جبکہ مقام رسالت مین احکام شرایع

پہچانیکے لئے مامور تھے اپنی خاص ولایت کو ظاہر نہین کئے بسبب مظہر جامع رہنے
تا اسم ہادی کا اصل ظہور کمال ولایت کے خاتم مین ہو خاص ولایت موجب علم
شہود و رویت الٰہی ہونے سے ابدی ہی اور نبوت تشریعی بیان احکام و شرایع
رہنے سے منقطع پس حاکم اجراء احکام کے لئے جب دربار عام کرے اخفاء اسرار
واجب ہی چنانچہ فصوص کے فص شیثیہ سے فان الرسالۃ والنبوۃ الخ کی شرح مین جامی رح
لکھتے ہین تنقطعان بانقطاع موطن التکلیف بل بانقطاع الرسول الخاتم عن ہذہ
الموطن فکیف یستند الیہ مالاینقطع والولایۃ لاتنقطع ابدا فانہا من الجہۃ التی تلی
الحق سبحانہ وہی باقیۃ دائمۃ ابدا سرمدا و اکمل مظہرہا خاتم الاولیاء فلہذا استندت
الرویۃ المشار الیہا الیہ الخ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ نبوت تشریعی و رسالت حکم پہنچانا ہی
کہ متعلق ہی حوادث اکوان یعنی دنیا سے کہ محل تکلیف ہی منقطع ہین اور ولایت
شہود و رویت حق سبحانہ کا جہت ہونے سے ہمیشہ باقی ہی اور مظہر اکمل اسکا خاتم
اولیا ہونے سے یہہ رویت خاص اُسیکے طرف نسبت کی گئی سادس نبوت باوجودیکہ
امر ظاہری ہی اسکے ختم و خاتم کو اللہ تعالی کتب سالفہ مین کنایتا ذکر فرمایا و لیسئی انبیاء
سالقہ بھی پس ولایت کہ امر باطنی ہی قبل ظہور کیونکر صاف بیان ہوگی اور جبکہ وقت
ظہور ختم نبوت قریب پہنچا راہبون پر یہہ بات بطریق مکاشفہ کھلی تھی ایسی ختم ولایت
کے ظہور کے قریب اولیاء اللہ پر اس امر کا کشف ہوا جیسا آفتاب کے طلوع کے
قریب شفق پھوٹنے سے اہل بصیرت آفتاب کے باہر آنے کو سمجھ لیتے ہین اندھے
تو بچارے رأیت الشمس لاضوء لہا کے خیال مین رہتے ہین چنانچہ عبدالرزاق
کاشی وغیرہ اولیاء اللہ سے اوپر معلوم ہوا اب چند آیات و حدیث اس قبیل کے

مہدی اور عیسی علیہما السلام کے ایسا کوئی نہین اسکا ذکر آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی

اور **قولہ تعالی** فان حاجوک فقل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن یہان بھی وہی صورت ہی چنانچہ بیضاوی مین لکھے ہین ومن اتبعن عطف علی التاء وحسن للفصل الخ

اور **قولہ تعالی** اوحی الی ہذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ اس آیت مین عطف یا یای متکلم پر ہی یا انذر کی ضمیر مستکن پر صورت اولی مین حسب تقریر بالا مذکور مرجع بلغ کی ضمیر کا غیر خاتم الاولیا ہونا ممکن نہین کہ وہی مہدی موعود اور مبشر خاص ثم ان علینا بیانہ ہین جیسا اوپر متعدد مقامون مین معلوم ہوا خصوص دلیل یازدہم مین اور مسود کے اسی مطلب مین اور صورت ثانی مین بھی ویسا ہی چنانچہ آیہ اول کے نیچے مدارک سے لکھا گیا اگر عطف ضمیر منفصل مخاطبین پر ٹھہراوین اور مرجع بلغ کی ضمیر کا کہ صیغہ ماضی ہی قرآن تو من سے مراد آیندگان کیون ہوسکتے ہین مگر خاتم الاولیا کہ آپکا وجود حقیقی قبل ظہور آدم ہی یہی افصح وابلغ ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا اگر مرجع بلغ کی ضمیر کا خاتم الاولیا ہوا وجہ واحسن ہی بسبب اتحاد حقیقت خاتمین کہ یہہ کنایہ آپ کے تشریف لانیکا ہوا اگر کہین اس خطاب کے مستحق خاص صحابہ ہین ہم کہتے ہین یہہ کہنا قرآن وحدیث کے محاورے کے خلاف پر ہی یعنے خطاب مطلق مین کل امت داخل ہوتی ہی مثلا قولہ تعالی لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم قولہ ان لا یدعو علیکم نبیکم فیہلکوا بلکہ مسود خود اس بات کا قایل ہی کہ باب ہشتم مطلب اول کے اخیر مین یہہ تقریر لکھا ہی پس یہی معنے محاورہ قرآنی کو بہت مناسبت رکھتا ہی کہ کنایہ اور استعارہ کلام مین موجب فصاحت وبلاغت ہی چنانچہ کتب سالفہ مین خاتم الانبیا کی خبر بھی کنایتا ہی توریت مقدس کے سفر بار یم مین ہی ایک نبی قایم کرونگا مین اونکے بھائیون مین سے تیرے مانند مگر ہمارا اعتقاد تو یہہ ہی کہ ہمارے

نبی خاتم الانبیا سب عالم کے سردار ہین اور دوسرے انبیا آپ کے نایب جیسا اسکا ثبوت
فرمان خاتم النبیؐ سے ہی ویسا ہی فرمان خاتم الولی بھی مرتبۂ خاتم الولی کے ثبوت مین ہی

حکمت دوم اُس خاتم ولایت کی تخصیص کے دلایل مین جو خاتم نبوتؐ سے مشارکت ومماثلت حقیقی رکھتے ہین اول حقیقت محمدیہ سے کل عالم کو فیضان وجودی وعلمی وغیرہ ہوتے اور جو ولایت کہ باطن حقیقت محمدیہ ہی اسکا خاتم غیر عیسیٰ ہونے پر اتفاق جمہور ہی دوم عیسیٰ اس ولایت مطلقہ کے خاتم ہین کہ جسمین سب اولیا انبیا بقدر استعداد اپنے بذاتہ شریک ہین اور یہہ ولایت وجود عنصری سے ہر یک کے متعلق ہی وصفا اسی ولایت کے بہ نسبت ہمارے امامؑ فرماے کہ مین نبی پر فضل نہین رکھتا ہون جیسا مسود کی بدخلقی ہفتم مین مذکور ہی سوم ولایت جو باطن حقیقت محمدیہ ہی خاصۂ خاتم الانبیا ہی ذاتاً اسکو بہ نسبت ولایت عامۂ بالا مذکور مقیدہ اور بہ نسبت ولایت مشخصۂ وصفیہ خاتمین مطلقہ بھی کہتے ہین کہ تمام اولیا انبیا کی ولایت اسیکا پرتو ہی اسی سبب ہمارے امامؑ فرماے کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان رسول اللہ ہی چنانچہ اسی باب کے مطلب اول مین اسکا اشارہ ہوا چہارم جناب خاتم الانبیا اپنی ولایت مشخصہ کے بہ نسبت ولایت خاصۂ مذکورہ سے فیض لیتے ہین نہ اُس ولایت مطلقہ سے کہ جسکے خاتم عیسیٰ ہین اگر ایسا ہو دو قباحت ہین ایک یہہ کہ آپ محتاج غیر کے ہوئے دوسری یہہ کہ آپ سے فقط فیض نبوت دوسرے انبیا کو پہنچنا لازم آتا ہی نہ فیض ولایت پنجم عیسیٰ کو خاتم الانبیا سے مغایرت تامۂ ظاہری ہی کہ دلیل ہی مغایرت باطنی پر ششم خاتم ولایت خاصۂ محمدیہ جامع جمیع اخلاق محمدیہ ہوکر ہمنام خاتم الانبیا ہونا ضروری ہی ہفتم رسول اللہ مہدیؑ کو امور ظاہری وباطنی مین اپنے برابر فرماے نہ عیسیٰ کو جیسا

ابتدا کتاب سے یہان تک مذکور ہوا ہشتم تخصیص اسم مہدی سے ظاہر ہی کہ مظہر اسم ہادی خاصتا و استقلالا وہی ہی اور دوسرے اولیا انبیا وغیرہ اسکے مظاہر بخلاف خاتم النبی اسی لئے اولیا کبار کا قرار داد ہی کہ خاتم ولایت خاصہ محمدیہ موصوفہ محمد مہدی ہین علیہما الصلوۃ والسلام نہم بعضے عیسی کو اور بعضے شیخ اکبر رح یا کوئی عرب معاصر شیخ کو خاتم اس ولایت کے جانتے سو وہم باطلہ ہی کیونکہ ماخذ ان امور کا عبارت فتوحات ہی سوا ایسے نقایص و اختلافات ظاہرہ کے باعث قابل اعتبار نہین یعنے شیخ اکبر رح سے کیسے عالم ربانی ایک کتاب مین ایک امر کو تین طور مخالف سے کیون بیان کرینگے دہم فرمان مدعی امر متنازع فیہ بعد اثبات دعوی بدلایل اخلاق و آثار و معجزات وغیرہ حکم قطعی ہی یازدہم اتفاق اجماع اصحاب مدعی موصوف بھی دلیل قطعی ہوگا کہ وہی.

لب اللباب امت مقبولہ محمدیہ ہین پس اب معلوم رہے کہ قرآن و حدیث مین ذکر خاتم الاولیا کا ایسا ہی جیسا آیات کتب سالفہ اور اقوال انبیا ماضیہ مین خاتم النبی کا ذکر ہی علیہما الصلوۃ والسلام مگر جناب ختم الانبیا کے مومنین کو منکرین کہتے ہیں ہؤلاء لضالون اور جناب پاک مین کہے ساحر او مجنون بلکہ اب بھی کہتے ہین چنانچہ تفتیش الاسلام ہدایۃ المسلمین وغیرہ مین عیسویون نے لکھا ہی کہ جناب ختم الانبیا کو صرع کی یعنی مرگی کی بیماری تھی پس معراج کا بیان کرنا اور وحی آنی کی خبر دینا اُسکے شاخین ہین کہ اونٹ سریکے چلاتے تھے انتہی خلاصتا اور آیات قرآنی پر بھی کئی اعتراض واہیہ کئے ہین کہ مسود بھی انہین کی پیروی کرکے فرمان جناب امام پر فضل رسول اللہ کے دلایل سے چھٹی دلیل مین اعتراض واہیہ کرکے کہتا ہی کہ زعفران زار کی تاثیر رکھتی ہی یعنے عبارت اور لکھا ہی رجاب سنئے مہدی متنازع فیہ کے قرآن کا حال الخ ہدایت اگرچہ یہ خادم الفقرا باب اول عقیدہ

شانزدہم مین اسکا بیان بدلایل واضح کرچکا ہی کہ یہہ نہ قرآن ہی نہ وحی بلکہ مانند حدیث کے ہی اور تعلیم الہی جیسا آدمؑ کے لئے اللہ تعالی فرمایا علّم آدم الاسماء کلہا یعنے تعلیم کیا آدمؑ کو نام تمام کے اور خضرؑ کے لئے فرمایا تعالی شانہ علمناہ من لدنا علما یعنے تعلیم کئے ہم نے اُسے اپنے پاس سے علم با این اسمین یہہ عبارت قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم بندگمیاںؒ صاحب عقیدۂ شریفہ کی ہی کہ ایک طفل مکتب نشین بھی سمجھ سکیگا اور وہان سے فرمان امامؑ کا تابع محمد رسول اللہ تک پھر وہان سے عبارت صاحب عقیدۂ شریفہ کی آخر تک رضی اللہ عنہ اور یہہ فرمان امامؑ مانند اس حدیث کے ہی جو مشکات مین مسلم کی روایت سے باب فضایل رسول اللہ مین ہی اور یہہ خادم الفقرا اسکو عقیدۂ شانزدہم مین ذکر کیا بلکہ ایسے بہت احادیث ہین اور اقوال اولیاء اللہ بھی فاما تصحیح اسکی یہہ ہی جدید علمت کا مفعول ہوکر منصوب ہی اگر موافق تیری سمجھ مسود کے واسطہ کی صفت ہو تو اسمین بھی تاے تانیث واجب تھا اور وہان الف نہونیکا سبب یہہ ہی کہ الفِ اول کا ماقبل اور الفِ ثانی مفتوح ہونے سے نکالا گیا اسکے نکالنے کی تحقیق اگر منظور ہو تو اتقان کے تیتیسوین نوع مین دیکھ لیوے اور عالم علم الکتاب مین علم سے مراد نکتہ ہی کیا مسود ابتک العلم نکتۃ بھی کہین نہین سنا یعنے عالم نکتۃ الکتاب اب عطف ایمان کا بھی کتاب پر زیبا تر ہی ویسا ہی مبین الشریعۃ والرضوان بھی فاما رضوان کی حقیقت مومنونکو منکشف ہوتی ہی کہ وہ اُسکے مستحق ہین نہ منکرین کیونکہ یہہ حق دار غضب و نیران کے ہین پس ہر کس آندا ندکہ برای الست اب یہان سمجھنے کی بات ہی کہ ایسی عبارت فصیح و بلیغ کو کہ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ یعنے مشبہ و ہی کو مخفی کرکے مشبہ بہ کو ظاہر کرنا بہت مناسب مقام صراحت سے ہوتا ہی

کہ یہی داب اہل بلاغت ہی اسکو پر تکلف و سخافت اور بے موقع محض قرار دینا
ہجاجت و رعونت ہی مثل مشہور ہی کہ دیوانہ ہر ایک کو دیوانہ سمجھے مگر افسوس مسود
کی اس جرأت پر کہ باوجود اس بے علمی و کج فہمی کے کیا زور و شور سے مقابلے کو موجود
ہین شاید دوسرے علمانے اسی حوصلے پر اس امر کا حوالہ آپ پر بتایا کہ اسکا یہہ نتیجہ
پیش آیا چنانچہ اس ماجرے کو اپنی سواد کے جو سواد الوجہ فی الدارین جسکا مال ہی باب
دوم مین فخریہ انچالیسوین صفحے پر لکھا ہی اور اس حمق پر آپ دروغ گوئی مین بھی
یکے ہین اگرچہ بہت مقام آپ کی جھوٹ کے اوپر بیان ہوے علی ہذا القیاس یہان
بھی دلیل ہفتم مین بخفضایل کے حوالے سے کیسا بڑا جھوٹا بہتان کیا بخفضایل کی عبارت
یہہ ہی ایک روز در اجماع خود بعد نماز ظہر نشستہ بودند کہ پیش شاہ نظام میان عزیز
محمد بدخشانی عرض کردند کہ میان جی این نقل چونست کہ در روز حشر خدا تعالی بی بی مریم
و آسیہ را بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم جفت کردہ دہد صحیح است فرمودند آری درست است در
روز قیامت حضرت رسول اللہ و مہدی مراد اللہ علیہما السلام ہر دو بر یکی مرکب
نوری کہ صورت او چون فیل باشد و نامش محمودہ بود انتہی آپ یہان بغور ملاحظے کی
جاے ہی کہ نکاح اُن بی بیون کا محمد مصطفی کے ساتھ بخفضایل مین بیان ہوتے
پر مہدی کے ساتھ لگا دیا اور یہہ واقعہ قبل فیصلے حشر و نشر و میزان کے ہی یہہ قیام
اسکے از ان قبیل بیان ہاتی بھی یعنے مرکب نوری کہ اُسکی شباہت ہاتھی سے بتاے
ہین بتاے ہین جیسا رسول معراج کی رات کے احوال مین سدرۃ المنتہی کے پتونکی
شباہت ہاتی کے کان سے فرماے ہین چنانچہ جلالین مین بھی شیخین کی روایت
سے انہ ہو السمیع البصیر کی تفسیر مین لکھا ہی اور مقام محمود کے حصول کا استکمال موقوف

ختم ولایت پر ہی جیسا کہ تحقیق صاحب تاویلات سے سو اسکا ذکر قریب اوپر ہوا
اور شیخ اکبر رح بھی یون ہی اس آیت کی تفسیر مین لکھے ہین اور اوپر بھی اسی مطلب
دوم کے اعتراضات کے جوابات مین گلشن راز اور مفاتیح الاعجاز اور فصوص و
نصوص وغیرہ سے اور باب اول عقیدہ ہجدہم کے جواب مین عزیز النسفی قدس سرہ
کی مقصد اقصی سے ثابت ہو چکا کہ یہہ خاتم الاولیا حقیقۃً باطن خاتم الانبیا اور مہدی
ہین پس ہر شرف ذاتی مین اتحاد لازم آیا اور قیام مقام محمود کا شرف بھی ازان قبیل
ہی جیسا اوپر معلوم ہوا مگر مسود ہمارے رسول اللہ کی نبوت سب نبیون کے برابر
اور آپ کو اپنا مرتبہ مدت تک معلوم نتھا کرکے دلایل فضل رسول اللہ سے دلیل
ششم مین جو لکھا ہی سراسر بد اعتقادی اور خلاف عقیدۂ اہل سنت و جماعت
ہی چنانچہ نصوص مین جامی رح لکھتے ہین فمعنی قولہ کنت نبیا انہ کان بالفعل عالما
بنبوتہ یعنی رسول اللہ کو عالم ارواح مین اپنی نبوت معلوم تھی ایسا ہی خاتم الاولیا
بھی انتہی خلاصۃً اور شواہد النبوہ کے مقدمے مین حدیث کنت نبیا و ادم بین الماء
والطین کے نیچے لکھے ہین کہ سب انبیا آنحضرت کے نایب ہین بلکہ اپنے عقیدے
مین جو مشہور عقاید جامی سے ہی یون ہی لکھے ہین اور مسود کے دوسرے وا ہیات
جو دلایل فضل رسول اللہ مین لکھا ہی صاف امت عیسوی کی پیروی ہی کہ لتتبعن الخ
رسول اللہ فرماے یعنے دین حق کی تحقیق کے چالیسوین صفحہ پر لکھا ہی جب بہشت
کا حال بخانا تو عرب کی خواہش کے موافق عورتین باغچہ شراب و نت گھوڑے
نوکر چاکر کا وعدہ بتایا انتہی خلاصے کا بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد کہ
عیب نماید ہنرش در نظر تو یہان تک شیخ اکبر اور دوسرے اکابرین اولیا کی تحقیق

اب اُن تین فرضون اور مسودکے دوسرے واہیات کا رد وجواب وغیرہ کا بیان ہی جو ہمارے امامؑ سے مروی ہین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم معلوم کرین کہ احکام ظاہر شرع مین علما ومجتہدین کے خلاف کا حصر محال ہی چہ جائیکہ عرفاء کرام کہ اہل باطن ہین اُنسے علماء رسوم کو مخالفت ہنو اسکی تحقیق اوپر مقامات کثیرہ مین ہوئی خصوصًا باب اول عقیدہ شانزدہم اور باب دوم کی ابتدا مین مثلا امام اعظم رح مقتدی کو قرأت قرآن مکروہ فرماے اور امام شافعی فرض چہ جائیکہ سنت ومستحب فرض ہوجاوے یا بالعکس بلکہ آپس مین ایک طبقے کے قیاس مین جو مومن ہی دوسرے کے نزدیک کافر ہی لیس یہہ بیان شریعت تازہ نہین بلکہ شریعت محمدیہ کی تحقیق وتکمیل وتوضیح ہی یعنے قرآن وحدیث کا بیان رجا اب سنئے کہ فرقہ مہدویہ الخ **ہدایت** یہہ نماز رسول اللہؐ بھی لسبب ولایت سے متعلق ہونیکے چھپا کر پڑہے ہین مشکوۃ کے باب قیام اللیل فی شہر رمضان مین ہی عن ابی ذر رض قال صمنا مع رسول اللہ فلم یقم بنا شیئا من شہر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فلما کانت الخامسۃ قام حتی ذہب شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام ہذا اللیل فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حُسِبَ لہ قیام لیلۃ فلما کانت الرابعۃ لم یقم بنا حتی بقی ثلث اللیل فلما کانت الثالثۃ جمع اہلہ ونساءہ والناس فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجہ نحوہ الا ان الترمذی لم یذکر ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ تیئیسوین[٢٣] پچیسوین[٢٥] ستائیسوین[٢٧] رات

رمضان مین نماز پڑہے مگر ستاوئیسوین کو اپنے لڑکے بالے عورت مرد سب
مومنون کو جمع کرکے استنے وقت تک نماز ادا کئے کہ راوی فرماتے ہین ہمکو
سحری کے چھوٹ جانیکا گمان ہوا چنانچہ اللہ تعالی بہی فرماتا ہی حتی مطلع الفجر
یعنے قدر کی رات کا شرف صبح صادق تک ہی اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ روایت کئے ہین کہ انکے کتب صحاح مین داخل ہین اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول رمضان کی ستاوئیسوین شب اپنے سب علایق
اور مومنین کو مع عورات بکوشش طلب کرکے یہہ نماز ادا کئے مگر چھپانے کا حکم
ہونے سے ہنین ظاہر کئے جیسا مشکوۃ کے باب لیلۃ القدر مین ہی عن ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ اعتکف العشر الاول من رمضان ثم العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم
اطلع راسہ فقال انی اعتکفت الاول والتمست ہذا اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط
ثم اوتیت فقیل لی انہا فی العشرۃ الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف الاواخر
فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من صبحتہا فالتمسوہا
فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرۃ السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عرش
فوکف المسجد فبصرت عینانی رسول اللہ علی جبہتہ اثر الماء والطین من صبحۃ احد وعشرین
متفق علیہ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرکے
فرماے کہ مین لیلۃ القدر کی تلاش کیا تو مجھے بتائے اور بھلا دئے اور دیکھتا ہون
مین کہ اس رات مین نماز پڑہا ہون اور زید بن ثابت رضنے روایت کیا کہ رسول
اللہ سے رمضان کی ایک رات اصحابؓ نے باتفاق نماز شب پڑہنے عرض کیا تو
فرماے ڈرتا ہون مین کہ تمپر فرض ہو جاوے اور تم پڑھ نسکو دونون حدیث مین

بخاری اور مسلم کو اتفاق ہے ان حدیثون سے چند امر ثابت ہوتے ایک یہہ کہ
خاص ستاویسوین رات کی آخر کو بھی بتکلیف عورت مرد کو جمع کرنا دوسرا فرمانا
کہ ڈرتا ہون نہین تم پر فرض ہو تیسرا تلاش کے بعد اسکا حصول اور اپکا اس رات نماز
پڑہنا یہہ امر دلالت کرتے ہین حقیقت وجوب پر چوتھا کشف اسکا بتلاش بیان
کرنا پانچوان فرمانا کہ پہر بھلا دئے چھٹا بے تعین طاق راتون کا اشارہ کرنا
یہہ امور دلیل اخفی ہین وگرنہ کونسی عبادت ہی کہ اس جناب سے باقی رہی یہہ تو
ہزار مہینونکا ثواب رکھتی ہی **تیس فرضون کا اثبات** قرآن وحدیث
سے فرض اول تصدیق مہدویت جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری
علیہ الصلوۃ والسلام اسکی دلیل یہہ ساری کتاب ہی خصوص باب سوم کا جواب
دوم جناب موصوف کے منکر کو کافر جاننا اول کے دلایل عین اسکے دلایل ہین سویم
تسویہ ہمارے امام کا جناب رسالتمآب سے علیہما الصلوۃ اکملہا اگرچہ اسکے دلایل
بھی ابواب سبعہ ماسبق مین کئی جاے بیان ہوئے فاما باب ہشتم کا جواب اسیکا اثبات
ہی چہارم جناب ممدوح کو بیواسطہ جناب باری جل جلالہ سے تعلیم ہونا باب
اول عقیدۂ شانزدہم کے جواب وغیرہ مقامون مین اوپر ثابت ہونیکے قطع نظر
باب ہشتم کا جواب اسیکی دلیل ہی پنجم اور ششم مین چہارم ہین ہفتم کا ثبوت بھی
باب اول عقیدۂ شانزدہم اور باب سویم دلیل ہفدہم کے جواب کی ابتدا مین ہوا
بلکہ اوپر اکثر مقامون مین یعنے مہدی کی عصمت نفسی ہی اور دوسرے سب کو خطا
جائز ہی ہشتم کے ثبوت کو الست بربکم قالوا بلی بس ہی نہم دلیل اسکی فرمان مہدی موعود
ہی کہ اس گروہ مبارک کو بطفیل ہمارے امام کے سب مدعی ہین چنانچہ اللہ تعالی نے

کسی سے دوستی رکھتا ہی بکر ہو سے رکھتا مگر اللہ تعالی کی محبت دوسرے کی جا بے
نہین چھوڑی ہی کیمیا کے اصل منزلت مین ہی بیست وپنجم کے بہت دلایل ہین الغصہ
ایک قولہ تعالی واذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم اسکا بیان مسود کی بد خلقی
دوازدہم اور شانزدہم مین بھی ہوا ہی بیست وششم ہفدہم سے متعلق ہی بیست وہفتم
کا ثبوت متعلق ہی باب سوم دلیل شانزدہم سے اشکال نہم کے جواب کو فتامل
بیست وہشتم کی دلیل قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و
جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ہی حسینی مین اس کے نیچے بحر الحقایق سے نقل کیا ہی
کہ اللہ تعالی فلاح چار امر مین بند کر دیا اول نور ایمان ثانی تقوی کہ منبع اعمال
صالح واخلاق حسنہ ہی ثالث وسیلہ ڈہونڈھنا وہ افنا ناسوت ہی بقا لاہوت
مین رابع جہاد یعنے اپکو ایسا نابود کرنا کہ بجز خدا کے کچھ موجود نرہے انتہی صلاحتا
بیست ونہم توبہ قبل یاس یعنے مرنیکی بیہوشی کے آگے اسکی دلیل یہہ ہی قولہ تعالے
وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون سیٔ ام کی دلیل خود مسود کتاب
مردودہ مین مصنف رسالہ سید میرانجی کے جانب سے نقل کیا ہی اور عشر کی
فرضیت اس آیت سے ثابت ہی قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات
ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان
تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ
یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم جانیے کہ یہہ خرچ زکوۃ سے زیادہ رہنیکے
سبب بطور تاکید حکم ہوا کہ شیطان اس خرچ کے روکنے کو فقیری سے تمکو ڈراتا ہی
اوپر کئی جاے مذکور ہوا کہ امر عبادت مین افادہ فرضیت کا دیتا ہی پس یہہ فرایض

مذکورہ قرآن وحدیث کا بیان ہی نہ تشریع تازہ کا نشان **رجا** پچھلا فقرہ دعا کا الخ

ہدایت سب اللہ تعالی کے خلیفون نے یون ہی دعا مانگے اور منکرین اسیطور

کہے مگر اللہ تعالی امر حق کا ثبوت دشمنون سے کرواتا ہی یعنے مسود سرکا متعصب

آدہی دعا کی مقبولیت کا مقر ہوا حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ جب دعا کا بعض مقبول

ہونے کے آثار ظاہر ہون تو بعض باقی بہی مقبول ہی کتاب الفواید کے اٹھاونوین

فایدے مین سرخسی نے لکھا ہی روی الاحمد بن حنبل فی مسندہ عن انس بن مالک

انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال

ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من الغد فقال یا رسول اللہ ای الدعاء

افضل فقال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من بعد فقال

یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ

ثم اتاہ فی الرابع فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ

فی الدنیا والاخرۃ فانک اذا اعطیتہا فی الدنیا ثم اعطیتہا فی الاخرۃ فقد افلحت یہہ

عجب ہی اللہ بعض دعا کو قبول کرے اور بعض رد اسکے دلایل بہت سے ہین مگر

یہان اسی پر اقتصار ہوا **رجا** مانند روز روشن کے الخ **ہدایت**

اندہون کو روز روشن کب نظر آتا ہی سچ ہی ہمارے امام کی مہدویت مانند

روز روشن کے ہی کہ خاص مبین مراد اللہ و مراد رسول اللہ آپ ہی ہین اور

آپ کا دعوی یہی تھا کہ مین تابع تام رسول اللہ ہون اور قرآن سے احکام ولایت

مراد اللہ اور احادیث سے مراد رسول اللہ بیان کرنا میرا کام ہی اور ویسا ہی ہوا

کہ آپ کا فرمان بیان کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ہی پہر شریعت تازہ کہان کہ

ناسخ شریعت محمدیہ ہوا اسکا ثبوت اوپر اکثر مقامون مین ہوا خصوصاً باب اول عقیدۂ
شانزدہم باب سوم دلیل یازدہم مین **مسعود کے خاتمے کی برائی**
رجا معنی ختم ولایت الخ **ہدایت** لغت عرب مین ختم معنے مین بند
اور پورا ہونے وغیرہ اور اصطلاح مین کمالیت دین کی ہی سو کمال نزول احکام و
بیان ظاہر شرع کہ نبوت اور رسالت سے متعلق ہی خاتم النبیین سے اور پورا ہونا ظہور
وتعلیم باطن نبوت وشرع کا کہ حقیقت ولایت ہی خاتم ولایت محمدیہ سے ہوا کہ خاص
باطن خاتم الانبیا ہی علیہما الصلوۃ والسلام پس یہی کمالیت امامت بنی آدم واتمام حقیقت
خلافت دایرۂ عالم ہی یعنے ابتدا اور انتہا دایرے کا ایکہی نقطے پر ہوتا ہی جیسا باب ہشتم
مطلب دوم مین گلشن راز ومفاتیح الاعجاز اور تاویلات وغیرہ سے معلوم ہوا کہ یہی
خلاصہ شیخ اکبر رح کے کلام کا بھی ہی چنانچہ فصوص اور اسکے بعض شرحون سے اوپر ذکر ہوا
اور منزلت وتخصیص خاتم الاولیا بھی قریب اوپر بیان ہو چکی اب جو کچھ اسکے خلاف
ہی وہ شیخ رح پر افترا ہی اور فتوحات کی بگڑآت بھی باب سیوم دلیل ہشتم وغیرہ
مقامون مین مذکور ہوئی کہ فتوحات قابل استدلال نرہے ۔ حمد بے پایان اور شکر
فراوان یا ناصر المومنین تیری جناب کبریائی کو سزاوار ہی کہ بحمایت لم یزلی رد وجواب
ہدیۂ مہدویہ مولفہ ابو رجا حسب استرجا اسکے از ابتدا تا انتہا لفظاً لفظاً جیسا اس
ہیچمدان بہ نسبت علماء گروہ مہدی موعود آخر الزمان علیہ الصلوۃ فی کل الحین والاوان سے
لکھوایا ویسا ہی اس رسالے کے ناظرین کو توفیق تصدیق خاتم الاولیا نصیب کر
اگر منکر ہین اور تحقیق تعلیم اسرار عطا کر اگر مقبل ہین خصوصاً ابو رجا کو کہ سبب اس
رسالے کے تالیف کا وہی ہی کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم اور اس بندہ گناہ گار

شرمسار کا بہ سلامتیٔ ایمان وحصول دیدار خاتمہ کرا مین ثم آمین فثم آمین اب سوال
ہمارے امامؑ کے منکرین سے یہہ ہی کہ مہدیٔ موعودؑ کے آثار و علامات مین جو احادیث
واقوال علماء سلف وغیرہ وارد ہین مشاہد و موافق ہین یا معارض و مخالف اگر صورت
اولی ہو پیش کرین وگرنہ صورت ثانی مین ہمارے امامؑ کی تصدیق مانند خاتم الانبیاؐ
کے ہوئی اگر کہین خاتم الانبیاؐ کی سچائی کے معجزات باہرہ شاہد ہین خصوص کلام اللہ
ہم کہتے ہین اگرچہ اسکا جواب اس رسالے کے باب دوم کی ابتدا وغیرہ مقامون مین
مفصلا گذرا یہان بھی اتنا معلوم کرلین کہ منکرین کہتے ہین بعد رسالتمآبؐ کے آپکے
معتقدون نے بنالیا ہی جیسا تم ہمکو کہتے ہین اور قرآن کی فصاحت وبلاغت پر ہمارے
کتابون کے حوالے سے سیکڑون اعتراضات کئے ہین کہ انسے ایک عماد الدین عیسوی
بھی ہدایت المسلمین وغیرہ مین لکھا ہی اور آپ بھی کہتے ہو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
یعنے جب آیا احتمال تو باطل ہوا دلیل لینا اگر کہوگے انکے احتمالات کے روات ہو چکے
توہم کہتے ہین کہ تمہارے احتمالات کیا مردود نہین ہوے اگر کہوگے کہ تمہارے
امام سریکے اور بھی متعدد لوگ مہدویت کا دعوی کئے ہین اور انکے معتقدین
تم سریکے دلایل پیش کرتے ہین ہم کہتے ہین نبوت ورسالت کا دعوی بھی بہت
آدمی کئے ہین جیسا مسلمۂ کذاب وغیرہ بلکہ ایک عورت نصرانیہ بھی نبوت کا دعوی کرچکی
ہی اور آج انکے معتقدین بھی موجود ہین جیسا آتش پرست کہ زردشت کو اپنا پیغمبر جانتے
ہین اسکا جو تم جواب دوگے ہمارے طرف سے اپنے واسطے خیال کرین اگر کہوگے
تمہارے امامؑ باوجود تسلیم ختم نبوت ورسالت خلاف شرع محمدیؐ چند احکام اختراع کئے
ہین اور اخلاق بھی انکے خلاف شرع ہین ہم کہتے ہین اگرچہ اسکا جواب بھی اسی رسالیکے

باب اول عقیدۂ شانزدہم و باب سوم ولیل ہفدہم وغیرہ مقاموں میں مشروحًا لکھا گیا ہی پھر بھی اتنا معلوم کر لین کہ امر دین مین اختلافات ظاہری و باطنی بے حصر و حساب ہوتے ہین ہمارے امام سے کوئی ایک امر ایسا بتاوین کہ خلاف شرع واقع ہی مگر الفہمی کا علاج نہین کیونکہ منکرین قرآن سر بکے نزول اور محمد مصطفی سر بکے رسول کو کہتے ہین اسنے کہانیان اور شعر محمدی ہی بلکہ رسول اللہ کو بعضے مصروع اور بعضے ساحر و بعضے جنونی کہے پس اسکا جواب دین یا ہمارے امام کی تصدیق کرین۔ ذلک من ایات اللہ من یہد اللہ فہو المہتد و من یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا

تمام شد

م

تمت سنہ ۱۲۹۱

تمت

تقریض ہذا چکیدۂ کلک جواہر سلک تلمیز ادب انگیز مصنف مدظلہ اعنی برخوردار شجرۂ صحبت اصحاب علم ویقین میان شہاب الدین مہدوی سلمہ ۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

اللہ اللہ کیا موجب فور سرور ہی - وآخرین منہم لما یلحقوبہم کا ظہور ہی - سبحان اللہ کارخانۂ خدائی مین بہت اچھے اچھے زمانے گذرے پر ایسا خوش وقت مبارک زمانہ نہ آیا کہ جسمین حقیقت انسان کامل اصل قطب الاقطاب اصل محبوب بالوود حضرت میران سید محمد مہدی موعود سافر دفریدنے بالاخانہ وجود عنصری پر سر اٹھایا یہہ امام ہمام مرجع مقصد ومرام ہی کہ جسکی آرزو بڑے بڑے کرتے رہے پر یہہ دولت کسیکے ہاتھ نہ لگی مگر ہم بندگان ضعیف البنیان پر اس صاحب کا احسان بے پایان ہی جو ایسے مقدس قرن معلی زمن مین کتمان نابودی سے میدان وجود کی راہ دکھایا اور اس امام علیہ السلام کے تابع تمام بنایا کر جسنے والمہ لالی ولمن اتبعنی کا مژدہ سنایا تو ایسے منعم حقیقی کے شکر وسپاس کی عہدہ برائی کس منہہ سے ادا ہو کہ جسکے در دولت سے نعمت پر نعمت عنایت پر عنایت مسلسل مترتب ہی مثلت مثلا اس گروہ قلیل مین ایسے ایسے علماے جلیل القدر اجل الاشہر پیدا ہوئے کہ جنکے سیوف اقلام ہدایت ارقام نے بڑے بڑے مجادلین سرکش ومخالفین حاسد کو رام کیا جسکو چاہا تمام کیا کونی وقت کسی مخالف مہدی کا سوال نہ آیا جو علماے مہدویہ کے دامن تاظر ایسے خفت وذلت نہ اٹھایا مثل فزلک اس دور اخیر مین بھی یہہ فتنہ وشر ایسا سر اٹھایا کہ اپنے بڑے بڑے کان کتوایا کیونکہ انہون نے تو ہمارے امام علیہ السلام کی سیادت وولایت کے قایل اور آپکی مہدویت کے رد وقدح کے مانع تھے مگر اس متعصب للعلم نے جو اس عصر مین آیا ایسے امور مسلمہ قدما کو ادراک کے انکے علم وفراست کی صاف دامنی پر جہل ونادانی کا دھبا لگایا اما بغیواہی لایحیق المکر السی الا باہلہ جسکا مکر اسیکے پیش آیا کہ انہین کے ہم مذہب ہر انصاف پسند کو یہہ دستور نہ بھایا سو ہر ایک نے بدل انعام ایسے ایسے کڑے فقرے کہہ سنایا کہ رجا کو یاس ہوئی انکے ہوا خواہونکو یہ اس ہوئی

ع تو ان بحلق فرو بردن استخوان درشت ﴿ ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف ﴾ چنانچہ مولوی عباس صاحب ہندوستانی سلمہ نے عجب نام کیا کہ روبرو مصنف کے ہدیہ مہدویہ کا کام تمام کیا قطع نظر اس عار وملامت خفت وندامت کے علماے مہدویہ کا شور وغلبہ تو جدا گانہ ہی گفتگوی شیرانہ ہی کہ رد بعد رد جواب بعد جواب رسالہ پس رسالہ کتاب پس کتاب ایسے عمدہ عمدہ طرز وآئین سے زیب وزینت طبع پاتے ہین گویا کہ ان مصنفین تہکین نے ہدیہ مہدویہ کے حرفا حرفا دہجیان اڑاتے ہین خصوصا تصنیف ہذا جو استاذ الاساتذۂ زمانہ فرد فرید یگانہ واقف حقایق فروع واصول کاشف حقایق احادیث ونقول خلاصۂ خاندان مصطفی نقاوۂ دودمان مرتضی از دنیا ومافیہا مجرد استادی ومولائی حضرت میان سید شاہ محمد صاحب اعلی اللہ درجتہ علی الحاضر والغایب کے دریاے علوم فیض لزوم کے رشحات متبرکہ سے ہی سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب ہی کہ سبل السوی ختم الہدی جسکا القاب ہی کیون نہو کہ مصنف صاحب مدظلہ نے خاتم حقیقی کی حقیقت کے بیان ثبوت ذات وخصوصیت خاتمیت کے نشان سے خبردار کرکے کتاب کو اسم بامسمی کردیا حق تو یہہ ہی کہ معنت دریاے ازفار کو سبوچہ مین بھردیا

جزاک اللہ کیا کلام عمدۃ المرام ہی کہ جسکے ہر مقام مین تناسب و تماثل مباحثہ اہل کتاب کا التزام ہی ہر سخن پر آیات قرآن ہر بات پر احادیث رسول سبحان اچھے اچھے مثل و کنایات عمدہ عمدہ نقل و حکایات بندش عبارت سلیس و درست مضامین و مطالب چست ایسے ہین کہ ہر ایک کے فہم مین آئین کوئی انکے سمجھنے مین دقت نہ اٹھائین غرض ہر فن کے خوبیون سے بھری ہی لہذا ہر اہل انصاف کی محک امتحان پر کھری ہی واقعی اسکی خوبی مضامین و استواری دلایل دیکھنے پر منحصر ہی دو ہنین ہر منصف مزاج کے پیش نظری چاہئے کہ امعان نظر سے دیکھین اور خوب سوچ بوجکر زبان کھولین منصفانہ سخن بولین سر مو طرفداری کا خیال نہ ہرین حمیت برادری کو انصاف کی پا یمال کرین تا حدیث شریف رحم اللہ من انصف کے مصداق بنین الذین باقی ہوس قالوا سمعنا وہم لا یسمعون -

قطعۂ تاریخ ختم کتاب مستطاب از نتایج افکار گہر بار مرغوب طبایع شیخ و شاب جناب میان سید شہاب الدین الملقب بہ شہاب

حضرت استاد عالی مرتبت ظل خدا
جب کئے اتمام یہ سبل السوی ختم الہدیٰ
بے سر انکار بولا موبد تاریخ سن
رد ہدیہ خاص ہے یہ سبل السوی حق عطا
١٢٨٩

و منہ قطعۂ تاریخ طبع ختم الہدیٰ در مطبع فردوسی دوس فضا

بلبل ختم الہدیٰ چون زینت فردوس شد
نرگس اہل نظر وا شد پی شوق لقا
پس مورخ ہم بہ نرگس عرض وا رد یا اخی
از سر انصاف بین ختم الہدیٰ حق نما
١٢٩١

التماس

علما موافقین سے جو تالیف رد ہدیہ مہدویہ کا خیال رکھتے ہین یہہ ہی کہ اس رسالے سے کوئی دلیل و حجت پسند فرماوین تو بے مضایقہ اپنی کتابون مین دوسرا لباس پہنا کر داخل کر لین اگر اسمین خطاء لفظی سمجھین اغماض کرین کہ یہہ خادم الفقرا اپنی ملکی زبان لکھا ہی اگر خطائے معنوی دیکھین اپنی تصنیفات مین اسکا تدارک اسطرح پر کرین کہ معترض کی زبان بند ہو اور منصف کو نہایت پسند ہو اور علمائے منکرین کو لازم ہی ابتدا سے انتہی تک اس کتاب مین بدیدۂ انصاف نظر کرین نہ بعض بعض مقام بچشم اعتساف دیکھکر چھوٹا حرف دہرین واللہ یہدی من یشاء الی دار السلام اور یہہ منظور ہے کہ مین نے عند الطبع فقط اپنی کتاب کی صحت پر ہی حتی الامکان سعی کیا اور ہدیہ مہدویہ کی صحت کو بسبب ہم مذہب ہونے مولف کتاب مردودہ ارکان مطبع پر سونپ دیا اور ختم الہدیٰ بعد حسن اختتام سرانجام حلیہ طبع سے مزین ہونے تساہل کا باعث یہہ ہوا کہ جنکی مدد سے اسکی بنا ہوئی عین طبع کے ایام مین اس جہان فانی سے مکان جاودانی کو انتقال فرمائے اللہم اجعل مثواہ اعلی علیین اور چند مبلغ جو اتمام کے لئے ضرور تھے آپکے ورثہ سے طلب کرنیکا اتفاق نہوا جب انکی بی بی حسین بی بی کہ بذل و سخا مین اپنے شوہر کے ہم پہلو ہین آداء عدت سے فراغت پاتی ہی بمجرد استماع اس حقیقت کے اپنے دیور سید نمیان صاحب کو کہ شجاعت و شہامت و جود و عطا مین بھی حقیقتا مرحوم مغفور سے برادری رکھتے ہین کہے کہ جو مبلغ ضرور ہون بلا تامل دیدالین تو حضرت ممدوح کہ ایسے امور مین ہمیشہ قصد پیش دستی رکھتے ہین تین سو پچاس ٣٥٠ روپیہ جو اور ضرور تھے دلوادئے اور اتفاق انصرام طبع آہوا

رباعی از مولف کتاب در تاریخ اختتام

شکر جناب کبریا چون از طفیل مصطفیٰ
ہم مہدی آل عبا از ابتدا تا انتہیٰ
ختم آمدہ رد رجا ایں بہر تاریخش ندا
از غیب آمد این ندا ختم الہدیٰ سبل السوی
١٢٨٩

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٨	٤	ناویل	تاویل	٦٩	٢٣	ایسا	ویساہی	١٠٣	١٦	بس	پس	١٢٤	١٧	حس سے	حس بصر سے
٩	٢	تولہ	یک تولہ	٧١	٤	تعالی تعالی	تعالی	″	١٩	محمدیہ رہے	محمدیہ ہے	١٢٥	٤	انسان	انسان میں
١٤	١	ورالله	اورالله	٧٥	١٨	سچفضائل	شواہد الولایت	١٠٣	٩	نکلے	نہ نکلے	١٢٦	٤	نبیجی	پہنچی
″	١٨	سمع	سمعہ	٧٩	١٤	عین قضات	عین القضات	″	١٦	البذر	البدن	١٢٧	٧	نظر آیا	نظر آنا
١٧	٥	فی الدنیا	فی الدنیا	٨٠	٢	ہوئی	ہوا	١٠٤	٩	ظاہر	وستی	″	١٧	ندیکہونگا	نہ دیکھونگا
١٩	١٠	برائی	برائی	٨١	٢٢	سمجھتے	سمجھے	١٠٦	١٣	صحبت	صحت	١٢٨	٢١	ایسا عیسیٰ	ایسا ہی عیسیٰ
٢٠	١	القامدین	القاعدین	٨٣	١٥	آدنی	ادنیٰ	١٠٧	١٤	العالیۃ	العالۃ	١٢٩	١٦	مانند چمکتے نور دن کو	حبیب چمکتے نور
٢٧	١١	خلاصا	خلاصتا	٨٤	١٥	ہونے	ہوتے	١١١	٣	اسفار	اسفار	١٣٠	٥	روحانیون	روحانی
″	١٧	ماذال	مازال	٨٥	١٤	اتبعرون	اتبصرون	″	١٢	آنا	انا	١٣٣	١٨	غیر محال	تمیز محال
٢٨	١٤	ہوالظہر	ہوالظہر	٨٥	١٩	فقیر	فقیری	″	١٥	کنے	کہنے	١٣٤	٥	جانب	اجانب
٣١	١٢	حقیقت ذات مصطفی	حقیقت ذات مصطفویت	٨٦	١٢	بیہ شکل	بدشکل	١١٣	١	چاہئے	معلوم رہے	١٣٧	٧	ہوگا	ہوگی
″	١٣	مظہرات	مظہریت	″	″	ستری	ستری	١١٤	١٩	بالکفر	بی الکفر	١٤٢	٩	دل	وال
٣٦	٤	اس	اسپنے	٨٩	٦	یہ نسبت	بہ نسبت	١١٥	١٩	مناقض	مناقض	١٤٣	١٥	آمنا	آمنا
″	٢٠	اعوذ	واعوذ	″	١٤	مختار	مختال	١١٦	٢٢	ہوگئی	ہوگی	١٤٤	١٤	یعنے	پس
″	١٧	یہ کتاب	اس کتاب	″	١٩	ہی ہی الاولی	ہی الاولی	١١٧	٣	خذف	حذف	١٤٩	١٩	کے	کئے
٣٧	١٢	انما	وانما	٩٠	٥	لاتے پر	لاتے پربھی	١١٧	٤	سامل	شامل	١٥٠	٩	دیکھنے	دیکھئے
٣٩	٨	بیان ہی ہلا جہوت اور تحریف	[illegible] تحریف کا	″	٢٠	نسی	یسنی	″	″	قام	تمام	١٥٢	١	ادرک	ادراک
٤٥	٢٢	ہواصحاب	ہواصحاب	٩٣	٢	نماید	نماند	″	١١	صع	صنع	١٦٠	٩	اسیکے	اسکے
٤٦	١٩	بدیہ البطلان	بدیہی البطلان	″	١٥	باد	باد	″	″	ایان	ایمان	١٦٤	٥	یقین	تعین
٥١	٣	علیہا	علیہم	″	٢٠	صحابہ	صحابہ را	″	١٦	بداۃ	بذایہ	١٧٠	٤	نتھا	تھا
٦٠	٢	عود چنانچہ	عود جمیع سوا کی بھی چنانچہ	٩٤	١	نہ حمت	زحمت	″	١٧	حکم بی	حکم نبی	١٧١	٣	کامل بہ	بہ کامل
″	٥	جنانکہ	جانکہ	٩٧	١	سال	سال	١١٨	٤	فصوص ششہ	[illegible]	″	١٩	گراوانے	گروانے
٦١	٣	یہ روایات مسلمہ	یہی روایات مذکورہ مسلمہ	″	١٠	کے لئے	تابعوں کے لئے	″	٩	ولایۃ	ولایۃ	١٧٧	١١	فضیلت کو	فضیلت پر
٦٣	٢٣	اور کہنا عین انشا	اور کہنا انشاعین	″	٢٢	لوک	یہہ لوک	١٢٠	٥	انبیا لعبث	انبیا کا لعبث	١٨١	١٩	وسایل	رسایل
٦٥	٢٠	النظر معہم	النظر معہم	٩٩	٩	آپ نے	آپ کے	١٢٢	٦	آپ جوکہ	آپ کو	١٨٢	١١	ہدایت راہم	ہدایت راہم
٦٧	١٢	ہوط	ہبوط	″	٢٠	بیٹے	بیٹھے	١٢٣	١٥	بریدن ذات	بریدنست	١٨٨	١١	ذات	ذرۃ
″	″	فنا	فساد	١٠٢	٦	کسی	کس	١٢٤	٥	الاعمی	اعمیٰ	١٨٩	٢	ترو سکیے	تر ہو سکیے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۷	ودشۃ	ورشہ	۲۲۸	۵	الاان	الاٰن	۲۵۰	۱۹	اسوفت	اسوقت	۲۶۹	۳	حمویہ	حموی
؍	۱۸	اونا	ادنی	؍	۱۰	احوال	حال	۲۵۳	۲	فبشتشہ	فبشتشتہ.	۲۷۰	۵	بنویت	بنوت
۱۹۲	۵	ججہ	حجج	۲۲۹	۱۸	بہ برکۃ	ببرکۃ	؍	؍	بشتشتہ	ثبتتہ	؍	۱۸	ماس	اس
۱۹۳	۲	ہوچلی	ہوچکی	۲۳۰	۱۱	تابغی	تابعی	؍	۹	انہو کہا	انہونے کہا	۲۷۱	۴	ہوکے	ہونے
؍	۱۹	غلائی	غلام	۲۳۶	۵	ان ایت	اس آیات	۲۵۴	؍	سننے	سنے	؍	۱۷	ولایت	ولایت
۱۹۷	۵	رضنیت	رضنت	۲۳۷	۸	رسول اللہ و	رسول اللہ باوجود	۲۵۸	۳	للا	لہ	؍	۱۹	ٹہرا	ٹہری
۲۰۰	۱۰	متزود	متردد	۲۳۸	۸	بج	بحج	؍	۴	یفل	یقل	۲۷۳	۱۷	خودج	خروج
۲۰۳	۱۶	آیت	یہہ آیت	۲۴۴	۱۲	چاہئے	چاہیے	۲۵۹	۴	فتوحات مین	فتوحات کے	۲۸۰	۱۰	مسلی	علی
۲۰۸	۱۸	کشم	کشتم	۲۴۵	۲	مختلفہ منۃ	مختلفو ینۃ	؍	۱۲	پاہتا ہی	چاہتا ہی	۲۸۳	۳	بجقیقیۃ	بحقیقتہ
۲۱۰	۲	ہونا	ہوتا	۲۴۷	۸	سلف نے	سلف سے	۲۶۰	۱۶	اعزاضات	اعتراضات	؍	۱۰	عمری	عنصری
۲۱۱	۶	باب الجع	باب الحج	۲۴۹	۱	الکمالات	الکلمات	۲۶۱	۲	نزل	منزل	۲۸۵	۲	باس	باین
۲۱۲	۱۳	ہنونیکا	ہونیکا	؍	۱۶	کو رسول اللہ	کو رسول اللہ کے	۲۶۴	۱۰	کیسنے	کتنے	؍	۱۹	حصہ	حفظ
۲۱۹	۵	صحابہ	صحابی	؍	۱۷	فرمائے	فرمایا	۲۶۸	۶	بظور	بظہور	۲۹۰	۱۵	قولہ	قولہ علیہ السلام
۲۲۵	۶	المحارث	المحارس	؍	۲۰	کا ہے	کا بھی	؍	۱۱	صلی	صلبی	۲۹۱	۵	ہوتے	ہونے
۲۲۷	۵	رایبۃ	رایۃ	۲۵۰	۷	مابینندکان	باینیندکان	؍	۱۶	کر	کما	۳۰۱	۶	سرخسی	شرحی

تمت ۹۱ ۱۲ سنہ